http://muftbooks.blogspot.com/

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

کہ کلام معجز نظام حضرت خواجہ حیدر علی آتش

الموسوم بہ

کلیات آتش

نہایت صحت سے

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

حقوق طبع محفوظ ہیں

دفعہ ۱۰ -

http://muftbooks.blogspot.com/

بعون خالق کون و مکان و بتوفیق آفرینندۂ زمین و آسمان

کلیات میر

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع زیب مقبول جہان ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا

اسیر اے دوست تیرے عاشق و معشوق دونون ہین
گرفتار آہنی زنجیر کا یہ وہ طلائی کا

تعلق روح سے مجھکو جسد کا ناگوارا ہے
زمانے مین چلن ہے چارون کی آشنائی کا

فراق یار مین مر مر کے آخر زندگانی کی
رہا صدمہ ہمیشہ روح و قالب کی جدائی کا

ہوئی منظور محتاجی نہ مجھکو اپنے سائل کی
بنایا کاسۂ سر واژگون کاسہ گدائی کا

نظر آتی ہین ہر سُو صورتین ہی صورتین مجھکو
کوئی آئینہ خانہ کارخانہ ہے خدائی کا

نکل اے جان تن سے تا وصال یار حاصل ہو
چمن کی سیر ہے انجام بلبل کو رہائی کا

وصال یار کا وعدہ ہے فردائے قیامت پر
یقین مجھکو نہین ہے گور تک اپنی رسائی کا

بھروسا آہ پر ہرگز نہین اے یار عاشق کو
شکار اب تک کہین دیکھا نہین تیر ہوائی کا

دکھایا حسن سے اعجاز موسی کلک قدرت نے
ید بیضا بنایا چور انگشتِ حنائی کا

نہین مٹتی ہے پتھر کی لکیر احباب کہتے ہین
رہے گا پائے بت پر نقش اپنی جبہ سائی کا

شکست خاطر احباب ہوتی ہو درست اس سے
تو ہو مین تری اے یار اثر ہے مومیائی کا

http://muftbooks.blogspot.com/

دل اپنا آئینہ سے صاف عشق پاک رکھتا ہو
تماشا دیکھتا ہے حسن اس مین خود نمائی کا

کف افسوس ملواتی ہے تیری پاک دامانی
نبھا کر شاہد عصمت کو جامہ پارسائی کا

نہین دیکھا ہے لیکن تجھکو پہچانا ہو آتش نے
بجا ہے اے صنم جو تجھکو دعویٰ ہے خدائی کا

حسن پری اک جلوۂ مستانہ ہے اسکا
ہشیار وہی ہو کہ جو دیوانہ ہے اُس کا

گل آتے ہین ہستی مین عدم سے ہمہ تن گوش
بلبل کا یہ نالہ نہین افسانہ ہو اُس کا

گریان ہو اگر شمع تو سر دھنتا ہے شعلہ
معلوم ہوا سوختہ پروانہ ہے اُس کا

وہ شوخ نہان گنج کے مانند ہو اسمین
معمورۂ عالم جو ہے ویرانہ ہے اُس کا

جو چشم کہ حیران ہوئی آئینہ ہو اسکی
جو سینہ کہ صد چاک ہوا شانہ ہو اُس کا

دل قصر شہنشہ ہو وہ شوخ اسمین شہنشاہ
عرصہ یہ دو عالم کا جلوخانہ ہو اُس کا

وہ یاد ہے اُسکی کہ بھلا دے دو جہان کو
حالت کو کرے غیر وہ یارانہ ہو اُس کا

یوسف نہین جو ہاتھ لگے چند درم سے
قیمت جو دو عالم کی ہو بیعانہ ہو اُس کا

اللہ رے صفائے دو بنا گوش کا عالم
مشتاق ہر اک گوہر یکدانہ ہے اُس کا

آوارگی نکہت گل ہے یہ اشارا
جامہ سے جو باہر ہے وہ دیوانہ ہو اُس کا

یہ حال ہوا اُس کے فقیرون سے ہویدا
آلودۂ دنیا جو ہے بیگانہ ہے اُس کا

شکرانۂ ساقی ازل کرتا ہو آتش
لبریز مئے شوق سے پیمانہ ہو اُس کا

محبت کا تری بندہ ہر اک کو اے صنم پایا
برابر گردن شاہ و گدا دونون کو خم پایا

برنگ شمع جس نے دل جلایا تیری دوری مین
تو اُس نے منزل مقصود کو زیر قدم پایا

بجا کرتے ہین عاشق طاق ابرو کی پرستاری
یہی محراب دیر و کعبہ مین بھی سنتے ہم پایا

نشانہ تیر تہمت کا ہے میرا اختر طالع
اُٹھاؤن داغ مین تو آسمان سمجھے درم پایا

ہزارون حسرتین جاوین گی میرے ساتھ دنیا سے
شرار و برق سے بھی عرصۂ ہستی کو کم پایا

سوائے رنج کچھ حاصل نہین ہے اس خرابے مین
غنیمت جان جو آرام تو نے کوئی دم پایا

http://muftbooks.blogspot.com/

نظر آیا تماشائے جہاں جب بند کیں آنکھیں
صفائے قلب سے پہلو میں ہمنے جامِ جم پایا

جلایا اور مارا حسن کی نیرنگ سازی نے
کبھی برقِ غضب اسکو کبھی ابرِ کرم پایا

فراق انجام کام آغاز وصلت کا بلاشک ہے
بہت رویا میں روح و تن کو جب مشتاق ہم پایا

ہر اک جوہر میں اسکا نقش پائے رہگان سمجھا
دمِ شمشیرِ قاتل جادۂ راہِ عدم پایا

ہمارا کعبۂ مقصود تیرا طاق ابرو ہے
تری چشمِ سیہ کو ہم نے آہوئے حرم پایا

ہوا ہرگز نہ خط شوق کا سامان درست آتش
سیاہی ہو گئی نایاب اگر ہم نے قلم پایا

کیا دادخواہ ہو کوئی اُس کے قتیل کا
عاشق کے خون کو حکم ہے آبِ سبیل کا

طے کسطرح سے ہووے رہِ عشق دیکھیے
سنگِ نشان کا دخل ہے اسمیں نہ میل کا

راہِ عدم کو جاتے ہیں خاموش قافلے
بہرِ جرس ہے سُرمہ غبار اس سبیل کا

آوارہ ہوں میں گور کی منزل کے شوق میں
رہزن سلوک مجھسے کریگا دلیل کا

لے جائے خطِ شوق کبوتر غریب کیا
واں جس جگہ مقام نہیں جبرئیل کا

محتاجِ خضرِ راہ نہیں تیری راہ میں
کرتا ہے کام شوق ہمارا دلیل کا

شب کو چراغ کی نہیں رہرو کو احتیاج
ہر ذرہ آفتاب ہے تیری سبیل کا

یوسف کی جستجو میں روانہ ہیں قافلے
نالاں جرس ہیں شور ہے کوسِ رحیل کا

عاجز نواز دوسرا تجھسا کوئی نہیں
رنجور کا انیس ہے ہمدم علیل کا

باغ و بہار آتشِ نمرود کو کیا
مشکل کے وقت حامی ہوا تو خلیل کا

موسیٰ کو تیرے حکم سے دریا نے راہ دی
فرعون کو تو نے غرق کیا رودِ نیل کا

طوفان میں ناخدائی کشتیِ نوح کی
حقا جواب ہی نہیں تجھسے کفیل کا

بندہ ہے کس کا پوچھیں گے جب منکر و نکیر
عاشق ہوں میں کہوں گا کہ بندہ جمیل کا

سائل ہوں مجھکو قید کم و بیش کی نہیں
مختار ہے کریم کثیر و قلیل کا

کوتاہ یاں کمند ہے قاصر ہے نردبان
بامِ مراد عرش ہے ربِ جلیل کا

آوازہ تیرے عدل کا ہے سبکے گوش زد
پشہ سے زور چل نہیں سکتا ہے فیل کا

http://muftbooks.blogspot.com/

دیکھا تو خار و گل کا مقام ایک شاخ ہے — دل توڑنا نہین تو عزیز و ذلیل کا

وہی ہے جو تو نے تشنۂ عزت کو آبرو — کوثر کا پانی ایسا ہے نے سلسبیل کا

سرمہ کیا جو برق تجلی نے طور کو — منظور تجھکو جلوہ تھا چشم کحیل کا

آتش یہی دعا ہے خدائے کریم سے
محتاج اے کریم نہ کیجو بخیل کا

آئینہ سینۂ صاحب نظران ہے کہ جو تھا — چہرۂ شاہد مقصود عیان ہے کہ جو تھا

عشق گل مین وہی بلبل کا فغان ہے کہ جو تھا — پرتو مہ سے وہی حال کتان ہے کہ جو تھا

عالم حسن خداداد بتان ہے کہ جو تھا — ناز و انداز بلائے دل و جان ہے کہ جو تھا

راہ مین تیری شب و روز بسر کرتا ہون — وہی میل اور وہی سنگ نشان ہے کہ جو تھا

روز کرتے ہین شب ہجر کو بیداری مین — اپنی آنکھون مین سبک خواب گران ہے کہ جو تھا

ایک عالم مین ہو ہر چند مسیحا مشہور — نام بیمار سے تمکو خفقان ہے کہ جو تھا

دولت عشق کا گنجینہ وہی سینہ ہے — داغ دل زخم جگر مہر و نشان ہے کہ جو تھا

ناز و انداز و ادا سے تمھین شرم آنے لگی — عارضی حسن کا عالم وہ کہان ہے کہ جو تھا

جان کی تسکین کے لئے حالت گل کہتے ہین — بے یقینی کا تری ہمکو گمان ہے کہ جو تھا

اثر منزل مقصود نہین دنیا مین — راہ مین قافلۂ ریگ روان ہے کہ جو تھا

دہن اُس روئے کتابی مین ہے ناپیدا — اسم اعظم وہی قرآن مین نہان ہے کہ جو تھا

کعبۂ مدنظر قبلہ نما ہے تا حال — کوئے جانان کی طرف دل نگران ہے کہ جو تھا

کوہ و صحرا و گلستان مین پھرا کرتا ہے — متلاشی وہ ترا آب روان ہے کہ جو تھا

سوزش دل سے تسلسل ہے وہی آہون کا — عود کے جلنے سے مجمر مین دھوان ہے کہ جو تھا

رات کٹ جاتی ہے باتین رہی سنتے سنتے — شمع محفل صنم چرب زبان ہے کہ جو تھا

پائے خم ستون کے ہو حق کا جو عالم ہے سو ہے — سر منبر وہی واعظ کا بیان ہے کہ جو تھا

کون سے دن نئی قبرین نہین اسمین بنتین — یہ خرابہ وہی عبرت کا مکان ہے کہ جو تھا

بیخبر شوق سے میرے نہین وہ نور نگاہ — قاصد اشک شب و روز روان ہے کہ جو تھا

http://muftbooks.blogspot.com/

لیلۃ القدر کنایہ نہ شبِ وصل سے ہو — اس کا افسانہ بیان رمضان ہے کہ جو تھا

دین و دنیا کا طلبگار ہنوز آتش ہے
یہ گدا سائل نقد دو جہان ہے کہ جو تھا

اے جنون وحشتِ عدم کے کوچ کا سامان کیا — جسم کے جامے کو مین نے چاک تا دامان کیا
منھ چھپایا اب تو نہ مشتاقون سے اے خورشید رو — صبح گردان کی طرح برسون ہی سرگردان کیا
مر گئین تیری جدائی مین ہزارون حسرتین — عشق غارتگر نے میرے دل کو گورستان کیا
نالۂ جانکاہ نے پتھر کو پانی کر دیا — مرغ و ماہی کو دل بیتاب نے گریان کیا
جلد نہلا مجھکو میرے خون سے اے شہریار — دامن دل سالہا آلودۂ عصیان کیا
شام سے تا صبح نیند آئی نہ اک دم تجھ بغیر — آگ نالون نے لگائی اشک نے طوفان کیا
اے فلک مرہون احسان تو نہ تیرا مین ہوا — شکر ہے مجھکو خدا نے بے سر و سامان کیا
آدمی کیا وہ نہ سمجھے جو سخن کی قدر کو — نطق نے حیوان سے مشت خاک کو انسان کیا

آتش دلخستہ تیرا یا الٰہی کچھ نہ تھا
قطرۂ ناچیز کو دریائے بے پایان کیا

چاندنی مین جب مجھے یاد اے مہ تابان کیا — رات بھر اختر شماری نے مجھے حیران کیا
قامت موزون تصور مین قیامت ہو گیا — چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران کیا
پھر گئی آنکھون مین وہ مژگان برگشتہ تو پھر — ذکر آرہ تھا جو آہ و نالہ و افغان کیا
شام سے ڈھونڈھا کیا زنجیر پھانسی کے لئے — صبح تک مین نے خیال گیسوئے پیچان کیا
سلک دندان سے دل بیتاب پر بجلی گری — تلخ حسرت نے لب شیرین کی کام جان کیا
یاد ابرو و ذقن مین اڑ گئی آنکھون سے نیند — گہ کنوان جھانکا کبھی تلوار کو عریان کیا
چہرہ کو آتشکدہ سمجھا دل دیوانہ نے — گوش و بینی پر گمان اخگر سوزان کیا
دھیان مین ساقون کی شمعون کے جلا پروانہ وار — زانوؤن کے آئینون نے رات بھر حیران کیا
کردیا مدہوش گردن کی صراحی نے مجھے — ناف نے جام شراب تند سے طوفان کیا

دست و بازو کے تصور مین ہوا آتش مین گل

پائے بوسی کی ہوس نے خاک سے یکسان کیا

غبارِ راہ ہو کر چشمِ مردم مین محل پایا
نہال خاکساری کو لگا کر ہم نے پھل پایا

برنگِ شمع ہم دل سوختون نے بزمِ عالم مین
زبان کھولی نہ لیکن بات کرنے کا محل پایا

کشاکش دم کی مارِ آستین کا کام کرتی ہے
دلِ بیتاب کو پہلو مین اک گرگِ بغل پایا

نظر آتے ہین خالِ عنبرین گردِ لبِ لعلین
سیاہ رنگ نے شہرِ بدخشان مین عمل پایا

گھڑی بھر رو کے کوئے یار مین یون رنگ لائے
کہ کپڑا جیسے مفلس نے کھرے گھاٹ آ کے کل پایا

غمِ فرقت سے عمرِ رفتہ گذری بیقراری مین
تری امداد سے آرام ہم نے اے اجل پایا

شکستہ دل نہ ہو انسان عوض ہر شے کا ملتا ہے
ہوا فرزند اگر تو داغِ دل نعم البدل پایا

نہ جانا تھا چمن کی سیر کو ہمرہ رقیبون کے
دلِ عاشق کے توڑے سے بھلا کیا تم نے پھل پایا

رعونت کون سی شے پر ہے ان عزلت گزینون کو
حصیرِ کہنہ دیکھا دست خشک و پائے شل پایا

غضب ہے منزلِ ہستی مین آسائش طلب ہونا
ہجومِ خواب سے رہرو نے ہے آخر خلل پایا

حرارت ہوتی ہے سردار سے افزون سپاہی مین
زیادہ تر مزاجِ یار سے زلفون مین بل پایا

ہمیشہ جوشِ گریہ سے رہا پانی مین اے آتش
کبھی تازہ نہ لیکن اپنے دل کا یہ کنول پایا

مری آنکھون کے آگے آ گیا کیا جوش مین دریا
ہمیشہ صورتِ ساحل ہے یان آغوش مین دریا

وہ حد کم ظرف ہین جو ایک ساغر مین چھلکتے ہین
سمٹین قطرہ بھی یان ہنگامِ نوشانوش مین دریا

نکالا چاہے ہے اے غواص تو جلد اب نکال اس کو
خدا جانے کہ کیا پھونکے صدف کے گوش مین دریا

خموشی اور گویائی مری اک اک سے بہتر ہے
سکونت مین یہ قطرہ ہے گہر تو ہے جوش مین دریا

سرک جائے جو رونے چشمِ تر سے گوشہ دامن کا
نہ دیکھا ہو کسی نے ایسا اپنے ہوش مین دریا

کیا جو ضبطِ گریہ تو کیا دریا کو کوزے مین
کبھی دل کھول کر رویا تو آیا جوش مین دریا

اگر موتی نہ بنتے قطرہ ہائے ابرِ نیسان سے
تو حلقہ ڈالتا آتش صدف کے گوش مین دریا

دل چھٹ کے جان سے کو سکی منزل مین رہ گیا
کیسا رفیق ساتھ سے مشکل مین رہ گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اُٹھ بھی کھڑے ہوئے
مین جا ہی ڈھونڈھتا تری محفل مین رہ گیا

ناقص ہو دوستداری مین کامل نہین ہو تو
دشمن سے بھی غبار اگر دل مین رہ گیا

قاتل سنبھل کے تیغ لگا جائے شرم ہے
تسمہ لگا جو گردنِ بسمل مین رہ گیا

آزادی سے زیادہ اسیری مین لطف ہے
دل مرغ روح کا قفس گل مین رہ گیا

سبقت جو زندگی مین سکندر سے کی تو کیا
اے خضر پیچھے مرگ کی منزل مین رہ گیا

مجنون برہنہ کرتا اُسے اپنی طرح سے
لیلےٰ کا پردہ پردۂ محمل مین رہ گیا

پار اُترا جو کہ غرق ہوا بحر عشق مین
وہ داغ ہے جو دامن ساحل مین رہ گیا

کافر ہے منکر اسکی کریمی کی شان کا
خالی پیالہ کب کفِ سائل مین رہ گیا

آتش کو دست و تیغ سے ممکن ہوا نہ زخم
بیچارہ مر کے حسرت قاتل مین رہ گیا

سن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

کیا کیا اُلجھتا ہے تری زلفون کے تار سے
بخیہ طلب ہے سینۂ صد چاک شانہ کیا

زیرِ زمین سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
قارون نے راستے مین لُٹایا خزانہ کیا

اُڑتا ہے شوق راحتِ منزل سے اسپ عمر
مہمیز کہتے ہین گے کسے تازیانہ کیا

زینہ صبا کا ڈھونڈھتی ہے اپنی مشتِ خاک
بامِ بلند یار کا ہے آستانہ کیا

چارون طرف سے صورتِ جانان ہو جلوہ گر
دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا

صیاد اسیر دامِ رگِ گل ہے عندلیب
دکھلا رہا ہے چھپ کے اسے دام و دانہ کیا

طبل و علم نہ پاس ہے اپنے نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

آتی ہے کس طرح سے مری قبضِ روح کو
دیکھون تو موت ڈھونڈھ رہی ہے بہانہ کیا

ہوتا ہے زرد سن کے جو نامرد مدعی
رستم کی داستان ہے ہمارا فسانہ کیا

بے یار ساز وار نہ ہوئے گا گوش کو
مطرب ہمین سناتا ہے اپنا ترانہ کیا

صیاد گلعذار دکھاتا ہے سیر باغ
بلبل قفس مین یاد کرے آشیانہ کیا

ترچھی نگہ سے طائر دل ہو چکا شکار
جب تیر کج پڑے گا اُڑیگا نشانہ کیا

بیتاب ہے کمال ہمارا دل حزین
مہمان سرائے جسم کا ہوگا روانہ کیا

http://muftbooks.blogspot.com/

یون مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتش غزل یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا

بیمار عشق رنج و محن سے نکل گیا
بیچارہ منہ چھپا کے کفن سے نکل گیا

مرغان باغ آتش گل نے جلا دیے
صیاد ہاتھ ملکے چمن سے نکل گیا

بیک نگاہ چشمۂ حیوان دہن مین ہے
بچکر اگر یہ چاہ ذقن سے نکل گیا

دیکھا جو مجھ غریب کو بولے عدم کے لوگ
مدت سے تھا یہ اپنے وطن سے نکل گیا

عالم جو تھا مطیع ہمارے کلام کا
کیا اسم اعظم اپنے دہن سے نکل گیا

جوش جنون نے فصدون سے مطلق کمی نہ کی
سیرون لہو ہمارے بدن سے نکل گیا

آویزہ تیرے گوش کا ہو اس امید پر
کیا کیا عقیق کان مین سے نکل گیا

زنجیر کا وہ غل ہے زندان مین الجنون
دیوانہ قید خانۂ تن سے نکل گیا

رتبہ کو تیرے حسن کے شک ہے کہ ہر غزال
دیوانہ ہو کے دشت ختن سے نکل گیا

پھر طفل حیلہ جو کا بہانہ نہ مانیو
آتش وہ ایک بار تو فن سے نکل گیا

جگر کو داغ مین مانند لالہ کیا کرتا
لبالب اپنے لہو کا پیالہ کیا کرتا

ملا نہ سرو کو کچھ اپنی راستی مین پھل
کلاہ کج جو نہ کرتا تو لالہ کیا کرتا

جریدہ مین رہ پر خون عشق سے گذرا
جرس سے قافلہ مین بحث نالہ کیا کرتا

جنون عشق مین رہنا تھا امتیاز نہ کچھ
بجز طوق گلو مہ کا ہالہ کیا کرتا

بچا کیا اسے توڑا جو سر دریا کے
حباب لے کے یہ خالی پیالہ کیا کرتا

نہ کھایا غصہ کبھی خوانچہ سے قسمت کے
پھنسے جو حلق مین مین وہ نوالہ کیا کرتا

بلائے بد ہوئی داغون سے سردی کا فوہ
سلوک نیک زراعت سے ژالہ کیا کرتا

دیا نوشتہ نہ اس بت کو دل کے ستو مین
خدا کے گھر کا بھلا مین قبالہ کیا کرتا

صفا ہوا نہ ریاضت سے نفس امارہ
کوئی نجاست سگ کا ازالہ کیا کرتا

لگی ہو آگ جو کمبل کبھی اڑایا ہے
ترے برہنہ نے گرمی دوشالہ کیا کرتا

http://muftbooks.blogspot.com/

نہ کرتی عقل اگر سفت آسمانی سیر
کوئی یہ ساتھ ورق کا رسالہ کیا کرتا

مری طرف جو اُٹھیں کھینچی کشش دل کی
بتوں کو برہمنوں کا حوالہ کیا کرتا

کسی نے مول نہ پوچھا دل شکستہ کا
کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا

عروس دہر سے بوئے وفا نہیں آتی
بھلا میں بکر کا اس کے ازالہ کیا کرتا

سر دو ہفتہ بھی ہوتا تو لطف تھا آتش
اکیلے پی کے شراب دو سالہ کیا کرتا

ایک دن فرصت جو میں برگشتہ قسمت مانگتا
دیدۂ تر نوح کے طوفان کی رخصت مانگتا

تشنگی کرتی جو مشتاق دم خنجر مجھے
آب آہن شیر دایہ کی حلاوت مانگتا

تیر باران بلا سے ہوگئی کشت اپنی سبز
رہ گیا دہقان دعائے ابر رحمت مانگتا

داغ لگتا تھا جنوں کو کیا وطن میں سر کے میں
چادر گل شمع بالیں سنگ تربت مانگتا

دم نکلتا ہی نہیں اے حسرت دیدار یار
کاش عزرائیل بھی تیری سی صورت مانگتا

دوسرا مجھسا زمانے میں نہیں برگشتہ بخت
گور میں چوری کفن جاتا جو خلعت مانگتا

چرخ عالم فروز یار عزرائیل بھی
شمع بالیں کیا میں بیمار محبت مانگتا

آکے میری خاک پر روتے حسینان بہشت
میں اگر اللہ سے باران رحمت مانگتا

روز و شب رکھتا ہوں آغوش تصور میں انھیں
سیم تن محبوب پہنے ہیں جو دولت مانگتا

حسن کا افسوں دکھاتا معجز روح الٰہی
نقش پا تیرا ید بیضا سے بیعت مانگتا

یار کے دلمیں کدورت آئی ہے ملتی تو میں
دو گھڑی دل کھول کر رونے کی فرصت مانگتا

رہ گئی عزت خموشی کے سبب سے شکر ہے
زہر دیتا آسمان مجھکو جو شربت مانگتا

کیا کہوں آتش اثر اپنی زبان کمبخت کا
تنگ ملتی گور تیرہ گر فراغت مانگتا

وحشت آگیں ہر فسانہ مری رسوائی کا
عاشق زار ہوں اک آہوئے صحرائی کا

پاؤں زنداں سے نہ نکلا ترے سودائی کا
داغ دل ہی میں رہا لالۂ صحرائی کا

دھیان رہتا ہے قد یار کی رعنائی کا
سامنا روز ہے یاں آفت بالائی کا

http://muftbooks.blogspot.com/

کوہِ غم شکل پر کاہ اُٹھا لیتا ہون
ناتوانی مین بھی عالم ہے توانائی کا

لحدِ تیرہ مین مجھ پر جو لگا ہونے عذاب
پھر گیا آنکھون مین عالم شبِ تنہائی کا

کونسا دل ہے نہین جس مین خدا کی منزل
شکوہ کس مُنھ سے کرون مین بتِ ہرجائی کا

مردِ درویش ہون تکیہ ہے توکل میرا
خرچ ہر روز ہے یان آمدِ بالائی کا

بوسۂ چشمِ غزالان مجھے یاد آتے ہین
نہین بھولا مین مزا میوۂ صحرائی کا

زندگانی نے مجھے مردہ بنا رکھا ہے
ملک الموت سے سائل ہون مسیحائی کا

مصرعِ سرو مین لاکھون ہی نکالون شاخین
باندھون مضمون جو قدِ یار کی رعنائی کا

جب سے شیطان کا احوال سُنا ہے مین نے
پائے بت پر بھی ارادہ ہے جبین سائی کا

ہوئی حجت مجھے غنچے کے چٹکنے کی صدا
شک بڑا تھا دہنِ یار مین گویائی کا

وہ تماشا ہے ترا حسنِ پرآشوب اے ترک
آنکھون کی راہ سے دم نکلے تماشائی کا

کس طرح سے دلِ وحشی کا مین کہنا مانون
کوئی قائل نہین دیوانے کی دانائی کا

یہی زنجیر کے نالے سے صدا آتی ہے
قید خانے مین بُرا حال ہے سودائی کا

اک پری کو بھی نہ شیشے مین اُتارا مین نے
یاد کیا آئے گا اس گنبدِ مینائی کا

بعد شاعر کے ہو مشہور کلامِ شاعر
شہرہ البتہ کہ ہو مردہ کی گویائی کا

شہر مین قافیہ پیمائی بہت کی آتش
اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا

اے فلک کچھ تو اثر حسنِ عمل مین ہوتا
شیشہ اک رات تو قاضی کی بغلین ہوتا

وعدۂ وصل کہان عاشقِ بے صبر کہان
کام محتاج کا ہے لیت و لعل مین ہوتا

لب نہ نکلا تری زلفون کا صنم شانے سے
واقعی زور نہین پنجۂ شل مین ہوتا

عید نوروز دل اپنا بھی کبھی خوش کرتے
یار آغوش مین خورشید حمل مین ہوتا

عرش کی سیر ریاضت نے مجھے دکھلا دی
دخل مزدور ہے سلطان کے محل مین ہوتا

سخن سخت مین سُنتا ہون لبِ شیرین سے
عہد مین اپنے نہین موم عسل مین ہوتا

داغ ہین یون دلِ نازک مین چراغِ روشن
جلوہ گر جیسے ہو شیشے کے کنول مین ہوتا

http://muftbooks.blogspot.com/

اُٹھ عاشق سے لڑانے مین گریز اچھی نہین
امتحان مرد کا ہر جنگ و جدل مین ہوتا

غول و نصب اُسکو شب و روز ہی منظور آتش
لطف کیا چرخ کو ہی پھیر بدل مین ہوتا

خاک مین مل کے بھی مین اُس کو نہ دشمن سمجھا
گردش چرخ کو اک گردش دامن سمجھا

چوٹ جو دل کو لگی اُس کے سہی سے بے یار
خندۂ کبک کو مین سنگ فلاخن سمجھا

چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون
کیا یہ اس کو کسی محبوب کا دامن سمجھا

سبکہ تھی اُس سے عیان سینۂ عارف کی صفا
چہرہ یار کو مین نے دل روشن سمجھا

زلفین سنبل ہین تو پھر نرگس شہلا آنکھین
جس نے دیکھا ترے مکھڑے کو وہ گلشن سمجھا

کیا جگہ کوچۂ محبوب ہے سبحان اللہ
کوئی کعبہ کوئی جنت کوئی گلشن سمجھا

یاد آئی جو مجھے اپنی بیابان مرگی
گنبد قصر فلک گنبد مدفن سمجھا

سنگ در جان کے تیرا نہ کیا سجدہ نہین
کچھ حقیقت کو بتون کی نہ برہمن سمجھا

سینے سے شل چمن مین نے لگایا جو اُسے
داغ سودا کو مرا دل گل سوسن سمجھا

موم دونون کو کیا نالۂ آتش خو نے
سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا

ہوگئی یار کے ہاتھون مین جو مہندی کالی
اُنگلیون کو مین زبان گل سوسن سمجھا

سنبل تر مجھے بے زلف صنم دود ہوا
بے رخ یار مین گلزار کو گلخن سمجھا

محفل یار مین دیکھا جو سر اُسکا کٹتے
گردن شمع کو عاشق کی مین گردن سمجھا

کیون نہ معراج محمد کا ہو قائل آتش
سم خورشید کو نقش سم توسن سمجھا

رات کو مین نے مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا

خاک پر سنگ در یار نے سونے نہ دیا
دھوپ مین سایۂ دیوار نے سونے نہ دیا

شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی تا صبح
شادی دولت دیدار نے سونے نہ دیا

ایک شب بلبل بیتاب کے جاگے نہ نصیب
پہلوے گل مین کبھی خار نے سونے نہ دیا

جب لگی آنکھ کراہا یہ کہ بدخواب کیا
نیند بھر کر دل بیمار نے سونے نہ دیا

http://muftbooks.blogspot.com/

دردِ سر شام سے اُس زلف کے سودے مین رہا
صبح تک مجھکو شبِ تار نے سونے نہ دیا

رات بھر کین دلِ بیتاب نے باتین مجھسے
رنج و محنت کے گرفتار نے سونے نہ دیا

سیلِ گریہ سے مرے نیند اُڑی مردم کی
فکرِ بام و در و دیوار نے سونے نہ دیا

باغِ عالم مین رہین خواب کی مشتاق آنکھین
گرمیِ آتشِ گلزار نے سونے نہ دیا

سخت ہی غمخواریِ بیمار عذابِ جان ہے
تادمِ مرگ دلِ زار نے سونے نہ دیا

تکیہ تک پہلو مین اُس گل نے نہ رکھا آتش
غیر کو ساتھ کبھی یار نے سونے نہ دیا

ہوا ہے عشق ہمکو اُس کے حسنِ پاک سے پیدا
کیا ہے نور کے بچون کو جس نے خاک سے پیدا

کلامِ صاف کو اپنے جو دیکھے اُس کو حیرت ہو
یہ آئینہ ہوا ہے جوہرِ ادراک سے پیدا

ہمارے حلق مین دن رات ذکرِ ذاتِ اقدس ہی
قضا نے کی ہی یہ تسبیح خاکِ پاک سے پیدا

ہر اک جانب سے اُس محبوب کو خط لکھتے ہین عاشق
عجب لطفے ہوئے ہین چارون طرف کی ڈاک سی پیدا

اسیر آزادہون ای جان جان تیری محبت سے
دماغِ دلکشی ہووے الف سی ناک سے پیدا

بخیلون سے موافق ہو طبیعت کیون نہ دنیا کی
حلاوت ہوتی ہر تخمہ کو ہی امساک سے پیدا

تری تیرِ نگہ پر دم نہ کس نخچیر کا پھڑکا
نہ کی دلبستگی کس صید نے فتراک سے پیدا

غم اپنے قتل ہونے کا نہین غم ہے تو یہ غم ہی
نہ ہوگا کشتنی مجھ سا مرے سفاک سے پیدا

غنیمت ہی مجھے حلقۂ احباب گرد اپنے
یہ دورا پھر نہ ہوگا گردشِ افلاک سے پیدا

دماغِ حضرت یعقوبؑ عاشق اسکو کہتے ہین
ہوئی ہے بوئے یوسف یار کی پوشاک سے پیدا

صدا یہ صیدگاہِ عشق مین آتی ہی ہر سو سے
نشانہ تیر کا ہو راہ کر فتراک سے پیدا

بلائے جانِ عالم ہوگئین ہین تیری زلفون نے
قرابت کی ہی مارِ شانۂ ضحاک سے پیدا

یقین ہی صبر کرتے کرتے عاجز اُن کو کر دون مین
یہ کیا ہون سات سو ظالم جو ہفت افلاک سی پیدا

دلِ صدپارہ کے ہر پارہ پر نقشِ محبت ہے
کہان ہو سکتے ہین ایسے نگین حکاک سی پیدا

ترے افعی گیسو سونگھ کر کہتے ہین افیونی
یہ کیفیت نہوگی نشۂ سرتاک سی پیدا

پیامِ مرگ سے ہوتی ہے غمگین روح کس خاطر
ملے گا خاک مین وہ جو ہوا ہی خاک سے پیدا

http://muftbooks.blogspot.com/

مرے خورشید رو کا ایک عالم ہوگا دیوانہ
ہزارون ہووین گے صبح گریبان چاک سے پیدا

مسیحا سے ہمارے عیسیٰ مریم کو کیا نسبت
شفا ہوتی ہو کس کے آستانے کی خاک سے پیدا

یہ کس نخچیر ناوک خوردہ کی صورت سیہ چہرہ کا ہے
رم آہو ہے تیرے توسن چالاک سے پیدا

قدم سے تیرے دیوانون کی آبادی کا عالم ہے
ہوا ہے شہر اک صحرائے وحشتناک سے پیدا

ہنر سے نیاریون کے حال یہ ظاہر ہوا ہمکو
مقدر مین جو دولت ہو تو زر ہو خاک سے پیدا

سحر تک شام سے چلتی ہین لاتین وصل کی شب مین
محبت کی ہو کس گستاخ کس بیباک سے پیدا

کیا ہے اپنے غنچے سے دہن مین تونے جو اسکو
تبسم گل ہوئی ہر ریشۂ مسواک سے پیدا

عزیز از جان نہ رکھین داغ عشق زلف و خط کیونکر
یہ گل ہمنے کیے ہین کس خس و خاشاک سے پیدا

کنارہ بحر ہستی سے نہین بے جان سے گذرے
کنارہ گور ہے اس کا جو ہو پیراک سے پیدا

دعائے آتش خستہ یہی ہو روز محشر کو
یہ مشت خاک ہوئے کربلا کی خاک سے پیدا

کام کرتی رہی وہ چشم فسون ساز اپنا
لب جان بخش دکھایا کیے اعجاز اپنا

سرو گڑ جائین گے گل خاک مین ملجاوینگے
پاؤن رکھے تو چمن مین وہ سرفراز اپنا

خندہ زن ہین کبھی گریان ہین کبھی نالان ہین
ناز خوبان سے ہوا ہے عجب انداز اپنا

یہی اللہ سے خواہش ہے ہماری اے بت
گور بد مین ہو ترا گنگ ہو غماز اپنا

سوزش دل سے زبان کو نہوئی آگاہی
اُف کیا منھ سے نہ سمجھے نہ کھلا راز اپنا

خوف ہوتا ہے جگر زمزمۂ شکر بے یار
دل دکھاتی ہے مغنی تری آواز اپنا

نہ سُنی یار نے اک بات سخن سازونکی
رہ گئے کھول کے منھ مفسدہ پرداز اپنا

پر کترنے سے تو صیاد چھری ہی پھیرے
قصہ کوتاہ کرے حسرت پرواز اپنا

نہین کھولے ہی گا بتکدہ کا در وازہ
بند رہنے کا نہین کار خدا ساز اپنا

یاد آتی ہین ادائین جو تری اے محبوب
بھول جاتے ہین حسینان جہان ناز اپنا

مرغ دل صید گہ عشق چلا ہے دیکھین
طعمہ کرتا ہے اسے کونسا شہباز اپنا

روٹھکر ملنے جو جاتا ہون تو کہتا ہے وہ شوخ
کل خفا تم تھے مزاج آج ہے ناساز اپنا

http://muftbooks.blogspot.com/

خبر اول و آخر نہین مطلق آتش
نہ تو انجام ہے معلوم نہ آغاز اپنا

غم نہین گو اے فلک رتبہ ہے مجھکو خار کا
آفتاب اک زرد پتا ہے مرے گلزار کا

زلف کے حلقہ مین اُلجھا سبزہ گوش یار کا
ہوگیا سنگ زمرد خال چشم یار کا

ناخدا ہے موت جو دم ہے سو ہے باد مراد
عزم ہے کشتی تن کو بحر ہستی پار کا

خانۂ زنجیر سے مثل صدا اڑتا ہون اب
پاو آتا ہے کف پا مین کھٹکنا خار کا

جوش گریہ نے کیا ہے ناتوان اتنا مجھے
ٹوٹنا ممکن نہین ہے آنسوون کے تار کا

کھا گئی آخر مجھے چشم سیاہ سرمگین
زرق قسمت نے کیا زنگی آدم خوار کا

سعی لاحاصل مداواے مریض عشق ہے
تھامنا ممکن نہین گرتی ہوئی دیوار کا

ہاتھ قاتل کا گریبان تک پہونچ سکتا نہین
اور فرط شوق ہے یان زخم دامن دار کا

پھول جو ہے اپنے گلشن کا سپر کا پھول ہے
ہر شجر اس باغ مین لاتا ہے پھل تلوار کا

خار روئے یار سے ایذا اُٹھائی ہے زبس
سبزہ سے ہوتا ہے صدمہ میرے دل کو خار کا

گرچہ پیش طاق ابروے صنم گیسو نہین
کعبہ پر نرغہ ہوا ہے لشکر کفار کا

ای صنم تیری کرنجی آنکھ سے ثابت ہوا
رنگ اُڑجاتا ہے روے مردم بیمار کا

یاد مین تیری رقیب روسیہ جاگا تو کیا
مرتبہ عالی نہ ہو خفاش شب بیدار کا

اُس پری رُو کے جو کوچہ کا گذرتا ہے خیال
بن کے جن سایہ لپٹتا ہے مجھے دیوار کا

اُٹھکے دیوار لحد سے مردے ٹکراتے ہین سر
اک قیامت ہے صنم عالم تری رفتار کا

خم ندامت سے کیا محراب مین کعبہ کے سر
گردن زاہد سے بوجھ اُٹھا نہ جب زنار کا

زندگی مین بے ادب ہونے نہ دے تو رعب حسن
خاک ہے میری پس از مرگ در دامن یار کا

اے صنم عاشق سے روپوشی نہین لازم تجھے
پردہ موسیٰ سے نہین اللہ کو دیدار کا

بوئے گل آتش کہین ہوتی ہے محسوس نظر
افترا ہے روز محشر یار کے دیدار کا

شہر کو نالون نے مجھ مجنون کے صحرا کر دیا
جوش سیل اشک نے چشمون کو دریا کر دیا

http://muftbooks.blogspot.com/

شادیٔ مرگ سے پھولا مین سمانے کا نہین — گور کہتے ہین کسے نام کفن ہے کس کا
دہن تنگ ہو موہوم یقین ہے کس کو — کمر یار ہے معدوم یہ ظن ہے کس کا
مفسدے جو کہ ہون اُس چشم سیہ سے کم ہین — فتنہ پردازی جسے کہتے ہین فن ہے کس کا
ایک عالم کو ترے عشق مین سکتا ہوگا — صاف آئینہ سے شفاف بدن ہے کس کا
حسن سے دل تو لگا عشق کا بیمار تو ہو — پھر یہ عناب و لب و سیب ذقن ہے کس کا
گلشن حسن سے بہتر کوئی گلزار نہین — سنبل اسطرح کا پر پیچ و شکن ہے کس کا
باغ عالم کا ہر اک گل ہے خدا کی قدرت — باغبان کون ہو اُس کا یہ چمن ہے کس کا
خاک مین اُس کو ملاؤن اُسے برباد کرون — جان کسکی ہے مری جان یہ تن ہے کس کا
سرو سا قد ہے نہین مد نظر کا میرے — گل سا رخ کس کا ہے غنچہ سا دہن ہے کس کا
کیون نہ بے ساختہ بندے ہون دل و جان سے فدا — قدرت اللہ کی بے ساختہ پن ہے کس کا
آج ہی چھوٹے جو چھٹتا یہ خرابہ کل ہو — ہم غریبون کو ہے کیا غم یہ وطن ہے کس کا

یار کو تم سے محبت نہین تو اے آتش
خط مین القاب یہ پھر مشفق من ہے کس کا

روز مولود سے ساتھ اپنے ہوا غم پیدا — لالہ سان داغ اُٹھانے کو ہوئے ہم پیدا
ہون مین وہ نخل کہ ہر شاخ مری آرہ ہے — ہون مین وہ شاخ کہ ہون برگ تبر دم پیدا
مین جو روتا ہون مرے زخم جگر ہنستے ہین — شادی و غم سے کیا ہے مجھے توام پیدا
چاہنے والے ہزارون نکلے موجود ہوئے — خط نے اُس گل کے کیا اور ہی عالم پیدا
درد سر مین جو کسی کے تو مرے دل مین ہو درد — واسطے میرے ہوا ہے غم عالم پیدا
زخم خندان ہین بعینہ لب خندان اپنے — شادمانی مین ہے یان حالت ماتم پیدا
آسمان شوق سے تلوارون کا منہ برسا دے — مہ نو نے ترے ابرو کا کیا خم پیدا
کام اپنا نہ ہوا جب کجی ابرو سے — گیسوے یار ہوئے درہم و برہم پیدا
شبہہ ہوتا ہے صدف کا مجھے ہر غنچے پر — کہین ہوتی نہ کہین قطرۂ شبنم پیدا
چپ رہو دور کرو منہ نہ مرا کھلواؤ — غافلو زخم زبان کا نہین مرہم پیدا

http://muftbooks.blogspot.com/

قلزمِ فکر مین ہر چند لگائے غوطے
درِ مضمون کوئی یارون سے ہوا کم پیدا

دوست ہی دشمنِ جان ہو گیا اپنا آتش
نوش دارو نے کیا یان اثرِ سم پیدا

توڑ کر تارِ نگہ کا سلسلہ جاتا رہا
خاک ڈال آنکھون مین میری قافلہ جاتا رہا

کون سے دن ہاتھ مین آیا مرے دامانِ یار
کب زمین و آسمان کا فاصلہ جاتا رہا

خارِ صحرا پر کسی نے تہمتِ دزدی نہ کی
پاؤن کا مجنون کے کیا کیا آبلہ جاتا رہا

دوستون سے اس قدر صدمے ہوئے ہین جان پر
دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا

جب اٹھایا پاؤن آتش مثلِ آوازِ جرس
کوسون پیچھے چھوڑ کر مین قافلہ جاتا رہا

حشر کو بھی دیکھنے کا اس کے ارمان رہگیا
دن ہوا پر آفتاب آنکھون سے پنہان رہگیا

بندگی حق مین بھی بھولا نہ مین یادِ صنم
توبہ مے کی ولیکن داغِ دامان رہ گیا

جوشِ وحشت مین بیابان کو گیا مانندِ روح
جسمِ خاکی کی طرح سے میرا زندان رہ گیا

پاسِ الفت سے جنون مین بھی نہ کپڑے پھٹ سکے
طوق بنکر میری گردن مین گریبان رہ گیا

اے صبا جاوے چمن مین تو تو کہیو یار سے
باغ مین جا کر تو اے سروِ خرامان رہگیا

دوستی اچھی نہین ہرگز فرومایہ کے ساتھ
روح جنت کو گئی جسم گلی یان رہ گیا

سامنے ہوتے ہی مژگان کے ہوا دل کو خفقان
موت سے اب تیر کے پتے کا میدان رہ گیا

پہلے ہی پرزے اڑا ہونے نہ پایا سینہ چاک
پارۂ ثابت وقتِ بد مین اک گریبان رہگیا

حسن مین بھی عزت و ذلت خدا کے ہاتھ ہے
گل کو پیراہن ملا تو شعلہ عریان رہگیا

بستیان ہی بستیان ہین گنبدِ افلاک مین
سیکڑون تن زیرِ سنگ مجنون سے بیابان رہگیا

بعد مدت ساتھ اس گل رو کے جو دیکھا مجھے
اڑ گئے مرغِ چمن خالی گلستان رہ گیا

چال ہے مجھ ناتوان کی مرغِ بسمل کی تڑپ
ہر قدم پر ہے یقین یان رہ گیا وان رہ گیا

گھر کے آرایش جو دیکھی اس صنم نے اپنی شکل
بند آنکھین ہو گئین آئینہ حیران رہ گیا

راہِ الفت مین نہین اندیشۂ پست و بلند
گر کے کب یوسف میانِ چاہِ کنعان رہ گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

جان شیرین ہو فراق یار سے کیونکر عزیز
مرگ صاحب خانہ ہر فاقہ جو مہمان رہ گیا

میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے
آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان رہ گیا

لاشہ اُٹھوا کر نکر اس کو بھی اے قاتل اُجاڑ
ہے فقط آباد اک گنج شہیدان رہ گیا

کھینچکر تلوار قاتل نے کیا مجھ کو نہ قتل
شکر ہے گردن تک آتے آتے احسان رہ گیا

کیا بیان عالم زوال حسن خوبان کا کرون
روشنی جاتی رہی سرو چراغان رہ گیا

کاروان نکہت گل کر گیا گلشن سے کوچ
صورت نقش قدم گلزار حیران رہ گیا

شام ہجر صبح بھی کر کے نہ دیکھا روز وصل
سانپ کو کچلا پر آتش گنج پنہان رہ گیا

کوئی عشق مین مجھسے افزون نہ نکلا
کبھی سامنے ہو کے مجنون نہ نکلا

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

بجا کہتے آئے ہین ہیچ اس کو شاعر
کمر کا کوئی ہمسے مضمون نہ نکلا

ہوا کون سا روز روشن نہ کالا
کب افسانۂ زلف شبگون نہ نکلا

پہونچا اُسے مصرع تازہ و تر
قد یار سا سرو موزون نہ نکلا

رہا سال ہا سال جنگل مین آتش
مرے سامنے بید مجنون نہ نکلا

تیری کاکل مین پھنسا ہر دل جوان و پیر کا
سیکڑون آزاد ہے پابند اک زنجیر کا

وصف چشم یار مین یارا نہین تقریر کا
جائے خاموشی ہر عالم سرمہ کی تحریر کا

کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہین گلے
نقش حب ہے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا

جانب چرخ سعوس آہ ہوتی ہے روان
یہ کمان اکدن نشانہ ہے ہمارے تیر کا

اسقدر بیتاب ہون تیرے بغیر اے بحر حسن
پیرہن دیتا ہر دھوکہ دام ماہی گیر کا

دولت دنیا سے مستغنی طبیعت ہوگئی
خاکساری نے اثر پیدا کیا اکسیر کا

باغ مین شب باش ہو کر لالہ رو جلوا نہ شمع
داغ بلبل کو نہ دے دکھلا کے منہ گلگیر کا

جو کہ لکھا خوب لکھا دست رس ہوتا اگر
جو مقامین ہاتھ اپنے کاتب تقدیر کا

http://muftbooks.blogspot.com/

روز و شب پیش نظر چشم سیاہ یار ہے
کام لیتا ہون تصور سے مین آہوگیر کا

عمر بھر مضمون طلائی رنگ کے بندھتے رہے
سرنوشت اپنی بھی نسخہ تھا کوئی اکسیر کا

حیف کی جا ہے نہووے نرم و چرب اسکی زبان
پرورش پایا ہوا یہ آدمی ہے شیر کا

گوش گل رخسار لالہ چشم نرگس سرو قد
باغ کا تختہ بھی صفحہ ہے کوئی تصویر کا

عاشقون کے خون سے رہتی ہے بس سرخ پوش
دیدہ مریخ جوہر ہے تری شمشیر کا

کاروان تک رہ رو واماندون کو پہونچا دیا
اے جرس شاہد ہون تیرے نالہ کی تاثیر کا

فکر قصر چرخ مین کیا موجزن ہوتے ہین شک
سیل ارادہ کر رہا ہے کس کہن تعمیر کا

اس پری رو طفل کا دیوانہ ہون آتش جسے
کھیل ہے اک توڑنا سودائی کی زنجیر کا

عالم منطق مصور ہو تری تصویر کا
منہ کتابی قطعی ہے خط حاشیہ ہے میر کا

رتبہ پہونچا ہے خموشی سے یہ مجھ دلگیر کا
جو کوئی دیکھے اسے شک ہو گلی تصویر کا

زندہ جاوید ہین قربانیان تیغ عشق
سر کا کٹنا جانتے ہین پھوٹنا نکسیر کا

مثل شانہ دسترس اس زلف پر ہوئے اگر
دعوت اعمی کرون بھر کر پیالہ شیر کا

جس سے لپٹا سو کہا مجنون کیطرح سے دو دست
عشق پیچے پر مجھے ہوتا ہے شک زنجیر کا

ہجر کے صدمے سے خوبی عشق کی ظاہر ہوئی
زخم کی ایذا سے جوہر کھل گیا شمشیر کا

سرخ با وصف سیہ کاری ہے رنگ روسیا
سامنا ہوتا ہے کس کے عفو سے تقصیر کا

خط لکھون گا یار سیم اندام کو مین اے قلم
روشنائی مین ہو دود دو روغن اکسیر کا

ہر شب آدینہ آتا ہے وہ طفل شمع رو
اپنا تعویذ لحد بھی نقش ہے تسخیر کا

نوش بے صرفہ کرے خون گنہگاران عشق
پھول سے رنگین ہے پھاوڑا یہ تری شمشیر کا

غش کرینگے کودکان دشت سے مجھ دیوانے کے
حلق بسمل ہے ہر اک حلقہ مری زنجیر کا

خوبیان رخ کی صباحت کا کرائی شیرین دہن
قند کے کوزے سے جاری ہووے دریا شیر کا

روسیہ دشمن کا یون پاپوش سے کیجیے فگار
جیسے سلدٹ کے سر زخم ہو شمشیر کا

دے سکا بوسہ نہ اک وہ برق وش حیرت ہے
مالدار بے کرم بھی ابر ہے تصویر کا

http://muftbooks.blogspot.com/

حال مستقبل نجومی اُس سے کرتے ہیں بیاں
زائچہ بھی نقل ہے پیشانی کی تحریر کا

چار ابرو میں ترے حیراں ہیں سارے خوشنویس
کس قلم کا قطعہ ہے یہ کاتبِ تقدیر کا

نرمیِ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل
پنبہ بھی ہر شررِ مہر ہے آتش گیر کا

مرتبہ موسیٰ نمازِ پنجگانہ نے دیا
پانچ وقت اللہ سے موقع رہا تقریر کا

کیسی کیسی صورتوں کے اپنے دل میں داغ ہیں
اس مرقع میں بھی ہے کیا کیا ورق تصویر کا

کشتۂ تیرِ مژہ پر تیغِ ابرو بھی چلے
اے شکار انداز ہو جو رنگ اس نخچیر کا

روک منہ پر وار قاتل کا سپر کی طرح سے
مرد کے چہرے کا زیور زخم ہے شمشیر کا

معرکے میں ہاتھ قاتل کی کمر میں ڈالیئے
کھینچیے دامن سرِ میداں گریباں گیر کا

چاک ہوتا ہے کتاں میرے گریباں کی طرح
یہ بھی دیوانہ ہے آتش چاند سی تصویر کا

قدِ صنم سا اگر آفریدہ ہوتا تھا
نہ سروِ باغ کو اتنا کشیدہ ہوتا تھا

ہوا ہے زلف سے گستاخ کس قدر شانہ
ہمارے پاس بھی دست بریدہ ہوتا تھا

نہ کھینچنا تھا زلیخا کو دامنِ یوسف
اسی کا پردۂ عصمت دریدہ ہوتا تھا

دیا نہ ساتھ جو صبر و قرار نے نہ دیا
روانہ ملکِ عدم کو جریدہ ہوتا تھا

مٹائے سے کوئی مٹتا ہے باطلوں کے حق
کچھ اختیار سے کیا برگزیدہ ہوتا تھا

نجانتا تھا غضب سحرِ نگہ کا تیر اے دل
تجھی کو سامنے آفت رسیدہ ہوتا تھا

رلاتا شام و سحر کس طرح نہ طالعِ پست
بلند سر سے مرے آبِ دیدہ ہوتا تھا

گریزِ یار نے برباد کر دیا ہم کو
غبارِ راہِ غزالِ رمیدہ ہوتا تھا

نہ آئی دامنِ دایہ میں نیند اے آتش
درونِ دامنِ خاک آرمیدہ ہوتا تھا

دکھایا آئینۂ فکر نے جب صفائے آبِ گہر سخن کا
دہن کو جوہر کھلا زباں کا زباں کو عقدہ کھلا دہن کا

ہر ایک گلبن ہے نخلِ ماتم ہر ایک جو ہے پر آبِ دیدہ
جو زخمِ گل ہے مرے باغ کا ہے تو داغ ہے یہ مرے چمن کا

نظر جو آ جائے بید مجنوں تو روؤں مجنوں کی یاد میں خوں
جو دیکھوں تیشہ تو سر کو پھوڑوں خیال بندھ جائے کوہکن کا

http://muftbooks.blogspot.com/

برہنہ آیا تھا یاں عدم سے برہنہ یاں سے چلا عدم کو
نہ بوئے کافور میں نے سونگھی نہ داغ مجھ کو لگا کفن کا

چھوا جو گیسوئے عنبریں کو تو سانپ کیلا فسوں سے گویا
لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار میں نے کیا ہرن کا

نگاہِ اول میں چشم میگوں یہ رنگ محفل کرے دگرگوں
وہ حال ہووے جو وقت آخر شراب خواروں کی انجمن کا

خراب مٹی نہ ہو کسی کی کوئی نہ مہجورِ دوستاں ہو
جدا ہوا شاخ سے جو پتا غبارِ خاطر ہوا چمن کا

جو حال پروانہ عشق میں ہے وہی محبت میں عالمِ دل
وہ شمع فانوس کا ہے کشتہ یہ سوختہ نورِ پیرہن کا

جو بیچ صحرا میں قبر دیکھی تو میں نے کندہ کیا یہ سنگ پر
عبیرِ غربت حبیب کا ہو غبارِ خاطر نہ ہو وطن کا

نہ یہ نزاکت پری میں ہوگی نہ حور میں یہ نزاکت آتش
جو ہار پھولوں کا اس نے پہنا تو بوجھ اٹھایا ہزار من کا

بلبل گلوں سے دیکھ کے تجھ کو بگڑ گیا
قمری کا طوق سرو کی گردن میں پڑ گیا

چیں پر جبیں نہ اے بت چیں رہ غرور سے
تصویر کا ہے عیب جو چہرہ بگڑ گیا

آئی تو ہے پسند اسے چال یار کی
سن لیجو پاؤں کبک دری کا اکھڑ گیا

پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤں
سو سر تڑپ کے چار قدم آگے دھر گیا

کھینچی جو میری طرح سے قمری نے آہ سرد
جاڑے کے مارے سرو چمن میں اکڑ گیا

شیریں کے شیفتہ ہوئے پرویز و کوہکن
شاعر ہوں میں یہ کہتا ہوں مضمون لڑ گیا

اللہ رے شوق اپنی جبیں کو خبر نہیں
اس بت کے آستانہ کا پتھر رگڑ گیا

درماں سے اور درد ہمارا ہوا دوچند
مرہم سے داغ سینہ میں ناسور پڑ گیا

گلدستہ بنکے رونق بزم شہاں ہوا
کوڑا ہوا اس فقیر کے تکیہ سے جھڑ گیا

نکلا نہ جسم سے دل ناداں شریک روح
منزل میں رنگ ناقہ سے اپنے بچھڑ گیا

پہنچا مجاز سے جو حقیقت کی کنہ کو
یہ جان لے کہ راستے میں پھیر پڑ گیا

فرقت کی شب میں زیست نے اپنی دغا نہ کی
قبل سحر چراغ ہمارا نہ بڑھ گیا

پاتا ہوں شوق وصل میں احباب کی کمی
حسن و جمال یار میں کچھ فرق پڑ گیا

لاشوں کو عاشقوں کے نہ اٹھوا گلی سے یار
بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اجڑ گیا

دیکھا تجھے جو خون شہیداں سے سرخ پوش
ترکِ فلک زمیں میں خجالت سے گڑ گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

برسون کی راہ آگے عزیزان نکل گئے
افسوس کاروان سے مین اپنے بچھڑ گیا

آیا جو شرح لعل لب یار کا خیال
جھنڈا اقلیم کا اپنے بدخشان مین گڑ گیا

مین نے لیا بغل مین پری رو وصال کو
دیو فراق کشتی مین مجھسے بچھڑ گیا

آتش نپوچھ حال تو مجھ دردمند کا
سینہ مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا

کرم کیا جو صنم نے ستم دیا دکیا
شبِ فراق مین مین نے خدا کو یاد کیا

کریمی مین تری شک ہو جسے وہ کافر ہی
مجھے ملول تو دشمن کو میرے شاد کیا

یہ دل لگانے مین مین نے مزا اُٹھایا ہی
ملا نہ دوست تو دشمن سے اتحاد کیا

لکھا جو نرگس فتان یار سے سرمہ
تو مین نے چہرہ پر اُس کو یقین صاد کیا

ہماری آہ سے اے منکر و حذر مانگو
ہوائے تند نے کیا حال قومِ عاد کیا

بجا مین جان کو کر کے تصدق عزت
وگرنہ دل نے بہین کو نسبا فساد کیا

کہون جو حالتِ دل یار سے تو کہتا ہی
جو کچھ کہ تو نے کہا مین نے اعتماد کیا

حسد سے جل کے دبے پاؤن مر گئے اغیار
ہمارے نالون نے جب کار برق و باد کیا

عوض یہی ہر زمانے مین راست بازی کا
سلوک تو نے جو اے چرخ کج نہاد کیا

یہی کہون گا خدا سے مین روز محشر کو
فراق یار نے ناشاد نامراد کیا

کرون مین شکر الٰہی کہان تلک آتش
درون صاف دیا پاک اعتقاد کیا

یہ انفعال گنہ سے مین آب آب ہوا
کہ میرا کاسہ سر کاسۂ حباب ہوا

دل اپنا خون جو بے ساقی و شراب ہوا
ہوائے سرد سے کیا کیا جگر کباب ہوا

کنوئین مین یوسف کنعان کو پھینکا خونی نے
نہ سمجھے مصر کے چلنے کا یا تراب ہوا

گرہ تھی دل مین نہ بس حسرت ہم آغوشی
فشار گور کا راحت مجھے عذاب ہوا

شکار گاہ جہان مین عزیز ہر دل تھا
بچا جو باز سے مین طعمۂ عقاب ہوا

بنایا جادۂ رہ مجھکو خاکساری نے
پھرا جو مجھسے زمانے مین وہ خراب ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

ہمارا طالع خفتہ کہیں نہ پس جاوے
یہ سر یہ اس کے ہے بہ یہ صبح ہجوم خواب ہوا

کیا مدام مجھے اشکِ آتشین نے تر
ہمیشہ میرے نہانے کو گرم آب ہوا

ملا نہ صورتِ دولاب غیر کوزۂ آب
ہزار چرخ چلے لاکھ انقلاب ہوا

دعائے وصلِ صنم مانگ دل شکستہ ہو
درِ کریم سے آتش کسے جواب ہوا

سبزہ بالائے ذقن دشمن ہے خلق اللہ کا
رہروون کی موت ہے خس پوش ہونا چاہ کا

تل ٹھانا ہے فلک منظور کس دلخواہ کا
برج میزان مین نہین ہے دبدبہ آنا ماہ کا

بسکہ پھرتا ہے خیال آنکھون مین اُس دلخواہ کا
رنگ رو کے اُڑنے مین عالم ہے گردِ راہ کا

صفحۂ دل سے اٹھاؤن کسطرح نقشِ صنم
ملک مین ہوتا کسی کے گھر نہین اللہ کا

کم بضاعت سے خیالِ خام ہے کثرت کو فیض
اکتفا کرتا نہین لشکر کو پانی چاہ کا

راہ ہستی مین ہے رخسارِ صنم سے زندگی
تازہ دم کرتا مسافر کو ہے تکیہ راہ کا

لاش بھی گلیون مین کھینچو اگر گیا ہے قتل یار
طول ہی دنیا مزا ہے قصۂ کوتاہ کا

پست فطرت سے سوائے رنج کچھ حاصل نہین
پا بگل کشتی کو کر دیتا ہے پانی تھاہ کا

چھوڑ کر عشقِ صنم زاہد نہ ہو مفتونِ حور
کب یقین لاتا ہے دانا دور کی افواہ کا

دل کو ابروئے صنم کا شیفتہ کرتی ہے آنکھ
درس دیتا ہے معلم پہلے بسم اللہ کا

اے صنم بندہ نوازی ہے صفت اللہ کی
حیف ہے خالی پھرے سائل تری درگاہ کا

مائلِ معشوقہ خسرو نہ ہوا اے کوہکن
شیر کے جھوٹے کو کھانا کام ہے روباہ کا

جوشِ اشکِ آتشین کا باعث آہ سرد ہے
گرم کرتی ہے ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا

نزع مین آیا نہ بالین پر مرے یار اس لئے
آخر ہر ماہ ہے معمول چھپنا ماہ کا

ہون وہ ابتر طفل جس کو جان کھونا کھیل ہے
کنجِ مرقد ہے گھروندا اسیری بازیگاہ کا

آسمان روئے زمین ہے یار ماہ چاردہ
حلقۂ احباب گرد اُس کے ہے ہالہ ماہ کا

وہ دہن ہے چشمۂ شیرین تبسم موج ہے
وہ ذقن ہے چاہ خال اُس مین تواہ چاہ کا

ناتوان میری طرح سے ہو جو عشقِ حسن سے
کوہ سے بھاری ترازو مین ہو پلہ کاہ کا

http://muftbooks.blogspot.com/

شعر کہتا ہون مین اے آتش خدا کی حمد مین
میری ہر اک بیت پر عالم ہے بیت اللہ کا

فرش ہے اے یار خاک دوست و دشمن زیر پا
ہم گریبان پھاڑین گے آیا جو دامن زیر پا

منکر روز قیامت ہین بہت بے اعتقاد
لا کبھی اے سرو قامت اپنا مدفن زیر پا

رنگ گل سے خون ہمارے آبلون کا شوخ ہے
نقش پا سے پھولتا جاتا ہے گلشن زیر پا

خار کا کھٹکا نہین رکھتے ہین ہم آتش قدم
موم ہو جاوے اگر آ جائے آہن زیر پا

انگلیان کانون مین دیتا ہے رم رفتار یار
ہر قدم پر آتی ہے آواز شیون زیر پا

بت پرستی ہم اگر تیری طرح کرتے تو پھر
سنگ رہ کو بھی نہ لاتے اے برہمن زیر پا

شاہ راہ ہستی موہوم ہین وہ چال چل
اپنی آنکھون کو بچھا دین دوست و دشمن زیر پا

سرکشی زیبا ہے ہم دیوانگان عشق کو
خم ہوئی ہے سیکڑون کانٹون کی گردن زیر پا

رہگذر مین دفن کرنا اے عزیزان تم مجھے
شاید آ جاوے کسی کے میرا مدفن زیر پا

پا برہنہ ہی رہے ہم خاکسار اتنے لیے
گوشہ زد ہوئے ہمارے تا نہ دشمن زیر پا

اُس قدر تو ناگوارا ہے کرو ابن خلق کو
کفش سے رکھتے ہین مردم نعل آہن زیر پا

سرفرازیان تک تو آتش خاکساری نے کیا
صورت نقش قدم ہے اپنا مدفن زیر پا

اگرچہ پاس محبت سے ترک شیون تھا
برنگ شمع خموشی مین حال روشن تھا

جسے مین نیک سمجھتا تھا مجھسے بدظن تھا
یقین خضر تھا جس پر مجھے وہ رہزن تھا

تباہ چشم رقیبان مین بد نگاہ ہوا
خط اُن عذارون کے اوپر بجائے جوشن تھا

خفا نہ ہو جو ہوئے گال نیلے بوسون سے
چمن اُداس مری جان غیر سوسن تھا

کہان کہان تجھے ڈھونڈھا بدلکے بھیس اے دوست
جو شیخ کعبہ مین تو دیر مین برہمن تھا

ہر ایک کو مین زبس خاک عاشق اُڑتی تھی
اُسے کدورت خاطر غبار دامن تھا

زبس تھے اس کے صغیر و کبیر دیوانے
جوان کو بیڑیان لڑکون کو طوق گردن تھا

ہزار جان تصدق ہے زخم کاری پر
دعائے حرز پے چشم زخم سوزن تھا

دل و جگر ہوئے قوت فراق یار آخر
برائے شحنۂ حاکم ہمارا خرمن تھا

نہ کھایا میں نے کڑے پیچ زخم تیغ کرم
میں اپنے جوہر ذاتی سے غرق آہن تھا

یقین مرگ جو عشق بتان مین تھا آتش
ہر اک صنم مری آنکھون مین سنگ مدفن تھا

تن سے بار سر آمادۂ سودا اترا
شکر ہے خنجر قاتل کا تقاضا اترا

حال مجنون تو ہمین نوع دگر دیکھا کچھ
ساربان آج ہر کیون چہرہ لیلے اترا

اسقدر اپنے ہم اشک نے کی موج زنی
آخر کار نظر سے مرے دریا اترا

کس طرح مرلیے نہ کچھ پر فلک جا رہے
تیرے کشتہ کی زیارت کو مسیحا اترا

درد سر عشق کا سر سے نہ مرے دور ہوا
حل کے حسن تجھسے نہ اے آتش سودا اترا

وصل کے بعد نہ کس طرح سے ہو رنج فراق
درد سر ہوتا ہے جب نشۂ صہبا اترا

چشمۂ حسن کی موجون سے اشارہ ہے یہی
روتے روتے جو ہوا عشق کا دریا اترا

درد سر مین جو ہوا وان تو بدن یان ٹوٹا
تپ چڑھی مجھکو اگر یار کا چہرا اترا

ذقن یار مین کی خط نے رسائی پیدا
چاہ یوسف مین خضر بہر تماشا اترا

کیا عجب روئے جو ماتم مین ہمارے کوہ دشت
بستر کوہ کے اوپر سے ہے دریا اترا

باغ سے بادبہاری کی ہے آمد آمد
طاق میخانہ سے ہے ساغر مینا اترا

دہن یار کا رہتا ہے تصور اس مین
شیشۂ دل مین پری بنکے ہے عنقا اترا

سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلام شیرین
من و سلوا ہے یہ اپنے لئے گویا اترا

شاخ گل کو بھی نہ آتش نے چھوا تھا ہیہ
خون تری آنکھون مین اے بلبل شیدا اترا

جب سے رسوا ہوئے انکار ہے سچ بات مین کیا
اے صنم لطف ہے پردے کی ملاقات مین کیا

کوئی اندھا ہی تجھے ماہ کہے اے خورشید
فرق ہوتا نہین انسان سے ذرات مین کیا

یار نے وعدۂ فردائے قیامت تو کیا
شک ہوا اے نالۂ دل تیری کرامات مین کیا

کوئی بتخانہ کو جاتا ہے کوئی کعبہ کو
پھر رہے گبر و مسلمان ہین تری گھات مین کیا

ایک مدت سے ہون سائل ترے دروازے پر
بوسہ یا گالی ملے گا مجھے خیرات مین کیا

ایسی اونچی بھی تو دیوار نہین گھر کی ترے
رات اندھیری کوئی آوے گی نہ برسات مین کیا

دو گھڑی کی جو ملاقات تھی وہ بھی موقوف
ایسا پڑتا تھا خلل یار کی اوقات مین کیا

پڑھکے خط اور بھی ناخوش ہوے وصل سے ہم
یار نے بھیجا سفر سے ہمین سوغات مین کیا

آتش مست جو ملجائے تو پوچھون اُس سے
تو نے کیفیت اُٹھائی ہے خرابات مین کیا

دل شہیدرہ داماں نہ ہوا تھا سو ہوا
ٹکڑے ٹکڑے جو گریبان نہ ہوا تھا سو ہوا

برق بے نور ہے اُس رخ کی چمک کے آگے
عالم نور کا انسان نہوا تھا سو ہوا

رونے پر میرے ہوا ہنس کے وہ گل شرمندہ
غنچہ کسان سربگریبان نہ ہوا تھا سو ہوا

مین نے رنگین نہ کیا اُس کا تڑپ کر دامن
سر جلاد پہ احسان نہ ہوا تھا سو ہوا

ہوگیا دیکھ کے قاضی بھی طرفدار اُس کا
بگنہ خون مسلمان نہ ہوا تھا سو ہوا

ہر زبان پہ مری رسوائی کا افسانہ ہے
نسخۂ شوق پریشان نہ ہوا تھا سو ہوا

عرق آلودہ جبین دیکھ کے دل ڈوب گیا
شبنم باغ سے طوفان نہ ہوا تھا سو ہوا

قتل کر کے مجھے تلوار کو توڑا اُس نے
خون ناحق سے پشیمان نہ ہوا تھا سو ہوا

یار کے روئے کتابی کی کرون کیا تعریف
بعد قرآن کے جو قرآن نہ ہوا تھا سو ہوا

آنسو آنکھون سے نکلتا ہے سو چنگاری ہے
پردہ دل سے نمایان نہ ہوا تھا سو ہوا

آتش عشق سے ہے داغ سراپا میرا
آدمی سرو چراغان نہ ہوا تھا سو ہوا

گرد رہ بن کے ہوا صندل پیشانی یار
ذرہ خورشید درخشان نہ ہوا تھا سو ہوا

پھیر دن ہی مصرع سودا ہے رُلاتا آتش
مجھے اے دیدۂ گریان نہ ہوا تھا سو ہوا

آگ پر رشک سے مین چاک گریبان لوٹا
خاک پر وقت خرام اُس کا جو دامان لوٹا

دل کو از بسکہ جو لاگ ابروئے خمدار سے تھی
دم شمشیر کو مین دیکھ کے عریان لوٹا

حق بجانب ہے جو موسی کو نہ ہو تاب جمال
تجھکو تا دیدہ دل گبر و مسلمان لوٹا

عید قربان جو قریب آئی تو کچھ دلمین سمجھ
پاؤن پر آ گئے مرے حاجبِ زندان لوٹا

مرغ بسمل کی طرح تڑپے ہزارون دل ار
ہنستے ہنستے جو کبھی وہ گلِ خندان لوٹا

مین نے آتش جو کیا نالہ درِ جانان پر
دونون ہاتھون سے جگر تھام کے دربان لوٹا

خیال آیا جو عشق زلف مین دلکی تباہی کا
بندھا فکر رسا سے تاب قلم مضمون سیاہی کا

ہوا ہے بیشتر دھوکہ دل پر داغ پر میرے
شکار اکثر کیا ہے باز نے طاؤس ماہی کا

سمندر چشم تر باد مخالف آہ و نالہ ہے
یقین ہے کوئی دم مین کشتی تن کی تباہی کا

شب ہجران مین جو دم تھا وہ گویا واپسین دم تھا
گمان تھا شام سے مجھپر چراغ صبح گاہی کا

لحد پر یار آتا ہے مرے شرمندہ کرنے کو
نہ منھ دکھلانے کی جا ہے نہ موقع عذرخواہی کا

اسیر شست کا عالم مین رگ مے مین پان تاہو
تری زلفون کو شانہ چاہیے دندان ماہی کا

کرون تحریر گر مین اپنے رنگ زرد کی حالت
عجب کیا زعفرانی رنگ ہو جائے طلائی کا

خدا بھی خوبصورت کو نہایت دوست رکھتا ہے
ارادہ کون سے در پر کرون مین داد خواہی کا

غنیمت جان اے دل جنبش ابروئے قاتل کو
بڑی معلج ہے تلوار سے مرنا سپاہی کا

مسافر کو عدم کے روکنے والا نہین کوئی
نہ کھینچا خار نے دامن کبھی دنیا سے راہی کا

زیادہ زخم سے انسان کو احسان اٹھانا ہے
سنو نا خوف ہے ظلِ ہمائے بادشاہی کا

دم آخر بھی بالین پر مرے ہمراہ یار آئے
رقیبون نے محل باقی نہ رکھا عذرخواہی کا

تری شمشیر ابرو سے مگر ہے لاگ اس کو بھی
گلا روزِ ازل سے کیون کٹا رہتا ہے ماہی کا

جنون کا لطف اٹھا صحرا کو چل زندان سے دیوانے
سخن کھلتا ہے بے میدان کے جوہر سپاہی کا

فرشتون سے لحد مین گفتگو یان کون کرتا ہے
شہادت نامہ پڑھ لین چار مومن گر گواہی کا

مرکب ہے یہ سراپا خطا سے اور نسیان سے
خیال خام ہے انسان کو دعوی بیگناہی کا

بتان سنگدل کی صورت آتش کاٹے کھاتی ہے
ارادہ کنج عزلت مین ہے اب یاد الٰہی کا

کشتہ اے یار ہون مین تری خفا کاری کا
نقش ہے دل مین ترے میری وفاداری کا

http://muftbooks.blogspot.com/

کون وارفتہ نہین تیرے طرحداری کا
حوصلہ سب کو ہے یوسفؑ کی خریداری کا

تار اُس زلف معنبر کا نہ توڑ اے شانے
سلسلہ ہے یہ مرے دل کی گرفتاری کا

لبِ جان بخش کے اعجاز کا عیسیٰ ہے قتیل
سامری کشتہ ہے آنکھون کی فسونکاری کا

نخلِ اُمید کو پہونچے نہ کہین اس سے گزند
کام کرتی ہے مری آہ سحر آری کا

رُخ پر اُس زلف کے چھٹنے سے ہوا دل کو یقین
چاندنی سے ہے بڑا مرتبہ اندھیاری کا

آنکھ کیونکر مین رُخ یار سے پھیرون ناصح
کچھ مداوا ہی نہین چشم کی بیماری کا

سبزہ رنگون سے بہت تنگ ہون تبلا دے
مجھکو دروازہ تو اس گنبدِ زنگاری کا

دل مین آتا ہے گلا کاٹیے در پر اُس کے
بوالہوس حوصلہ پھر کر نہ سکین یاری کا

اُس نے دکھلائی مجھے صورت ابر رحمت
مین تو آتش ہون غلام اپنی سیہ کاری کا

دوستی دشمن کی مژدہ ہے اجل کے خواب کا
برہمن بنتا غضب ہے گاؤ کو قصاب کا

رنگ میکا اسقدر اس قاتل احباب کا
سنبدِ خنجر کو نکلنا ہو گیا مہتاب کا

روئے مژگان ہے بجا اس طاق ابرو کی طرف
چاہیے دستِ دعا کو سامنا محراب کا

حسرتِ آبِ دمِ شمشیر قاتل مین ہوا
پانی بھی مین نے نہ پایا خانۂ قصاب کا

فرصت اکدم عہد طفلی مین نہ رونے سے ملی
پرورش پایا ہوا ہون دامن سیلاب کا

عاشقون سے اپنے وہ جتنی ہوین ٹیڑھی ہوئین
اہل قبلہ سے پھرا منہ کعبہ کی محراب کا

سوسن اُن ہونٹون کی مسّی دیکھکر نیلی ہوئی
رنگ چمکا فندق پا نے کیا عناب کا

سیر کرکے دو گھڑی دل اس مین بہلا لیجیے
دل ہمارا ہے مرقع صحبت احباب کا

جامۂ تن ہو گیا راہ عدم مین نذر گور
بوجھ اُٹھایا تھا مگر ٹھگ کے لئے اسباب کا

جان آنکھون مین ہے صورت دیکھنے کی دیر ہے
یار کا آنا ہے یان آنا اجل کے خواب کا

مسند شاہی کی حسرت ہم فقیرون کو نہین
فرش ہے گھر مین ہمارے چادر مہتاب کا

ساحل مقصود دیکھا مین نے جاکر گور مین
ڈوبنا کشتیِ تن کو مژدہ تھا پایاب کا

بے تکلف آستان یار پر مارا قدم
دور کوسون رہگیا ہم سے محل آداب کا

http://muftbooks.blogspot.com/

چشم تر سے کانپتی ہے قالب خاکی کی روح
اس طرح کشتی نشین کو ڈر نہ ہو گرداب کا

سنبل زلف تبان کا ہو نہ آتش شیفتہ
بھولنا ہی دل سے بہتر ہے پریشان خواب کا

زلف زیبا ہے قریب رخ جانان ہونا
گنج کا سانپ کو لازم ہے نگہبان ہونا

نہ رلا مجھکو تو اے دوری کوئے مقصود
راہ مین ظلم مسافر کو ہے باران ہونا

عشق نے حال کیا مردۂ بے وارث کا
مرے اوپر ہے یقین قبضۂ سلطان ہونا

آفت جان ہوئی اس روئے کتابی کی یاد
راس آیا نہ مجھے حافظ قرآن ہونا

داغ چیچک کے ہین زیبا ذقن یار کے گرد
لطف رکھتا ہے لب چاہ چراغان ہونا

بے طرح مجھکو رلاتا ہے غم دوری یار
ہو مبارک دہن گور کو خندان ہونا

آتش اس رشک پری سے تجھے اللہ ملائے
تا کجا دوری بلقیس و سلیمان ہونا

عشق مین ممکن نہین ہونا بخیر انجام کا
بدمزا کرتا ہے منھ لگنا کباب خام کا

سر اٹھا بالین سے ہے خورشید محشر کب ہرا
اے خروس صبح حاصل شور بے ہنگام کا

زلف نے شانے کو پہونچایا رخ محبوب تک
زینہ رکھتا تھا ہر بیرون خانہ بام کا

ایک حالت پر غلطان کہین ٹھہرا نہ پاؤن
اختر اقبال ہون مین گردش ایام کا

دل کو الجھایا گرہ پڑنے سے زلف یار مین
دانے کا دھوکہ مجھے دیتا ہے عقدہ دام کا

گوشہ گیری سے ہے محرومی مجھے مقصود دل
ٹوٹ جاتا ہے نگین کھدتے ہی میرے نام کا

ماتم دریا دلان شادی تنک ظرفون کی ہے
گریۂ مینا ہے باعث خندہائے جام کا

نشۂ مے سے ہوا بیہوش مین برگشتہ وقت
تر دماغی نے خلل پیدا کیا سرسام کا

تیرہ ہے مدعی روسیہ مین آفتاب
مجھ مین اور اس مین ہے فرق اے یار صبح و شام کا

بے کمال عشق ہو دل پر نہ نقش روئے دوست
سکہ لگنا غیر ممکن ہے طلائے خام کا

چشم گریان سے گناہ عشق ثابت ہو گیا
واقعی کرتا ہے تر دامن چھلکنا جام کا

عرش سے آگے ارادہ میری خاکستر کا ہے
دل ہے پروانہ الٰہی کس چراغ بام کا

http://muftbooks.blogspot.com/

جلد سینے سے نکل اے جان سحر بار مین | ماہی بے آب کو تا چند صدمہ دام کا
مرگیا ہون جستجوے کعبۂ مقصود مین | ہے کفن پر میرے عالم جامۂ احرام کا

جان جاوے پر رضاے دوست سے آتش نہ پھیر
ہے محل بندے کو مولے پر نہین الزام کا

کشتہ اک عالم ہے چشم لعبت خودکام کا | استخوانون مین مزا پاتے ہین سگ بادام کا
اے تپ غم گور مین لے چل جوانی مین مجھے | دوپہر ہے موسم گرما مین وقت آرام کا
تختۂ میت فراق یار مین معراج ہے | وحی آنا جانتا ہون موت کے پیغام کا
بادشاہی ہے گدائی کوچۂ دلدار کی | زیر پا ہر اک قدم ہے یان محل آرام کا
اے صنم عاشق سے ملتی ہین نہین آنکھین تری | نشہ اللہ رے شراب حسن کے دو جام کا
خاتم دست سلیمان قدر کیا رکھتی ہے یان | لوح محفوظ اک نگینہ ہے ہمارے نام کا
گیسوؤن نے کر دیا دہ چند حسن روے یار | نور ہوتا ہے زیادہ تر چراغ شام کا
طوق زرین گردنون مین قمریون کی چاہیے | سیر گلشن کو ہے عزم اس سرو سیم اندام کا
عرصۂ روے زمین ہو جاے دشت کربلا | یار کو میرے ارادہ ہو جو قتل عام کا
ہمت عالی نہ بعد مرگ بھی زائل ہوئی | گر ہوا سبزہ بھی ہین تو سبزہ پشت بام کا
داخل کعبہ ہوا اکثر عدم سے برہنہ | پردہ عاشق نے نہ رکھا جامۂ احرام کا
سیکڑون ہی دل ہین مثل ماہی بے آب سیر | یار کا چاہ زنخدان بھی ہے چشمہ دام کا
ہے سیہ مستی مین اپنے عالم دیوانگی | حلقۂ چشم پری خط ہے ہمارے جام کا
سرکشی آخر فرومایہ کو دیتی ہے شکست | ٹوٹتا ہے نخل پر انجام خشت خام کا

یاد جو آیا طواف کعبہ مین آتش وہ ماہ
حال بدتر تھا کتان سے جامۂ احرام کا

زخم کاری کے جو کھانیکو مرا دل دوڑا | سر بکف مین طرف کوچۂ قاتل دوڑا
ناتوانی نے یہ حالت مری پہنچائی ہے | دو قدم مین جو چلون سیکڑون منزل دوڑا
نہ ہوئی بعد فنا بھی مجھے آفت سے نجات | پھاڑ کھانے کو سگ کوچۂ قاتل دوڑا

http://muftbooks.blogspot.com/

اے نسیم سحری دھیان کدھر ہے تیرا — تھک گیا چار قدم جو مرے شامل دوڑا

دشت پرخار مین تا چند رہون سرگردان — بس زیادہ نہ اب اے دوری منزل دوڑا

رونق بزم تجھے کہتے تڑپ لینے کو — تا درخانہ ہر اک صاحب محفل دوڑا

بے خبر دل کو کیا یون صف مژگان نے خراب — دوڑ جیسے کسی دد پر کوئی غافل دوڑا

منزل عشق کی وہ راہ ہے رکھتے ہی قدم — نکلے قزاق ہر اک جو رہ شامل دوڑا

ملک الموت نے میری ہین کرم فرمایا
کشت پختہ ہوئی آتش کہ محصل دوڑا

دوست دشمن نے کیے قتل کے سامان کیا کیا — جان مشتاق کے پیدا ہوئے خواہان کیا کیا

آفتین ڈھاتی ہے وہ نرگس فتان کیا کیا — داغ دیتی ہے مجھے گردش دوران کیا کیا

پھر گئی میرے گلے پر نہ چھری ہے ظالم — ورنہ گردون سے ہوئے کار نمایان کیا کیا

حسن مین پہلوئے خورشید مگر دابے گا — دور کھنچتا ہے ہمارا مہ تابان کیا کیا

روئے دلبر کی صفا سے تھا بڑا ہی دعوی — سامنے ہو کے ہوا آئینہ حیران کیا کیا

آنکھین گیسو کے تصور مین رہا کرتی ہین بند — لطف دکھلاتا ہے یہ خواب پریشان کیا کیا

گردش چشم دکھاتا ہے کبھی گردش جام — میری تدبیر مین پھرتا ہے یہ دوران کیا کیا

چشم بینا بھی عطا کی دل آگہ بھی دیا — میرے اللہ نے مجھ پر کیے احسان کیا کیا

دوست نے جب نہ دم ذبح سسکتا چھوڑا — میرے دشمن ہوئے بسمل کے پشیمان کیا کیا

گردش نرگس فتان نے تو دیوانہ کیا — دیکھو جھنکوائے کنوئین چاہ زنخدان کیا کیا

جل گیا آگ مین آپ اپنے مین مانند چنار — پیستے رہ گئے دانت ارہ و سوہان کیا کیا

گھس گئے کونے مین منہ دیکھ کے رہ جاتا ہون — کم دماغی نے کیا ہے مجھے حیران کیا کیا

گرم ہرگز نہ ہوا پہلوئے خالی بے یار — یاد آوے گی مجھے فصل زمستان کیا کیا

کوئی مردود خلائق نہین مجھسا آتش
کیا کہون کہتے ہین ہندو و مسلمان کیا کیا

چشم یاران مین مرے بعد نہ خوناب آیا — یاد آیا نہین پھر دھیان سے جو خواب آیا

http://muftbooks.blogspot.com/

شرط ہے رتبۂ مردان خدا کا انصاف
ڈوبا فرعون وہین موسیٰ وہین پایاب اترا

ہو گیا شوق شہادت سے حلال اپنا دل
سان پر چڑھ کے اگر دشنۂ قصاب اترا

روز روشن شب تاریک ہوا آنکھون مین
بام پہ جو مہ خورشید جہان تاب اُترا

عشق اُس چاہ زنخدان کا ہوا جس دن سے
مین نے سمجھا کہ لحد مین دل بیتاب اترا

قتل مستی مین کیا دوست جو سمجھا اُس نے
دشمن جان سے مری نشۂ احباب اُترا

سامنا روئے منور سے ہوا ہے کس کے
چہرۂ ماہ ہے کچھ اے شب مہتاب اُترا

وقت مشکل مین ہین سب اہل کرم کے محتاج
دیکھ لے لشکر جنگی کو لب آب اُترا

آتش عشق مین ثابت دل بیتاب رہا
آنچ کھا کھاتے ہی قائم ہی سیماب اُترا

بوسۂ لب کا مزا لے کے پیا ہے مین نے
حلق سے میرے ہے جب شربت عناب اُترا

برق وش دکھلئے گیسوئے سیہ کو تیرے
چشم انصاف سے ہر ابر سیہ تاب اُترا

کھولنا بحر محبت کے غریقون کو نہ یار
پار بیڑا یہ ترا آتش بیتاب اُترا

اک جا کہین مین مثل ریگ روان نہ ٹھہرا
گردش سے دو گھڑی تو اے آسمان نہ ٹھہرا

اللہ رے جذب الفت یوسف کو چاہ مین سے
باہر نکالتے ہی پھر کاروان نہ ٹھہرا

اے زلف یار تیری تعریف کیا کرون مین
قیمت مین مشک و عنبر تجھ سے گران نہ ٹھہرا

پوشاک سرخ پہنی جس روز سے کہ تو نے
مریخ تیرے آگے اے نوجوان نہ ٹھہرا

تیر نگہ سے طائر کیا کیا شکار ہوتے
تو صید گاہ مین اے ابرو کمان نہ ٹھہرا

اے چرخ بے مروت بل بے تنک مزاجی
خوش تیرے گھر مین دو دن اک میہمان نہ ٹھہرا

برباد کر نہ ناحق اے باد صرصر اس کو
بلبل کا آشیانہ برگ خزان نہ ٹھہرا

عزلت گزینی کا جو مین نے کیا ارادہ
کنج لحد سے بہتر کوئی مکان نہ ٹھہرا

پھونک آشیان ہمارا اے برق آتش گل
رہنے کے قابل اپنے یہ بوستان نہ ٹھہرا

میری ہو خاک برکی منہ زوری اُسنے آتش
ہر دن سمند قاتل ورنہ کہان نہ ٹھہرا

http://muftbooks.blogspot.com/

فزون ہوتا ہے جمعیت سے زیر آسمان کھٹکا
درخت بارور مین باندھتا ہے باغبان کھٹکا

بجا ہا والٰہی مین ہے سب بیداری زاہد
یقین ہے نیند اڑ جاتی ہے ہوتا ہے جہان کھٹکا

نہ تم بیزار ہو ہم سے نہ ہم بیزار ہون تمسے
محبت کا مزا کیا ہے جب آیا درمیان کھٹکا

زمین کو زلزلہ آیا جو میری بیقراری سے
ستارے کیسے کیسے جھڑ کے کیا کیا آسمان کھٹکا

در و دیوار کو دیکھا جو دزدیدہ نگاہون سے
مری آنکھون سے اسکو مین نہایت پاسبان کھٹکا

بدی کس روز اس کمرو نے شرط دوستی مجھسے
سنو ہو آنکھون مین دشمن کے ہین کانٹا سا کہان کھٹکا

رہے انسان شب بیدار دنیا کے خرابے مین
مسافر کو ہو اس ویران سرا کے درمیان کھٹکا

خدا حامی ہے اپنے بندۂ عاجز کا مشکل مین
نہ وان کھٹکا ہے کچھ ہمکو نہ کچھ ہمکو ہے یان کھٹکا

بغل مین لے کے یوسف کو اکیلا وانسے گذرا
قدم رکھتے ہوئے جس راستے مین کاروان کھٹکا

محبت دل نے کی کس بدگمان عیار سے آتش
جو کچھ نیکی بھی کی ہے کبھی وہ بدگمان کھٹکا

لب لعلین نے بدخشان دہن دکھلایا
مشک بو زلف نے تاتار و ختن دکھلایا

راز سے حسن کے عشاق نہ آگاہ ہوئے
نہ کمر تو نے دکھائی نہ دہن دکھلایا

اپنے سودائی کو کیا کیا نہ تری زلفون نے
عالم پیچ و خم و چین و شکن دکھلایا

آسمان ظلم کئے زیر زمین بھی تو نے
جامہ زیبون کو رخ زرد کفن دکھلایا

تری رفتار کا انداز نہ پایا ہم نے
کبک و طاؤس نے بھی اپنا چلن دکھلایا

پاؤن شل ہو گئے تھے ٹھوکرین کھاتے کھاتے
ہم غریبون کو خدا ہی نے وطن دکھلایا

یاد دلوائی چمن نے وہ تری گفت و شنید
گوش گل نے تجھے غنچہ نے دہن دکھلایا

تا دم مرگ نہ بیمار رہا پھر وہ مریض
اک نظر تو نے جسے سیب ذقن دکھلایا

کوچۂ یار بھی مجھکو وہی دکھلا دے گا
جسنے بلبل کو تماشائے چمن دکھلایا

نوجوان مہر لقا یار کے بوسے لیتے
ایسا اک ماہ نہ اے چرخ کہن دکھلایا

تا سحر مین نے شب وصل اسے عریان رکھا
آسمان کو بھی نہ جس مہ نے بدن دکھلایا

دل کو ان آنکھون کا دیوانہ سمجھ صحرا نے
سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا

http://muftbooks.blogspot.com/

وہی جا ہے گا تو اس سے یہ چھٹے گی آتش
حکم اللہ نے ہے روح کو تن دکھلایا

اپنی زبان کو بلبل اندوہگین جلا
یا برق نالہ سے قفس آہنین جلا

بھڑکایا تھا یہ کیسا نسیم بہار نے
گلچین کا ہاتھ آتش گل سے نہین جلا

تو تو بنا کے سرو چراغان نظارہ کر
تیری بلا سے مین اگر اے نازنین جلا

میرا جگر جلائے سے کیا ہاتھ آئے گا
اُس در کا پردہ اے نفس آتشین جلا

ہفت آسمان پھنکے جو مرے دود آہ سے
کیا کیا بخار دل سے بخار زمین جلا

مین بھی تو دیکھون گرمی تری شاخ آتشین
مشعل کیطرح سے تو مری آستین جلا

کیا کیا پری اُتاری مین شیشے مین آہ نے
حسن کو سنا فتیلہ سے اپنے نہین جلا

دنیا مین ہمسا سوختہ قسمت کوئی نہین
دیکھا جو اپنا حال دل شانہ بین جلا

لیلے کے زلف سا ہے دھوان کچھ بلند آج
مجنون کے نالے سے کوئی جنگل کہین جلا

روئے صبیح یار کا دھوکہ نہ دل کو دے
وہ نازکی کہان نہ مجھے یاسمین جلا

کس لعل آتشین کا ہے دل اپنا شیفتہ
جس پر ہمارا نام کھدا وہ نگین جلا

آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق
لاکھون مکان اس سے ہزارون مکین جلا

لالہ رخون کے عشق مین گل کھا نہ سیم بر
نایاب پوستین ہے نہ یہ پوستین جلا

اندھیر ہے نہ ہووے اگر دل مین روشنی
آتش چراغ کونسے گھر مین نہین جلا

لطیف جان سے ہر اک عضو تن نظر آیا
گذر کے دل سے مرے وہ بدن نظر آیا

ہزار بوسے ہر اک لب کے گنگلے لونگا مین
جو غنچہ سا کوئی گل کا دہن نظر آیا

خضر سے راہ وطن کیا سمجھ کے پوچھو مین
مجھے تو خود یہ غریب الوطن نظر آیا

جرس کیطرح سے نالے کرینگے بلبل باغ
اگر وہ یوسف گل پیرہن نظر آیا

ہوا جو ذکر چمن مین تری نزاکت کا
سفید رنگ رخ یاسمن نظر آیا

دکھائی آنکھون نے سیر جہان رنگارنگ
قفس کے چاکون سے مجھکو چمن نظر آیا

گرگئی برق جمال اُسکی نہ بند آنکھون کو
وہ خلوتی اگر اے انجمن نظر آیا

یقین ہوا کہ ہے ظلمت مین چشمۂ حیوان
شب وصال ہمین وہ دہن نظر آیا

اُڑھائی چادر آب اسکو مین نے رو رو کر
کوئی جو مردہ مجھے بے کفن نظر آیا

پیالہ پانی کے دکھلائی وشنگے کا سۂ چشم
رُلائیگا جو وہ چاہ ذقن نظر آیا

کیا ہے عشق کو آسان سمجھ کے آتش نے
کمال ہمکو تو مشکل یہ فن نظر آیا

زخم دل بھرتا ہے جلوہ چہرۂ پر نور کا
چاندنی مین یان اثر ہے مرہم کافور کا

سختی اَیام ہے میرے لئے سامان عیش
خشت بالین کو سمجھتا ہون مین زانو حور کا

کچھ نہ حاصل ہوئے کیسی ہی مشقت کیجیے
عشق بازی کام ہے بیگار کی مزدور کا

مین وہ سرکش ہون چمن مین جسکی صورت دیکھکر
آب ہوجاتا ہے شیرہ دانۂ انگور کا

داغ سینے ہوتے ہین گل کھاتے ہین عاشق ترے
گرم بازار اندنون ہے مرہم کافور کا

دین نہ ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج
گوشۂ دامن سے اُلجھا جھاڑ کب بلور کا

آکے سینے سے لبون پر دم اٹکتا ہے عبث
ٹھہرنا اچھا نہین جب ہو ارادہ دُور کا

پھاڑکر کپڑے نکل جاتا ہون یاد آتا ہے جب
موسم سرما گذرنا بے تکلف غور کا

تشنۂ خون ہی گیا مجھ ناتوان کا تیر یار
گرسنہ مہمان پھرا جاتا ہے بے مقدور کا

ہو نہ اُس لیلے وحشی کا دل دیوانہ مجھ
سد مجنون سے کہان پیوند نخل طور کا

کس کے داغ دل سے محشر مین ملایا جائیگا
روز اک خورشید کو ملتا ہے خلعت نور کا

رنج سے راحت نصیب طبع شیرین کار ہے
بار لاتا ہے قلم ہونے سے نخل انگور کا

دست قدرت سے بنایا ہے خدا نے قصر تن
دخل ہمارا ہمین ہونے دخل ہے مزدور کا

مال موذی سے تنفر آدمی کو چاہیے
سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہے عسل زنبور کا

عہد پیری مین کرون کیونکر مین ترک جام مے
دفع کرتی ہے نسیم صبحی درد سر مخمور کا

صفحہ ہر اک میرے دیوان کا ہے آتش رشک صبح
یان سفیدی بیز سیاہی سے ہے عالم نور کا

http://muftbooks.blogspot.com/

دھیان رہنا شرط ہے اُس دلبرِ مغرور کا
فکر سے نزدیک ہو جاتا ہے مضمون دور کا

منہ نہین دیکھا ہمارے سینے کے ناسور کا
رنگ اُڑ جائے گا روئے مرہم کافور کا

نرم ہو کچھ تو دلِ سخت اُس بُتِ مغرور کا
کہتے ہین فریادرس اللہ ہے مجبور کا

بوسۂ لب مین دو چار تیرِ مژگان دل ہوا
نیش کھلوایا طمع نے شہد کے زنبور کا

دردِ زخمِ فرقت اتنا خون رُلاتا ہے مجھے
روزنِ دیوار بنجاتے ہین منہ ناسور کا

سامنے اپنے تصور سے سمجھتا ہون تجھے
دُور بین نزدیک دکھلاتی ہے انسان دور کا

حوصلہ دل کو ہوا جو دردِ سر کا عشق کے
آنکھون نے پیدا کیا انسان حُسنِ حور کا

محفلِ عشرت مین خستہ خاطرون کو چاہیئن
تاک مین خوشہ نہ دیکھا زخم کے انگور کا

رنج اُٹھا دے گو رقیبِ مبتذل محروم ہے
نعمتون مین خوان کے حصّہ نہین مزدور کا

کون سے دن سیکڑون عاشق ترے مرتے نہین
مشک سے سوداگران ہر آنچل کا نور کا

بادہ کا دھوکہ دیا اُس مین پسینے نے مجھے
ناف ساقی پہ ہوا شک ساغرِ بلور کا

حق تلف حقدار کا ہو دے نہ دورِ نیک مین
چاندنی مین رزق ہوتا ہے عسل زنبور کا

فی سبیل اللہ ہے ساقی نے کی ہے خیرِ خُم
دستِ سائل مین پیالہ چاہیئے بلور کا

آمدِ خط پر تو بوسہ کا نکو انکار یار ہے
شام کو ملتا ہے روزینہ ہر اک مزدور کا

سیرے یوسف سے زمین و آسمان کا فرق ہے
خاک کا پتلا ہے یوسف یا پُتلا نور کا

یار کے دل مین کب اس سے راہ پیدا ہو سکے
آہ مین میری ہے عالم گردنِ مغرور کا

ظرف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو
نام اک عالم مین چینی نے کیا فغفور کا

بوسۂ عناب لب کیجیے نہ عاشق سے عزیز
توڑنا اچھا نہین ہے خاطرِ رنجور کا

غلغلہ حرف انا الحق کا ہے قلقل کی صدا
بادۂ وحدت کا شیشہ سینہ ہے منصور کا

اُڑ کے آتش سے کہان مضمونِ عالی جا سکے
شاہ تیر انداز کب چوکا نشانہ دور کا

صاف آئینہ سے رخسار ہے اُس دلبر کا
یہ خدا کا ہے بنایا تو وہ اسکندر کا

چشمِ مستانہ کی گردش مین تصور ہے اجل
غفلت انجام ہے جب دور چلے ساغر کا

http://muftbooks.blogspot.com/

دل پہ چوٹ اس رخ رنگین کے نظارے سے لگی
پھول سے صدمہ پہنچتا ہے مجھے پتھر کا

جوش وحشت ہے پئے قطع تعلق مقراض
سنگ دیوانہ کو پابند نہ دیکھا در کا

قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر
عدم آب سے ارزاں ہے بہا گوہر کا

عاشقوں سے طلب بوسہ کہاں جاتی ہے
مور سے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا

آفت جان ہر فرومایہ کو طاقت ہوتا
چوب کو تیر کی ملنا ہے قیامت پر کا

چرخ کے پار گذر جاتی ہے آہ عاشق
سقف کو توڑتا ہے دود مرے مجمر کا

نالہ عاشق دل سوختہ ہے آفت جان
بھڑکے خوب آگ جہاں ڈھیر ہے خاکستر کا

دشمن ابرو سے زیادہ ہے وہ برگشتہ مژہ
زخم شمشیر سے ہے زخم غضب خنجر کا

عہد طفلی ہی سے ہے مشق تواضع لازم
حلقہ آسانی سے بن سکتا ہے چوب تر کا

خال رخ سے ترے ثابت ہوا پیدا ہونا
موج سرچشمۂ خورشید سے بھی عنبر کا

کیا اثر ہو مری آہوں سے بتوں کے دل میں
صدمہ کھینچے نہ رگ سنگ کبھی نشتر کا

آخر کار کیا ہے اسے مستی نے خراب
ہو سکا ضبط نہ آدم سے مے کوثر کا

جانے دے آتش اگر اہل جہاں تجھ سے پھرے
مرد پیچھا نہ کریں بھاگے ہوئے لشکر کا

وہ نازنیں یہ نزاکت میں کچھ یگانہ ہوا
جو پہنی پھولوں کی بدھی تو درد شانہ ہوا

شہید ناز و ادا کا ترے زمانہ ہوا
اڑایا مہندی نے دل چور کا بہانہ ہوا

شب فراق سکے افعی گیسو کا جو فسانہ ہوا
ہوا کچھ ایسی بندھی گل چراغ خانہ ہوا

نہ زلف یار کا خاکہ بھی کر سکا مانی
ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا

تونگروں کو مبارک ہو شمع کافوری
قدم سے یار کے روشن غریب خانہ ہوا

گنہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد
جھکایا سر تو ادائے فرض نیمچہ نہ ہوا

غرور عشق زیادہ غرور حسن سے ہے
ادھر تو آنکھ بھری دم ادھر روانہ ہوا

دکھا دے زاہد مغرور کو بھی اے صنم آنکھ
جمال حور کا جانے سوا فسانہ نہ ہوا

بھرا ہے شیشۂ دل کو مئے محبت سے
خدا کا گھر تھا جہاں واں شراب خانہ نہ ہوا

ہوائے تند نہ چھوڑے مرے غبار کا ساتھ
یہ گرد راہ کہان خاک آستانہ ہوا

خدا کے واسطے کر یار چین ابرو دور
بڑا ہی عیب لگا جس کمان مین خانہ ہوا

ہوا جو دن تو ہوا اسکو پاس رسوائی
جو رات آئی تو پھر نیند کا بہانہ ہوا

نہ پوچھ حال مرا چوب خشک صحرا ہون
لگا کے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا

نگاہ ناز بتان سے نہ چشم زخم بھی رکھ
کسی کا یار رہین فتنۂ زمانہ ہوا

اثر کیا طپش دل نے آخر اُس کو بھی
رقیب سے بھی مرا ذکر غائبانہ ہوا

ہوائے تند سے تپا اگر کوئی کھٹکا
سمند باد بہاری کا تازیانہ ہوا

زبان یار خموشی نے میری کھلوائی
مین قفل نکلے کلید در خزانہ ہوا

کیا جو یار نے کچھ شغل برق اندازی
چراغ زندگی خضر تک نشانہ ہوا

رہا ہے چاہ ذقن مین مرا دل وحشی
کنوئین مین جنگلی کبوتر کا آشیانہ ہوا

خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کو
یہ بیکسون کے مزارون کا شامیانہ ہوا

نہین ہے مثل صدف مجھسا دوسرا کمبخت
نصیب غیر مرے منہ کا آب و دانہ ہوا

حنائی ہاتھون سے چوٹی کو کھولتا ہے یار
کہان سے پنجۂ مرجان حریف شانہ ہوا

دکھائی چشم غزالان نے حلقۂ زنجیر
ہمین تو گوشۂ صحرا بھی قیدخانہ ہوا

ہمیشہ شام سے ہمسائے مر رہے آتش
ہمارا نالۂ دل گوش کو فسانہ ہوا

درد دل سے اسقدر کاہیدہ مین غمگین ہوا
جسم زار آخر کو تار بستر و بالین ہوا

دل کو اپنے کردیا نازک مزاجی نے حباب
آہ کا سایہ بھی ہم پر کوہ سے سنگین ہوا

اپنے خونی کی بو ہمین آتی ہے تجھسے اے نسیم
ہاتھ مہندی سے کسی محبوب کا رنگین ہوا

دم بھی اس مہمان سرائے دہر مین لینے نہ پائے
آتے ہی یان توسن عمر رواں پر زین ہوا

مر گیا سنتے ہی اسکے نالۂ مرغ سحر
وصل کی شب میرے حق مین سورۂ یٰسین ہوا

بل بے بے تاثیر کردیتا لب تیشہ کو بند
خون ہی ہونا تھا اسے کوہکن شیرین ہوا

عاشقون کے مرغ دل کے خون ناحق کے لئے
پنجۂ مژگان جانان پنجۂ شاہین ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

روز اوّل سے دل بیتاب میرے ساتھ ہے / صورت سیماب میں پیدا ہی بے تسکین ہوا
خرد بینک انسان عاقل ہو بزرگ بد نہ ہو / شور دریا سے ہے بہتر چشمۂ حب شیرین ہوا
ناز کیا کیا کچھ کئے اُس بادشاہ حسن نے / عاشقوں کے واسطے روز اک نیا آئین ہوا
عطر سارا آئے جو اُس گل پیرہن کو دیکھنے / عنبر سارا وہ گیسو خال مشک چین ہوا
تول دیکھا ہمنے میزان خرد میں بارہا / کوہ سے اے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا
آسمان تک اُڑ کے پہونچے تھے ہمارے شک / کہکشان اک نصف اک نصف انہیں سے پروین ہوا
ٹاٹ بھی ملنے کا مرقد میں نہیں کل بہر فرش / خوش نہو گو آج بندہ صاحب قالین ہوا

منہ دکھا اپنا اسے اللہ رے تسکین جان
دل کی بیتابی سے عاجز آتش مسکین ہوا

خوشی ہوتے ہیں ناداں پہنکر کمخواب کا جوڑا / کفن ہے عاقبت اس عالم اسباب کا جوڑا
شعاع حسن سے پوشاک کا عالم دگرگوں ہو / تمامی کا نہیں اُس فتنۂ احباب کا جوڑا
نہیں کچھ قدر اسکی صاحب اکسیر کے آگے / ہوس سے بنے ہر چند آب و تاب کا جوڑا
شب فرقت ہوا عنقا الٰہی روز محشر تک / جدا ہووے نہ جفتک کی طرح سرخاب کا جوڑا
پھٹے کپڑے گزیجے اُس سے ہم بہتر سمجھتے ہیں / اگر اترا ہوا ہوئے تن نواب کا جوڑا
فسونگر کوئی ان مطرب بچوں سے کیا فزوں ہو / سر مجلس اتروا تے ہیں شیخ و شاب کا جوڑا
حنا کا رنگ بھی ہو بار حسن نازک طبیعت پر / بھلا پہنے وہ کیونکر پاؤں میں جراب کا جوڑا
شب فرقت میں کافر ہوں جو میری آنکھ جھپکی ہو / عبث بہتان غش نے آکے مجھ پر خواب کا جوڑا

لگاؤں ماہ کے سر پر اگر ہاتھ آئے ہی آتش
ستاروں کا وہ پائے مہر عالمتاب کا جوڑا

آنکھیں عاشق کو نہ تو اے گل رعنا دکھلا / پتلیوں کا کسی ناداں کو تماشا دکھلا
یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے / گردش چشم بھی اے نرگس شہلا دکھلا
آسمان اور زمیں کا ہے تفاوت ہر چند / اے صنم دور ہی سے چاند سا مکھڑا دکھلا
اے جنوں کھتبہ مری آنکھ جھپکنے کی نہیں / قید خانہ تو دکھایا مجھے صحرا دکھلا

http://muftbooks.blogspot.com/

قلزم عشق میں کب تک رہوں اے حسن تباہ
لب دریا جو نہیں تو تہ دریا دکھلا

چوٹی اس حور کی ایڑی سے بھی بڑھ چلنے لگی
صبح محشر بھی بجواب اے شب یلدا دکھلا

باغباں کون سی صورت مرے جی لگنے کی
ایک تو مجھکو قد یار کا بوٹا دکھلا

ایک مدت سے ہوں آفت طلب اے گردش چرخ
کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا

کالے کوسوں نظر آتی ہے وہ منزل گور
آہ کا ابلق ایام کو کوڑا دکھلا

عاشقوں سے ترے کرتا ہے نہایت گرمی
روئے خورشید قیامت کو کف پا دکھلا

دھیان آتا ہے جو چوٹی کا کسی کافر کے
کہتی ہے فکر رسا باندھ کے جوڑا دکھلا

چرخ نیلی پہ بہت اپنے شفق پر نازاں
لب بام آن کے تو بھی کف پا دکھلا

بندۂ شاہ نجف آتش دل خستہ ہے
یا الٰہی اسے اب مرقد مولا دکھلا

آنکھوں سے اس پری کے دل ناتواں گرا
شیشہ ہمارے طاق سے اے آسماں گرا

چشم پر آب نے تن خاکی کو ڈھا دیا
سیلاب کی رسائی ہوئی جب مکاں گرا

منڈلا رہی ہیں کیوں یہ ہما چیل کی طرح
شاید دہان سگ سے مرا استخواں گرا

جلتا ہے کیا اکڑ کے ابھی سے دم خرام
سر کس کا تیرے پاؤں پر اے نوجواں گرا

گلچیں کب اسکے بوجھ سے خم شاخ گل ہوئی
الزام رکھے تو نہ مرا آشیاں گرا

نکلی نہ جان زار فراق بتاں میں بھی
کہسار سے لپٹ کے نہ میں ناتواں گرا

بجلی وہ ہوکر خرمن مرغ چمن بنا
جو خشک ہو کے شاخ سے برگ خزاں گرا

حسرت میں خواب وصل کی بیخودی رہی
پہروں ہی مجھکو ہوش نہ آیا جہاں گرا

دیکھا تھا کیوں ان آنکھوں نے آتش ذقن کا حال
لے کر مجھے کنویں میں دل خستہ جاں گرا

منظور تھا وہ تو حسب وجہ میں یہ آوارہ تھا
شگفتہ تیرا ہی تھا جو ثابت و سیارہ تھا

ہے جو حسرت تو سراپا چشم ہونگی ہیں
جھلک اس آئینہ خانہ میں فقط نظارہ تھا

جب شب مہ میں چکور اڑتا ہے مرجاتے ہیں ہم
پتلیوں کا اپنی بھی تارا کوئی رخسارہ تھا

http://muftbooks.blogspot.com/

کھول کر دل جب میں روتا تھا فراق یار میں
چشم تر منبع تھی ہر موئے مژہ فوارہ تھا

سیل گریہ نے یہ کس کے دی سمندر کو شکست
جو حباب آیا نظر اک واژگون نقارہ تھا

ایک شب تو وصل جانان کی تواضع اے فلک
چار دن مہمان تیرے گھر میں میں بیچارہ تھا

روز و شب کے حال کا لکھتا تھا پرچہ روز و شب
کاتب اعمال میری ڈیوڑھی کا ہرکارہ تھا

پیٹنا سر اپنے ماتم میں عزیز و یار کا
قلعۂ کنج لحد کی فتح کا نقارہ تھا

عہد طفلی سے جنون عشق کامل ہے شفیق
شاخ نخل بید مجنون سے مرا گہوارہ تھا

جان شیرین مزد جوئے شیر میں تیشہ کو دی
حوصلہ سے اپنے باہر کوہکن بیچارہ تھا

حالت دل کو بیان کرتا کسی سے میں تو کیا
عشق میں اک مصحف رخسار کے سیپارہ تھا

یہ ہوا ظاہر ازا لیلی مجنون سے ہمیں
اپنا دیوانہ تھا اپنے واسطے آوارہ تھا

حال اپنا اے صنم اپنی جدائی میں نہ پوچھ
سینہ و سر تھا ہمارا اور سنگ خارہ تھا

کوچۂ قاتل میں جب شوق شہادت لے گیا
سر نہ تھا گردن پر اپنے بار صد سیپارہ تھا

لوٹتا تھا اس میں بدخوئی سے میں مانند شک
شوخی طفلان سے جنبان مرا گہوارہ تھا

شان عشق اولی ہر مجنون دودمان عشق سے
ناخلف ناقابل و نالایق و ناکارہ تھا

اہل عالم سے ہمیشہ آتش ایذا میں ہوں
مرہم دنیا نمک تھے میں دل صدپارہ تھا

گل سے خوشرنگ ہر اک داغ بدن مجھکو دیا
آتش عشق نے بیجا رحمن مجھکو دیا

عاشق مردہ ہے شاید کہ چراغ مردہ
نہ تو رویا کوئی مجھکو نہ کفن مجھکو دیا

زخم کاری نے کیا بند زبان کو میری
زخم نے بند کیے زخم دہن مجھکو دیا

گردش چرخ نے غربت میں بھی پہونچایا زر
جائے نان داغ عزیزان وطن مجھکو دیا

بوسۂ لب نے ترے وصل کی شب اے محبوب
حاصل ملک بدخشان و یمن مجھکو دیا

زلف وان اپنی ہر یان داغ جگر تھے یہی
حسن نے سانپ اسے عشق نے من مجھکو دیا

جا کے رس غمکدہ سے یاد کرونگا میں بھی
سات دن رہنے کو تھا مقبر کہن مجھکو دیا

میوہ خوروں میں ترے میں بھی ہوں اے نخل مراد
تو نے عناب لب و سیب ذقن مجھکو دیا

http://muftbooks.blogspot.com/

دے گئے اک بوسۂ خال لب شیرین ای دوست
تونے سو نافۂ آہو سے ختن مجھکو دیا

دم نکل جائے گا اُس زلف کے سودے مین مرا
سونگھنے کو جو کبھی مشک ختن مجھکو دیا

حسن نے تشنۂ دیدار بہت جب پایا
ڈوب مرنے کے لئے چاہ ذقن مجھکو دیا

لعب بازی کی تھی حسرت نہ رہی ای آتش
میرے اللہ نے بازیچۂ تن مجھکو دیا

آئینہ رخ کا دکھا مردم کو آنکھ اوپر اٹھا
سکہ بٹھلا یار اپنا نقش اسکندر اٹھا

بسکہ دل جلتا تھا زیر خاک میری قبر سے
شب کو شعلہ بیشتر دن کو دھوان اکثر اٹھا

سامنے ہوتی نہین اُس شمع رو کے اپنی آنکھ
اے صبا محفل سے پروانہ کی خاکستر اٹھا

یار نے منھ دیکھکر آئینہ توڑا وقت صبح
بد مزاج انسان ہوتا ہے جہان سوکر اٹھا

مثل عنقا نام تو مشہور عالم مین رہا
گو کہ اس میلے سے مجھ آزاد کا بستر اٹھا

اے دل دیوانہ صابر کو خدا رکھتا ہے دوست
اُف نکر داغ غم عریان پری پیکر اٹھا

اپنی آنکھون مین وہی گو نازنین ہے ای صنم
لعل اٹھا اب روز پیدا کرکے یا گوہر اٹھا

جبر کر بے اختیارون پر نہ اے برق بقدر
سبزہ کی گور غریبان سے نہ تو چادر اٹھا

ہو گیا دنیا ہی مین گردن کشی کا انتقام
پائے قاتل پر سے جھک کر پھر نہ اپنا سر اٹھا

تشنۂ دیدار مجھسا دوسرا کوئی نہین
سب سے پہلے مجھکو اے ہنگامۂ محشر اٹھا

دل مین قاتل کے مرے شوق شہادت کا ہو نقش
سرنگون پایا مجھے جب کھینچکر خنجر اٹھا

چارپائی لے کے آئے یار ہنگامہ ہوا
کیا کہون مین بیٹھکر اُس کوچہ سے کیونکر اٹھا

صدمۂ رنج خمار آتش کہانتک کھینچیے
شیشہ و ساغر برائے ساقی کوثر اٹھا

مین نے عریان تجھے اے رشک قمر دیکھ لیا
دیدہ و دل کو جو تھا مد نظر دیکھ لیا

نزع مین یار نے صورت نہ دکھائی مجھکو
دشمن و دوست کو ہنگام سفر دیکھ لیا

لے گئی وحشت دل گور غریبان کی طرف
ہمنے یاران گذشتہ کا بھی گھر دیکھ لیا

خون کیا غیر کے دل کو مری جانبازی نے
یار نے چیر کے پہلو کو جگر دیکھ لیا

دہن یار سے اک شعر کسی دن نہ سنا
ہمنے اس اپنی زبان کا بھی اثر دیکھ لیا

بھر گیا دامن نظارہ گل نرگس سے
آنکھ اٹھا کر جو کبھی تونے ادھر دیکھ لیا

روبرو رہنے لگا آئینہ آتش شب و روز
یار کو غیر سے بھی شیر و شکر دیکھ لیا

برق خرمن تھا کبھی نالہ دل ناشاد کا
حوصلہ باقی نہیں ہے آسمان فریاد کا

شوق دید رخ نے کھلوایا اُن آنکھوں کا [illegible]
الفت گل سامنا کرواتی ہے صیاد کا

عرصۂ محشر میں جانے ہی جہنم میں پڑا
اور اسلئے یاں ارادہ تھا مجھے فریاد کا

دیکھکر مجھکو اکڑتے ہیں بہت بالا بلند
کیا بلا ان پر بھی سایہ پڑ گیا شمشاد کا

قتل کرتا ہے اشارے سے ترے عاشق کو ناز
حکم سلطان سے ہر خون ریزی عمل جلاد کا

مل نہیں جلتے ہیں کج طبعوں سے ہرگز راست باز
چین پیشانی سے باہر ہے الف آزاد کا

زال دنیا تنگ کرتی ہے نہایت ہی مجھے
ہے مگر اس مہبوا کا کیا بدن فولاد کا

دوستی بھی نظر آتی نہیں محبوب سے
ناز یاں اٹھتا نہیں دان شغل ہم بیداد کا

اسقدر ایذا ہمیں دی ہے بتوں کے عشق نے
حوصلہ جاتا رہا دل کو خدا کی یاد کا

قامت موزوں سے وقصد آگے نکل چلنے کا ہے
تاڑ سے نا ہیں گے قد اک روز ہم شمشاد کا

دام میں لاکر کیا جب بن چھری اُسنے حلال
باغباں بھی ہو گیا عاشق مرے صیاد کا

ضبط جوش گریہ سے کرتا ہوں اشک آنکھوں میں بند
گرد ہوں دشمن ہوں لیکن سیل کی بنیاد کا

یاد دور افتادگاں ہے آتش اُس رب سے بعید
دھیان کب مولا کو آیا بندۂ آزاد کا

آشیانہ ہو گیا اپنا قفس فولاد کا
آب و دانہ نے دکھایا گھر ہمیں صیاد کا

حوصلہ کیا عندلیب خانماں برباد کا
روئے گل بھولے جو منھ دیکھے مرے صیاد کا

گردش چشم بتاں سے ملگیا میں خاک میں
آسمان کو شوق باقی رہ گیا بیداد کا

وصف چشم حور کرتا ہے خدا قرآن میں
گلشن فردوس میں بھی دخل ہے صیاد کا

رہ گیا تسمہ جو گردن میں لگا تو رہ گیا
کھینچکر دامن میں کیا دل توڑتا جلاد کا

http://muftbooks.blogspot.com/

بارِ عشق اُسنے اُٹھایا اور سلی کی نہ آنکھ
حوصلہ تو دیکھو مشتِ خاکِ بے بنیاد کا

شوخ مہندی سے گنہگارون کے خونکا رنگ ہو
ہاتھ ملوانا مجھے منظور ہے جلاد کا

بے نوایانِ محبت پر گمان بد نہ کر
چار ابرو سے بھی یان دل صاف ہو آزاد کا

گرد رہ سے گو سمجھتے ہین مجھے آدم ذلیل
آنکھون مین گھر ہے مری خاکستر برباد کا

قد کشی کو باغ مین جاتا ہے وہ بالا بلند
کاٹنا منظور ہے اُس شوخ کو شمشاد کا

خاک مین ملوا دیا سر کو کڑے پن نے مجھے
شکر ہے کشتہ ہی ہونا خوب تھا فولاد کا

پھوڑنا سر کو ہوا حجت کمالِ عشق پر
تیشۂ فولاد سے جوہر کھلا فرہاد کا

اے پری رو کون ہے تیرا جو دیوانہ نہین
شہر پر عالم ہے صحرائے جنون آباد کا

قبر پر شیرین لے جاوے اگر انصاف ہو
اُٹھ چڑھا ایشا گرد ہووے کوہکن اُستاد کا

اب بھی او بت آجو آتا ہے خدا کیواسطے
غم کلیجہ کھا رہا ہے آتش ناشاد کا

نہین کچھ امتیاز اس عشق کو گم نام و نامی کا
یہ لکھواتا ہے خط مولا سے بندہ کی غلامی کا

لہو کا اپنے مثل کوہکن مین اب پیاسا ہون
مزا پڑتا نہ مجھکو کاش اس شیرین کلامی کا

بلا سے مجھکو ایذا ہو پرا اے جوش جنون پہنچے
زبان خار صحرا کو نہ صدمہ تشنہ کامی کا

کیا محو جان سے مین نا سوز غم پر فکر کرتا ہون
کباب دل مین تو نے نقص تو رکھا نہ خامی کا

گلوے نالہ کو کرتا ہون وقف تیغ خاموشی
مبادا بار خاطر ہو کسی طبع گرامی کا

تعاقب کچھ سمجھکر بھی کسی کا کوئی کرتا ہے
نہ تھا اندیشہ اے فرعون تجھے موسی کے حامی کا

حلاوت کچھ تو ہے جو دیجے اپنی جان شیرین کو
مزا چکھتے ہین مردم جانکنی کی تلخ کامی کا

شکار اپنے پیارے حسن کا شاید کہ کھیلے گا
پہنتا ہے مرا صیاد پیراہن دو دامی کا

بسر ہو جائے گی کمل کے سایہ مین فقیرونکی
مبارک اہل دولت کو ہو نمگیرہ تمامی کا

ابھی سیف زبان سے لون مین کار ذوالفقار آتش
کوئی کافر جو منکر ہو مری معجز کلامی کا

جذبۂ دل سے کمال کہربا ہو جائے گا
سبزۂ بیگانہ اپنا آشنا ہو جائے گا

http://muftbooks.blogspot.com/

جو قناعت کے مزے سے آشنا ہو جائے گا
بھیک کا کاسہ اُسے دستِ دعا ہو جائیگا

تیرے کشتون سے جو صورت آشنا ہو جائیگا
زندگی سے دم مسیحا کا خفا ہو جائے گا

حالت اُسکی اور میرے استخوان کی ایک ہے
شمع کافوری کا پروانہ ہما ہو جائے گا

پیس ڈالا دل کو خالِ عنبرین یار نے
کیا سمجھتا تھا مین دانہ آسیا ہو جائے گا

کیمیا ہے مہربانی صاحبِ تاثیر کی
مس کیا پارس سے جب آہن طلا ہو جائے گا

بحرِ غم سے پار اُتارے گی ہمین کشتی مے
بادبان ابر اور ساقی ناخدا ہو جائے گا

خون مسلمانون کے کرتے ہو بہت ملکر اُسے
دل سے کافر کے سیہ رنگِ حنا ہو جائے گا

مےکشی سے یار کے کیونکر نہ ہو دل کو سرور
نشہ مین اُس کے ہمارا مدعا ہو جائے گا

عیبِ عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجئے
اطلس ہفت آسمان صرفِ قبا ہو جائے گا

ضد دلاتا ہے عبث آنکھین چھپا کر مجھکو یار
سوزِ دل سے جسمِ خاکی توتیا ہو جائے گا

اسقدر نازان نہ ہو اے شیخ اپنے زہد پہ
بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائے گا

یار نے وعدہ فراموشی جو سب سے کی تو کی
موت کا وعدہ تو اے آتش وفا ہو جائیگا

وحشتِ دل نے کیا ہے وہ بیابان پیدا
سیکڑون کوس نہین صورتِ انسان پیدا

سحرِ وصل کریگی شبِ ہجران پیدا
صلبِ کافر ہی سے ہوتا ہے مسلمان پیدا

دل کے آئینہ مین کر جوہرِ پنہان پیدا
در و دیوار سے ہو صورتِ جانان پیدا

خارِ دامن سے اُلجھنے ہین بہار آئی ہے
چاک کرنے کو کیا گل نے گریبان پیدا

نسبت اُس دستِ نگارین سے ہمین بھی اسکو
یہ کلائی تو کرے پنجۂ مرجان پیدا

نشۂ مے مین کھلی دشمنیِ دوست مجھے
آبِ انگور نے کی آتشِ پنہان پیدا

باغ سنسان نہ کر اُن کو پکڑ کر صیاد
بعد مدت ہوئے ہین مرغِ خوش الحان پیدا

اب قدم سے ہے مرے خانۂ زنجیر آباد
مجھکو وحشت نے کیا سلسلہ جنبان پیدا

رو کے آنکھون سے نکالون مین بخار دل کو
کر چکے ابرِ مژہ بھی کہین باران پیدا

نوحہ زن گنجِ شہیدان مین ہو بلبل کی طرح
آبِ آہن نے کیا ہے یہ گلستان پیدا

http://muftbooks.blogspot.com/

نقش ان کا نہ کسی لعل سے لب پر بیٹھا
میرے منہ میں ہوئے تھے کس لئے دندان پیدا

خوف ناخنی مردم سے مجھے آتا ہے
گاؤ خر ہونے لگے صورتِ انسان پیدا

روح کی طرح سے داخل ہو جو دیوانہ ہے
جسم خاکی سمجھ اسکو جو ہو زندان پیدا

بیچا ہوں کا گھر شہر ہے اقلیم عدم
دیکھتا ہوں جسے ہوتا ہے وہ عریان پیدا

اک گل ایسا نہیں ہووے نہ خزان جسکی بہار
کون سے وقت ہوا تھا یہ گلستان پیدا

موجد اسکی ہے سیہ روزی ہماری آتش
ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتی شب ہجران پیدا

اس کے کوچے میں مسیحا ہر سحر جاتا رہا
بے اجل وان ایک دو ہر رات مرجاتا رہا

کوئے جانان میں بھی اب اسکا پتہ ملتا نہیں
دل مرا گھبرا کے کیا جانے کدھر جاتا رہا

جانب کہسار جا نکلا جو میں تو کوہکن
اپنا تیشہ میرے سر سے مار کر جاتا رہا

نے کشش معشوق میں پاتا ہوں نے عاشق میں جذب
کیا بلا آئی محبت کا اثر جاتا رہا

واہ رے اندھیر بے روشنی شہر مصر
دیدۂ یعقوب سے نور نظر جاتا رہا

تشنہ ہی میں یا الٰہی سیکڑوں کو موت دے
کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا

اک نہ اک مونس کی فرقت کا فلک نے غم دیا
درد دل پیدا ہوا درد جگر جاتا رہا

حسن کھو کر آشنا سے ہوا وہ نونہال
پھول تب زیر ثمر ہم جب ثمر جاتا رہا

رنج دنیا سے فراغ ایذا دہندوں کو نہیں
کب شب شیر اتری گردن درد سر جاتا رہا

فاتحہ پڑھنے کو آئے قبر آتش پہ نہ یار
دو ہی دن میں پاس الفت اسقدر جاتا رہا

فریب حسن سے گبر و مسلمان کا چلن بگڑا
خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا

قبائے گل کو پھاڑا جب مرا گل پیرہن بگڑا
بن آئی کچھ نہ غنچہ سے جو وہ غنچہ دہن بگڑا

نہیں ہوتا ہے سہنا اسقدر زخم شہیدان کا
تری تلوار کا منہ کچھ نہ کچھ اے تیغ زن بگڑا

تکلف کیا جو کھوئی جان شیرین پھوڑ کر سر کو
جو غیرت تھی تو پھر خسرو سے ہوتا کوہکن بگڑا

کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ
تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا

http://muftbooks.blogspot.com/

اثر اکسیر کا مین قدم سے تیرے پاتا ہے
جذامی خاک رہ مل کر بنا تیری بدن بگڑا

تری تقلید سے کبک دری نے ٹھوکرین کھائین
چلا جب جانور انسان کی چال اسکا چلین بگڑا

زوال حسن کھلو آتا ہے میوے کی قسم تجھسے
لگا یا داغ خط نے آنکر سیب ذقن بگڑا

رخ سادہ مین اُس شوخ کا نقش عداوت ہو
نظر آتے ہی آپس مین ہر اہل انجمن بگڑا

جو بدخو طفل اشک ہے چشم تر مین دیکھنا اکدن
گھروندے کی طرح سے گنبد چرخ کہن بگڑا

صف مژگان کی جنبش کا کیا اقبال نے کشتہ
شہیدون کے ہوئے سالار جب ہمسے تن بگڑا

کسیکی جب کوئی تقلید کرتا ہے مین رُوتا ہون
سنہا گل کی طرح غنچہ جہان اُس کا دہن بگڑا

کمال دوستی اندیشۂ دشمن نہین رکھتا
کسی عہوزرے سے کسدن کوئی مار یاشن بگڑا

رہی نفرت ہمیشہ داغ عریانی کو بچلے سے
ہوا جب قطع جامہ پر ہمارے پیرہن بگڑا

رگڑ وائین یہ تجھسے ایڑیان غربت مین وحشت نے
ہوا مسدود رستہ جادۂ راہ وطن بگڑا

کہا بلبل نے جب توڑا گل سوسن کو گلچین نے
الٰہی خیر کیجو نیل رخسار چمن بگڑا

ارادہ سیر کے کھانیکا نہ اے زاغ و زغن کیجو
دہ کشتہ ہون جسے سونگھے سے کتون کا بدن بگڑا

امانت کی طرح رکھا زمین نے روز محشر تک
نہ اک مو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا

جہان خالی نہین رہتا کبھی ایذا دہندون سے
ہوا ناسور تو پیدا اگر زخم کہن بگڑا

تو نحو تھا ہی تھی جبتک اُس محبوب عالم سے
مین مفلس ہو گیا جب دوز سے وہ سیم تن بگڑا

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دینے گالیان حسب
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

ہنا وٹ کیف مے سے کھل گئی اُس شوخ کی آتش
لگا کر منہ سے پیمانہ کو وہ پیمان شکن بگڑا

کسکو ہے گلگون سے بے یار کے مطلب تھا
خون جگر و دل سے پیمانہ لبالب تھا

کیا کہیئے کٹی کیونکر اے بت شب تنہائی
اللہ غنی گا ہے کہ نعرۂ یارب تھا

غماز سے خلطہ ہر اس بت کو تو کیا غم ہے
درگاہ الٰہی مین شیطان مقرب تھا

سوز غم فرقت سے یان شمع کی حالت تھی
ہر صبح مسافر تھا مہمان مین ہر شب تھا

کیا تلخ کیا اس نے اس عمر دو روزہ کو
زہر اپنے لیے عشق معشوق شکر لب تھا

http://muftbooks.blogspot.com/

ایذا جو ہوا اس خال و گیسو سے تعجب ہے
وہ افعی بے دندان یہ بے نیش یہ عقرب تھا

خون شہدا سے تھی اس پر جو شفق پھولی
سہ دوش کبود چرخ اس ترک کا مرکب تھا

اس قدِ کشیدہ کی جو شرح کرون کم ہے
اک مصرعِ موزون مین سو بیت کا مطلب تھا

موقع تھا یہی قاتل بسمل جو کیا تو نے
اولی تھا یہی میرے حق مین یہی انسب تھا

پہلو مین ہمارے جو وہ ماہ نہ تھا شب کو
تھا داغ سفید اپنی آنکھو مین جو کوکب تھا

الفت نے مجھے مارا ہیبت نے اسے مارا
مین اور رقیب آتش یکجان و دو قالب تھا

نچوڑے گا چھڑا کر اس کو اے قاتل نہ بن لڑکا
تو وفاداروں کے خون کا داغ کیا دھبا ہے کپڑے کا

شراب لالہ گون سے ساقیا جامِ صبوحی بھر
شفق اپنی مجھے دکھلا رہا ہے نور کا تڑکا

زوال حسن ہے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین
بہارِ باغ ہوتی ہے خزان موسم ہے پت جھڑ کا

عجب محبوب باشوکت ہے اے بادِ بہاری تو
صدائے خندۂ گل ہے سواری کا تری کڑکا

جو چاہے سینۂ روشن تو سوزِ عشق پیدا کر
شعاعِ مہر ہر اک تار ہے مشعل کے گودڑ کا

زلیخا کو دکھا اے آسمان تصویر یوسف کی
یہ دل دیوانہ ہے حسن کا پری پیکر ہے وہ لڑکا

بلند و پست عالم کا بیان تحریر کرتا ہے
قلم ہے شاعرون کا یا کوئی ہے رہرو بیہڑ کا

مسبب سمجھو نہ آہ عاشق شیدا کو بیدردو
اگر کی بو دھوان دیتا ہے اس تلیانکے گکڑ کا

روا رکھ کلفت ایام مین بھی قدر نیکون کی
پھٹے کپڑون مین بھی انکو سمجھ لے لعل گودڑ کا

خزان کے جور سے ایمن بہارِ فکر رنگین ہے
چمن کا اپنے صرصر سے کبھی پتا نہین کھڑکا

گل و بلبل کی حالت پر بجا ہے گریۂ شبنم
اسے گلچین کا اندیشہ اسے صیاد کا دھڑکا

دکھا سکیو نہ زور اپنا اکھیڑین خاک کے پتلے
رگ جان زمین ریشہ ہے ہر اک پیڑ کی جڑ کا

چھپے ہین حلقۂ گیسو جو اس رخسار روشن پر
بغل مین ظلمت شب نے لیا ہے نور کا تڑکا

بہار عالم نیرنگ رکھتا ہے مزاج اپنا
جوانو مین جوان بڈھون مین بڈھا لڑکون مین لڑکا

نگاہ خشمگین آگے کہان تھی دل جلانے کو
سمجھ کر عاشق شیدا مجھے وہ شعلہ رو بھڑکا

دل وحشی کی بیتابی کریگی چاک سینے کو
قفس کی تیلیان ٹوٹین گی یہ طائر اگر پھڑکا

http://muftbooks.blogspot.com/

ترے نہال فلک رفعت سے تھا وہ لیکہ دلبستہ
کمیت خامۂ مضمون سواری سے بہت بھڑکا

لئے رہتا ہے زر مٹھی میں میرے مول لینے کو
وہ بلبل ہوں کہ طفل غنچہ کا جھبیر ہے دم بھڑکا

ہماری قبر سے شاید کہ بوئے شیر آتی ہے
وگرنہ یار کا گھوڑا تو ہاتھی سے نہیں بھڑکا

سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

ہو جب سے دست یار میں ساغر شراب کا
کوڑے کا ہو گیا ہے کٹورا گلاب کا

صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے
کنج قفس میں حوض بھرا ہے گلاب کا

دریائے خون کیا ہے تری تیغ نے روان
حاصل ہوا ہے رتبہ سروں کو حباب کا

جو سطر ہے وہ گیسوئے حور بہشت ہے
خال پری ہے نقطہ ہماری کتاب کا

نو آسمان ہیں صفحۂ اول کے نو لغت
کونین اک دو ورقہ ہے اپنی کتاب کا

اے موج بے لحاظ سمجھکر مٹائیو
دریا بھی ہے اسیر طلسم حباب کا

بچھوائیے نہ چاندنی میں بام پر پلنگ
منحوس ہے قران مہ و آفتاب کا

اک ترک شہسوار کی دیوانی روح ہے
زنجیر میں ہمارے ہو لوہا رکاب کا

حسن و جمال سے ہے زمانے میں روشنی
شب ماہتاب کی ہے تو روز آفتاب کا

اللہ رے ہمارا تکلف شب وصال
روغن کے بدلے عطر جلایا گلاب کا

مسجد سے میکدے میں مجھے نشہ لیگیا
موج شراب جادہ تھی راہ صواب کا

انصاف سے وہ زمزمہ میرا اگر سنے
دم بند ہو وے طوطی حاضر جواب کا

الفت جو زلف سے ہو دل داغدار کو
طاؤس کو ہو عشق نہ ہو گا سحاب کا

معمور جو ہوا عرق رخ سے وہ ذقن
مضمون ملگیا مجھے چاہِ گلاب کا

پایا ہوں ناف کا کمر یار میں مقام
چشمہ مگر عدم میں ہے گوہر کی آب کا

آتش شب فراق میں پوچھوں گا ماہ سے
یہ داغ ہے دیا ہوا کس آفتاب کا

کہتے ہیں عطر جس کو ہے مردم گلاب کا
اے ترک درد سر ہے تری چھوٹی شراب کا

http://muftbooks.blogspot.com/

خط دیجیو مجھے یار کے ہاتھوں میں نامہ بر
پہلے سوال کیجیو خط کے جواب کا

دیکھا ہو تو نے سامنے رکھکر جو آئینہ منہ
آئینہ برج بنگیا ہے آفتاب کا

کیا کیا ترارے توسن جلاد نے کئے
بوسہ لیا جو میں نے ترا پکڑ رکاب کا

مشق خرام میں عرق افشاں ہے روئے یار
چہرہ کا ڈھو رہا ہے زمین پر گلاب کا

ساقی کی مور کھینچنے سے رکتا ہو دم مرا
انگور سے خروش آتا ہو کھینچنا شراب کا

حرص و ہوا کو سینہ میں غافل جگہ نہ دے
مطلب کو فوت کرتا ہے کیڑا کتاب کا

خانہ خرابی پر کر موج بندہ چکی
باہر نکالا اسلی نے خیمہ حباب کا

زینت پسند وہ نہیں جو ہیں شکستہ دل
محتاج موئے چینی نہ دیکھا خضاب کا

کرتے ہیں سجدہ اسکی طرف کیا بھلے لوگ
کعبہ ہے نام ایک کنشت خراب کا

رویا کا حال یار کے آگے کہوں گا میں
یوسفؑ کے منہ سے لطف ہے تعبیر خواب کا

دریا میں ڈال دو مرے ردیکو دوستو
آباد ہو اسیر سے زندان حباب کا

غنچے کا عقد اس کو سمجھو نہ ای صبا
ٹوٹا طلسم بند جو ٹوٹا نقاب کا

اُڑتے دکھائی دینگے پرونکی طرح سے تار
کھنچے گا صدمہ دام مرے اضطراب کا

آتش کی آرزو ہی اے شہسوار ہے
اسکا غبار سرمہ ہو چشم رکاب کا

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دست مسیح میں ہے قدح آفتاب کا

آنکھوں میں تیرے چاہنے والوں کے داغ ہے
شبنم پسند ہوویگا حسن آفتاب کا

دو نعمتیں یہ میری ہیں میں ہوں فقیر مست
اک نان خشک ایک پیالہ شراب کا

اندیشہ گفتگوئے نکیرین کا نہیں
رد کردہ ہے سوال ہمارے جواب کا

چاہے شکست جہل تو تحصیل علم کر
وابستہ یہ طلسم ہے لوح کتاب کا

بے معنی شعر میں نے کسی کا اگر سنا
اُسیر ہوا یقین مجھے بیت خراب کا

اس ترک تک ہو پہنچنے کی تدبیر ہے یہی
تعویذ خط ہے بازوئے مرغ کباب کا

پروانہ سے لڑایا ہے بلبل کو رات بھر
شمعوں کو عطر یار نے مل کر گلاب کا

http://muftbooks.blogspot.com/

کس ترکِ نوجوان نے کیا ہے یہ شوق تیر
چھٹتا ہے بازون سے پرا کُٹ عقاب کا

حد سے نکل چلا ہے بہت سرمہ پونچھیئے
لگتا ہے داغ موئے مژہ کو خضاب کا

خورشید حشر کا جو کیا ہو کسی نے ذکر
دکھلا دیا ہے یار نے چہرہ عتاب کا

دیکھے جو تیرے دستِ حنائی کے رنگ کو
شرمندگی سے رنگ ہو نیلا شراب کا

دریا مین غسل کے لئے اُترا جو وہ صنم
ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا

جو چاہین لکھ لین کاتبِ اعمال چار دن
دیکھون گا روزِ حشر مین کاغذ حساب کا

بیخود ہو سکے مدعی شور و شر پسند
افسانہ اپنا شعر ہے فتنہ کے خواب کا

آتش کی التجا ہے یہی تمسے یا علیؑ
صدمہ نہ ہو فشارِ لحد کے عذاب کا

چمن مین شب کو جو وہ شوخ بے نقاب آیا
یقین ہو گیا شبنم کو آفتاب آیا

اُن انکھڑیون مین اگر نشۂ شراب آیا
سلام جھک کے کرون گا جو پھر حجاب آیا

مین موج ہون لبِ ساحل ہین آسمان و زمین
کبھی جو جوش مین دریائے اضطراب آیا

اسیر ہونے کا اللہ رے شوق بلبل کو
جگایا نالون سے صیاد کو جو خواب آیا

بسر ہوئی مری اوقات آئینہ کی طرح
ملا نہ دانہ جو مجھکو میسّر آب آیا

صدائے رعد سے ظاہر ہے برق اندازی
شکار کھیلنے طاؤس کا سحاب آیا

خیال صبح مین سویا تو آنکھ پھر نہ کھلی
دکھانے آئینہ جبتک نہ آفتاب آیا

شبِ فراق مین کار محال مجھسے ہوا
اُڑی یہ نیند مری قدسیونکو خواب آیا

کسی کی محرم آبِ رواں کی یاد آئی
حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

ہمیشہ بلبل و قمری سے کبث نالہ رہی
کسی کمان سے چھٹا تیر مین جواب آیا

شبِ فراق مین مجھکو سلانے آیا تھا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا

ملا ذہین و ذکی ہو وہ طفلِ ابجد خوان
گیا جو سامنے ملا سرِ حساب آیا

جو علم چاہے تو ہو اہلِ علم کا پیرو
کمر سے زلف کو انداز پیچ و تاب آیا

وہ کوہ آتش بت سیدین کا کوہ تمکین ہے
ہزار مینے پکارا نہ کچھ جواب آیا

http://muftbooks.blogspot.com/

گمان ساقی پہ صیاد کا ہوا مجھکو
حضور یار جو لے کر لب شراب آیا

چلو حسن سہ جادہ کو بھول گیا
مراد پر جو ترا عالم شباب آیا

اصول دین جو سنے گوش نے زبان نے کہا
مجھے سوال نکیرین کا جواب آیا

ہماری قبر سے آویگی یہ صدا تا حشر
یہ مژدہ آیا کہ مجھپر کوئی عذاب آیا

گلال مل کے ذرا میں رخ منور پر
یقین ہوا یہ مجھے یار کو عتاب آیا

مقام رشک ہے الفت میں طالع طاؤس
چمن میں قلہ کہسار سے سحاب آیا

عدم سے ہستی میں جا کر رہی کھونگا میں
ہزار دن حسرت زندہ کو گرداب آیا

محبت مے و معشوق ترک کر آتش
سفید بال ہوئے موسم خضاب آیا

رنج و راحت کا مرے واسطے سامان ہوگا
مشتعل راہ عدم داغ عزیزان ہوگا

گیسو دل سا نہ کوئی رہزن ایمان ہوگا
خال ہندو سے ترے خون مسلمان ہوگا

رنگ بدلا نظر آتا ہے ہوا کا مجھکو
گل تازہ کوئی اس باغ میں خندان ہوگا

مجھ جگر سوختہ کی خاک ہے سرمہ سے سیاہ
گوشۂ چشم کوئی گوشۂ دامان ہوگا

عود کرنے کی نہیں روح نکلکر تن سے
پھر نہ آباد یہ گھر ہوگا جو ویران ہوگا

نالۂ بلبل شیدا میں اگر ہے تاثیر
دست صیاد میں گلچین کا گریبان ہوگا

بوئے مے رکھتی ہے اس میکدہ میں کیفیت
محتسب توڑ کے شیشے کو پشیمان ہوگا

تیری فریاد کا محتاج میں وا ماندہ نہیں
اے جرس میرے لیئے قافلہ نالان ہوگا

سایہ میں اس کے مری گور کھدیگی اگر
ای پری رو تری دیوار کا احسان ہوگا

آتش عشق سے ہوتا ہے سراپا تن داغ
وہ گنہگار ہوں جو سر چراغان ہوگا

خط کا آغاز قیامت ہے رخ رنگین پر
خار و گل دیدۂ انصاف میں یکسان ہوگا

دست گستاخ میں قزاق کا پاتا ہوں ہنر
ایکدن یار مرے ہاتھ سے عریان ہوگا

حسن کا خاتمہ تو عشق کا میں خاتمہ ہوں
نہ گدا مجھسا نہ مجھسا کوئی سلطان ہوگا

بعد میرے نہ گرفتار ملے گا مجھسا
زلف خوبان کا بہت حال پریشان ہوگا

http://muftbooks.blogspot.com/

بے نیازی سے فریب اسے سبب عیار کندے
ہم نہ مانین کے خدا صورت انسان ہوگا

اس کے عاشق ہین زبس خضر و نوح بزرگ کی خواہش
رشک ہوگا مجھے گر طفل بھی گریان ہوگا

ہنگام نزع محو ہون تیرے خیال کا
مشتاق ہون فرشتۂ صاحب جمال کا

پیراہن اس جوان نے جو پہنا ہے چھال کا
ملتا ہین چمن مین مزاج اک نہال کا

آلودہ ہوگیا ہون کے خون سے ہے تیغ چرخ
نافہمون کو گمان ہے شفق مین ہلال کا

شانہ نہین گے بعد فنا اپنے استخوان
عقدہ کھلے گا گیسوون کے بال بال کا

ہین سہیل مشتری و زہرہ گوش ہین
قطب شمال حسن ہے تل تیرے گال کا

کس کس بشر کو لائی ہے دنیا فریب مین
کیا کیا جوان مرید ہے اس پیرزال کا

لاتی ہے وان قضا و قدر مرغ روح کو
یانی جہان قفس کا ہے دانہ ہے جال کا

امرد پرست ہے تو گلستان کی سیر کر
ہر نونہال رشک ہے یان خردسال کا

اکدم مین جا ملون گا عزیزان رفتہ سے
کیا عرصہ ہے زمانۂ ماضی سے حال کا

سرخ و سفید رنگ سے ہوتا ہے آشکار
وہ جسم نازنین ہے عبیر و گلال کا

اے دل قضا نہ آئے ادھر ٹکٹکی نہ باندھ
گولی کا سامنا ہے یہ نظارہ خال کا

بوسہ دئے سے حسن مین ہوگی کمی نہ یار
ہوتا نہین زکواۃ سے نقصان مال کا

وہ چشم ہی ہین دل وحشی کی فکر مین
ہر ترک کو ہے شوق شکار غزال کا

زنجیر و طوق ہر برس آکر نبھا گئی
دیوانہ ہون مین باد بہاری کی چال کا

روز سیاہ ہجر مین میرے جلے چراغ
پروانون کو نصیب ہوا دن وصال کا

رونے کی بدلے حال پر اپنے ہنسا کئے
پروا ہوا نہ فاش ہمارے ملال کا

دکھلایا بے نقاب جسے بندہ ہوگیا
وہ رو ہے سادہ نقش ہے صاحب کمال کا

کرتی ہے یان زبان کمر یار مین کلام
معدوم ہے جواب ہمارے سوال کا

آتش لحد سے اٹھون گا کہتا یہ روز حشر
مشتاق ہو مین یار کے حسن و جمال کا

http://muftbooks.blogspot.com/

اُس ترک کی ثنا مین جو حرف رقم ہوا
خنجر زبان بنگئی نیزہ قلم ہوا

گستاخ ہاتھ گردن دلبر مین خم ہوا
حد ادب سے شوق کا باہر قدم ہوا

بے یار باغ خانۂ بیمار ہو گیا
کھولا جو غنچہ مین نے یہ سمجھا ورم ہوا

پیدا کی رفتہ رفتہ رسائی کمر تلک
گیسوئے یار جادۂ راہ عدم ہوا

اقلیم فقر سایہ نے اسکے کیا خراب
منحوس چند سے بھی ہما کا قدم ہوا

یاد آیا طوف کعبہ مین ہندوستان مجھے
کوئے بتان کا سایہ لباس حرم ہوا

بیڑا ہمارے قتل کا کیونکر اُٹھاؤ گے
کسکر کمر بندھی ہے تو درد شکم ہوا

تو وقت اخیر جذبۂ دل کھینچ لائے گا
دیکھین گے روئے یار جو آنکھوں مین دم ہوا

ٹوٹے ہین لاکھ شیشہ تیزاب ہر قدم
کانٹون پہ آبلون سے ہمارے ستم ہوا

دنیا مین نیک سے ہے فزون بد کا امتیاز
کیا کیا گران نہ شہد سے قیمت مین سم ہوا

شغل تصرف آج کس اہل نظر کو ہو
ہر آئینہ سکندر و ہر جام جم ہوا

نقش دوئی مٹائے بنا گھر خدا کا دل
کعبہ ہوا خراب جو بیت الصنم ہوا

چرخ دنی نے داغ کیا نذر دل مدام
دست بخیل سے مجھے حاصل درم ہوا

مضمون میرزا منشی کلک قلم ہے بند
زرنگین نگہ عراق عجم ہوا

وارستہ خاطری نے کیا داخل بہشت
صحرائے بے تعلقی باغ ارم ہوا

تاریخ تیسری کا مگر چاند یار ہے
جسکو نظر پڑا اُسے اندوہ و غم ہوا

ناگفتنی ہے حال بہار و خزان باغ
اک زخم ہے کہ خشک ہوا اور نم ہوا

رکھی تھی اکدن اُسکی چھڑی تونے ہاتھ مین
ہر سال ہر گلاب کا تختہ قلم ہوا

نکلی نیام سے تو گلے لگ گئی اپنے تیغ
چھوٹا کمان سے تیر تو ہم پر کرم ہوا

چرکے سے بھی کیا نہ کبھی ہمکو سرفراز
قاتل کی تیغ مین نہ تواضع کا خم ہوا

نورانی چہرہ پر ترے ابرو کے نقش سے
محراب بیت کعبہ کا طغرا رقم ہوا

رکھا تھا پاؤن ایکدن اس کج مزاج نے
چین جبین جادہ فشان قلم ہوا

ماتم کدہ ہے اپنا الٰہی کہ بتکدہ
ہر سنگ سینہ کوب تراش کر صنم ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

آثار عشق آنکھون سے ہونے لگے عیان
بیداری کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا

راحت سے ایکدن نہ ہوا عشق مین بسر
غم پر غم اپنے دل کو الم پر الم ہوا

دنیا کو آتش ایک کے اوپر نہین قرار
یہ آج کل وہ صاحب طبل و علم ہوا

انصاف کی ترازو مین تولا عیان ہوا
یوسف سے تیرے حسن کا پلہ گران ہوا

روئے زمین یہ ایسا مین بسمل تپان ہوا
اُڑ کر مرا لہو شفق آسمان ہوا

اُس بت وش کا عشق نہانی عیان ہوا
ابر سیاہ آہون کا میرے دھوان ہوا

پیری مین مجھکو عشق حسین جوان ہوا
بار دگر کبادے مین زور کمان ہوا

اہل زمین سے صاف کہان آسمان ہوا
کس روز برج ماہ مین فرش کتان ہوا

معدوم داغ عشق کا دل سے نشان ہوا
افسوس بے چراغ ہمارا مکان ہوا

دو ٹکڑے ایک وار مین خود حباب ہے
گرداب موج تیغ کو سنگ فسان ہوا

دیکھا جو مین نے اُس کو سمندر کی آنکھ سے
گلزار آگ ہوگئی سنبل دھوان ہوا

ملتا نہین دماغ ہی گیسوے یار کا
کچھ ان دنون مین مشک کا سوداگران ہوا

خوش چشمون کے فراق مین کھائے یہ پیچ و تاب
شاخ غزال اپنا ہر اک استخوان ہوا

سختی راہ عشق سے واقف ہوئے نہ پاؤن
جوش جنون سر سے لئے تخت روان ہوا

انبوہ عاشقان سے ہوا حسن کو غرور
کثرت سے مشتری کی یہ سوداگران ہوا

پیوند خاک ہو گئے اک بت کی راہ مین
پتھر ہماری قبر کا سنگ نشان ہوا

پھینکا گیا نہ پیر فلک نعل کی طرح
کوئی نہ طفل اشک ہمارا جوان ہوا

تو دیکھنے گیا لب دریا جو چاندنی
استادہ تجھکو دیکھ کے آب روان ہوا

انسان کو چاہیے کہ نہ ہو ناگوار طبع
سمجھے سُبک اُسے جو کسی پر گران ہوا

اُس گل سے عرض حال کی حسرت ہی رہ گئی
کانٹے پڑے زبان مین جو میل بیان ہوا

اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع
زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا

انصاف مین نے عالم اسباب مین کیا
بنوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا

گردش نے اسکی سرمہ کیئے اپنے استخوان
قاتل کی تیغ سے رہ ملک عدم ملی

چکی ہمارے پیسنے کو آسمان ہوا
آہن ہمارے واسطے سنگ نشان ہوا

فکر بلند نے مری ایسا کیا بلند
آتش زمین شعر سے لسپت آسمان ہوا

جوہر اپنے آئینہ رخسار کا دکھلائے گا
سبزۂ خط یار کا تنکے مجھے چنوائے گا

بوسے لیتا ہون لب شیرین کے مین جس شوق سے
فاقہ کش موسن نہ اس رغبت سے حلوا کھائیگا

لالہ رو کہکر لگاتے ہین گل اندامونکے داغ
روز محشر شاعرون کا پوست کھینچا جائے گا

کشتۂ مژگان خوش چشمان مردم کش نہ ہو
شیر کے پنجہ کے زخمی کی طرح چلائے گا

ہے سزاوار اہل دولت سے فقیرون کا غرور
ہاتھ کو جو کھینچ لے گا پاؤن کو پھیلائے گا

کون چھینے بت کو توڑے برہمن کے دلکو کون
اینٹ کی خاطر کوئی کافر ہی مسجد ڈھائیگا

راہ مین دقفہ کرے گا جو نہ مثل آفتاب
پاشکستہ ذرہ ہو مشرق سے مغرب جائیگا

یہ صدا آتی ہے شور بحر ہستی سے مجھے
گوہر مقصود اس دریا سے باہر جائے گا

طفل کے مانند اس پر رال ٹپکے گی مری
باغ عالم مین مجھے شفتالو لب بھائے گا

گوشت کھا کر استخوان میری نہ اے صیاد پھینک
دام مین رکھ دیکھ ہمین زندہ ہما ہاتھ آئے گا

گرمی خورشید محشر کیا جلا دے گی ہمین
ابر رحمت حال پر اپنے کرم فرمائے گا

پوست اس کا صرف کفش اے یار ہوگا بعد مرگ
آتش اپنے ہاتھ تیرے پاؤن تک پھیلائیگا

رشک کے مارے زمرد خاک مین ملجائے گا
سبزہ پر اُس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا

دسترس انگشت تک اس سیم تن کے پائیگا
نقش اپنا خانہ زرین نگین جھلائے گا

چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹھکھیلی کی چال
پاؤن مین موچ آئیگی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا

حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہین
چشم موسیٰ سے جو دیکھے گا اُسے غش آئے گا

آسیا کی گردش اور اس کی سکونت ایک ہے
سکڑون دل کو وہ تمکین سے ترے پس جائیگا

ایک عالم سے رسا سنتا ہون مین مجنون آئے
میری گردن تک ترے گیسو کا حلقہ آئے گا

http://muftbooks.blogspot.com/

سردی وے کا یہ ہنگامہ نہیں رہنے کا گرم
آتش گل دامن باد صبا بھڑکائے گا

چار دیوار عناصر کی ہے وسعت کس قدر
شش جہت کو تنگ کر دے گا جو دل گھبرائیگا

عرش ہے اس بادشاہ حسن کا تخت رواں
وہ صنم کوتل کبود چرخ کو دوڑائے گا

بعد مردن بھی رہے گا زلف مشکیں کا خیال
گور میں بھی میرے سر کے ساتھ سودا جائیگا

خم لگا دے منہ سے ساقی لب تو تر ہو دیں مرے
مجھسے دریا نوش تک کیا کشتی مے لائے گا

اپنی زلفوں کے الجھنے سے خفا وہ شوخ ہے
جس نے سیدھی بات کی الٹا اسے لٹکائیگا

مجھ قدح کش سے بخار دل بھی ہوتا ہے شریک
اک نہ اک دن ابر آب آتشیں برسائے گا

یہ صدا آتی ہے مجھ دیوانہ کی زنجیر سے
امن چاہے تو دیار بیخودی میں پائے گا

آستان یار سے اٹھنے کا قصد آتش نکر
چھوڑکر اس در کو سر دیوار سے ٹکرائیگا

عیسیٰ سے نالہ درد دل کی خبر نہ کرتا
ذکر درون خانہ بیرون در نہ کرتا

دربان یار مجھپر شفقت اگر نہ کرتا
دیوار پھاند جاتا میں درگذر نہ کرتا

زرگر نگین سے ہرگز پیوند زر نہ کرتا
اسم مبارک اس کا جو نامور نہ کرتا

تلوار کو اگر تو زیب کمر نہ کرتا
قاتل ادھر کی دنیا کوئی ادھر نہ کرتا

حسن اس کو پیش خدمت اپنا اگر نہ کرتا
خط عاشقوں کے دل کو زیر و زبر نہ کرتا

اے آفتاب محشر آنکھوں سے گر گیا تو
منہ پھیرتا جدھر سے پھر منہ ادھر نہ کرتا

صندل کو مول لے کر کس کی بلا رگڑتی
میں درد سر کی خاطر یہ درد سر نہ کرتا

آنکھیں دکھائیں تو نے دیوانے ہو گئے ہم
یہ وہ فسوں نہ تھا جو اپنا اثر نہ کرتا

آئینہ میں پری سے چہرے کو دیکھئے تو
کیونکر بھلا محبت تجسے بشر نہ کرتا

شیرینی ان لبوں کی رکھتا جو تو ہرگز
پانی سے تجھکو پتلا اے نیشکر نہ کرتا

بلبل کے حال پہ جو روتا نہ ابر باراں
دو روز ہفتہ اک گل ہنسکر بسر نہ کرتا

اے آسمان کفن کے دینے میں دیر کیا ہے
قسمت کے لکھے میں تو شام و سحر نہ کرتا

ملجاتے خاک میں گو سودا زدے بلا سے
زلف دراز اپنی تو مختصر نہ کرتا

http://muftbooks.blogspot.com/

جادو کہن کا اس پر چلتا جو بے چلے گا
گرد اپنے یہ حصارِ ہالہ قمر نہ کرتا

بلبل کا عشق حسنِ گل سے نہین خوش آتا
تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا

تریاق کا ہے جوہر اس جسمِ سخت جان مین
کالا بھی کاٹتا تو مجھ کو اثر نہ کرتا

اُن دانتون کی صفا کا عالم جو اس مین ہوتا
کس کس کو غرقِ دریا شوقِ گہر نہ کرتا

عالم دکھا کے اپنا وہ پنجۂ حنائی
سیرے حواسِ خمسہ کو منتشر نہ کرتا

وہ تیرِ آہ اپنے سینہ مین ضعف سے ہے
جو خانۂ کمان سے باہر گذر نہ کرتا

بخت رسا جو زلفِ مشکین کی طرح رکھتی
معدوم اپنی ہستیِ عشق کمر نہ کرتا

مردِ فقیر ایذا دیتے نہین کسی کو
مین ذکرِ ارّہ زیرِ شاخِ شجر نہ کرتا

لکھتا جو نامۂ شوق اس سیمبر کو آتش
تحریر اُس کو خامہ بے آبِ زر نہ کرتا

کوچۂ یار مین کس روز مین نالان نہ گیا
بلبلِ مست سے سودائے گلستان نہ گیا

حسن کی طرح سے آیا نہ مرے عشق مین فرق
زلفین وان منڈ گئین یان حالِ پریشان نہ گیا

واہ رے لوہے کبھی سان کے اوپر چڑھنے
تیغِ ابرو نہ گئی غمزۂ مژگان نہ گیا

ہمرہِ روحِ روان کی تنِ خاکی نے نہ کی
ساتھ یوسفؑ کے زمانے سے یہ زندان نہ گیا

صبح کی شام نظارہ مین رُخِ روشن کے
رات بھر گھر سے ہمارے مہِ تابان نہ گیا

اُڑکے پہونچا مرد جوشِ جنون سے وان تک
پاؤن سے اپنے مین دیوانہ بیابان نہ گیا

روز و شب زلفِ رخِ یار کا افسانہ رہا
ذکرِ صبحِ وطن و شامِ غریبان نہ گیا

مرغِ بسمل کی طرح رقص کرین گے طاؤس
چار دن اور اگر ابرِ گلستان نہ گیا

کون سے دل مین نہین یاد ترے عشق کا نقش
کس قلمرو مین شہِ حسن کا فرمان نہ گیا

صادق القول نہین دوسرا مجھ سا میکش
شیشہ سے عہد تو پیمانہ سے پیمان نہ گیا

کون سے شانہ کا سینہ نہ کیا زلف نے چاک
کون سا آئینہ اس حسن کا حیران نہ گیا

خاک کیا تو نے نہ اس عیسیٰ نفس کی چھڑکی
باغبان نرگسِ گلزار کا یرقان نہ گیا

مجھ سا غم دوست نہ ہووے گا کوئی دنیا مین
کون سی مجلسِ ماتم مین مین مہمان نہ گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

اے شرر ہوں معتقد آتش قدمی کا تیری
کوئی دنیا سے تری طرح گریزاں نہ گیا

چھوٹ کر آبلوں نے خشک زبانیں ترکیں
تم سے شرمندہ میں اے خار مغیلاں نگیا

عاشق اُس غیرت بلقیس کا ہوں اے آتش
بام تک جس کے کبھی مرغ سلیمان نہ گیا

حال زار اپنا فنا کے بعد بھی روشن رہا
زرد و ژولیدہ ہمارا سبزۂ مدفن رہا

مردہ سے بدتر بس احوال مجھ مجنون کا تھا
خانۂ زنجیر میں دن رات اک شیون رہا

میلے کپڑے یار کے سونگھے تھے میں نے ایکدن
نکہت گل پر گمان بوئے پیراہن رہا

آشیان بلبل و قمری ہوا روزن ہر ایک
چار دن جس گھر میں تو اے غیرت گلشن رہا

باغ عالم میں ہوا حسن سیہ سے مجھکو عشق
میں وہ بلبل ہوں کہ جو محو گل سوسن رہا

صورت عاشق سے درپردہ اُسے بھی عشق ہے
غرفہ میں جالی رہی دیوار میں روزن رہا

شمع ساں رو رو کے یادگور میں شب روز کی
جبتلک میرا چراغ زندگی روشن رہا

اسکو یرقان سیہ تو اس کو ہے یرقان زرد
خندہ زن نرگس کے اوپر کیا گل سوسن رہا

چہرہ کو اپنے سواروں میں بھی ہم لکھوا چکے
سالہا داغ ابلق ایام سا توسن رہا

گرد رہ نے میری اُڑکر اسکی آنکھیں بند کیں
ہاتھ ملتا مجھ مسافر کے لئے رہزن رہا

چند روزہ عمر زنجیر تعلق میں کٹی
اک پری کا دست نازک حلقۂ گردن رہا

دم میں دم جبتلک رہا تیری جلو میں اے جنون
میں گریبان چاک بھی باندھے ہوئے دامن رہا

سختی دوران تب خار جنون نے سہل کی
موم مجھ دیوانے کی زنجیر کا آہن رہا

دیکھکر اُس ماہرو کو غش رہے دو دو پہر
حال پر اپنے ستارہ اپنا چشمک زن رہا

باغ عالم کی ہوا آتش نہ راس آئی مجھے
دوست جس گل کا رہا میں وہ مرا دشمن رہا

ظہور آدم خاکی سے یہ ہم کو یقین آیا
تماشا انجمن کا دیکھنے خلوت نشین آیا

گیا بلقیس تک مکتوب شوقیہ سلیمان کا
قران مشتری و ماہ کا دورہ قرین آیا

ہنسین تیرے کرم سے جام مثل برق اے ساقی
مبارک ہووے ہمکو ابر باران آفرین آیا

http://muftbooks.blogspot.com/

پری شیشہ مین اُتری کہیے یا قالب مین روح آئی
عجب انداز سے آغوش مین وہ نازنین آیا

ہمیشہ نقش حب کا مشتری کے روز لکھتا ہون
ستارہ نیک ہے میرا تو وہ زہرہ جبین آیا

حنا دیکھی تو پیش چشم تیرے دست نازک تھے
تری انگشتری یاد آئی جب نام نگین آیا

مبارک کشتیان مے کی تبان ہند کو ہووین
جہازون مین فرنگستان سے آب آتشین آیا

نہ گھبرا چار دن کے واسطے اے روح قالب مین
گیا جب اس مکان سے پھر نہین اس کا مکین آیا

نہایت تشنہ دیدار ہین خوب اُسکو جو سینگے
اگر اپنے لبون تک کوئی لعل آتشین آیا

یہ جنس دل مقرر اک نظر اس کو دکھا دینگے
جو کوئی مشتری بازار عالم مین حسین آیا

مشقت سی مشقت کی ہے راہ عشق مین ہمنے
پسینا پاؤن کا کس روز یان سر تک نہین آیا

بچھوڑیگا کسی کو آسمان بے گور مین بھیجے
سمجھ زیر زمین اُس کو جو بالائے زمین آیا

سگ کو سے شکار اُس کا تبان خوش نگہ کرتے
نہ شہر ہند تک زندہ کوئی آہوئے چین آیا

گریبان تک بھی دامن سے جنون ہو رہنما اس کا
بغل سے ہو کے دامن تک جو چاک آستین آیا

مری آنکھون سے اُس آئینہ کی صورت نہ دیکھیگا
کھلے کی حسن کی قلعی جو کوئی قبح بین آیا

مصور کو تری تصویر کا سودا مبارک ہو
مقام گیسوئے مشکین و خال عنبرین آیا

رجوع اپنے دل روشن سے کر آتش جو مضطر ہے
گیا خرم جب اُس درگاہ مین اندوہگین آیا

عدم سے جانب ہستی جوان تجھسا نہین آیا
یہ پشت اسپ تک تیری سواری کو ہو زین آیا

کیا شکرانہ آب بقا پی کر اُسے ہم نے
جو اس ظلمت سرا مین لب تک آب آتشین آیا

غنیمت جان اے دل نقش عشق یار جانی کو
شرف ہو اُس مکان کا جسمین مہمان حسین آیا

کبھی قسمت کے لکھے سے زیادہ لکھ نہین سکتا
وہ نادان ہے جسے خوف کراما کاتبین آیا

اثر اپنا کیا آخر ہمارے عشق کامل نے
فرشتہ بھی جو قبض روح کو آیا حسین آیا

جگہ بدبین نے کی پہلوے یار نیک طینت مین
الٰہی خیر کیجیو گرگ یوسف کے قرین آیا

بجا ہے عرش کے اوپر دماغ اُس شاہ خوبان کا
دل اپنا نذر لے کر سیکڑون کرسی نشین آیا

دکھائے جوہر اپنے آئینہ نے فکر رنگین کے
مقرر منکر ہوے باطل گمانون کو یقین آیا

http://muftbooks.blogspot.com/

نہو گا حسن کا جویا بھی عاشق کوئی دنیا میں
نیاز اُس سے کیا پیدا نظر جو نازنین آیا

صباحت سے تری تشبیہ دی جو شعر میں اُس کو
زبان پر میرے صدقے ہونے ماہ یاسمین آیا

نہ دیکھیں گی کبھی جسکو پھر آنکھیں وہ تماشا ہے
غنیمت جان جو بخشش نگاہِ واپسین آیا

کیا دجال کو پیوند خاک اقبال مہدی نے
خدا کے فضل سے خائن گیا آتش امین آیا

حُسن کس روز ہم سے صاف ہوا
گنہ عشق کب معاف ہوا

لے لیا شکر کر کے ساقی سے
درد اس میں ہوا کہ صاف ہوا

تیغ قاتل پر اپنا خون جم کر
مخمل سُرخ کا غلاف ہوا

زہر پرہیز ہو گیا مجھکو
درد درمان سے مضاعف ہوا

خاکساری کی ہو چکی معراج
سینہ اپنا زمین صاف ہوا

کمرِ یار نے دکھائی آنکھ
مردم دیدہ خال ناف ہوا

وعدہ جھوٹا لکر وہ مرد نہیں
قول سے فعل جب خلاف ہوا

فاتحہ کو جو وہ پری آیا
سنگ قبر اپنا کوہِ قاف ہوا

اُس کمر کے ثبوت میں عاجز
فکر کر کر کے مو شگاف ہوا

رند مشرب ہوں مجھکو کیا ہوتے
مذہبوں میں جو اختلاف ہوا

وہ دہن ہوں نہ نکلا حرف غرور
وہ زبان ہوں نہ جس سے لاف ہوا

گرد اُس کوچہ کے پھرا آتش
حاجی سے کعبہ کا طواف ہوا

پیری نے قدِ راست کو اپنے نگون کیا
محراب قصر تن کا ہمارے ستون کیا

جامہ سے جسم کے بھی میں دیوانہ تنگ ہوں
اب کی بہار میں اسے نذرِ جنون کیا

دیوانے تیرے یوں تو ہزاروں ہیں ایک سے
شیشہ میں جس نے تجھکو اُتارا فسون کیا

سمجھ صوفی کے جو نعرے سے حال اُس کو آ گیا
مطرب نے ٹکڑے سر سے مرے ارغنون کیا

کس کس نگاہِ ناز سے دیکھا مری طرف
کیا کیا نہ چشم یار نے مجھپر فسون کیا

گرگِ بغل کو پہلو میں دل کی طرح رکھا
یوسف سے بھی عزیز اُسے ہمنے فزون کیا

http://muftbooks.blogspot.com/

آرائش اہل حسن کو جادو سے کم نہیں
بے تیغ تیر دست نگارین نے خون کیا

آئی بہار کپڑے لگا پھاڑ نے جنون
عامل نے سال حال کا اپنے شگون کیا

فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشہ سے مر گیا
شیرین نے ناپسند مگر بے ستون کیا

دریا بہا شراب کا بے یار رات بھر
مثل حباب کاسۂ سر واژگون کیا

مضمون بندھا نہ ہم سے کبھی دل کے داغ کا
بیرون لب زبان سے سوز درون کیا

جو بیہودہ کونسا ہے جو انسان میں نہیں
دے کر خدا نے عقل اسے ذوفنون کیا

کیا کیا نہ داغ مجھکو دیے شوق بوسہ نے
کیف شراب نے جو وہ رخ لالہ گون کیا

آنکھوں سے جائے اشک ٹپکنے لگا لہو
آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خون کیا

فرط شوق اس بت کے کوچہ میں لگا لیجائے گا
کعبۂ مقصود تک مجھکو خدا لے جائے گا

کاٹ کر پر بھی مجھے صیاد بے قابو نہ چھوڑ
ناتوان ہوں باد کا جھونکا اڑا لے جائیگا

روتے روتے جان جاوے گی فراق یار میں
اشک کا دریا مرا مردہ بہا لے جائیگا

دل مرا مٹھی میں رکھتے ہو تمہارے ہاتھ سے
چھین کر اک دن اسے دزد حنا لے جائیگا

مصر تک پہنچے نہ جو کنعان سے وہ یوسف نہیں
دست اخوان سے چھٹا تو بھیڑیا لے جائیگا

ایک گل اس باغ کا بوئے وفا رکھتا نہیں
سبزۂ بیگانہ شوق آشنا لے جائے گا

وعدۂ صادق تو عزرائیل سے ہے دیکھیے
اس سرا سے مجھکو کب تک اس سرا لے جائیگا

باغبان گلشن کے دروازے کو کیا رکھتا ہے بند
کون غنچہ کی کلاہ گل کی قبا لے جائے گا

استخوان اجرت میں دینگے ہم نقیرای شاہ حسن
عرضی اپنے شوق کی تجھ تک ہما لے جائیگا

کشتی تن بحر ہستی میں رہی برسوں تباہ
یار اسے اک دم میں اس کا ناخدا لیجائیگا

حسن دکھلا دیگا اے بت تجھے شان اللہ کی
تیرے آگے عالم اپنی التجا لے جائے گا

بوسے لیگا دست تیغ قاتل بیباک کے
آتش مقبول اپنا خون بہا لے جائے گا

کیجیے برق تجلی کو اشارا اپنا
لاچکا حسن جہان سوز حرارا اپنا

http://muftbooks.blogspot.com/

یادِ خاطر رہی جنبش تری مژگان کو صنم
تنگ کو ہو نہ فراموش اشارا اپنا

کسی تدبیر سے ہاتھ آئے نہ پائے بت شوخ
حق تو یہ ہے نہیں تقدیر سے چارا اپنا

رنگ زرد و لب خشک و مژہ خون آلود
گنہ عشق ہیں ہم ہے یہ کفارا اپنا

تیغ ابرو بھی چلے تیغ کیساتھ ای قاتل
ہم بھی دو ٹکڑے ہوں دل بھی ہو دوبارا اپنا

آئینہ صاف ہوا دور سکندر آیا
خود پسندوں کو مبارک ہو نظارا اپنا

راہ دے صورت موسیٰ ہمیں بحر ہستی
کشتی دل سے نہووے گا گذارا اپنا

زیر دیوار ہیں ہم بام کے اوپر وہ ماہ
ہم زمیں پر ہیں فلک پر ہے ستارا اپنا

بحر ہستی میں یہ طوفان ہے علم کھینچنے سے
غوطے کھلواتا ہے ساحل سے کنارا اپنا

صبح محشر بھی نہ ہوں خواب لحد سے بیدار
منہ نہ دکھلائے ہمیں عمر دوبارا اپنا

سالہا سال سے تحصیل سخن ہے آتش
اس قلمرو میں ہے مدت سے اجارا اپنا

ایسی وحشت نہیں دل کو کہ سنبھل جاؤنگا
صورت پیرہن تنگ نکل جاؤں گا

وہ نہیں ہوں کہ رکھائی سے جو ٹل جاؤنگا
آج جاتا تھا تو ضد سے تری کل جاؤنگا

شام ہجراں کسی صورت سے نہیں ہوتی صبح
منہ چھپا کر میں اندھیرے میں نکل جاؤنگا

کھینچ کر تیغ کمر سے کیسے دکھلاتے ہو
نافِ معشوق نہیں ہوں جو میں ٹل جاؤنگا

شب ہجر اپنی سیاہی کسے دکھلاتی ہے
بچہ میں لڑکا تو نہیں ہوں کہ دہل جاؤنگا

کوچۂ یار کا سودا ہے مرے سر کے ساتھ
پاؤں تھک تھک کے ہوں ہر چند کہ شل جاؤنگا

ضبط بیتابیِ دل کی نہیں طاقت باقی
کوہِ صبر اب یہ صدا دیتا ہے ٹل جاؤنگا

طالع بد کے اثر سے یہ یقیں ہے مجھ کو
تیری حسرت ہی میں اے حسن عمل جاؤنگا

چار دن زیست کے گذرینگے تاسف میں مجھے
حال دلبر کفِ افسوس میں مل جاؤنگا

شعلہ رویوں کو دکھلاؤ نہ مجھے اے آنکھو
موم سے نرم مرا دل ہے پگھل جاؤنگا

چپلے گل کھانے کو ہوتے ہیں عنایت مجھکو
گر میاں ہیں جو یہی آپ کی مل جاؤنگا

حال پیری کسے معلوم جوانی میں تھا
کیا سمجھتا تھا میں دو دن میں بدل جاؤنگا

وہی دیوانگی میری ہے بہار آنے دو
دیکھکر لڑکوں کی صورت کو بہل جاؤنگا

شعر ڈھلتے ہیں مری فکر سے آج ای آتش
مرکے کل گور کے سانچے میں میں ڈھل جاؤنگا

بت خورشید رو نوروز کے دن میہمان ہوگا
خدا کے فضل سے برج شرف اپنا مکان ہوگا

کہیں چھٹ بھی سکے آلائش تن روح سے یارب
کہاں تک اس خرابے میں یہ گنجینہ نہان ہوگا

دہن میں تیرے دقت ہوویگی وقت سپند دلکو
تامل ہوشگا نون کو کمر کے درمیان ہوگا

پیمبر کو وسیلہ کر جو قرب اللہ کا چاہے
گذارا بام تک کسطرح سے بے نردبان ہوگا

حواس خمسہ دوری میں کسی کے منتشر ہونگے
فراق دوستان ہمسے نصیب دشمنان ہوگا

عذاب گور سے واعظ نہایت ہی ڈراتا ہے
ہمارے ساتھ پیوند زمین کیا آسمان ہوگا

عداوت کی تو کیا حاصل نہ تھا معلوم اخوان کو
نکلکر چاہ سے یوسف عزیز کاروان ہوگا

ہوائے دہر اگر انصاف پر آئے تو سن لینا
گل و بلبل چمن میں ہون گے باہر باغبان ہوگا

نہیں معشوق سا عاشق کا کوئی دوست دنیا میں
خدا سے کون بندے پر زیادہ مہربان ہوگا

فضیلت خانۂ کعبہ کو ہے سارے مکانوں سے
کسی محبوب عالم کا یہ سنگ آستان ہوگا

غرور غصہ کیا جس نے پچھاڑا دیو کو اس نے
اسے رستم کہیں گے ہم جو ایسا پہلوان ہوگا

قدم بھاری ہمارا ہوگا سہر باغ عالم میں
وہ ٹہنی پھٹ پڑے گی جس پہ اپنا آشیان ہوگا

نہیں اسرار سے آتش یہ پتلا خاک کا خالی
یہی وہ گرد ہے جس سے سوار آخر عیان ہوگا

کمر یار سے کھینچ کر ہوئی تلوار جدا
سبگنیا ہوں سے کھڑے ہوویں گنہگار جدا

مرض عشق بھی ہے اور یہ آزار جدا
روٹھ کر عیسی سے ہوتا ہو نہیں بیمار جدا

مول لے کر ہم اسے اپنے گلے کو کاٹیں
کوئی قاتل کرے ابرو کی جو تلوار جدا

نہیں گفتار ہے عالم سے نرالی اس کی
طرز رفتار الگ بندش دستار جدا

ہاتھ گردن میں جو ڈالوں تو یہ کہتا ہے وہ گل
یارب انسان کے گلے سے رہے بیمار جدا

حق تعالی نے جو چاہا تو دکھا دے گی صنم
زلف سے پیچ تری ٹیٹھی دستار جدا

http://muftbooks.blogspot.com/

سوزش عشق سے ہووے گی نفاق انگیزی
چار عنصر کو کرے گی یہ تپ حار جدا

تنگ کرتی ہے قبا مجھکو نہایت اے گل
بند بند اس کا کرے گا یہ گنہگار جدا

شش جہت مین نہین اس روے کتابی کا نظیر
معنئ نو ہین ہر اک فقرہ مین دو چار جدا

حال دل کہنے سے گنگ ہے زبان شمع کیطرح
لب سے لب کیجیو اس بزم مین زنہار جدا

خانۂ یار کا سن رکھ یہ نشان اے قاصد
تیرے سایہ سے کھڑی ہوویگی دیوار جدا

پیشگی دل کو جو دے لے وہ اسے تحصیلے
ساری سرکارون سے ہے عشق کی سرکار جدا

بے بہا حسن کا اس کے نہ بنے گا سودا
میرے یوسف سے کھڑے ہووین خریدار جدا

ہو نہ ہمسر تری زلفون سے بنفشہ سنبل
کس کے ہر پیچ مین اکدل ہے گرفتار جدا

یہی رونا ہے جوان خانہ خراب آنکھون کا
بام سے در ہے جدا در سے ہے دیوار جدا

زندہ کو قتل کیا مردہ کو زندہ آتش
فتنۂ حشر سے ہے یار کی رفتار جدا

بھاتا ہے نہایت دلکو خط رخسار جانان کا
کھٹکے گا مجھے کانٹون مین سبزہ اس گلستان کا

روان رکھتا ہے خون آنکھون سے ہجر اک مہر تابانکا
شفق آلودہ رہتا ہے ہلال اپنے گریبان کا

یہی جو آتش حسن بتان کی گرم جوشی ہے
جلا ہندو کے مردہ کی طرح زندہ مسلمان کا

حسینون کو دیا دل جس نے اپنی جان پہ کھیلا
روا رکھتے ہین خون یہ لوگ بے تقصیر نہان کا

گریبان گیر قاتل ہونگے ہم فردائے محشر کو
ہمارا محضر خون ہے ہر اک پاٹ سکے دامان کا

لب و دندان سے تیرے لعل و گوہر کو ہے کیا نسبت
نہ وہ ہمسنگ ہے لب کا نہ وہ ہم پلہ دندان کا

خط شبرنگ حجت ہوگیا جو اس کی ظلمت پہ
دہان یار کو سمجھا مین چشمہ آب حیوان کا

لکھے ہین سرگذشت دل کے مضمون یک قلم آئین
تماشہ قتل گہ کا ہے مطالع میرے دیوان کا

بہت سے بوسے لینے سے کیا کم ارتباط اس نے
یقین ہے سیر خوری رتبہ کھو دیتی ہے مہمان کا

چھری صیاد نے حلقوم بلبل پر جو پھیری ہے
بنا ہے نخل ماتم ہر شجر میرے گلستان کا

عدم کو باز گشت روح ہے اکرو زیستی سے
ارادہ بندہ رہا ہے مصر سے یوسف کو کنعان کا

وہ جانے گا ہماری حالت دل جس نے دیکھا ہے
اشارہ ابروے پیوستہ سے برگشتہ مژگان کا

نہیں کچھ دفتر گل ہی میں لکھی سرگذشت اسکی
شہادت نامہ بلبل ہے ہر پتا گلستان کا

اٹھا دے نرگس شہلا نہ آنکھ اوپر اگر دیکھے
مرے مرزا آتش کی آنکھ میں سرمہ صفاہان کا

کیا ہے خانہ زنجیر میں جو پائے صحرا کو
ہوا ہے دوربین ہر ایک روزن سیر زندان کا

عنبریں ہیں بسکہ دل سودازدوں کے تیری زلفوں میں
ہر اک موئے رسا پر اسکے عالم ہے رگ جان کا

عظیم الشان کوئی کوئی رفیع القدر رکھتا ہے
بلند اقبال ہے تو آستانہ تیرے ایوان کا

ہوا ہے تیری خوش چشمی کا شہرا اے صنم ہر سو
عجب کیا اڑ کے پہونچے ہند تک سرمہ صفاہان کا

قلمرو حسن عالمگیر کی یہ ربع مسکون ہے
کہ وہ ہفت کشور زمین ہے تابع تیرے فرمان کا

خط نورس نے دلوائے لب جان بخش کے بوسے
دکھایا خضر نے آتش کو چشمہ آب حیوان کا

خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھیں ہوں تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

جگر خون پان کھا کر کر چکے لعل بدخشان کا
لمو ہندی جو پھیرا جاتے ہو نچھ مرجان کا

دل صد پارہ کو سودا ہے اک گیسوئے پیچان کا
نگہبان افعی سنگین ہے اس گنج شہیدان کا

خدا و پنجتن کے عشق نے اسمیں جگہ کی ہے
نگین دل پر ہے اپنے نقش ہے مہر سلیمان کا

دل اس کا ہے خیال یار اگر تشریف فرما ہو
قدم آنکھوں کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہمان کا

فتیلہ اس کا اسکی ناک میں دینا ہوئیں مجنون
مری دیوانگی دم بند کرتی ہے پری خوان کا

خیال تن پرستی چھوڑ فکر حق پرستی کر
نشان رہتا نہیں ہے نام رہجاتا ہے انسان کا

شب مہتاب میں منہ کھولکر وہ شوخ سوتا ہے
ستارہ آجکل چمکا ہوا ہے ماہ تابان کا

کہاں جاتی ہے یہ ہر چند بھاگے شوق منزل سے
ہمیں آ گے ہیں جب پیچھا کیا عمر گریزان کا

خوشا حال اس کا امداد جنون سے جو برہنہ ہے
گریبان گیر ہے کوئی نہ دامنگیر عریان کا

جمال یار نے جو نقش اپنا اسمیں بٹھلایا
دل مشتاق پر عالم ہوا یوسف کے زندان کا

معطل ہیں اطباء ان کے بیمار اچھے ہوتے ہیں
فسانہ تیرے عناب لب و سیب زنخدان کا

جبین پر اپنے افشان کو جو اس محبوب نے چھڑکا
کتابی چہرے نے نقشہ دکھایا لوح قرآن کا

بھرے رہتے ہیں مشتاقوں سے اپنے آنچل بھی
ان آنکھوں پر بھی سایہ پڑ گیا برگشتہ مژگان کا

http://muftbooks.blogspot.com/

ملال آیا اُدھر اُسکو فنا تھا دم ادھر اپنا
بلائے جان خفا ہونا ہے خوش اسلوب انسان کا

رُخِ روشن ترا جو دیکھتا ہے وہ یہ کہتا ہے
سحر کو کوئی منہ دیکھے تو ایسے مہرتابان کا

زبان سے اُسکے افسانہ دہان یار کا سُنئے
پیمبر سا کوئی ہوتا جو واقف رازِ پنہان کا

اسی سے عاشق اُس محبوب کی فریاد کرتے ہین
شکوہِ حسن عالمگیر سے ہے رتبہ سلطان کا

نشان تیرا اُن آنکھون کی محبت نے بتایا ہے
اُدھر پھر جاتے ہین ہم رُخ جدھر پھرتا ہے مژگان کا

کنوئین لبریز مین نے کر دیے ہین ایسا رویا ہون
خیال آیا ہے جو بے آبی چاہِ زنخدان کا

جھپک جانے سے اس کے بند جو ہو جاتی ہین آنکھین
یہ دھوکا برق دیتی ہے تمھارے روئے خندان کا

سنا کرتا ہون اس کو چھیڑ کر پاؤن سے مین مجنون
مری زنجیر کا نالہ ہے افسانہ بیابان کا

کتابی چہرہ کے نظارے سے آنکھین منور ہون
دلِ حباب کو کھینچے شکنجہ تیرے احسان کا

وہ بوسہ یار دیتا تھا جو دن کو رات پر ٹالا
لیا تھا صبح مین نے نام کس کنجوس انسان کا

بہار آئی ہے سائل ساغرِ مے کا ہو ساقی سے
چمن سرسبز ہین آتش کرم ہے ابرِ باران کا

رُخ و زلف پر جان کھویا کیا
اندھیرے اُجالے مین رُویا کیا

ہمیشہ لکھے وصفِ دندانِ یار
قلم اپنا مُوتی پرُویا کیا

کہون کیا ہوئی عمر کیونکر بسر
مین جاگا کیا بخت سُویا کیا

رہی سبز بے فکر کشتِ سخن
نہ جوتا کیا مین نہ بُویا کیا

برہمن کو باتون کی حسرت رہی
خدا نے بتون کو نہ گُویا کیا

مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا
وہ اشکون سے ہاتھ اپنے دھویا کیا

زنخدان سے آتش محبت رہی
کنوئین مین مجھے دل ڈبویا کیا

گوش زد جس کے تمھاری چشم کا افسانہ تھا
آ ہوئے مست اُسکی آنکھون مین سگِ دیوانہ تھا

شب جو آنکھون کو خیال گیسوئے جانانہ تھا
پنجۂ مژگان کو حکم دستِ خشک شانہ تھا

خواب مین مجھکو خیال نرگس مستانہ تھا
آنکھ کھولی تو لبالب عمر کا پیمانہ تھا

اے پری پیکر نہ جب تک میں ترا دیوانہ تھا
یہ جو روشن ہے چراغ حسن بے پروانہ تھا

حسن عالمگیر چھپ سکتا چھپائے سے نہیں
پردہ میں تو کوچہ و بازار میں افسانہ تھا

اٹھتے ہی تیرے دگرگون ہو گیا رنگ نشاط
جام خالی میکدے میں سنگ ماتم خانہ تھا

واہ رے انداز و ناز اللہ رے کبر و غرور
جان یاں جاتی رہی واں ناز معشوقانہ تھا

آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہیں
عالم ارواح میں میرے ترے یارانہ تھا

نیند اڑ جاتی جو سنتا یار میرا حال دل
خواب شیریں تلخ کر دیتا یہ وہ افسانہ تھا

تحت علم عشق کے قابل نہ تھا دونوں میں ایک
کوہکن بے مغز تھا مجنون جو تھا دیوانہ تھا

پردہ ہائے گوش تک سننے کو آجاتی ہے جان
کسقدر دلچسپ حسن یار کا افسانہ تھا

حال پر اپنے توجہ کی نظر تھی جن دنوں
آفتاب ذرہ پر در جلوۂ جانانہ تھا

جو ہر جام جہاں میں حسن کے یہ روشن ہوا
بادۂ نیرنگ سے لبریز اک پیمانہ تھا

لعل لب دونوں تھے اے محبوب لعل شب چراغ
دانت تھا جو منہ میں تیرے گوہر یکدانہ تھا

شوق ناوک افگنی کرتا تھا جب وہ شمع رو
سیکڑوں ہی تودۂ خاکستر پروانہ تھا

مصحف روئے حقیقت کی تلاوت سے کھلا
عشق معشوق مجازی ابجد طفلانہ تھا

ساقیا تعریف تیرے میکدے کی کیا کروں
سایہ کیفیت کے تھا لبریز جو پیمانہ تھا

سکہ رکھتا تھا ہر اک مینا سے میری چمک
جو ہر دل سے خنجر قاتل جوا ہر خانہ تھا

واہ ری نیرنگ سازی طلسم زندگی
محو بت آنکھیں تھیں دل اللہ کا دیوانہ تھا

سایۂ بال ہما سے سرفرازی تھی حصول
بادشاہ وقت زلفوں میں تمہارے شانہ تھا

بھول کر تجھکو کسی شکل میں کرتے یاد ہم
آشنا تھا تو سوا تیرے جو تھا بیگانہ تھا

روشنی دل میں تصور سے تھی حسن یار کی
گنج کی دولت سے مالا مال یہ ویرانہ تھا

حسن دیکھ عاشق شیدا دیے اللہ نے
ان بتوں کو لازم آتش سجدۂ شکرانہ تھا

عشق کہتے ہیں اسے سمجھے ابرو کا
صورت زخم لہو تا دم آخر تھو کا

نشہ میں کرتا ہے کام دل وحشی وہ ترک
آتش مے سے لگاتا ہے کباب آہو کا

http://muftbooks.blogspot.com/

دم فنا دیکھنے والون کے کیا کرتا ہے
سیفی عامل کا اشارہ ہے تری ابرو کا

نگہ لطف کی حسرت یہ سکھاتی ہے ہمین
ڈھونڈھیے سرمہ اُن آنکھون کے لئے جادو کا

کہتے ہین سنبل فردوس بھی شاعر اس کو
سلسلہ دور پہونچتا ہے ترے گیسو کا

رُخ پر نور کے سودے مین مسلمان ہوئے زرد
خال کافر نے لہو خشک کیا ہندو کا

اُس پری رو نے کھلایا ہے جو سُرمہ اُن مین
پتلیان آنکھون کی پتلا ہوئی ہین جادو کا

کیا کہون اُس بت چینی کی صفا کا عالم
نام کو دخل نہین سارے بدن مین مُو کا

جان لے گا مری اُس چشم سیہ کا سودا
ڈر چھلاوے کا بھی رکھتا ہے شکار آہو کا

خط پشت لب یار آنکھون مین پھر جاتا ہے
دل کو لہراتا ہے سبزہ جو کنار جو کا

مصرع قد مین ترے یون تو ہین معنی بلند
اک لطیفہ ہے یہ اُس مین کہ ہے دو پہلو کا

کیا کہون آگئی ہے نیند کس آسائش سے
ملگیا سر کو جو تکیہ ہے کسی زانو کا

سیر گلزار بہت کی نہ لگا دل بے یار
خار اُس خو کا نہ دیکھا نہ تو گل اس بو کا

سارے نخلون سے شرافت مین ہو بالا دستی
سرو شجرہ ہے مرے گل کے قد دلجو کا

مادہ ہو باد بہاری سے نہ بلبل کا دماغ
تو ہے گل پر جو پڑے سایہ تمھاری خو کا

یہی شوق آنکھون کو ہے سارے مہینے رہتا
ماہ نو دیکھ کے منھ دیکھئے اُس خوشرو کا

سر محفل نگہ اُس شوخ سے گستاخ ای شوق
چاہئے خلوت اسے وقت نہین قابو کا

فکر کے زور سے باندھا نہین جاتا آتش
ہاتھ آیا ہے جو مضمون بھی کسی بازو کا

ابدال سے ہوا نہ تو اوتاد سے ہوا
اے جذب دل جو کچھ تری امداد سے ہوا

مومن سے بہتر اُس کو سمجھتے ہین اہل دل
کافر جو پیر عشق کے ارشاد سے ہوا

گل پر شرف ترا رُخ خوشرنگ لیگیا
قد کا بلند مرتبہ شمشاد سے ہوا

زلفون کے دام دیکھ کے گل پھول جائیگا
بلبل کا سامنا نہین صیاد سے ہوا

تیرے الف سے قد نے کیا ہے جسے فقیر
مرشد وہی ہے فرقہ آزاد سے ہوا

رونا بھلا دیا مجھے ابرو کے عشق مین
خندان جو زخم تیغ کی بیداد سے ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

کس کس طرح کے ناز کئے جب ظہور عشق
حسن و جمال یار کی ایجاد سے ہوا

تیغ قضا سے جبکہ نہ دیکھا کہین بچاؤ
باہر کھڑا مین قلعۂ فولاد سے ہوا

اے موت روز حشر کرے گا نہ پھر نمود
نخل حیات قطع نہ بنیاد سے ہوا

فریادرس جو داد نہ دے اس کی تو قضا
جس نے سنا وہ عشق مری فریاد سے ہوا

سیر اپنے باغ کی بھی کرنے دی کفر نے
کار بہشت کوئی نہ شداد سے ہوا

عیسی نفس سے میرے یہ کہیو پیام بر
نسیان کا مرض ہے تری یاد سے ہوا

تیرے ہی گنج حسن کے سودے مین چند کو
شوق خرابہ کشور آباد سے ہوا

عاشق کو چاہئے قتل نہ کیونکر کرے وہ شوخ
خون بیگناہ کا نہین جلاد سے ہوا

تاکوئے یار اشک بہاکر نہ لے گئے
نیکی کا اک عمل نہ بد اولاد سے ہوا

کیا کیا گناہگار محبت کئے ہین قتل
کس کس کا سرنگون مرے جلاد سے ہوا

آتش جو بے ستون کو بنایا تو کیا کیا
شیرین کے دل مین گھر تو نہ فرہاد سے ہوا

کشتہ ہون گرم جوشی ہرجائی یار کا
مارا ہوا دل اپنا ہے فصلی بخار کا

نافہمی کی دلیل یہ تکیہ ہے دار کا
منصور پر یقین ہے مجھے نے سوار کا

بلبل کو سازوار ہو موسم بہار کا
عہد شباب مجھ کو مبارک ہو یار کا

رنگ طلائی رکھتا ہے اندام یار کا
سوے کمر کو رتبہ ہے سونے کے تار کا

پہونچا دیا عدم شب تار فراق نے
دکھلا دیا سودا ہمارے دیار کا

کرتا ہے مجھ سے الحق ایام شوخیان
پہچانتا نہین مگر آتش سوار کا

خاموشی مین بھی باقی ہے گویائی کا نشان
طوطے کا پر ہے سبزہ ہمارے مزار کا

جلوے سے روئے یار کے ہے لحد مین روشنی
ماہ چہاردہ ہے چراغ اس دیار کا

اللہ سے دعا ہے یہی عندلیب کی
گل چین کے ہاتھ کے لئے کھٹکا ہو خار کا

عاشق نگاہ ناز کے رہتا ہے سامنے
پھرتا نہین ہے تیر سے منہ اس شکار کا

کشتہ تنگ مزاجی محبوب کا ہون مین
نازک ہے سنگ شیشہ سے میرے مزار کا

http://muftbooks.blogspot.com/

اہل صفا کی قدر نہیں کرتے تیرہ روز
روشن ہے حال آئینہ سے زنگ بار کا

چلنا پڑے گا ملک عدم کو پیادہ پا
اس راہ میں نہیں ہے گذارا سوار کا

مطلب نہیں ہے عاشق یوسف سے یار کو
وہ ترک آشنا نہیں زخمی شکار کا

آتش یہ کس کی چاہ کا دم مارتے ہو تم
وہ دلربا ہے دشمن جان دوستدار کا

باغ طلسم چہرۂ رنگین ہے یار کا
رہتا ہے چار فصل میں موسم بہار کا

دامان زین چھوا ہے جو اُس شہسوار کا
ہے عرش پر دماغ ہمارے غبار کا

سودا ہوا ہے مُرغ جنون کے شکار کا
پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا

اُس بادشاہ حُسن کے در کا فقیر ہون
ظل ہما سواد ہے جس کے دیار کا

پیری مین داغ عشق نہ کیونکر عزیز ہو
بے فصل کا ثمر ہے یہ گُل بے بہار کا

وعدہ خلاف یار سے کہیو پیام بر
آنکھون کو رُوگ دیکھیے ہو انتظار کا

آتی ہے مجھکو شہر خموشان سے یہ صدا
تاریکی لحد ہے سواد اس دیار کا

فصل بہار آئی کہین قطع ہو چکے
دامن سے سلسلہ یہ گریبان کے تار کا

دست علیؑ کی ضرب کا جنبش مین ہے اثر
اُن ابروون مین معجزہ ہے ذوالفقار کا

بعد فنا ہے کوچۂ گیسو کی جستجو
سودا تو دیکھیو مرے مشت غبار کا

چلتی رہی چھُری تری اے تُرک صید پر
فوارہ چھوٹتا رہے خون شکار کا

گیسو نے قرب آئینہ روے یار سے
ڈانڈا ملا دیا ہے حلب سے تتار کا

پیچھے نہ پانون معرکۂ عشق سے ہٹے
تلوار کھا کے بوسہ لیا دست یار کا

باز آوین گے نہ مر کے بھی صورت کے عشق سے
آئینہ ہوگا سنگ ہمارے مزار کا

پھندے مین زلف یار کے جب سے پھنسا ہے دل
دیتا ہے صدمہ رُوح کو تسمہ شکار کا

بے یار داغ ہوتا ہے لالہ کو دیکھکر
آتا ہے خوش کسے یہ شگوفہ بہار کا

بیکر شراب موسم گل مین ہوا مین مست
حاصل کیا پیادہ نے رُتبہ سوار کا

اُس شمع رُو کی بعد فنا بھی ہے جستجو
ہر ذرہ اک چراغ ہے اپنے غبار کا

http://muftbooks.blogspot.com/

آتش نہ پوچھ ہجر میں اک نونہال کے
سوز درون سے حال ہے کہنہ چنار کا

کرینگے افترا شاعر قبائے یار پر کیا کیا
بندھیں گے باندھنوں اُس لٹ پٹی دستار پر کیا کیا

اندھیری رات میں ہوتے ہیں صدقے کبک اُڑ اُڑ کے
تمھارے چودھویں کے چاند سے رخسار پر کیا کیا

گیا ہوں بعد مدت کے جو میں دیوانہ صحرا میں
پڑی ہے آبلوں کی آنکھ نوکِ خار پر کیا کیا

شبِ فرقت میں اس کانِ ملاحت کے تصور نے
نمک چھڑکا ہے زخمِ دیدۂ بیدار پر کیا کیا

نہ طاؤسوں کو یہ طرزِ روش آئی نہ کبکوں کو
قدم مارا نہ کس کس نے تری رفتار پر کیا کیا

سُونگھا کر تو نے جو سیبِ ذقن اچھا کیا اُس کو
ہوا رشک اہلِ صحت کو ترے بیمار پر کیا کیا

گیا وہ ماہ جو صبحِ شبِ وصل اپنے گھر میں سے
اُداسی برسی ہے بام و در و دیوار پر کیا کیا

ہوا تجھسے نہ عشق اے حُسن کس کس کو زمانے میں
ستم تو نے کئے ہیں کافر و دیندار پر کیا کیا

بتوں پرستی وہاں کیسے کیسے رنگ لائے ہیں
لپا ہے سُرمہ تیری نرگسِ بیمار پر کیا کیا

صفا آئینہ کی وہ چہرۂ محبوب رکھتا ہے
پھسلتی ہیں نگاہیں یار کے رخسار پر کیا کیا

کمان سے دی کبھی تشبیہ ہم نے تیغ سے گاہے
کہی ہیں پھبتیاں اُس ابروئے خمدار پر کیا کیا

فنا کی جان مصری کے عوض میں زہر کھا کھا کر
موئے طوطی تری شیرینیِ گفتار پر کیا کیا

چمن میں جا کے رُویا میں جو یادِ روئے رنگیں میں
گری ہے اوس اشکوں سے مرے گلزار پر کیا کیا

مٹانے یادگاروں کو تری خنجر کے آیا تھا
مرے زخموں نے تھوکا مرہمِ زنگار پر کیا کیا

جِتانے کو جو سنگ اے ترک اُس سے تو نے گھسیٹا ہے
شہادت خواہ بھڑکے ہیں تری تلوار پر کیا کیا

رُکی واں بھی طبیعت بدگمانی سے محبت کی
چمن میں گُل سے کھٹکا ہو نہیں قربِ خار پر کیا کیا

ہوا جو گوش زد افسانہ حُسنِ یار کا آتش
ہماری رال ٹپکی شربتِ دیدار پر کیا کیا

گلوں نے کپڑے پھاڑے ہیں قبائے یار پر کیا کیا
حنا پس پس گئی ہے دستِ دیائے یار پر کیا کیا

کیے ہیں شکر کے سجدے جفائے یار پر کیا کیا
رہا ہے دل مرا راضی رضائے یار پر کیا کیا

گلے کو کاٹ کر اپنے شہیدانِ محبت نے
لہو کے گھونٹ گھونٹے ہیں خلائے یار پر کیا کیا

http://muftbooks.blogspot.com/

خیال آتا ہے اُس خوشرو کو جو صورت نمائی کا
ہوئے ہیں آئینے حیران صفائے یار پر کیا کیا

جزائے خیر دے خالق انھیں پان اور مسی نے
دکھائے رنگ لعل بے بہائے یار پر کیا کیا

کیا ہے ٹکڑے ٹکڑے آئینہ کو پیشتر ہم نے
ہوا ہے رشک صورت آشنائے یار پر کیا کیا

سمجھا رکھا ہے احوال قیامت ہم نے آنکھوں کو
بندھے گی ٹکٹکی اپنی لقائے یار پر کیا کیا

رہا مجمع ہمیشہ عاشقان بے تحمل کا
اڑے مفلس در دولت سرائے یار پر کیا کیا

کیا ہے خوش خرام ناز کا عالم جو دکھلا کر
ملیں ہیں ہم نے آنکھیں نقش پائے یار پر کیا کیا

کیا ہے اک جہان دیوانہ اسکی جامہ زیبی نے
گریبان چاک ہوتے ہیں قبائے یار پر کیا کیا

قبائے تنگ پر رکھے کلاہ کج جو دیکھا ہے
ہماری جان نکلی ہے ادائے یار پر کیا کیا

اٹھانے دی نہ آنکھ اور شب وصل اس پری رو کو
چڑھا ہے جن مری ضد سے حیائے یار پر کیا کیا

نہیں آئیگا میرے بعد شانہ کا خیال آتش
پڑینگے پیچ گیسوے رسائے یار پر کیا کیا

معاف ہووے گا جو کچھ کہ ہے قصور ہمارا
گناہ بخشے گا اللہ ہے غفور ہمارا

ترے جمال کے نظارے سے ہوئے ہیں یہ روشن
زبان جو ہو کہیں آنکھیں تو ہی نور ہمارا

عدم سے شوق تمھارا کشاں کشاں ہے لایا
کہو تو شب یہیں رہ جائیں گھر ہے دور ہمارا

اندھیری رات میں نکلے تو نور روز ہو شب میں
چراغ خانہ ہے وہ رشک شمع طور ہمارا

شراب عشق نہ اک قطرہ بھی ٹپک کے بہے گی
ہزار شیشۂ دل ہووے چور چور ہمارا

فرار کرتے ہیں صورت سے تیرے دل کی جو غم ہیں
نشاط و عیش ہمارا ہے تو سرور ہمارا

مآل کار کا دھیان آ گیا کمال ہی روئے
گذر ہوا جو کبھی جانب قبور ہمارا

سمایا دیدۂ مشتاق میں وہ غیرت یوسف
پسند کس کو کیا واہ رے شعور ہمارا

کھلا یہ آپ کی آرائش جمال سے صاحب
حنائی ہاتھوں سے خون ہوگا بے قصور ہمارا

گئے جو ذروں میں اے رشک آفتاب تو اپنے
بہت ہی مرتبہ اتنا ترے حضور ہمارا

تمھارے تکیہ سے یہ عرش پر دماغ ہے اپنا
تمھارے لطف و کرم سے ہے یہ غرور ہمارا

بہشت میں بھی نہ بے یار کے لگے گی طبیعت
مزاج پھیر سکے گا نہ حسن حور ہمارا

یہ حسن و عشق سے رسوائے عہد گر ہوئے ہم تم
گناہ اس مین تمھارا نہ کچھ قصور ہمارا

جو ساتھ چلنا ہے آتش تو باندھیے کمر اپنی
سفر زیارت کعبہ کو ہے ضرور ہمارا

مزا صیاد لوٹین گے ہمارے شعر موزون کا
نشیمن ہے قفس ہم آشیان ہے مرغ مضمون کا

رفیع القدر ہر مصرع سے ہے اپنی بیت موزون کا
نہ ایسا طاق کسریٰ تھا نہ قصر ایسا فریدون کا

چمن آئینہ ہے گل عکس ہے رخسار گلگون کا
رہا جو سرو پر چھاوان ہے تیرے قد موزون کا

تری دیوار کے سایہ کو مین سر پر سمجھتا ہون
جو دھیان آتا ہے خوش اقبالی بخت ہمایون کا

زبان سے اپنی تعریف اپنی آنکھون کی وہ کرتے ہین
لب معجز بیان سے سنتے ہین افسانہ افسون کا

کہن سالی مین بھی الفت وہی ہے نوجوانون کی
وہی عشق آج تک ہے مجھکو حسن روز افزون کا

زوال حسن مین تو لوٹ لینے دیجیے کیفیت
بہار آخر ہے چلتا دور ہے صہبائے گلگون کا

لب جان بخش کی جنبش پہ ایما ہے ان آنکھون سے
تمھارے اور اپنے فرق ہے اعجاز و افسون کا

نگہ سیری نہین مد نظر پہ غیر کے پڑتی
وہ شاعر ہون نہین جو آشنا بیگانہ مضمون کا

قرار اس کو نہین آتا ہماری بیقراری سے
زمانہ آئینہ ہے اپنے احوال دگرگون کا

سیہ شوخی سے اپنی ہو کے مہندی اس پری کی
حنا پیدا کرے گی رنگ مجھ سودائی کے خون کا

تلاش اے نوگل خندان ہے تیری جسقدر مجھکو
نہو گا اسقدر شاعر بھی جویا تازہ مضمون کا

بنایا صبح سے تا شام ان کو آئینہ رکھکر
بلا سے اس مین سودائی ہو کوئی زلف شبگون کا

محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے
زمین مین ساتھ قارون کے گڑا ہے گنج قارون کا

نشاط و عیش کا سامان ہے تجھ بن مرگ کا سامان
صدائے چنگ گولی تیر ہے آوازہ قانون کا

چمن کی سیر کو خورشید سے پہلے وہ ترک آوے
نسیم صبح سے آگے قدم ہو اسکے گلگون کا

نہایت دل مرا دیدار کا قاتل کے بھوکا ہے
قضا دکھلا چکی منہ مجھکو میرے تشنہ خون کا

گھلا دے ہڈیان سوز فراق یار جب چاہے
سگ لیلیٰ کا حق ہے استخوان ہے جو کہ مجنون کا

بنایا ہے زبس حکمت سے اپنی دست قدرت نے
وہ رخ جوش صفا سے رشک ہے قلب فلاطون کا

جنون لے چل عدم کو یان بھی گھبراتا ہے دم اپنا
کیا ہے تنگ وحشت نے ہماری عرصہ ہامون کا

http://muftbooks.blogspot.com/

مزا ملتا نہین نعمت سے اپنی بدنصیبون کو
نہ دیکھا لالۂ داغی کو اک دن نشہ افیون کا

صفا کے واسطے مسّی وہ بت دانتون مین ملتا ہے
خدا حافظ ہے آتش آبروئے درِّ مکنون کا

تری زلفون نے بل کھایا تو ہوتا
ذرا سنبل کو لہرایا تو ہوتا

رُخِ بے داغ دکھلایا تو ہوتا
گُلِ لالہ کو شرمایا تو ہوتا

چلے گا کبک کیا رفتار تیری
یہ اندازِ قدم پایا تو ہوتا

نہ کیونکر حشر ہوتا دیکھتے ہم
قیامت قد ترا لایا تو ہوتا

بجا لاتے اُسے آنکھون سے اے دوست
کبھی کچھ ہم سے فرمایا تو ہوتا

تری صورت سے ہنسنا تھا نہ لازم
گلون نے مُنھ کو بنوایا تو ہوتا

اکڑنا بھول جاتے سرو و شمشاد
یہ قد بوٹا سا دکھلایا تو ہوتا

کہے جاتے وہ سُنتے یا نہ سُنتے
زبان تک حالِ دل آیا تو ہوتا

صنوبر سے جو کرتا قد کشی تو
نہ گڑ جاتا تو پچھتایا تو ہوتا

سمجھتا یا نہ اے آتش سمجھتا
دلِ مضطر کو سمجھایا تو ہوتا

سامنا تجھسے جو اے ناوک فگن ہو جائیگا
چوکڑی کو بھول کر تو وہ ہرن ہو جائیگا

نام تیرا حسن کو ورد اے گلبدن ہو جائیگا
غنچۂ گُل کی طرح خوشبو دہن ہو جائے گا

موسمِ گل مین بدن کو کپڑے پھاڑے کھائینگے
دھجیان لینے کے قابل پیرہن ہو جائیگا

تیرے آنے کی چمن مین ہوگی ہر گل کو خوشی
سُرخ تر لالہ سے رنگِ یاسمن ہو جائیگا

حُسن کا عالم دکھا دے گی مجھے سیرِ چمن
چشمِ نرگس گوشِ گل غنچہ دہن ہو جائیگا

عشقِ شیرین مین عبث دونون کو ہے آپس مین رشک
کوہکن خسرو نہ خسرو کوہکن ہو جائے گا

خلعتِ شاہی نہین اے بوالہوس تشریفِ عشق
جسنے پہنا اُس کو یہ جامہ کفن ہو جائیگا

بعدِ مردن بھی رہے گا شوقِ عریانی مجھے
رُوح کو جسمِ مثالی پیرہن ہو جائیگا

ہمکنار اک دن مری تمثال ہو کے یار سے
آئینہ جوشِ صفا سے وہ بدن ہو جائیگا

http://muftbooks.blogspot.com/

پھاڑ کر پیوند مین مجنون کرونگا ہر برس
پیرہن درویش کا دلق کہن ہو جائے گا

چشم کے چشمون مین اُنکا اتفاق اچھا نہین
اشک کے قطرون سے دریا موجزن ہو جائیگا

موت کے آنے کی ہوگی اسقدر شادی مجھے
چھٹ کے اُتریگا شکنجہ پیرہن ہو جائیگا

روئے بت پر آنکھ میری طرح رغبت کی نڈال
سامنا قصاب کا اُسے برہمن ہوجائے گا

سکۂ داغ وفا اکدن مرے کام آئین گے
عشق کے بازار مین ان کا چلن ہوجائے گا

مدعی کیا تشنۂ دیدار ہووین گے ترے
آب زہرہ دیکھ کر چاہِ ذقن ہوجائیگا

چار دن ہے گرم بازار شباب اے نونہال
کوڑیون کے مول یہ سیب ذقن ہوجائیگا

شاعرون کے کہنے پر اترانہ اے گیسوئے یار
عنبر سارا نہ تو مشک ختن ہوجائیگا

خط کے آنے کی خبر تھی روئے رنگین پر کسے
کیا سمجھتا تھا مین خارستان چمن ہوجائیگا

دختر رز ہوگی حلقے مین ہمارے بے نقاب
خلوتی کو اشتیاق انجمن ہوجائیگا

دم فنا اپنا کرے گا کوہکن سر پھوڑ کر
غمزۂ شیرین فریب پیرزن ہوجائیگا

ہر گھڑی ہر دم ترقی ہے جمال یار کو
رُوح سے بہتر لطافت مین بدن ہوجائیگا

وجد ہوگا ہر شجر کو دیکھ کر اسکی بہار
لالۂ غربت مرا داغ وطن ہوجائے گا

دم مین دم جبتک ہے چھٹنے کا نہین مین یار سے
میرے اُس کے اتفاق رُوح و تن ہوجائیگا

قفل بے مفتاح کا عالم کرے گی خامشی
مثل ماہی بے زبان اپنا دہن ہوجائیگا

منزل مقصود دکھلاوے گی توفیق ازل
دوست دشمن ہون گے رہبر راہزن ہوجائیگا

یار مہمان ہوگا آتش وصل کی شب آئیگی
خانۂ شادی مرا بیت الحزن ہوجائے گا

ہلال عید ہے بے یار جانی نعل ماتم کا
نہین ہے غرۂ شوال عشرہ ہے محرم کا

نہ رکھی دولت دنیا کی خواہش خاکساری نے
خدا نے کر دیا حاکم مجھے اکسیر اعظم کا

تصور یار کے دندان کا ہیرے کا نگینہ ہے
ہماری آنکھ کا حلقہ جو ہے حلقہ ہے خاتم کا

حیا سے حسن کی عفت کو لعل یار سے پوچھو
مسیحا سا ہے شاہد پاکدامانی مریم کا

شکستون پر شکستین چوٹ پر کھائی ہے چوٹ سینے
کھلونا ہے ہمارا دل تری طفلی کے عالم کا

http://muftbooks.blogspot.com/

تصور سے اسے ایوان دل میں میں لگاؤں گا
صفا سے پیکر یار آئینہ ہے قد آدم کا

جنازہ ہو چکا تیار اے سرو رواں اپنا
شگوفہ پھولنا باقی رہا ہے نخل ماتم کا

ہوائے فصل گل بھڑکا رہی ہے آتش گل کو
چمن میں کر رہا کار روغن آب شبنم کا

خموشی قتل کرتی ہے صنم للہ گویا ہو
لب جاں بخش پر ہوتا ہے شک عیسیٰؑ ہیدم کا

ہوا ہوں مو سے لاغر میں پڑے ہیں آنکھوں میں حلقے
پریشاں کر رہا ہے حال سودا زلف پُرخم کا

پری لانے سے ہوگی دیو کے زیر نگیں کشور
تکلف ہے تو انگشت سلیماں میں ہے خاتم کا

تصرف

چمن میں جا نکلتا ہوں جو بے اس حور جنت کے
حرارہ آتش گل لاتی ہے نار جہنم کا

عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اڑتا ہے
نگاہ خشمگیں کرتی ہے زہرہ آب رستم کا

بلائے جان ہوا تیرا بگاڑ اے مایۂ شادی
بنایا کاہشوں نے ہجر کی پتلا مجھے غم کا

وہ بت بھی راہ مولا دے اگر بوسے تو بہتر ہے
سخاوت سے زمانے میں ہے ذکر خیر حاتم کا

تری ابرو کا دل اے ترک کشتہ ہو زہے طالع
خوشا حال اُس کا جو چور زنگ ہوا اس تیغ خوش خم کا

فقیری نے دیا ہے رتبۂ اعلیٰ بادشاہی سے
دو عالم میں مرا دل ہے جہاں میں جام تھا جم کا

بھر آیا زخم دل منہ چومنے سے یار جانی کے
نہ تھا معلوم شہد لب اثر رکھتا ہے مرہم کا

نگاہ زہر آلودہ سے انکا یہ اشارہ ہے
کہاں تریاق سے تصفیہ ہو سکتا ہے اس سم کا

ترے در کی فقیری کو شرف ہے بادشاہی پر
گواہ اس قول کا ہے حال ابراہیم ادہم کا

کف افسوس مل مل کر گریباں چاک کرتا ہوں
خیال آتا ہے اے رشک پری جب تیری محرم کا

لہو پانی کیا ہے شوق نے اس کعبہ کو کے
ہمارے دیدہ تر پر ہے عالم چاہ زمزم کا

زباں پاک اگر پیدا کرے انسان ہے آتش
ہر اک نام الٰہی میں اثر ہے اسم اعظم کا

مر گئے پر نہ اثر حب شفا کا دیکھا
درد مندوں نے ترے منہ نہ دوا کا دیکھا

تیرے پھرتے ہی اداسی سی چمن پر چھائی
رنگ بے رنگ گلستاں کی ہوا کا دیکھا

گورے منہ کی ترے یاد آئی سنہری افشاں
لوح سیمیں پہ اگر کام طلا کا دیکھا

سامنے آئینہ رکھتے تو غش آ جاتا
تم نے انداز نہیں اپنی ادا کا دیکھا

دست و پا یار کے چومون گا یہ تحفہ دیکھو
نوچتا ہون جو کہین پیڑ حنا کا دیکھا

نازِ معشوق سے غمزہ مین زیادہ نکلی
آئی جب راستہ برسون ہی قضا کا دیکھا

جامہ زیبی ترے اندام کے اوپر ہوئی ختم
تجھکو پہنا کے جو انداز قبا کا دیکھا

تیری درگاہ کا اللہ رے جلال اے شہ حسن
عرش پر ہم نے دماغ اُس کے گدا کا دیکھا

پھانسی دینے مین احبا کے نہ کوتاہی کی
حوصلہ ہم نے تری زلف رسا کا دیکھا

اے شہ حسن کبھی دھوپ مین نکلا ہے جو تو
سر کے اوپر ترے سایہ بھی ہما کا دیکھا

پھر گئین آنکھین ہماری طرف کوچۂ یار
جانبِ کعبہ جو رُخ قبلہ نما کا دیکھا

ہر ستارے سے لڑی آنکھ ہر اک گُل سونگھا
تھا تماشا جو کچھ اس ارض و سما کا دیکھا

ذرہ کی طرح سے ہم نے بھی لڑائین آنکھین
رُخ جب اپنی طرف اُس مہر لقا کا دیکھا

جوہر لوح کئے نشۂ مے نے روشن
ٹوٹتے ہمنے طلسم اُن کی حیا کا دیکھا

سیر بتخانہ کی جب تک کہ نہ کی تھی ہم نے
کارخانہ ہی نہ تھا شان خدا کا دیکھا

سرو و شمشاد و صنوبر کو نہین کچھ نسبت
قد بالا کو ترے ہم نے بلا کا دیکھا

التجا کرتا ہون اللہ سے وصل بت کی
ہاتھ اُٹھائے جو محل مین نے دعا کا دیکھا

روئے گل دیدۂ بلبل سے گرا ای محبوب
رنگ مہندی سے جو تیرے کف پا کا دیکھا

جھلکے یاقوتی لب کو ترے بیخود ہوئے ہم
نشۂ معجون مین نے ہوش ربا کا دیکھا

کوئے قاتل کا تماشا اُسے دکھلا آتش
گرم حس نے نہ ہو بازار فنا کا دیکھا

سودے مین ترے دھیان نہین سود و زیان کا
مطلق جو کس و بیش ہوا رزان و گران کا

دل سے یہ دم فکر ہے قول اپنی زبان کا
بے خون جگر کھائے نہین لطف بیان کا

نقدون سے تو سودا نگیا حسن بتان کا
دانتون سے مگر کاٹنا باقی ہے زبان کا

عقدہ کھلے اس گُل کے جو غنچہ سے دہان کا
موہوم سمجھتا ہون تصور اپنے گمان کا

شک ہے کمر یار کے اوپر رگِ جان کا
کیسی رگ گل رشتۂ باریک کہان کا

سمجھے تمنے شب وصل مین کس واسطے ڈھاٹا
بیجا نہ کرو ناز یہ غمزہ ہے کہان کا

http://muftbooks.blogspot.com/

تشبیہ نئی دون ترے گیسوئے رسا کو
اترا ہوا چلّہ کہون ابرو کی کمان کا

لہرا کے نہ الجھے مژۂ یار سے گیسو
سوزن نہین دے سکتی ہے زنجیر کا ٹانکا

اک ترک کے ابرو کے اشارے کا ہون بندہ
درکار مرے گوش مین ہے حلقہ کمان کا

فرقت مین تری صبر نہین ہونے کا مجھسے
بوجھ اٹھے گا سینے سے نہ اس سنگ گران کا

قد سرو ہین رخسارے ہین گل آنکھین ہین نرگس
رفتار مین عالم ہے ترے باغ رزان کا

تفتیش جو کرتے ہین مرے حالت دل کی
در پردہ پتہ پوچھتے ہین تیرے مکان کا

سودا زدون کی طرح کیا کرتے ہین باتین
بے مقصد گذارا نہین اب اپنی زبان کا

پرسان جو ترے حسن کے عالم کا ہے تجھسے
مشتاق ہے موسیٰ سے تجلی کے بیان کا

اک آبلہ پک پک کے خوشی سی ہوئی ہے
کیا شعر کہون قافیہ ہے تنگ زبان کا

زیبندہ سخن گوئیون مین ہے خواجگی ہم کو
ہے لطف بیان نام غلام اپنی زبان کا

غنچہ نہ دہن ہے نہ رگ گل وہ کمر ہے
اندیشۂ باطل ہے ترے وہم و گمان کا

پیری مین بھی دل سے نہ مٹے داغ محبت
گل صبح کو بھی ہو نہ چراغ اپنے مکان کا

رخ پھیر لیا بوسہ طلب کرتے ہی ہم سے
کیا حوصلہ ہے تنگ ترے تنگ دہان کا

کھودی گئی کوچہ مین ترے قبر ہماری
دروازہ کھلا اپنے لئے باغ جنان کا

طوفان نہ کرائے گل مجھے ہنس ہنس کے نہ رلوا
بھاری ہے چمن پر قدم اس آب روان کا

بے مثل ہے یکتا ہے جو تصویر ہے اس کی
کھینچا ہوا کس کا یہ مرقع ہے جہان کا

دنیا کے خرابے مین نہ گھر جس نے بنایا
جنت مین نہ نکلے گا جواب اسکے مکان کا

لطف دو جہان حسن سے ہے یار مین میرے
چہرہ ہے پری کا تو بدن حور جنان کا

جان بر ہو کوئی عشق کے آزار سے کیونکر
آخر مین دق اول مین مرض ہے خفقان کا

بنیاد فسادون کی ہے آغاز سے اس کے
انجام قیامت ہے جہان گذران کا

پیری مین جوانی کے کہان چھچلے آتش
اب اپنی غزل خوانی ہے غل برگ خزان کا

سر سے حاضر منقبت مین بے تامل ہو گیا
مدح حیدر سے کمیت خامہ دلدل ہو گیا

زلفِ پیچاں سے پریشاں حال سنبل ہو گیا / گُل ترے آگے چراغ لالہ و گل ہو گیا

جام بھرتے بھرتے خالی شیشۂ مل ہو گیا / مجلس جمشید برہم ہو چکی قُل ہو گیا

انتہائے شوق ہے اب صبر کی طاقت کہاں / ابتدائے عشق میں چندے تحمل ہو گیا

لے لیا جس نونہال حُسن نے بوسہ دیا / رزق اپنا میوۂ باغ توکل ہو گیا

کون ہے جو اُس کی جانب کو کھنچا جاتا نہیں / حُسن کی دولت سے وہ بت مرجع کل ہو گیا

نور شمع و رنگ گل دیکھا جو روئے یار میں / گاہ پروانہ بنا میں گاہ بلبل ہو گیا

مرغ دل مارا پڑا چشم سیاہ یار سے / پنجۂ مژگاں اُسے شاہیں کا چنگل ہو گیا

تو نے رکھوائی جو کاکل اے بت بالا بلند / طرۂ شمشاد باغ حُسن سنبل ہو گیا

جب وہ شاہ حُسن نکلا گرد و پیش اُس کے ہو / عشقبازوں سے سواری کا تجمل ہو گیا

کافروں کو زلف کے زنار سے پھانسی ملی / مومنین کا مصحف رُو سے ترے قُل ہو گیا

تیرے آنے کی خوشی نے کر دیا یہ رنگ سُرخ / ٹھیک بلبل کے بدن پر جامۂ گُل ہو گیا

بے تکلف بند کھولوں گا قبائے یار کے / جامہ سے باہر جو شوق بے تامل ہو گیا

بسکہ انگشتِ حنائی میں رہا تھا مدتوں / لالۂ بیداغ چھلّے کا ترے گُل ہو گیا

بڑھتے بڑھتے تا کمر پہونچے وہ موئے مشک بو / رفتہ رفتہ مغز سر سودائے کاکل ہو گیا

جوش پر آیا جو ہجر یار میں دریائے اشک / تہ ہوا سطحہ زمیں کا آسماں پل ہو گیا

خط نکلنے پر صفا چاہے جو یار آتش کہاں / صاف ہونے میں ہمارے اب تامل ہو گیا

ہاتھ سے تیرے ہی لکھی ہے جو اے قاتل قضا / زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی رضینا بالقضا

زندگی میں کر دیا ہے مجھکو مردہ عشق نے / میری قبض روح کو آتی ہے لا حاصل قضا

خواب غفلت میں نہ کھو ہنگام پیری اگان / چونک ہوتی ہے نماز صبح اے غافل قضا

دل نہ دوں گا پیشتر سے دیکھ چکا ہوں یار کو / جان حاضر ہے جو مجھسے ہوتی ہے سائل قضا

بیگنہ جلاد سے پھروائی گردن پر چھری / کر چکی تیرے شہیدوں میں ہمیں داخل قضا

بزم دنیا سے اٹھاتی ہے تو غم اس کا نہیں / عالم ارواح کی دکھلائے گی محفل قضا

http://muftbooks.blogspot.com/

عشق کا صدمہ نہین اُٹھ سکنے کا معشوق سے
پہلے مجنون سے کرے گی لیلی محمل قضا

عاشق حسن عیان سنتی ہے برسون سے مجھے
دق کرے گی خون تھکوا کر بنے گی سل قضا

نزع کی ایذا سے ہو جاویگی اک دم مین نجات
سہل کر دے گا خدا ہر چند ہو مشکل قضا

مین اُسے بھولا ہوا ہون وہ مجھے بھولی نہین
مین تو غافل ہون مگر مجھسے نہین غافل قضا

پاس اپنے وعدے کے اوپر سمجھتا ہون اسے
دور ہو ہر چند مجھسے سیکڑون منزل قضا

حسن سے اک شمع رو محبوب کے ہو دل کو عشق
مثل پروانہ سمجھتا ہون سر محفل قضا

آجکل ہونا ہے سوز عشق سے جل جلکے خاک
کھیلتی ہے شمع سان سر پر ترے ایدل قضا

پھر قفص روح آتش چور بنکر آئے گی
عشق بازی مین اگر سمجھی مقبضن کامل قضا

طرہ اُسے جو حسن دل آزار نے کیا
اندھیر گیسوئے سیہ یار نے کیا

گل سے جو سامنا ترے رخسار نے کیا
مژگان نے وہ کیا کہ جو کچھ خار نے کیا

نازو ادا کو ترک مرے یار نے کیا
غمزہ نیا یہ ترک ستمگار نے کیا

افشان سے کشتہ ابروئے خمدار نے کیا
جوہر سے کام یار کی تلوار نے کیا

قامت تری دلیل قیامت کی ہو گئی
کام آفتاب حشر کا رخسار نے کیا

میری نگہ کے رشک سے روزن کو جادی
رخنہ یہ قصر یار کی دیوار نے کیا

سودائے زلف مین مجھے آیا خیال رخ
مشتاق روشنی کا شب تار نے کیا

حسرت ہی بوسۂ لب شیرین کی رہ گئی
میٹھا نہ منھ کو تیرے نمک خوار نے کیا

فرصت ملی نہ گریہ سے اک لحظہ عشق مین
پانی مرے لہو کو اس آزار نے کیا

سیماب کی طرح سے شگفتہ ہوا مزاج
اکسیر مجھکو میرے خریدار نے کیا

قدمین تو کر چکا تھا وہ احمق برابری
مجبور سرو کو تری رفتار نے کیا

حیرت سے پا شل ہوئے روزن کو دیکھکر
دیوار ہم کو یار کی دیوار نے کیا

پتھر کے آگے سجدہ کیا تونے برہمن
کافر مجھے ترے بت پندار نے کیا

کاوش مژہ نے کی رخ دلبر کی دید مین
پائے نگاہ سے بھی خلش خار نے کیا

http://muftbooks.blogspot.com/

عاشق کی طرح مین جو لگا کرنے بندگی
آزاد داغ دے کے خریدار نے کیا

اعجاز کا عجب لب جان بخش سے نہین
پیغمبر اُس کو مصحف رخسار نے کیا

طرّہ کی طرح سے دل عاشق کو پیچ مین
کس کس لپیٹ سے تری دستار نے کیا

آنکھون کو بند کرکے تصور مین باغ کے
گلشن قفس کو مرغ گرفتار نے کیا

نالان ہوا مین اُس رخ رنگین کو دیکھکر
بلبل مجھے نظارۂ گلزار نے کیا

ہکّا کے مجھسے بات جو اُس دلربا نے کی
کس حسن سے ادا اُسے تکرار نے کیا

اُٹھا اُدھر نقاب تو پردے پڑے اِدھر
آنکھون کو بند جلوۂ دیدار نے کیا

لذت کو ترک کر تو ہو دنیا کا رنج دور
پرہیز بھی دوا ہے جو بیمار نے کیا

نا صاف آئینہ ہو تو بدتر ہے سنگ سے
روشن یہ حال ہم کو جلاکار نے کیا

حلقہ کی ناف یار کے تعریف کیا کرون
گول ایسا دائرہ نہین پرکار نے کیا

دیوان حسن یار کی آتش جو سیر کی
دیوانہ بیت ابرو خمدار نے کیا

ہشیاری رنج دیتی ہے قید فرنگ کا
دیوانگی نشانہ بناتی ہے سنگ کا

سودائی ہے جو تیرے خط سبز رنگ کا
رہتا ہے اس کو آٹھ پہر نشہ بنگ کا

اللہ رے دماغ بت شوخ و شنگ کا
نازک مزاج شیشہ سے پتلا ہے سنگ کا

دریائے حسن چہرہ ہے اُس شوخ و شنگ کا
مژگان نہین ہے اژدہ ہے پشت نہنگ کا

کلمہ پڑھین کے دونون مرے خانہ جنگ کا
زاغ کمان ہوا اس مین کہ طوطہ تفنگ کا

مہمان بہار باغ ہے دو چار روز کی
چندے ہے دور دور شراب فرنگ کا

غیرت کا کوئے عشق و جنون مین گذر نہین
ہوتا ہے تنگ حوصلہ یان عار و ننگ کا

صوفی ہین دور جام ہے جوش بہار ہے
خرقے مین اور داغ ہے لالہ رنگ کا

اے بت خدا کے واسطے دل کو نہ سخت کر
اس کعبہ مین ضرور نہین فرش سنگ کا

معجون آب و گل ہی سے رہتے ہین مست ہم
کس کو دماغ ہے مئے یاقوت رنگ کا

سنتا ہون تختہ پھولا ہے نرگس کا باغ مین
آنکھین لڑا لیے جو ارادہ ہو جنگ کا

http://muftbooks.blogspot.com/

مرغ چمن کے نالون سے ہے یہ صدا بلند
قابل ہے دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا

رتبہ ہے پست تخت سلیمان کا اے پری
پایہ بہت بلند ہے تیرے پلنگ کا

وحدت پسند ہے تو زمانے سے کر گریز
یک رنگ آشنا نہین ہوتا دو رنگ کا

تیار رہتی ہین صف مژگان کی پلٹنین
رخسار یار ہے کہ جزیرہ فرنگ کا

چھڑدن سے کم نہین شرر آہ آتشین
طاؤس آسمان ہو شکار اس تفنگ کا

زور کمان ہے ابروِ خمدار یار مین
موئے مژہ مین توڑ ہے تیر خدنگ کا

رخسار صاف چاہیے نظارہ کے لئے
آئینہ ہو حلب کا وہ یا ہو فرنگ کا

وہ چشم گھات مین دل پر داغ کے نہین
آہو کو ہے ارادہ شکار پلنگ کا

بعد فنا بھی رنگ طبیعت نجائیگا
تربت سے میری پیڑ اُگے گا پتنگ کا

یوسف کے حسن کے ہین وہ جو کاروان ہین مست
نالہ سرود کا ہے انھین شور زنگ کا

ساقی نہ قطع سلسلہ دور جام ہو
مطرب نہ تار ٹوٹے اب آواز چنگ کا

جو مصقلی دو ابروِ خمدار یار سے
دھبا لگا نہ آئینہ رُخ کو زنگ کا

میری طرح ہوئی ہو نہ بیمار چشم یار
کھلتا نہین سبب کچھ اجل کے درنگ کا

اس گنبد سپہر کو مین کیا کرون گا یار
آتش ہمیشہ رنج رہا گور تنگ کا

مس کیا عجب طلا اگر اکسیر سے ہوا
کم ہے جو کچھ کہ صاحب تاثیر سے ہوا

قابو مین یار عشق کی تاثیر سے ہوا
کیا حسن اتفاق یہ تدبیر سے ہوا

دل تنگ چھٹکے زلف گرہ گیر سے ہوا
سودا نکل کے خانۂ زنجیر سے ہوا

بے یار غم مغنی کی تحریر سے ہوا
کانون مین درد چنگ کی تقریر سے ہوا

مردان عشق زلف کے پھندے مین پھنس گئے
شیر دن کو سلسلہ تری زنجیر سے ہوا

دکھلائی شان طالع بیدار حسن نے
یوسف عزیز خواب کی تعبیر سے ہوا

شداد کو خدا سے نہ کرنی تھی ہمسری
دوزخ مین گھر بہشت کی تعمیر سے ہوا

گرمی جو کی مقابلہ مین روئے یار نے
خورشید سرد قرص تباشیر سے ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

جھڑنے لگے جو منھ سے اُس آرام جان کے پھول
دل باغ باغ یار کی تقریر سے ہوا

دنیا سے بے نیاز قیامت نے کر دیا
اکسیر کا جو کام تھا اکسیر سے ہوا

مارا نگاہِ ناز سے اُس ترک نے اُسے
استادہ جو کہ فاصلۂ تیر سے ہوا

آئینۂ خیال کو منظور تو رہا
جب سامنا ہوا تری تصویر سے ہوا

وحشت ہوئی تصور رخسار یار سے
دیوانہ آفتاب کی تسخیر سے ہوا

خمخانۂ حدوث مین مست قدیم ہون
طفلی مین مجھکو نشۂ مے شیر سے ہوا

اچھا کیا فلک نے جو رکھا مجھے علیل
بہتر ہوا جو مصلحت پیر سے ہوا

مارا پڑا مین جنبشِ ابرو سے بے گناہ
رتبہ شہید کا تری شمشیر سے ہوا

یاد آئی زلفِ یار جو سنبل کو دیکھکر
گلزار تنگ حلقۂ زنجیر سے ہوا

بھڑکا کیا مرقع عالم کے حسن پر
ہر روز عشق اک نئی تصویر سے ہوا

آغازِ خط کا زلفِ مسلسل سبب ہوئی
انبوہ مور دانۂ زنجیر سے ہوا

اُس نوجوان کا ناز یہ کہتا ہے کیجئے
وہ ظلم جو فلک کے ہنو پیر سے ہوا

زندان مین اُس پری کا جو آیا کبھی خیال
کارِ سپند دانۂ زنجیر سے ہوا

حسن آڑے آگیا مرے بخشا کریم نے
شایان عفو عشق کی تقصیر سے ہوا

اے پیر عقل پھر نہین آتش ترا مرید
تقدیر کے خلاف جو تدبیر سے ہوا

بیابان کو بھی ہنگام جنون مین سیر کر دیکھا
سر شوریدہ کو پائے غزالان پر بھی دھر دیکھا

تجھے موجود پایا یار جسکو جلوہ گر دیکھا
ترا دیدار آنکھون کو جو تھا مد نظر دیکھا

تری مستانہ آنکھون کی نہ گردش کا اثر دیکھا
مے گلرنگ سے سو سو طرح پیمانہ بھر دیکھا

تمھارے روبرو پھیکا رخ شمس و قمر دیکھا
وہ نان بے نمک پایا یہ شیر بے شکر دیکھا

سوادِ گیسوے مشکین مین ظلمت شام کی پائی
بیاض گردن محبوب مین نور سحر دیکھا

محبت مین مزا ملتا ہے ایذا مین اُٹھانے سے
اُسی کو ہنسے پایا جو حسین بیداد گر دیکھا

مسافر ہی نظر آیا نظر آیا جو دنیا مین
جسے دیکھا اُسے آلودہ گرد سفر دیکھا

دل سوزاں کی حالت سینہ سوزاں میں یاد آئی
کسی مجمر میں ہمنے عود کو جلتے اگر دیکھا

خریدار محبت آئے بھی بازار عالم میں
وہی سودا کیا ہمنے کہ جس میں دردسر دیکھا

نیا غمزہ کیا صیاد نے اپنے اسیروں سے
کیا آزاد اُسے جس مرغ کو بے بال و پر دیکھا

حلاوت سے نہیں اک ذرہ موجودات کا خالی
گرہ میں قند کو باندھے ہوئے ہر نیشکر دیکھا

ہوئے ہیں کیا سمجھکر پرن فانوس سے باہر
مگر شمعوں نے پروانوں کو بھی بے بال و پر دیکھا

بھری نیت نہ ہرگز لاکھ کھایا مجھکو بے صرفہ
فراق یار سا کوئی نہیں جوع البقر دیکھا

خدا کی شان اے بت جلوہ گر ہے حسن سے تیرے
تجلی طور پر دیکھی جو تجھکو بام پر دیکھا

جگر خوں ہوگیا بدگو کا اپنے چپکے رہنے سے
خموشی میں بھی مظلوموں کے نالے کا اثر دیکھا

خبر اک دن نہ لی پوچھا نہ حال اپنے فقیروں کا
وہ شاہ حسن ہمنے بادشاہ بے خبر دیکھا

یہ مستغرق تصور میں ہوئیں اُس طاق ابرو کی
پھریں اپنی نگاہیں جسطرف کعبہ اُدھر دیکھا

تڑپتے دیکھکر مجھکو کہا ہنس کر یہ اُس بت نے
خدا کے دوست کو رنج و الم میں بیشتر دیکھا

فراق یار میں جب عشق نے مجھکو ٹٹولا ہے
جو دل فولاد کا پایا تو پتھر کا جگر دیکھا

بدخشاں دمیں چھپا تا لگائے غوطے دریا میں
نہ لب سا لعل اے آتش نہ دنداں سا گہر دیکھا

کھینچے جو رنگ عاشق کو نگاہ ناز کا
دیکھ لینا شرط ہے شمشیر خانہ ساز کا

صوفیوں کو وجد میں لاتا ہے نغمہ ساز کا
شبہہ ہو جاتا ہے پردے سے تری آواز کا

یہ اشارہ سمجھے ہے اُن کی نگاہ ناز کا
دیکھ تو تیر قضا ہوتا ہے اس انداز کا

گفتگو بڑھ جائے گی تقریر عیسی نے جو کی
وہ لب جاں بخش بھی دم بھرتے ہیں اعجاز کا

پڑگئے سوراخ دل میں گفتگو سے یار سے
بے کنایہ کے نہیں اک قول اُس طناز کا

زندہ اُن آنکھوں کے کشتے کو نہ وہ لب کر سکے
اس فسوں پر زور چلسکتا نہیں اعجاز کا

روح قالب سے جدا کرتا ہے قالب روح سے
ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے یہ تیرے ناز کا

سرمہ ہو جاتا ہے جل کر آتش سودا سے یا س
دیکھنے والا تری چشم فسوں پرداز کا

بھر پایانی عاشق ہوتی ہے شوق خرام
سور ہے خلخال پائے یار کی آواز کا

http://muftbooks.blogspot.com/

منھ سے بیدل کے اشارے سے نکلتا کچھ نہین — مثل نے محتاج ہے اپنا دہن دمساز کا
حیرت آنکھون کو ہے نظارہ مین اس محبوب کے — یہ نہین کھلتا کہ دل کشتہ ہے کس انداز کا
یہ اشارہ کر رہی ہے ابروِ خمدار یار — کام منھ چڑھنا ہے اس تلوار کے جانباز کا
اے زبان کیجیو نہ شرح حالت دلکا خیال — منکشف ہونا نہین بہتر ہے مخفی راز کا
غیبت عاشق کے سننے کا دماغ مجکو نہین — بند ہو جاتا ہے پیش یار دم غماز کا
کاٹ کر پر مطمئن صیاد بے پروا نہ ہو — روح بلبل کی ارادہ رکھتی ہے پرواز کا
کھینچ دیتا ہے شبیہ شعر کا خاکا خیال — فکر رنگین کام اس پر کرتی ہے پرداز کا

بندش الفاظ جڑنے سے نگون کے کم نہین
شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا

بلائے جان مجھے ہر ایک خوش جمال ہوا — چھری جو تیز ہوئی پہلے مین حلال ہوا
گرو ہوا تو اسے چھوٹنا محال ہوا — دل غریب مرا مفلسون کا مال ہوا
کمی نہین تری درگاہ مین کسی شے کی — وہی ملا ہے جو محتاج کا سوال ہوا
دکھا کے چہرۂ روشن وہ کہتے ہین سر شام — وہ آفتاب نہین ہے جسے زوال ہوا
دکھا نہ دل کو صنم اتحاد رکھتا ہون — مجھے ملال ہوا تو تجھے ملال ہوا
سجھایا آنکھون نے وہ رخ تلاش مضمون مین — خیال یار مرا شعر کا خیال ہوا
ترے شہید کے جب کفن مین ای قاتل — گلال سے بھی ہے رنگ عبیر لال ہوا
بلند خاک نشینی نے قدر کی میری — عروج مجھکو ہوا جب کہ پائمال ہوا
غضب مین یار کے شان کرم نظر آئی — بنا یا سرو چراغان جسے نہال ہوا
یقین ہے دیکھیے صوفی تو دم نکل جاتا — ہمارے وجد کے عالم مین ہے جو حال ہوا
وہ ناتوان تھا ارادہ کیا جو کھانے کا — غم فراق کے دانتون مین مین خلال ہوا
کیا ہے زار یہ تیری کمر کے سودے نے — پڑا جو عکس مرا آئینہ مین بال ہوا
دکھائی تھی نہ تجھین چشم سرمگین اپنی — نگاہ ناز سے وحشت زدہ غزال ہوا
دہان یار کے بوسہ کی دل نے رغبت کی — خیال خام کیا طالب محال ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

رہا بہار و خزان مین یہ حال سودے کا
بڑھا تو زلف ہوا گھٹ گیا تو خال ہوا

جنون مین عالم طفلی کی بادشاہت کی
کھلونا آنکھون مین اپنی ہر اک غزال ہوا

شنا جمیل بھی تیرا جو نام اے محبوب
ہزار جان سے دل بندہ جمال ہوا

لکھا ہے عاشقون مین اپنے تو نے جسکا نام
پھر اُسکا چہرہ نہین عمر بھر بحال ہوا

گنہ کسی نے کیا تھر تھرایا دل اپنا
عرق عرق ہوئے ہم جسکو انفعال ہوا

ترے دہان و کمر کا جو ذکر آیا یار
گمان و وہم کو کیا کیا نہ احتمال ہوا

کمال کونسا ہے وہ جسے زوال نہین
ہزار شکر کہ مجھکو نہ کچھ کمال ہوا

تمھاری ابروئے کج کا تھا دوج کا دھوکا
سیاہ ہوتا اگر عید کا ہلال ہوا

دیا جو رنج ترے عشق نے تو راحت تھی
فراق تلخ تو شیرین مجھے وصال ہوا

وہی ہے لوح شکست طلسم جسم آتش
جب اعتدال عناصر مین اختلال ہوا

وحشت نے ہمین جبکہ گلستان سے نکالا
غیرت نے قدم پھر نہ بیابان سے نکالا

ہاتھون نے جو مہندی کو گلستان سے نکالا
سُرمہ کو اُن آنکھون نے صفاہان سے نکالا

کالی ہوئی شوخی سے ترے ہاتھ کی مہندی
یہ رنگ نیا پنجۂ مرجان سے نکالا

سوزن نے کیا خار کف پا سے جو باہر
گویا کہ وہ گل میرے گریبان سے نکالا

باتین سُنین اللہ کی مشتاق تھے جس کے
مطلب تھا جو کچھ اپنا وہ قران سے نکالا

جھپکی نہ دم قتل جو قاتل سے مری آنکھ
کھنچوا کے مجھے گنج شہیدان سے نکالا

گردن مری اے دست جنون تو نے جھکائی
آزاد کیا بند گریبان سے نکالا

کیونکر وہ شہ حسن کرے چین جبین دور
طغرا کو کسی نے نہین فرمان سے نکالا

وحشت نے کیا خانۂ زنجیر سے باہر
صحرا کی ہوا نے مجھے زندان سے نکالا

مسی کا نہین رنگ لب یار کے اوپر
ظلمت نے ہے چشمۂ حیوان سے نکالا

دیوانہ ہوا دیکھ کے پریون کی ادا مین
وحشت نے مجھے ملک سلیمان سے نکالا

اے حسن محل دونون کو سمجھا جو ترا مین
الفت کا مزا گبر و مسلمان سے نکالا

ہرچند کہ کاوش رہی مضمون میں اُس کے
پانی نہ ترے چاہِ زنخدان سے نکالا

لٹکایا ہے زلفوں کو اُنھوں نے بھی تری طرح
پریوں نے بھی ہے سلسلۂ انسان سے نکالا

نالاں رہے ہم کوچۂ محبوب میں آتش
بلبل نے بخار اپنا گلستان سے نکالا

وصل کی شب رنگ گردوں نوع دیگر ہو گیا
شام سے یار اور میں جامے سے باہر ہو گیا

عیسیِ مریم وہ لعل روح پرور ہو گیا
روئے زیبا حسنِ یوسف سے پیمبر ہو گیا

ظلم سے اپنے پشیمان وہ ستمگر ہو گیا
دل ہمارا صبر کرتے کرتے پتھر ہو گیا

اُس شہِ خوبان کو جب لکھا عریضہ شوق کا
اس قدر لوٹا ہما اُس پر کبوتر ہو گیا

تختۂ نردِ عشق دل کھیلا جو حُسنِ یار سے
اُڑ گئے ایسے مرے چھکے کہ ششدر ہو گیا

منتخب تو نے کیا لے کر قلم کو ہاتھ میں
صاد تیرا شعر کے چہرہ کا زیور ہو گیا

روح کو تفریح ان دانتوں کے دیکھے سے ہوئی
آبِ گوہر سے ہرا دل کا صنوبر ہو گیا

کوچۂ گیسو سے کس دلبر کے آئی تھی نسیم
بوئے سُنبل سے دماغِ جان معطر ہو گیا

جنبش اُن مژگان نے کی چھری سی چل گئی
مرغِ بسمل کی طرح آخر تڑپ کر ہو گیا

عشق کا قصہ کہیں گے ہم حضورِ شاہِ حُسن
وقتِ شب دربار آگر اپنا مقرر ہو گیا

کو بکو پھرتا ہوں میں خانہ خرابوں کی طرح
جب سے سودا کا ترے سر میں مرے گھر ہو گیا

رتبۂ سُنبل کو ہم پہونچا خس و خاشاک کا
پیشِ زلفِ یار مٹی مشک و عنبر ہو گیا

صورتِ قاتل کے دیکھے سے ہوئی ایسی خوشی
اپنی آنکھوں میں ہلالِ عید خنجر ہو گیا

قبر پر بیٹھا ہمارے ہو کے وہ قاتل فقیر
نقش جانبازی کا اپنی اُس کے دل پر ہو گیا

چھوٹ کر مرجع سے اپنے ہو پریشان حال روح
بھول کر گھر کو تباہی میں کبوتر ہو گیا

بوجھ ہے حمّال کا قاتل سے اُٹھنے کا نہیں
طولِ شرحِ شوق سے مکتوب دفتر ہو گیا

لعل و گوہر اس لب و دندان سے کھوٹے ہو گئے
پانی پانی اُس طلائی رنگ سے زر ہو گیا

فکرِ رنگین نے بنایا باغ دیوان کو مرے
برگِ گل صفحہ رگِ گل نقشِ مسطر ہو گیا

گوشِ عارف میں یہ گورستان سے آتی ہے صدا
آسمان ہے وہ زمیں کے جو برابر ہو گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

آنکھ سے دیکھا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن مین صراحی دار گوہر ہو گیا

قتل عاشق کا اشارہ تو تم ابرو سے کرو
تیغ ہے پیدا جو خونریزی کا جوہر ہو گیا

کشور دل کو کیا غارت خط شبرنگ نے
گرد لشکر مین جسے سمجھا تھا لشکر ہو گیا

تیرے پہلو سے جدا ہوتے ہی اے آرام جان
استخوان جو تھا مرے پہلو مین خنجر ہو گیا

خطبہ بلبل نے پڑھا تیرے بہار حسن کا
نام گلبن سنتے تھے حسن کا وہ منبر ہو گیا

شوق خودبینی ہوا تجھکو جو اے سلطان حسن
آئینہ تمثال سے تیرے سکندر ہو گیا

سامنا جو پڑ گیا ہوش اڑ گئے بیخود ہوا
جام چشم یار بیہوشی کا ساغر ہو گیا

ایک الف سے قد کے سودے مین ہوا آتش فقیر
چار ابرو کو صفا کر کے قلندر ہو گیا

شادمانی مین نے کی غم حسن قدر افزون ہوا
بادہ گلرنگ سے سمجھا اگر دل خون ہوا

گل سے رنگین تر ہمارے شعر کا مضمون ہوا
سرو سے سرسبز اپنا مصرعہ موزون ہوا

کاکل مشکین کے سودے سے ہوا مین سر بجیب
سانپ نے کاٹا تو مجھکو نشہ افیون ہوا

موسم گل کی ہوا نے دور کی قید لباس
زائل اعجاز جنون سے عقل کا افسون ہوا

مغز کے بدلے بھرا سودا جو عشق یار کا
کاسہ سر پردہ پوشی کے لئے واژون ہوا

پھرتے پھرتے جستجوئے گوہر مقصود مین
بیٹھ کر دریا گھڑی بھر مین جہان جیحون ہوا

حکم سے اس کے کیا جو قتل مجھکو بے گناہ
یار کا شاکر تو مین جلاد کا ممنون ہوا

خون کیا غربت مین دل اپنا وطن کی یاد مین
شہر مین آئے تو داغ لالہ ہامون ہوا

اے جنون عشق کالے کا اثر رکھتا ہے تو
گل ترے آگے چراغ عقل افلاطون ہوا

تول دیکھا ہے میزان خرد مین بارہا
سرو ناموزون ہوا قد یار کا موزون ہوا

گاہ گریان گاہ خندان گاہ نالان گہ خموش
عشق کے نیرنگ سے حال اپنا گوناگون ہوا

آرزومند شہادت مر گئے حسرت سے یار
بیگنہ جب تیغ سے تیری ہمارا خون ہوا

فکر رنگین نے اسے باندھا عکس کی طرح سے
سامنے دزد حنا کا جب کوئی مضمون ہوا

یار جب آیا وہ ترک اڑنے لگا بے اختیار
رنگ رو میرا مرے محبوب کا گلگون ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

نکلی گور اُنکی راحت کے لئے آغوش حور — داخل جنت تمہارے کوچہ کا مدفون ہوا
دیدۂ فرہاد سے شیریں ادا دیکھا کیا — تا زلیلی جب کیا تمنے تو میں مجنون ہوا

غائب آنکھوں سے خیال یار اے آتش نہ ہو
جان کے اوپر بنے گی دل اگر محزون ہوا

دوست تھا لازم ہے ماتم تجکو مجھ مایوس کا — مرگ دشمن پر بھی ہوتا ہے مقام افسوس کا
خار آنکھوں میں ہیں گل باغ جہاں کے بے خبر — دل نہیں لگتا کسی صورت ترے مانوس کا
مشت خاک اپنی غبار راہ ہوگی بعد مرگ — سر میں سودا لے چلے ہیں یار کے پابوس کا
مے سر بازار پیکر ہو نہ رسوا اے صنم — توڑنا اچھا نہیں ہے شیشۂ ناموس کا
موسم گل کی ہوا بے واسطے مے رکھتی ہے مست — رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاؤس کا
پاکدامانی کا تیری جب گذرتا ہے خیال — کرنے لگتا ہے دل اپنا ذکر یا قدوس کا
عالم مستی میں چلتا ہے جو تیری چال یار — اپنی آنکھوں پر قدم رکھتا ہے اُس طاؤس کا
سرو پر ہوتا ہے آنکھوں کو قد بالا کا شک — دیتی ہے دھوکا قبائے گل تری ملبوس کا
روشنی شمع رکھتا ہے خیال روئے یار — منزل دل پر ہے عالم گنبد فانوس کا
کچھ نہیں سنتا خبر جا کر کہے کیا یار سے — دم خموشی سے ہماری نبض ہے جاسوس کا
چشم بینا چاہیئے تو جلوہ گر ہے ہر طرف — پردہ ہے اے شمع رو پردہ ترا فانوس کا
آدمی کو موت کے آنے کی لازم ہے خوشی — عید ہے جس روز چھٹکارا ہوا محبوس کا
حُسن میں تیرے خدا کی شان ہے اے نازنیں — دیکھکر بت تجھکو نالا کرتے ہیں ناقوس کا
ایک شاہ حسن کی فرقت میں دل بیتاب ہے — سینہ کوبی میں ہمارے غلغلہ ہے کوس کا
ڈھونڈھتی ہیں آنکھیں اُس محبوب کا نقش قدم — چاہتا ہے دل شرف حاصل کرے پابوس کا
بوسہ جب مانگوں تو منھ کو پھیر لیتے ہیں بت — صورت انکی ہے سخی کی دل مگر منحوس کا

موسم گل کی ہوا کرتی ہے تکلیف شراب
پردہ کھلتا ہے آتش زاہد سالوس کا

آگیا مجھکو پسینا جب کوئی ملزم ہوا — خاک میں میں مل گیا جو سر کسی کا خم ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

یاد فصل گل میں آنکھوں کا عجب عالم ہوا
اشک جو مژگان سے ٹپکا قطرۂ شبنم ہوا

مردے بھی دیکھے سے تیرے یار زندہ ہو گئے
جان میں جان آ گئی دم میں ہمارے دم ہوا

نغمۂ بلبل کی خاطر کان تو رکھتا ہے گل
گوش صوفی سے سنا توحید کا عالم ہوا

نزع کی حالت ہے سن رکھیے وصیت مہربان
روح ہو گی شاد اگر تمکو نہ اپنا غم ہوا

اس پری رو نے کئے سنڈے کے زلف آزاد اسیر
سلسلہ سودا زدون کا درہم و برہم ہوا

جب نظر آیا کوئی رخسار آئینہ سے صاف
دم بخود میں رہ گیا سکتے کا سا عالم ہوا

کر دیا صاف آئینہ سے مصقلی نے عشق کے
دل مرا حسن و جمال یار کا محرم ہوا

بوئے گل سے بد دماغ اس نازنین کو جب سنا
اس قدر چھینکے کہ نتھنوں میں ہمارے دم ہوا

چشم وحدت بین سے سیر عالم کثرت جو کی
ذرہ بھی اپنی نظر میں نیر اعظم ہوا

کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھنا اس گیسوئے مشکین کا مجھکو سم ہوا

ہاتھ میں رکھنے سے تیرے قدر انگشتر کھلی
نام اقدس سے نگین تاج ہر خاتم ہوا

دوسرا ہمسایہ پایا جب کوئی ہمدرد دوست
زخم پر اپنے نمک کافور کا مرہم ہوا

ایک بوسہ مانگنے پر دے کے لاکھوں گالیان
بخل میں قارون سخاوت میں وہ بت حاتم ہوا

جب رہا عقدہ کھلا جس کو دہان یار کا
ہو گیا وہ گنگ جو اس راز کا محرم ہوا

مر گیا سودائے گیسوئے مسلسل میں جو میں
خانۂ زنجیر میں چالیس دن ماتم ہوا

جلوۂ یوسف دکھایا حسن روئے یار نے
وہ لب جان بخش نور دیدۂ مریم ہوا

پھر گئے آنکھوں میں مشتاق گذشتہ نشہ میں
دور جام مے میں اکثر ذکر خیر جم ہوا

زور مردانہ اکھاڑا ہے اکھاڑا عشق کا
چار دن کشتی لڑا جو اس میں وہ رستم ہوا

عاشقوں سے جھک کے کب ملتا ہے وہ بالا بلند
قمریوں سے سرو کا کس دن اکڑنا کم ہوا

دیکھئے پھانسی مجھے بے تقصیر گو گیسوئے یار
گردن اہل ندامت کی طرح سے خم ہوا

شعر رنگین میرے بلبل نے جو اے آتش پڑھے
چہرۂ گل پر پسینا قطرۂ شبنم ہوا

قبضہ ہو اس پر تمہارے حسن سے خونریز کا
کام ابرو کے اشارے سے ہو تیغ تیز کا

http://muftbooks.blogspot.com/

کشتہ ہے سو جان سے دل نرگس خونریز کا
سر کو سودا ہے تری زلف بلا انگیز کا

جب لب شیرین سے گالی دی ہے ہم کو یار نے
ذائقہ حاصل ہوا ہے شہد زہر آمیز کا

تا ابد دل کو نہ بھولے گی ملاحت یار کی
عشق ہے روز ازل سے حسن شور انگیز کا

بے ستون پیچھے بنا کھودا اس کو پہلے کوہکن
دل میں شیرین کے ہوا ہے وہ جو گھر پرویز کا

چاہیے آغاز خط ہو گل سے رخ پر یار کے
دل کو لہراتا ہے جوبن سبزۂ نوخیز کا

عاشقوں کے خون میں نہلا کے تیغ یار نے
رنگ گلگون کر دیا اس ماہ کے شبدیز کا

نشہ میں دکھلا کے آنکھیں قتل کرتا ہے وہ ترک
کام کرتی ہے شراب تند تیغ تیز کا

کھولتی آنکھیں نہیں اک دم مجھے اے شہسوار
یاد تیری دل سے رکھتی ہے خلش مہمیز کا

جب سے دکھلایا ہے آنکھوں نے ترا حسن شباب
نشہ رہتا ہے ہمیں اک ساغر لبریز کا

کم نہیں عباسیوں سے معتقد پرداز غیر
توڑ یے دکھلا کے آنکھ ابر غضب چنگیز کا

مہربانی حال پر میرے نہ فرمائیں طبیب
درد سر ہو گا نہ مجھ بیمار سے پرہیز کا

خط نہ لکھا یار نے اچھا کیا تھا ناگوار
ہاتھ سے قاصد کی آنا اسکی دستاویز کا

صور اسرافیل کا پھکنا اسے افسانہ ہے
کشتہ ہے جو تیرے بالائے قیامت خیز کا

میں کنایہ بھی کسی سے گفتگو کرتا نہیں
ناگوار آتش ہے سننا حرف طنز آمیز کا

باغ عالم میں نہیں کون ثنا خوان تیرا
ذکر کرتا ہے سحر مرغ خوش الحان تیرا

کوئی تجھ سا نہیں لاثانی ہے تو اے محبوب
حق تو یہ ہے کہ جو عاشق ہو تو انسان تیرا

گل کو خوش رنگی میں نسبت رخ روشن سے نہیں
طرۂ سنبل سے ہے گیسوئے پریشان تیرا

جلوۂ حسن نے دریا کی دکھائیں لہریں
ہاتھ مہندی سے ہوا پنجۂ مرجان تیرا

تو ہی محبوب سے ادنی ہو کہ اعلی اس میں
دم بھرا کرتا ہے مور اور سلیمان تیرا

لالہ ہی اک نہیں اے یار غلام داغی
سرو آزاد بھی ہے بندۂ احسان تیرا

جان شیریں سے بھرے دل کو تمنا ہے یہی
آب شیریں کے عوض چاہ زنخدان تیرا

بات بے مصلحت وقت نہیں تو نے کی
عین حکمت ہے وہ جو کچھ کہ ہے فرمان تیرا

http://muftbooks.blogspot.com/

کون عالم مین ہے ایسا جو نہین سر بسجود / کسکی گردن کو جھکاتا نہین احسان تیرا

باغ عالم مین ترے دم سے ہے اپنی ہستی / جلتے ہین سونگھ کے ہم سیب زنخدان تیرا

خوش بیان لائے ہین ایمان کلام اقدس / کلمہ پڑھتے ہین وہ سنتے ہین جو قرآن تیرا

جسم خاکی سے ہے دشوار رسائی تجھ تک / گرد اڑ کر نہین چھو سکتی ہے دامان تیرا

بانٹ جاہے جسے دولت دو جہان کی اے دوست / چاہتا تیرے سوا کچھ نہین خواہان تیرا

عشق نے آنکھون کو دیدار دکھایا آخر / پردہ پوشی سے ہوا حسن نہ پنہان تیرا

نیت اہل توکل ہے کرم نے بھر دی / سیر نعمت سے دو عالم کی ہے مہمان تیرا

چھوڑتا عاشق شیدا نہین بے قتل کیے / تیغ عریان کی طرح حسن ہے عریان تیرا

کس پری رشک کا دیوانہ ہے تو اے آتش / چاک رہتا ہے مرے یار گریبان تیرا

ہاتھ قاتل کا مرے خنجر تک آ کر رہ گیا / کہنیون تک آستینون کو چڑھا کر رہ گیا

باغ مین مین بلبلون کو جو اڑا کر رہ گیا / خندہ زن گل ہو کے غنچہ مسکرا کر رہگیا

ہو چکی تھی میرے نالون سے قیامت آشکار / خواب سے سر فتنۂ محشر اٹھا کر رہگیا

کاروان یارون کا پہونچا منزل مقصود مین / مین بگولے کی طرح سے خاک اڑا کر رہگیا

بڑھ چکے تھے دست گستاخ اس کمر کے درمیان / شوق وصل یار دل کو گدگدا کر رہگیا

سوزش دل سے جلے لیکن زبان نے اف نکی / صورت تبخالہ دل ہونٹون پہ آ کر رہگیا

کر چکی تھی موسم گل کی ہوا نشتر طلب / خون جنبتا تھا بدن مین جوش کھا کر رہگیا

جب کسی لیلی شمائل کا سنا کانون سے ذکر / بید مجنون کی طرح مین تھرتھرا کر رہگیا

ہنس پڑے تیری طرح سے گل جو مجھ باغمین / پانی پانی ہو گیا آنسو بہا کر رہ گیا

شہر خوبان مین رہا کرتا ہون مین خانہ بدوش / شب ہوئی جس کو جہان بستر لگا کر رہ گیا

جب نہ رہنا تھا دلا فکر دہان یار مین / دل اٹھنا تھا جگہ محبت کی پا کر رہگیا

ٹھوکرون سے راہ کی ازبسکہ حالت غیر کی / پانون اپنا یار کے کوچے مین جا کر رہگیا

سامنا شوق شہادت نے کیا چھوٹا جو تیر / جب کھنچی شمشیر مین گردن جھکا کر رہگیا

http://muftbooks.blogspot.com/

تو نے منہ پھیرا سوال بوسہ پر مجھ سے جو یار | ہونٹھ کیا کیا اپنے دانتوں سے چبا کر رہ گیا

شمعسان اظہار کا یارا نہ آتش کو ہوا
سرگذشت اپنی زبان تک اپنی لا کر رہ گیا

شب وصل تھی چاندنی کا سماں تھا | بغل مین صنم تھا خدا مہربان تھا
مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی | سحر تک مہ و مشتری کا قران تھا
وہ شب تھی کہ تھی روشنی جسمین دن کی | زمین پر سے اک نور تا آسمان تھا
نکالے تھے دو چاند اُس نے مقابل | وہ شب صبح جنت کا جس پر گمان تھا
عروسی کی شب کی حلاوت تھی حاصل | فرحناک تھی روح دل شادمان تھا
مشاہد جمال پری کی تھین آنکھین | مکان وصال اک طلسمی مکان تھا
حضوری نگاہون کو دیدار سے تھی | کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیان تھا
کیا تھا اُسے بوسہ بازی نے پیدا | کمر کی طرح سے جو غائب دہان تھا
حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی | نہان جس کو سمجھے ہوئے تھے عیان تھا

بیان خواب کی طرح جو کر رہا ہے
یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جوان تھا

دل شب فرقت میں ہے ازبسکہ خواہان مرگ کا | اشتیاق یاس سے افزون ہے ارمان مرگ کا
چاہیے خال پری بہر سپند چشم غول | یہ چراغ گور ہے مجھسے بیابان مرگ کا
موسم گل کی ہوا کرتی ہے تکلیف جنون | دیتی ہے پیغام تنگی گریبان مرگ کا
کیا بیان درد دل پیش اطبا کیجیے | کچھ کسی سے ہو نہین سکتا ہے درمان مرگ کا
جب کہا مرجاوے گا اپنے گلے کو کاٹ کر | ہنس کے فرمایا نہین مختار انسان مرگ کا
حسرت تازہ تمنائے اجل نے مجھکو دی | جب کہین دیکھا دنیا مین نے سامان مرگ کا
اس قدر گردون مری قید گریبان سے ہے تنگ | پھر نہ چھوڑون ہاتھ اگر آجائے دامان مرگ کا
دانت ملتے ہین ہوئے ہین موئے سر جلکے سفید | گور ہنستی ہے سمجھکر مجھکو شایان مرگ کا
شام ہوتے ہی شب فرقت مین آنکلے اگر | صبح محشر تک رہے گا مجھ پہ احسان مرگ کا

کیون نہ اے آتش جوانون کی طرح باندھون کمر
پیر ہون در پیش ہے طے کرنا میدان مرگ کا

روے مژہ اُن آنکھون نے دل کو دکھا دیا
صیاد نے شکار چھری سے لڑا دیا

تشبیہ دی جو چہرۂ قاتل کی خال سے
گولی نے بے تفنگ نشانہ اُڑا دیا

کافر سے بھی نہ ہو جو کیا ناز حُسن نے
عاشق کے دل کو توڑ کے کعبہ کو ڈھا دیا

دل دے کے بوسۂ لب لعلین کیا خرید
بازار عشق مین سے یہ آکر لیا دیا

ٹھہرا حضور یار نہ ماہِ چہاردہ
دن ہو گیا نقاب جو شب کو اُٹھا دیا

قہر خدا ترا دہن تنگ ہے صنم
بجلی گرائے گا جو کبھی مسکرا دیا

تل کیا بنا یا یار نے روئے صبیح پر
فرعون کو تخت علج کے اوپر بٹھا دیا

ذکر آگیا جو خاک شہیدان ناز کا
سُنکر اُسے گلال سا تم نے اُڑا دیا

سودائے زلف یار کی سر مین جگہ ہوئی
دام بلا مین دل کو قضا نے پھنسا دیا

بے داغ ہونے نے رخ پر نور یار کے
داغ جبین کا ماہ کو دھبہ لگا دیا

احسان مانو حُسن خداداد کا بتو
پتھر تھے تم کو شیشہ سے نازک بنا دیا

خط سے رہا نہ حُسن رُخ یار کا فروغ
بجھنے نے اس چراغ کے دل کو بجھا دیا

پوچھا ہے عارفون سے جو ہمنے مکان یار
آنکھون کو بند کر کے ہے دل کا پتا دیا

مغرور ہو نہ حُسن جوانی پہ آدمی
پیری نے آسمان کی کمر کو جھکا دیا

خلخال پاے یار سے ہے یہ صدا بلند
غافل جو سوتے تھے اُنھین ہمنے جگا دیا

اللہ رے شوق دل کو زنخدان یار کا
غش آگیا جو سیب کسی نے دکھا دیا

آتش خرام یار بھی ہے دولت کثیر
اکسیر تھا وہ خاک مین خس کو ملا دیا

شوق اگر کوچۂ محبوب کا رہبر ہوتا
گام اول مین قدم کعبہ کے اندر ہوتا

گوش خوبان مین لٹکتا جو مین گوہر ہوتا
زر جو ہوتا تو حسینون ہی کا زیور ہوتا

حق ہے اے جان کہ تجھسا نہین دلبر ہوتا
دل عالم مین نہین تیری طرح گھر ہوتا

http://muftbooks.blogspot.com/

نہین معلوم اُنھین دلجوئی نہین جو کرتے
کہ ثواب اس کا ہے سوحج کے برابر ہوتا

اس قدر اہل جہان کو ہے محبت زر سے
پیٹ مین مارتے سونے کا جو خنجر ہوتا

اُس پری تک جو خط شوق مرا لے چلتا
تاج ہُدہُد کے سزاوار کبوتر ہوتا

خال کی بو بھی ہے اُس رخ کے پسینے کے تر
شامل عطر ہے فی الواقعہ عنبر ہوتا

توڑتا پاؤن کو جو تخت کی خواہش کرتے
کاٹتا سر کو اگر مائل افسر ہوتا

قابل دید ہے ہر چند صفا سے وہ رخ
آئینہ تھا جو مروت کا بھی جوہر ہوتا

بحر ہستی مین نظر آتے نہ مانند حباب
خالی اک لحظہ ہوا سے جو تا سر ہوتا

میٹھی باتون کا عجب کیا ہو دہن سے اُن کے
بشتر لبیہ ہے آلودہ شکر ہوتا

میرے زندان مین کرم باد بہاری کرتی
نکہت گل کی طرح جامے سے باہر ہوتا

جام بھر بھر کے مے ناب سے دیتا جمشید
آئینہ تجھکو دکھاتا جو سکندر ہوتا

گر دیکھتا تجھی آغوش مین لیتا گا ہے
یار کے قد سے جو اونچا نہ صنوبر ہوتا

تیری فرقت مین شب ای ترک یہ تنگ آیا تھا
چیرتا پہلوے خالی کو جو خنجر ہوتا

عشق ہوندگی حسن سے کیونکر باہر
دوست اللہ کا کیسا ہی پیمبر ہوتا

ساغر مے کا طلبگار رہین ای ساقی
دونون آنکھون سے تری مست جو ساغر ہوتا

باغ بے یار جو جاتا تو پے غارت دل
تختہ لالہ قزلباش کا لشکر ہوتا

باغ عالم کے تماشے کا یہی حاصل ہو
لالہ تھا داغ محبت جو میسر ہوتا

سوزش عشق مین یہ دل ہی ہے قائم آتش
پانی ہو ہو کے بہا کرتا جو پتھر ہوتا

ردیف بائے تازی

گرم ہو کیسا ہی کتنا ہی کھنچے دور آفتاب
روبروے یار ہے اک قرص کافور آفتاب

یار کو دیکھے تو اندھا ہو رقیب روسیاہ
دیدۂ خفاش کو کرتی ہے بے نور آفتاب

منھ نہ دیکھا ہو ترا اس رشک سے جلتا ہو نہین
ای صنم جب پوچھتے ہین گبر منظور آفتاب

http://muftbooks.blogspot.com/

مہر طینت میں تبان مہر طاعت کی نہیں
سبز کر دیتا ہے کیونکر تاک انگور آفتاب

نیش سے لگتے ہیں ہجر یار میں تار شعاع
آسمان نیلگون چھپتا ہے زنبور آفتاب

داغ پہلو ہے جو پہلو میں وہ مہ پیکر نہ ہو
چشم حربا میں پری بن جائے ناسور آفتاب

حسن غازہ گر سے نسبت کون دیتا ہے اسے
تاب آئینہ میں ہے پیش روئے پرنور آفتاب

بام پر وہ مہروش آتا ہے صبح عید ہے
برج شب سے نہ نکلے تا بہ مقدور آفتاب

سربلندوں کے لئے ہے عیب بھی آتش ہنر
آسمان کا داغ پیشانی ہے مشہور آفتاب

چھین سکتا ہے کوئی جائے خیال یار خواب
تیری فرقت میں نہیں اے دیدۂ بیدار خواب

حالت بد میں نہیں کوئی کسی کا آشنا
کوچ کر جاتا ہے پیش از مردن بیمار خواب

پرتو ہو یہ مگر حسن لطیف یار کا
آنکھوں میں ہے پر نظر آتا نہیں زنہار خواب

دیدۂ خانہ خراب اب روتے روتے پھوٹ جائیں
آ گیا پانی ہی ہوئے انتظار یار خواب

دامن دایہ اسے شاید کہ سمجھا کوہکن
جاتے ہی آیا میان دامن کہسار خواب

سایۂ طوبیٰ میں لے چل مجھکو اے خواب اجل
کیجئے تا چند زیر سایۂ دیوار خواب

خفتگان مجھکو نظر آتے ہیں مردے سے پڑے
صبح تک دکھلاتی ہے یہ چشم شب بیدار خواب

بعد مردن بھی نہوں گے بند روزن کیطرح
میری آنکھوں سے سبب کھتا ہے ننگ و عار خواب

زیست میں راحت کو کیا روؤں نہیں بعد مرگ بھی
گور میں آنے نہ دیگا وعدۂ دیدار خواب

وقت شب ہو بادہ ہو تنہا مکان یار ہو
کس کو دکھلاتا ہے ایسا طالع بیدار خواب

نیند آتی ہے مرے جاتے ہی آتش یار کو
ہو گیا ہے جان کو میری غریب آزار خواب

کیا دیجئے گا عاشق دلگیر کا جواب
خاموشی کے سوا نہیں تقصیر کا جواب

آئینہ لے کے صنعت اسکندری کو دیکھ
تصویر ہے کھنچی ہوئی تصویر کا جواب

مژگان یار تیر ہیں ابرو کمان ہے
نے اس کمان کا مثل نہ اس تیر کا جواب

خط دیکھئے کہو اب کی زبانی یہ نامہ بر
تحریر کا جواب نہ تقریر کا جواب

http://muftbooks.blogspot.com/

اللہ جانتا ہے اسے خوب کیا کہون
میرا سوال اُس بت بے پیر کا جواب

زندان مین شب کو ڈر کے جو اُسنے کیا ہے غل
مین نے دیا ہے نالۂ زنجیر کا جواب

لکھتا ہون بیت ابروے محبوب کی جو شرح
شمشیر کھینچتا ہون مین شمشیر کا جواب

گویا زبان شعلہ سے ہرگز ہوئی نہ شمع
تدبیر سے محال ہے تقدیر کا جواب

آتش کہان تک اپنے نوشتہ کو روؤن مین
لکھا نہ یار نے مری تحریر کا جواب

خط سے اُس رُخ کا حل ہوا مطلب
شرح سے متن کا کھلا مطلب

تو وہ مرجع ہے جس سے رکھتے ہین
کافر و رندو پارسا مطلب

منزل گور مین وصال ہوا
گوشہ مین چھپ کے ہو گیا مطلب

التجا ہے یہی زبان سے مجھے
گوش سے ہو نہ آشنا مطلب

بیت ابرو کی کیا کرون تعریف
سوجھتا ہے نیا نیا مطلب

دہن زخم کشتگان سے ہے
میرے قاتل کو مرحبا مطلب

برہمن سے نہ پوچھا اک بت نے
کیا ہے اے بندۂ خدا مطلب

بند خط اُس نے پھاڑ کر پھینکا
ہم نے جب کھول کر لکھا مطلب

اے شہ حُسن ہم فقیرون کو
ہے زبان سے تری دعا مطلب

دہن و زلف کا مین مائل تھا
کبھی اُلجھا کبھی رُکا مطلب

حسُن سے عشق کون کرتا ہے
کس کو ہے درد بے دوا مطلب

فتنہ پرداز چشم کو اُس کی
مکر منظور ہے دغا مطلب

جو کہ شاکر ہوا مقدر پہ
خط پیشانی کا پڑھا مطلب

شاعر حال گو تھا مین آتش
میرے ہر شعر مین بندھا مطلب

زعم مین اپنے یہ نافہم جو اُستاد ہین سب
معترض ہو جیئے تو قائل ایراد ہین سب

صورت سیل یہ جو شور و ستم ایجاد ہین سب
خانہ بربادی احباب کی بنیاد ہین سب

http://muftbooks.blogspot.com/

مکتب عشق میں جو ہیں وہ فلاطون حکمت کوئی شاگرد کسی کا نہیں اُستاد ہیں سب
آج کل چاہنے والوں سے خفا ہے وہ شوخ مستحقان کرم مورد بیداد ہیں سب
روز اول سے ہیں سایہ کی طرح سے ہمراہ رنج و اندوہ ملال اپنے یہ ہمزاد ہیں سب
قطع ہو جائے اگر سلسلۂ مہر و وفا پھر گرفتار نہیں ہے کوئی آزاد ہیں سب
دفتر عشق بھی کیا دفتر خوش طالع ہے نظری فرد نہیں اس میں کوئی صاد ہیں سب
عشوہ و غمزہ و بدمذہب و ناز و انداز واسطے تیرے گنہگاروں کے جلاد ہیں سب
آفت جان نہیں ہو کونسا اُن مژگان کا خلش و کاوش و پرخاش کی بنیاد ہیں سب
شوق ہے دل میں تو آنکھوں میں تصور اُس کا منزلیں جادۂ محبوب کی آباد ہیں سب
صاف آئینہ سے ہیں تیغ سے خونریز لگ ان حسینوں میں غرض جوہر فولاد ہیں سب
کونسا دل ہے نہیں جسمیں غم عشق اے حسن خوگر آہ و فغان نالہ و فریاد ہیں سب
کیا تماشا ہے جو وہ سرو رواں آنکلے قد کشی کرنے کو استادہ تو شمشاد ہیں سب
جگر و دیدہ و دل کا میں کہوں کیا احوال نامراد ان میں سے ہر ایک ہے ناشاد ہیں سب
عاشق خستہ ترے ہجر سے تنگ آئے ہیں آشنوائی کی ہے صدا سائل امداد ہیں سب
آئینہ لے کے حسینوں نے نہ زلفیں دیکھیں دام میں اپنے اسیر آپ یہ صیاد ہیں سب
تو جو لیلےٰ ہے تو مجنوں ہیں ترے دیوانے تو جو شیریں ہے تو عاشق ترے فرہاد ہیں سب
صورتیں کشتوں کی اپنے نہیں بھولا قاتل خواب میں دیکھے ہیں جو یوسف نے مرے یاد ہیں سب
اس جفا جو کو نہیں قدر وفاداری کی رائگاں محنتیں ہیں کوششیں برباد ہیں سب
دل نہ کیونکر ہو حسینان جہاں پر مائل غیرت حور ہیں سب رشک پری زاد ہیں سب
قامت یار ہے بانی قیامت آتش فتنہ پردازیاں اس چشم کی ایجاد ہیں سب

ردیف بائے فارسی

بہتر دکھائی دیں کہیں شمس و قمر سے آپ دیکھیں جو آئینہ کو ہماری نظر سے آپ
ہوتے ہیں گوش زد لب شیریں سے حرف تلخ اپنے دہن کو صاف کریں نیشکر سے آپ

دربان غریب خاک کرے عرض یار باب
کانون کو بند کرتے ہین میری خبر سے آپ

فریاد عاشقون کی گوارا نہ کیجیے
واقف نہین ہین آہ و فغان کے اثر سے آپ

آئینہ نے جو زلف کا عالم دکھا دیا
دیکھین گے راہ شام کی صاحب سحر سے آپ

خط نے غرور حسن کو کھویا ہے مہربان
مجبور ہو گئے ہین قضا و قدر سے آپ

اُس نازنین کو دیکھ کے کہتے ہین غیب دان
کچھ نازکی مین کم نہین اپنی کمر سے آپ

آئینہ دیکھنے کا کہان ہے تمھین دماغ
زلفون مین شانہ کرتے ہین کس دردِ سر سے آپ

اچھا ہون یا بُرا ہون تمھارا ہون جو کہ ہون
آگاہ ہین غلام کے عیب و ہنر سے آپ

کیا کیا ہمارا طائر دل ہے پھڑک رہا
کس دن شکار کھیلنے نکلین گے گھر سے آپ

ہوش ایسے اڑ گئے ہین خبر کچھ نہین رہی
آئے ہین کس طرف سے گئے ہین کدھر سے آپ

بدنام ہو گئے تم بھی جو رسوا کیا ہمین
ہے خیر اسی مین باز رہین اب بھی شر سے آپ

زاری بھی کرکے اپنے نصیبون کو دیکھ لین
ہاتھ آئے زور سے نہ تو ہم کو نہ زر سے آپ

خانہ خراب عشق جو میری طرح کرے
ٹکرائین اپنے سر کو مرے سنگ در سے آپ

آتش تمھارے گریہ مین ہوتا جو کچھ اثر
کرتے درخت خشک ہرے چشم تر سے آپ

ردیف تاے مثناۃ

تا صبح نیند آئی نہ دم بھر تمام رات
نوچکیان چلین مرے سر پر تمام رات

سونے نہ جاؤ فتنہ جگا کر تمام رات
وعدہ ہے میرے آپکے دن کا تمام رات

اللہ ری صبح عید کی اُس حور کو خوشی
شانہ تھا اور زلف معنبر تمام رات

گلشن مین آ گیا جو قد یار مجھ کو یاد
گویا مین زیر سایۂ صنوبر تمام رات

غفلت مین ہمنے عہد جوانی کو کھو دیا
اب بیٹھے ہاتھ ملتے ہین کھو کر تمام رات

کیا انتظار یار کی حالت بیان کرون
رہتی ہے جان آنکھون کے اندر تمام رات

بے یار دل کسی سے نہ میرا بہل سکا
کیا کیا چمک کے نکلے ہین اختر تمام رات

کرنے دے کرتے ہین جو ہوسناک گرمیان
باقی پڑی ہے اے دل مضطر تمام رات

http://muftbooks.blogspot.com/

مارا ہے پھانسی دے کے مجھے زلفِ یار نے
ہوگا عذاب قبر مقرر تمام رات

اے ماہ چارہ رہ یہ گریز اب نہیں ہے خوب
پہلے کیا تھا کس لئے خوگر تمام رات

گویا زبان شمع جو ہوتی تو پوچھتا
کٹتی ہے ہجر یار میں کیونکر تمام رات

کھوئے نعل کہیں لحد تیرہ روزگار
سویا نہیں کبھی میں لپٹ کر تمام رات

کُنڈی چڑھا کے شام سے وہ شوخ سو رہا
ٹیکا کیا میں سر کو پس در تمام رات

تا صبح گفتگو بھی نگاہوں میں یار سے
آنکھوں میں دشمنوں کی کیا گھر تمام رات

بے یار فرش گل مری آنکھوں میں خار تھا
لوٹا کیا میں کانٹوں کے اوپر تمام رات

دیوانہ کونسے صنم باوفا کا ہوں
زنداں میں میرے آتے ہیں پتھر تمام رات

دن کو تو چین لینے دے اے گردش فلک
کافی ہے مجھکو گردش ساغر تمام رات

راحت کا ہوش ہے کسے آتش بغیر یار
بالیں میں خشت خاک ہے بستر تمام رات

روز و شب ہنگامہ برپا ہے میان کوئے دوست
ہڈیوں پہ میری لڑتے ہیں سگان کوئے دوست

حور کی تعریف گویا یار کی تعریف تھی
ذکر کو جنت کے میں سمجھا بیان کوئے دوست

تشنۂ خون جہان ہے یہ تو وہ قتال خلق
آفت جان ہیں زمین و آسمان کوئے دوست

قاصد کشتہ نظر آتا ہے ہر مردہ مجھے
مجھکو گورستان کے اوپر ہے گمان کوئے دوست

ہمنشیں کہتے ہیں افسانہ سے آجاتی ہے نیند
ہجر کی شب میں سنوں گا داستان کوئے دوست

رشک سے کہتے ہیں میں نے صاف سمجھا رقیب
صورت دیوار اگر دیکھی میان کوئے دوست

نقش پائے غیر پاتا ہوں پس دیوار میں
آشنائے دزد نکلا پاسبان کوئے دوست

قاصدوں کے پاؤں توڑے بدگمانی نے مری
خط دیا لیکن نہ بتلایا نشان کوئے دوست

چاہ رہ نقش قدم ہے خار رہ قزاق ہے
ہو چکے دشمن ہمارے رہروان کوئے دوست

آتش اہل کربلا سے چلئے اب کہتا ہوں میں
اے خوشا طالع تمہارے ساکنان کوئے دوست

تار تار پیرہن میں بھر گئی ہے بوئے دوست
مثل تصویر نہالی میں ہوں یا پہلوئے دوست

http://muftbooks.blogspot.com/

چہرۂ رنگین کوئی دیوان رنگین ہے مگر
حسن مطلع ہیں مسین مطلع ہے صاف ابروے دوست

ہجر کی شب ہو چکی روز قیامت سے دراز
دوش سے نیچے نہیں اُترے ابھی گیسوے دوست

دور کر دل کی کدورت محو ہو دیدار کا
آئینہ کو سینۂ صافی نے دکھایا رُوے دوست

واہ ری شانہ کی قسمت کس کو یہ معلوم تھا
پنجۂ شل سے کھُلیں گے عقدہ ہاے موے دوست

داغ دل پر خیر گذری تو غنیمت جانیے
دشمن جان ہیں جو آنکھیں دیکھتی ہیں سوے دوست

دو مریں گے زخم کاری سے تو حسرت سے ہزار
چار تلواروں میں شل ہو جائیگا بازوے دوست

فرش گل بستر تھا اپنا خاک پر سوتے ہیں اب
خشت زیر سر نہیں یا تکیہ تھا زانوے دوست

یاد کر کے اپنی بربادی کو رو دیتے ہیں ہم
جب اُڑاتی ہے ہواے تند خاک کوے دوست

اُس بلاے جان سے آتش دیکھیے کیونکر بنے
دل سوا شیشے سے نازک دل سے نازک خوے دوست

نظر آتا ہے مجھے اپنا سفر آج کی رات
نبض جل بسنے کی دیتی ہے خبر آج کی رات

جلوہ گر ماہ ہے خورشید لقا دلبر ہے
جمع ہیں گھر میں مرے شمس و قمر آج کی رات

بھولتا ہے کوئی بیتابی دل کا عالم
یاد آوے گی کل اے درد جگر آج کی رات

شام سے دل کو خیال رُخ نورانی ہے
خواب میں مجھکو دکھادیگی سحر آج کی رات

دو گھڑی بیٹھیے تکلیف جو کی ہے صاحب
بعد مدت کے تم آئے ہو ادھر آج کی رات

روشنائی میں میں پاتا ہوں عدم کی ظلمت
اے قلم چھوٹے نہ مضمون کمر آج کی رات

صبح ہوتی نظر آتی نہیں ہرگز آتش
بڑھ گئی روز قیامت سے مگر آج کی رات

رُخ رنگین کا تصور ہے تماشاے بہشت
بند کر کھول کے آنکھوں کو نہ درہاے بہشت

گل ترے چھلّے کے اے حور ہیں گلہاے بہشت
دیکھنے آتے ہیں مشتاق تماشاے بہشت

کوچۂ حور لقا یار چھٹا ہے جب سے
ہاے جنت کبھی کہتا ہوں کبھی واے بہشت

رند ہوں مجھکو خرابات مغاں جنت ہے
سر زاہد کو مبارک رہے سوداے بہشت

نہیں ملتا لب شیریں کا جو بوسہ نہ ملے
حور کے ہاتھ سے کھاؤں گا میں خرماے بہشت

http://muftbooks.blogspot.com/

وصلت حور کی ہر صبح دعا ہے مجھکو
روز اللہ سے کرتا ہون تقاضائے بہشت

عشق مین تیرے رہین اشکون سے آنکھین لبریز
یہی دو چشمے ہین دنیا مین دو دریائے بہشت

سائل کوئے حسینان ہون خدا سے اپنے
کافر عشق ہون مجھکو نہین پروائے بہشت

گل جنت سے ہے خوشرنگ وہ روئے رنگین
پست بالا کی بلندی سے ہے طوبائے بہشت

حکم سے اپنے جہنم مین جسے تو بھیجے
پھر وہ کافر ہے جو اُس کو ہو پروائے بہشت

داور حشر سے محشر مین کہون گا مین بھی
یہ گنہگار بھی رکھتا ہے تمنائے بہشت

محفل حور وشان کو یہی میری ہے دعا
مجھکو آباد رکھے انجمن آرائے بہشت

تیرے کوچہ کی ہوا اُس مین نہ چلتی ہوگی
مر کے بھی دیکھ لین مشتاق تماشائے بہشت

حور کی آنکھون سے شرمائی ہوئی ہین آنکھین
صورت یار کے دیوانے ہین شیدائے بہشت

دیکھے رضوان جو تری چشم سیہ کو تو کہے
اسکی ہمچشم نہین نرگس شہلائے بہشت

عاشق ساقی کوثر ہون مین رندا ہے آتش
مئے کوثر کے لئے ہے مجھے سودائے بہشت

آئے بہار جائے خزان ہو چمن درست
بیمار سال بھر کے نظر آئین تندرست

تیشہ سے جب کرے گی تجھے پیرزن درست
صورت دکھائی دے گی تجھے کوہکن درست

منصور بھی جو ہون تو انا الحق کہین نہ ہم
اپنے طریق مین نہین یہ ما و من درست

مسجد کرین تجھے بت و زنار توڑ کر
چاہین حقیقت اپنی اگر برہمن درست

رنگین خیال میری طرح ہو جو باغبان
ہر ایک فصل مین رہے رنگ چمن درست

حال شکستہ کا جو کبھی کچھ بیان کیا
نکلا نہ ایک اپنی زبان سے سخن درست

رکھتے ہین آپ پاؤن کہین پڑتے ہین کہین
رفتار کا تمھاری نہین ہے چلن درست

جو پہنے اُس کو جامۂ عریانی ٹھیک ہو
اندام پر ہر اک کے ہے یہ پیرہن درست

عشاق و بوالہوس کو وہ پہچان جائین گے
چھپتی نہین ہے صورت بیمار و تندرست

صورت کا تیری دل نہ ہو کیونکر فریفتہ
نقشہ درست بینی و گوش و دہن درست

آرائش جمال کو مشاطہ چاہیے
بے باغبان کے رہ نہین سکتا چمن درست

http://muftbooks.blogspot.com/

جامہ یہ اس کے قطع ہوئی ہے قبائے ناز
ٹھیک اس کو جانے سمجھے اسے وہ بدن درست

آئینہ سے بنے گا رخ یار کا بناؤ
شانہ سے ہو گی زلف شکن در شکن درست

کم شاعری بھی نسخۂ اکسیر سے نہیں
مستغنی ہو گیا جسے آیا یہ فن درست

آئینہ رکھکے سجدہ میں اپنے جھکائے سر
بت کی طرح ترش کے جو ہو برہمن درست

تمھاری نہ ہووینگی مجھے مجنوں کی ہڈیاں
بہرا امام امام کا ہے پیرہن درست

پرچھاواں ان کا عاشق و معشوق پر پڑے
برسوں رہا معاملہ روح و تن درست

غربت زدوں کے حال کا افسانہ چھیڑئے
ہو گی اگر طبیعت اہل وطن درست

طنز و کنایہ کی نہ رہے ہم سے گفتگو
اپنے شکستہ حال سے کیجئے سخن درست

مستوں کے حلقہ سے کوئی حلقہ نہ خوب تھا
اپنا مزاج رکھتی جو یہ انجمن درست

مشق سخن نے بندش الفاظ چست کی
سچ ہے یہ بات کرتی ہے ورزش بدن درست

دنیا سی خانگی کوئی ہو گی نہ بیسوا
شوہر سے اپنے رہتی نہ دیکھی یہ زن درست

قاتل کے اشتیاق میں خود کاٹتے گلا
آراستہ ہے گور ہماری کفن درست

وہ رشک باغ سیر کو آتا ہے باغ میں
کہدو کہ ہو رہیں گل و سرو و سمن درست

پانی نہ نکلے جس میں سے ناقص ہے وہ کنواں
نزدیک اپنے تو نہیں چاہ ذقن درست

آتش وہی بہار کا عالم ہے باغ میں
تا حال ہے دماغ ہوائے چمن درست

کونسی جا ہے جہاں تیرے نہیں اے یار مست
دیکھئے جس کوچہ میں بڑ مارتے ہیں چار مست

کہہ کے یہ ساقی سے رکھتے ہیں گرو دستار مست
سر برہنہ ہے جو مستوں میں وہ ہے سردار مست

حسن کے نظارے سے ہوتی ہے کیفیت حصول
عشق رکھتا ہے ہمیں بے بادۂ گلنار مست

فصل گل ہے ساقی یوسف لقا ہیں ساتھ ساتھ
لالہ گوں سے پیتے پھرتے ہیں سر بازار مست

کون پوجے بت کو کس سے ہو سکے یاد خدا
اپنے اپنے حال میں ہیں کافر و دیندار مست

حسن کی نیرنگ سازی سے عجب اسکا نہیں
مست ہو ہشیار مجھکو دیکھکر ہشیار مست

میکدہ میں نشہ کی عینک دکھاتی ہے مجھے
آسمان مست و زمیں مست و در و دیوار مست

http://muftbooks.blogspot.com/

زاہدوں کی پنجگانہ سے فضیلت ہے اُسے
نشہ کے عالم میں کرتے ہیں جو استغفار مست

ساقی و پیر مغان سے ملتجی ہوتے نہیں
دیکھ لیتے ہیں تری صورت ترے بیدار مست

دختر رز کے لیے ہوتا ہے اکدن کشت و خون
محتسب پر کھینچتے ہیں آجکل تلوار مست

منکشف ہے مجھکو احوال خرابات مغان
میرے آگے کہتے ہیں میخانہ کے اخبار مست

عام ہے سودا نظارے گیسوے پرپیچ کا
روز زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں دو چار مست

زاہدان خشک کو کیفیت دنیا نہیں
ساغر گل سے ہوئے کس دن چمن میں خوار مست

آگے آگے ہوکے یاد اُن کو دلا دیتا ہوں میں
بھول جاتے ہیں جو راہ خانۂ خمار مست

خار خار دل کہے کس سے سنے بلبل کی کون
باغبان مست و صبا مست و گل گلزار مست

روشنیٔ دل سمجھتے ہیں زلال بادہ کو
دُردِ مے کو جانتے ہیں غازۂ رخسار مست

ترک عادت ہے عداوت آدمی کیواسطے
مے نہ دی تو نے تو اے ساقی ہوئے بیمار مست

ولہ آتش کیا زبان رکھتا ہے کیفیت کے ساتھ
سامعین ہوتے ہیں سن سن کر ترے اشعار مست

آئینہ کی طرف نہیں آتا خیال دوست
قربان شان حسن عدیم المثال دوست

پتلی ہوا ہے آنکھ کی اپنے خیال دوست
یاں تو یہ حال ہے نہیں معلوم حال دوست

الطاف نامہ یار کا لے کر کرم کرے
صورت دکھائے ہدہد فرخندہ فال دوست

حسن شباب تک نہیں طفلی گئی ہنوز
ظاہر نہیں ہوا ابھی ہم کو کمال دوست

سن کر فسانہ یوسف و یعقوب کا کہا
کرتا ہے چشم یار کو روشن جمال دوست

اُن ابروؤں کے حسن کی تعریف کیا کروں
ماہ چہاردہ سے ہیں بہتر ہلال دوست

یاد آئی دن کو رات ملاقات یار کی
شب کو رہا تصور روز وصال دوست

معشوق آنکھ پھیرے نہ عاشق سے اے کریم
وحشی سے اپنے ہو نہ گریزاں غزال دوست

دل پر یقین ہوتا ہے مجھکو امین کا
جان عزیز کو میں سمجھتا ہوں مال دوست

وہ قد ہے مثل سرو ہمیشہ بہار پر
اندیشۂ خزان نہیں رکھتا نہال دوست

رخسار سے صباحت کا نور ہے عیان
بوے لطیف مشک سے رکھتے ہیں خال دوست

http://muftbooks.blogspot.com/

چین جبین یار سے بنتی ہے جان پر
ہوتا ہے ناگوار طبیعت ملال دوست

مچھ کی طرح سے ہے خونریز عاشقان
پہنے لباس سرخ تو ہے حسب حال دوست

گر گر گئے ہیں سرو چمن قد کو دیکھکر
گردن کشون کے سر ہوگئے ہیں پائمال دوست

انداز جو ہے یار کا ہے مصلحت وہی
اک ایک سے ہے خوب جمال و جلال دوست

رہتی ہیں آنکھیں بند تصور میں یار کے
تار نگہ سے اپنے بندھا ہے خیال دوست

دل کو خیال یار کا ہر آن چاہیے
آئینہ چاہیئے نہ رہے بے مثال دوست

مانگیں جو بوسہ ہم تو نہ انکار کیجیے
اے یار دوست رد نہیں کرتے سوال دوست

رخسار یار پر ہو کسے آرزوئے خط
ہو رو سیاہ اس کا جو چاہے زوال دوست

خواہان جان ہوا جو وہ دلدار کی طرح
دشمن پر اپنے مجھکو ہوا احتمال دوست

آتش یہ وہ زمین ہے کہ صائب نے ہے کہا
خوشتر زگوشوارہ بود گوشمال دوست

ردیف تائے ہندی

گل کو قبا ہیں کے تو اے کج کلاہ کاٹ
مار سیاہ زلف سے سنبل کی راہ کاٹ

شوخی حسن کا ہے اشارہ یہی اسے
صورت دکھا کے رنگ رخ مہر و ماہ کاٹ

مختار کر دیا تجھے اے مار زلف یار
سوتے میں سونگھ جاگتے میں خواہ خواہ کاٹ

عاشق ہوں بوسہ آج کا کل پر نہ ٹال یار
روز ینہ فقیر نہ اے بادشاہ کاٹ

اس ترک سا ہے کونسا خونریز دوسرا
کس کی کمر کی تیغ کا ہے بے پناہ کاٹ

کٹتا ہے ہجر میں یہی اس شمع رو کا دھیان
تو روشنی کے شغل میں روز سیاہ کاٹ

اے ترک تیرے قبضہ میں ابرو سی تیغ ہے
جن جن کے شوق سے تو سر بیگناہ کاٹ

موئے مژہ ہر ایک چھری ہے بکنت کی
ہم ہیں ملائیں آنکھ تو تیر نگاہ کاٹ

بے وجہ عاشقوں سے نہ منہ اے صنم چھپا
بیجرم و بے قصور نہ حق سپاہ کاٹ

قاضی کو عاشقوں کی عدالت میں حکم ہو
سچ سچ گواہی دے تو زبان گواہ کاٹ

آتش خموش دل نہ پسیجیگا یار کا

بے معنی ہے یہ مصرع موزون آہ کاٹ

دو ٹکڑے کر چکے کہین تیغ دو سر کی چوٹ
سر کو جھکا کہ چل چکی قاتل کمر کی چوٹ

آزار عشق سے یہ ہوا ہون مین ناتوان
پتھر کی چوٹ ہے مجھے گلبرگ تر کی چوٹ

ٹکرایا کرتے ہین شب دروزاس سے متصل
سر ہی ہمارا اور ترے سنگ در کی چوٹ

درد اُس کو ہوگا سُن کے مری آہ دردناک
جس دل نے کھائی ہوویگی ترچھی نظر کی چوٹ

مشتاق درد عشق جگر بھی ہے دل بھی ہے
کھاؤن کدھر کی چوٹ بچاؤن کدھر کی چوٹ

اے آسمان دکھائین گے آیا جو بام پر
پیدا کیا ہے ہم نے بھی شمس و قمر کی چوٹ

بدبین کو اپنی بزم مین اے بت جگہ نہ دے
پتھر کو کاٹتی ہے یہ کافر نظر کی چوٹ

ہوتا ہے آہ سرد سے یون اپنے دلمین درد
پُروا ہوا مین دکھتی ہے جیسے بشر کی چوٹ

دل کو لگی ہے چشم سیہ کی تری نظر
رکتی نہین کسی سے قضا و قدر کی چوٹ

مفلس کا کام یان نہین دولت کا کھیل ہے
دنیا قمارخانہ ہے چلتی ہے زر کی چوٹ

بدتر نہین ہے غم غم فرزند سے کوئی
دل کو نصیب ہو نہ الٰہی جگر کی چوٹ

صدمہ فراق کا ہو نہ مشتاق وصل کو
اس کے عوض لگے اسے تیغ و تبر کی چوٹ

سودائے عشق ہو نہ تمھارے دماغ مین
آتش اٹھا ہی دیتی ہے انسان کو سر کی چوٹ

ردیف ثائے مثلثہ

دل مین گھر کر کے منہ آنکھون سے چھپاتے ہو عبث
ناز و انداز سے باہر ہوئے جاتے ہو عبث

چوٹی ایڑی سے مری جان بڑھاتے ہو عبث
بوٹے سے قد کو یہ شاخ اور لگاتے ہو عبث

اے بتو تم کو بھی دعوائے الوہیت ہے
توڑ کر دل کو مرے کعبہ کو ڈھاتے ہو عبث

عاشقون سے نہین کیا سجدہ ادا ہو سکتا
داغ پیشانی زاہد کو لگاتے ہو عبث

غافلو منزل دنیا ہے سرائے فانی
اس خطرگاہ مین تم چھاؤنی چھاتے ہو عبث

مرد تلوار کے آگے سے کوئی ہٹتے ہین
ہمکو ابرو کے اشارے سے ڈراتے ہو عبث

صاحب سیب زنخدان و یہ غبغب ہو
کس زبان سے مین کہون تم مجھے بھاتے ہو عبث

جانب شیشہ جو دیکھوں تو مغان کہتے ہین
آنکھوں ہین دختر رز کو بچے جاتے ہو عبث

بوسے لیتا ہون تو کہتا ہے وہ رشک یوسف
گرگ کی طرح سے پھاڑے مجھے کھانے ہو عبث

شاعروذکر وہان تو بھی مرے یار نہ ہو
سر مخفی ہین زبان پر انھین لاتے ہو عبث

سایہ سان لگ چلو آتش نہ سبا رہے تم
دشمن و دوست کی آنکھون مین سماتے ہو عبث

ردیف جیم تازی

نازک حباب سے ہے دل میرزا مزاج
بہ جائے پانی ہو کے جو بدلے ہوا مزاج

اک دم رہے نہ باغ جہان مین شگفتہ ہم
پژمردہ غنچہ تھا کوئی اپنا رکا مزاج

دشمن بھی ہو تو دوستی سے پیش آئین ہم
بیگانگی سے اپنا نہین آشنا مزاج

اکدن رکا نہ تنگ بغل مین لیا ہزار
اُس گلبدن کا پا گئی ہے کیا قبا مزاج

پابوس سے ترے یہ ہوا ہے اُسے شرف
کب ایسا شوخ رکھتا تھا رنگ حنا مزاج

مشق ستم ہے اُس لئے اُس طفل شوخ کو
اصلاح پر نہ مجھسے کبھی آئے تا مزاج

صحت نہین نوشتہ بیمار عشق مین
چھپٹ جاتی ہے غذا نہین پاتی دوا مزاج

کچھ غم نہ تھا ہزار زمانہ خلاف تھا
افسوس یار کا نہ موافق ہوا مزاج

ہمکو تو دل کی چاہ نے مجبور کر دیا
پھیرے مگر تلوّن کی طرف سے خدا مزاج

دیوانہ دیکھتا ہون مین دنیا کا خلق کو
آتش پری کا رکھتی ہے یہ بیسوا مزاج

فصل گل ہے لوٹیے کیفیت میخانہ آج
دولت ساقی سے مالامال ہے پیمانہ آج

بادشاہ وقت ہے اپنا دل دیوانہ آج
داغ سودا ہم کو دیتا ہے جنون نذرانہ آج

دولت دنیا سے مستغنی ہون مین دیوانہ آج
گنج اُگل دیتا ہے میرے واسطے ویرانہ آج

تیرے کوچہ کا ہے اے خانہ خراب افسانہ آج
شیخ کعبہ چھوڑتا ہے برہمن بتخانہ آج

جلوہ حسن پری دکھلا رہی ہے فصل گل
عقل کل کہئے اُسے جو کوئی ہے دیوانہ آج

خوبرو تجھسا کوئی بازار عالم مین نہین
قیمت یوسف نہ تھی جو ہے ترا بیعانہ آج

http://muftbooks.blogspot.com/

وصل کی شب ہے اندھیرا کیا ہے وعدہ یار سے
شمع کا ہونا نہیں ممکن کہاں پروانہ آج

وہ پری پیکر کرے جو ناز زیبا ہے اسے
شہر آباد اُس کے دیوانوں سے ہے ویرانہ آج

نزع کی حالت ہے کوئی آشنا اپنا نہیں
دیکھیے جس کو نظر آتا ہے وہ بیگانہ آج

آمد آمد اُس سراپا نور کی ہے بزم میں
شمع اُٹھا دے جو ہاتھ آویں پر پروانہ آج

ہمنشین کہتے ہیں ذکر عیش نصف عیش ہے
میں کہوں تو سن جمال یار کا افسانہ آج

امتیاز خوب و زشت اپنے زمانے میں نہیں
اچھا ہے آہوئے مست و سگ دیوانہ آج

جان سے بیزار ہوں اک شمع رو کے عشق میں
ساتھ لے کر مجھکو دے آگ میں پروانہ آج

تلوے سہلاتی ہیں پریاں خانہ زنجیر میں
وقت کا اپنے سلیمان ہے ترا دیوانہ آج

مجھسے دریا نوش کو ساقی پلاتا ہے شراب
دیکھتا ہوں میں بھی ظرف شیشہ پیمانہ آج

نقش آسیب پری ہے صورت زیبا تری
ہوش میں آتا ہے تجھکو دیکھکر دیوانہ آج

زلف کو لٹکاتے ہیں رخسار پر سو سو طرح
آئینہ اُن کا مصاحب ہے مقرب شانہ آج

کل ہمارا اور اُس کا امتحان ہو جائے گا
آشنائی کا ترے دم تو بھرے بیگانہ آج

جیسے مرنے کی دعا مانگے وہ بت پڑھکر نماز
کس طرف جا کر کروں میں سجدۂ شکرانہ آج

وصل کی شب ہے کہاں ساقی تکلف برطرف
میں تجھیں پیمانہ دوں تم مجھکو دو پیمانہ آج

دیکھوں تو کیونکر پری ہوتی نہیں شیشے میں بند
بعد مدت ہوش میں آیا ہوں میں دیوانہ آج

مال ہے اپنا جو یوسف آگیا بازار میں
ہے زر قیمت کمر میں ہاتھ میں بیعانہ آج

عرش پر ہے ان دنوں میں اہل دنیا کا دماغ
کونسا گھر ہے نہیں جس میں ہے بادخانہ آج

چشم وحدت بین میں اپنی نیک و بد دونوں ہیں ایک
گرگ و یوسف سے برابر ہیں یارانہ آج

خال مشکین کو ترے ارزاں سمجھکر مول لوں
قیمت خرمن بھی گر دے کر ملے یہ دانہ آج

نزع کی مشکل بھی آسان ہوتی ہے آتش نہ ڈر
شاہ مرداں سے طلب کر ہمت مردانہ آج

عاشق بھنور کے مانند ہے بیتاب موج
رکھتی ہے دریا میں حال ماہی بے آب موج

غرق ہونا پار اتر جانا ہے بحر عشق سے
لے چلے کشتی کو اپنی جانب گرداب موج

http://muftbooks.blogspot.com/

ڈوبے ہیں دریا میں تیرے عاشق مہتاب بھی
شل عنبر کیا عجب پیدا کرے سیماب موج

اپنا مہمان طفیلی جانتے ہیں ہم اُسے
آئے گی گھر میں ہمارے ہمرہ سیلاب موج

دم فنا ہووے تو ممکن ہے سخن گوئی کا ترک
آب دریا خشک ہو جاوے تو ہو نایاب موج

کیا سمجھ کر بحر ہستی میں کروں راحت طلب
دیکھتا ہوں روز و شب دریا میں ہے پیچ و تاب موج

چاندنی کی سیر کو آیا اگر وہ بحر حُسن
قدرت اللہ دیکھیے گی شب مہتاب موج

بحر الفت کے شناور ہو اگر میری طرح
خواب میں بھی پھر نہ دیکھے صورت نایاب موج

گنج باد آورد بہا لادے جو خسرو ہو کوئی
اب بھی ہو آتش میاں عالم اسباب موج

ردیف جیم فارسی

اک روز اس سرائے سے ہوگا کلام کوچ
سن تو سہی پکارتا ہے یہ مقام کوچ

حرص و ہوا الٰہی نہ دل میں مرے رہے
تیرے مقام خاص سے کر جائیں عام کوچ

اک عمر سے رواں ہوں رہ کوئے یار میں
دکھلا چکی نہ منزل عالی مقام کوچ

اب ضبط آہ و نالہ کی طاقت نہیں مجھے
صبر و قرار و ہوش کا ہے صبح و شام کوچ

بحر جہاں میں آب رواں سے کھلا یہ حال
استادگی کی جا نہیں یاں ہے مدام کوچ

منزل ہیں گور کی میں مسافر پہنچ چکوں
آخر ہو گوشہ راہ کا ہووے تمام کوچ

مرتا ہے جان بلب ہے مسافر ہے بے خبر
حضرت سے تیرے کرتا ہے اب یہ غلام کوچ

جب دیکھو رہروی میں ہوں رنگ رواں کی طرح
میرا مقام وہ ہے کہ جس کا ہے نام کوچ

دن رات روز و شب ہے وطن میں سفر جنھیں
وہ پختہ مغز سمجھے ہیں سودائے خام کوچ

آتش خدا نے چاہا تو کرتے ہیں آج کل
ہندوستاں سے جانب بیت الحرام کوچ

ردیف الحاء

شفق صبح نہ دیکھی نہ سُنی نوبت صبح
وقت کو ہاتھ سے کھوتی ہے مری غفلت صبح

شکوہ کس منہ سے زمانے کی دو رنگی کا کروں
رشک شب زلف سیہ چاند سا منہ غیرت صبح

http://muftbooks.blogspot.com/

دیکھکر آئینہ یار آنکھوں نہیں بھر جاتا ہے
یاد آتی ہے مجھے بھولی ہوئی صحبت صبح

مئے گلرنگ سے بھر جام صبوحی ساقی
ظلمت گور میں یاد آئی یہ کیفیت صبح

وصل میں ہجر کا دھڑکا جو لگا رہتا ہے
شام سے بھرتی ہے آنکھوں میں مری صورت صبح

کوچہ یار کو کہتے ہیں بہشت اے قاصد
یاد رکھیو یہ نشان آٹھ پہر حالت صبح

عہد پیری میں تو کر یاد الٰہی غافل
رات تو کٹ گئی غفلت میں نہ کھو فرصت صبح

نور کا نام سیہ خانہ گردوں میں نہیں
گور میں ساتھ ہی لیجاؤں گا میں حسرت صبح

آتش اک رات جو تنہا وہ دلآرام ملے
سجدہ شکر کروں پڑھ کے میں دو رکعت صبح

ردیف خاء

ہوتی جو اے صنم ترے سیب ذقن کی شاخ
بڑھ چل نہ سکتی ایک نہال چمن کی شاخ

مارا پڑا ہوں دیکھکے اک سیونی سا رنگ
لازم جبین کو ہے نسترن کی شاخ

جو خال عنبریں ہے وہ اک مشک نافہ ہے
آنکھیں تری ہرن ہیں بھویں ہیں ہرن کی شاخ

دیکھا جو سخت روئی ابنائے دہر کو
سمجھا میں نرم موم سے بھی کرگدن کی شاخ

بوٹے سے قد کا تیرے نظارہ لگائے گا
کس کس نہ ہوشیار کو دیوانہ پن کی شاخ

باغ جہان میں کیا کہوں کیا حال ہے مرا
سوکھی ہوئی ہو جیسے درخت کہن کی شاخ

روئے صبیح یار کی الفت کے روگ سے
گھل کر ہوا ہے اپنا بدن یاسمن کی شاخ

تشبیہ دیتے ساعد زیبائے یار سے
ہوتی جو خار دار نہ نازک بدن کی شاخ

صحرا و کوہ دیکھے گلستان کی سیر کی
ہاتھ آئی آتش اپنے نہ سیب ذقن کی شاخ

مے لے گئے عذار بت شوخ و شنگ سرخ
کندن کا اور آگ میں ہوتا ہے رنگ سرخ

نسبت یہ گل سے ہے ترے جسم لطیف کو
ہمپلہ برگ گل سے ہو جیسے کہ سنگ سرخ

روئے نگار ہے جو ہے نقش قدم مرا
کانٹوں نے کر دیا ہے یہ تلووں کا رنگ سرخ

جوش جنوں نے گو کہ مجھے زرد کر دیا
پھر بھی میرے رکھتے ہیں لڑکوں کے سنگ سرخ

گو صید ناتوان ہون پر اتنا ہو گرم خون
ہو جائے چھالے پڑ کے زبان خدنگ سرخ

تحریر وصف لعل نگارین یار مین
شنجرف سے ہوا ہے سیاہی کا رنگ سرخ

کیفیت شراب ہے جوہر شجاع کا
ہوتا ہے چہرہ غازیون کا وقت جنگ سرخ

لکھا جو ہے جواب خط شوق یار نے
قاصد کا مثل رقعۂ شادی ہو رنگ سرخ

کہتے ہین اشک خون شب ہجر یار مین
کشتے کی چارپائی ہے اپنا پلنگ سرخ

عاشق نشانہ رہتے ہین اس ترک شوخ کے
جبتک کہ گرم ہو کے نہ ہولے تفنگ سرخ

ساقی بہار گل کی رعایت ضرور ہے
لالہ کے پھول سے ہو شراب فرنگ سرخ

اس طفل نے بڑھا کے شفق سے لڑا پتنگ
جس دن قریب شام اڑایا پتنگ سرخ

ہوگی تری طرح سے نہ اے ترک خوشنما
پہنے پھرے لباس سیاہ فرنگ سرخ

قاتل کو اپنی تیغ زنی کا جو شوق ہو
روئے زمین ہو صورت میدان جنگ سرخ

پھوٹا لحد مین دل کا پھپھولا تو دیکھنا
ہو جائے گا مزار کا آتش کے رنگ سرخ

قدرت حق ہے صباحت سے تماشا ہے وہ رخ
خال مشکین دل فرعون ید بیضا ہے وہ رخ

نور جو اس مین ہے خورشید مین وہ تو کہان
یہ اگر حسن کا چشمہ ہے تو دریا ہے وہ رخ

پھوٹے وہ آنکھ جو دیکھے نگہ بد سے اسے
آئینہ سے دل عارف کے مصفا ہے وہ رخ

بزم عالم ہے توجہ سے اسی کے آباد
شہر ویران ہو اگر جانب صحرا ہو وہ رخ

سامری چشم فسون گر کی فسون سازی ہے
لب جان بخش کے ہوتے مسیحا ہے وہ رخ

دم نظارہ لڑے مرتے ہین عاشق اس پر
دولت حسن کے پیش آنے سے دنیا ہے وہ رخ

سایہ کرتے ہین ہما اڑ کے پرون سے اپنے
تیرے رخسار سے دلچسپ ہو عنقا ہے وہ رخ

گل غلط لالہ غلط مہر غلط ماہ غلط
کوئی ثانی نہین لاثانی ہے یکتا ہے وہ رخ

کونسا اس مین تکلف نہین پاتے ہر چند
نہ مرصع نہ مذہب نہ مطلا ہے وہ رخ

خال ہندو ہین پرستش کے لئے آئے ہین
پتلیان آنکھون کی دو بت ہین کلیسا ہے وہ رخ

کونسا دل ہے جو دیوانہ نہین ہے اس کا
خط شبرنگ سے سرمایۂ سودا ہو وہ رخ

http://muftbooks.blogspot.com/

اس کے دیدار کی کیونکر نہوں آنکھیں مشتاق
دلربا شے ہے عجب صورت زیبا ہے وہ رخ

تا کجا شرح کروں حسن کی اسکے آتش
مہر ہے ماہ ہے جو کچھ ہے تماشا ہے وہ رخ

ردیف دال

قاتل اپنا جو کرے گنج شہیدان آباد
دہن زخم کہیں خانۂ احسان آباد

کون ہے جو تری دوری میں نہیں مرتا ہے
ایک گھر رہنے نہ دیگی شب ہجران آباد

بعد فرہاد کے پھر کوہ کنی میں نے کی
بعد مجنوں کے کیا میں نے بیابان آباد

مدتیں دل کے خرابہ کو ہوئی ہیں دیکھیں
پھر بھی ہوتا ہے کبھی یہ وہ ویران آباد

سر دا کرتے ہیں تو غنچے ہیں شگفتہ ہوتے
یونہی رہجائے الٰہی یہ گلستان آباد

کوچۂ یار میں ہو وحشی اپنے دم کی
کعبہ و دیر کریں گبر و مسلمان آباد

کثرت داغ محبت سے الٰہی بھر دے
منزل دل کو کریں آکے یہ مہمان آباد

وہ شہ حسن پریشان ہمیں کیوں رکھتا ہے
چاہتا اپنی رعیت کو ہے سلطان آباد

کوئی پریوں کا اکھاڑا جو نظر آتا ہے
میں سمجھتا ہوں کہ ہے ملک سلیمان آباد

خوبرویوں کا ہے آنکھوں میں تصور بستا
خانۂ چشم کو کرتے ہیں یہ انسان آباد

جس طرف دیکھیے آتا ہے نظر وہ محبوب
جلوۂ یار سے ہے عالم امکان آباد

ساری رونق ہے دیوانوں کے دم کی آتش
طوق و زنجیر سے ہوتا نہیں زندان آباد

مئے گلرنگ سے لبریز رہیں جام سفید
چشم بد بیں کو کرے گردش ایام سفید

بسکہ اس بت کی طبیعت ہے زمانے سے خلاف
صبح پوشاک سیہ ہے تو سر شام سفید

کونسی شام نہیں صبح ہوئی اے مغرور
ایک دن ہوتی ہے یہ زلف سیہ فام سفید

قطرۂ اشک میں سرخی کا کہیں نام نہیں
لہو تیرا بھی ہوا اے دل ناکام سفید

دل کی تسکین کو میں پیام صفا کا سمجھوں
پرزہ کاغذ کا جو بھیجے وہ گل اندام سفید

چاندنی رات میں وہ ماہ جو یاد آتا ہے
کاٹنے دوڑتے ہیں مجھکو در و بام سفید

http://muftbooks.blogspot.com/

وصل کی شب جو ہوئی صبح یکایک تو ہوا
میں ادھر زرد اُدھر ہوئے دلارام سفید

نسبت اُس فتنۂ دوران سے کوئی اندھا دے
یار کی آنکھ سیہ دیدۂ بادام سفید

کسی حالت میں نہیں فکر سے دشمن غافل
آفت مرغ ہے رنگین ہو یا دام سفید

بس ہے اتنی ہی زمانہ کی دورنگی آتش
مئے گلرنگ سے لبریز رہیں جام سفید

قبر پر یار نے قرآن پڑھا میرے بعد
شرط الفت کی ملی مجکو جزا میرے بعد

ہو گیا سلسلۂ مہر و محبت برہم
نازنیں بھول گئے ناز و ادا میرے بعد

یاس و حرمان و غم و درد یہ بڑھ جائیں گے
بیکسی کا نہیں لگنے کا پتا میرے بعد

رنگ رخسار گل و لالہ دگر گوں ہو گا
نہ رہے گی یہ گلستان کی ہوا میرے بعد

زندگی تک ہیں قیامت کے یہ سارے دھڑکے
مجکو کیا غم ہے اگر حشر ہوا میرے بعد

دوستداری کا گنہگار رہوں وہ دشمن جان
مغفرت کی مرے مانگے گا دعا میرے بعد

میں جو نوشہ تو وہ بن جائیگی آغوش عروس
گور سے آئیگی شہنا کی صدا میرے بعد

خون ناحق کا مرے کھینچے گا خمیازہ
ہاتھ ملئے گا بہت مل کے حنا میرے بعد

قفس تن سے چھٹا میں تو چمن سے لاکر
بوئے گل کسکو سنگھا دے گی صبا میرے بعد

کلہ کج نہیں رہنے کی تمھارے سر پر
تنگ وحشت ایسی نہ ہووے گی قبا میرے بعد

ہڈیاں کھا کے جو مجھ کشتہ کی لذت پائی
صدقے ہو گا مرے قاتل کے ہما میرے بعد

میں نہوں گا تو نہ ہو گا یہ تمہارا الفت
کوئی بدنے گا نہیں شرط وفا میرے بعد

گور تک ساتھ رہے پڑھ کے جنازے کی نماز
قرض جو تھا سو کیا تمنے ادا میرے بعد

آئینہ رکھ کے بنانے کے نہیں شانے سے
مختصر ہووے گی یہ زلف رسا میرے بعد

قبر پر فاتحے کو آئے وہ شوخ اے آتش
نیک توفیق دے اُس بت کو خدا میرے بعد

چاندنی رات میں کھولوں جو تری خواب میں بند
عمر بھر آنکھ نہ ہو پھر شب مہتاب میں بند

شمع ساں سوزش دل میں نے کسی سے نہ کہی
رہ گئی اپنی زبان محفل احباب میں بند

http://muftbooks.blogspot.com/

یار کے واسطے لکھوں جو خط شوق تمام
لکھا ہوویں سیہ سیپاروں القاب میں بند

اپنے ہمجنس سے شاید کہ بہلے کوئی دم
دل بیتاب کو کیجیے جو سیماب میں بند

ناز کرتا ہے وہ بت اپنے ہوا خواہوں سے
برہمن ہوتے ہیں واں خانۂ قصاب میں بند

شیشہ خالی ہوا ساقی کہ مرا دم نکلا
روح مستانہ ہے مینائے مئے ناب میں بند

آستیں جوش میں کیا آنسوؤں کو روکے گی
ٹھہر سکتا ہے کہاں آمد سیلاب میں بند

روز وصل آئے گا آخر شب ہجراں ہوگی
کام رہنے کا نہیں عالم اسباب میں بند

زمزمے کرتا ہے شاید کہ لگیں ہیں آتش
رگ گل سے قفس بلبل بیتاب میں بند

تا چند کروں سینہ میں میں آہ و فغاں بند
کب تک رہے اس گھر میں الٰہی یہ دھواں بند

اس قلزم ہستی میں ہیں وہ گوشہ نشیں ہم
دن رات رہا مثل حباب اپنا مکاں بند

ہم الفت دیں ہے اسے ہم لذت دنیا
وہ گنج ہے دل جس میں ہے نقد دو جہاں بند

منھ دیکھتا ہوں یار کا کچھ کہہ نہیں سکتا
آنکھیں تو کھلیں ہیں مری لیکن ہے زباں بند

گردش ہے جو قسمت کی وہ موجود ہے واں بھی
گو شیشۂ ساعت میں رہے ریگ رواں بند

پھرتا ہے یہ کوئی تو ترے کوچہ میں شب کو
تا صبح نہیں ہوتی ہے آواز سگاں بند

تنگ آ کے شب وصل میں ہو جائے برہنہ
اندام کو اس گل کی قبا کے ہوں گراں بند

سرسبز گلستاں ہوں چلے باد بہاری
کھولے اسے ساقی جو ہے مدت سے دکاں بند

آواز یہی کوچۂ قاتل سے ہے آتی
ہوتا ہے جدا تن سے انساں کا یہاں بند

سودے نے تری زلف مسلسل کے کئے ہیں
زندان محبت میں ہزاروں ہی جواں بند

دکھلائے گا اللہ مجھے یار کا کوچہ
مومن ہوں رہے گا نہ در باغ جناں بند

قسمت مجھے کیوں گنبد افلاک میں لائی
آتش خفقانی کو قیامت ہے مکاں بند

منھ لپیٹوں میں تو دم کرے خیال یار بند
خواب بد دیکھوں جو ہوویں دیدۂ بیدار بند

جنبش ابرو سے آئینہ نہ ٹکڑے ہو نہ ہو
بیشتر کرتے ہیں ساحر سحر سے تلوار بند

http://muftbooks.blogspot.com/

کیا کہوں وعدہ خلافی سے ترے احوال شب
کھول کر دروازے کو کرتا ہوں سو سو بار بند

دل میں آتا ہے کہ اک دن رو کے دھو ڈالوں انھیں
روز لکھتے ہیں کراماً کاتبین دو چار بند

حسن جنس بے بہا اہل زمانہ تنگ چشم
آجکل کرتا ہے قحط مشتری بازار بند

تو نے اک سچا سجا ہے ہاتھ سے اپنے جو یار
کرتے ہیں تالاب تہی سنکڑوں سے دستار بند

پوچھتا ہے طنز سے کیا باندھی ہے کس پر کمر
باندھی ہے اس پر کمر کھولوں ترا شلوار بند

دیر میں جاوے الٹ کر گر تو چہرے سے نقاب رو
مصحف رخ پر تصدق بت کریں زنار بند

گوش زد ہوتے اگر تقریر تیرے مست کی
زاہدان خشک ہوں مثل زبان خار بند

موسم گل کی ہوا علتی ہے ساقی جام بھر
شیشے میں تا چند رکھے گلئے گلنار بند

صبح جب تالاب میں آئی مجھکو آتش کھل گیا
ہو چکا کنج قفس میں بلبل گلزار بند

خوبرو ہوتے ہیں سن کر تری تقریر سفید
اور خاموشی سے ہم عاشق دلگیر سفید

وہ سیہ کار ہوں ظلمت کدہ دہر میں میں
چاہیے دے کفن بھی مجھے تقدیر سفید

لب جانان کی کبودی جو انھیں دکھلاؤں
زرد ہو وے گل سوسن تو طباشیر سفید

خاکساری سے ہوا آئینہ دل روشن
کیا مس قلب کو کرتی ہے یہ اکسیر سفید

سرد مہری بتان کی جو حکایت لکھوں
شمع کافوری سے ہو خامۂ تحریر سفید

عید کا دن ہے بغل گیر وہ دلبر ہوگا
پہنے پوشاک ہر اک عاشق دلگیر سفید

دل منور ہے خیال رخ نورانی سے
پرتو ماہ سے رہتی ہے یہ تعمیر سفید

کیا جو امردوں کو اجلا یہ دنی رکھے گا
اوڑھے آپ تو چادر فلک پیر سفید

سخت جانی مجھے قاتل سے نہ شرمندہ کرے
نہ پھرے اور نہ منہ پر سے ہو شمشیر سفید

وہ شکر لب رہے آسیب نظر سے محفوظ
چشم بدخواہ ہو مثل قدح شیر سفید

کام فرمائیں تکلف کو جو دیوانے تو ہو
قصر منعم کی طرح خانۂ زنجیر سفید

شادی و غم سے ہے عالم کا مرقع توام
سرخ تصویر ہے کوئی کوئی تصویر سفید

عقل نے اصل حقیقت سے کیا ہے آگاہ
خون سمجھتا ہوں میں ہر چند کہ ہو شیر سفید

ہر زمین پہ ہے نئی آب ہوا کی تاثیر
غم ہجران پئے لیتا ہے لہو جونک کی طرح

مردم زنگ سیہ مردم کشمیر سفید
کیون نہ ہو رنگ رخ آلم آتش دلگیر سفید

ردیف دال ہندی

رکھتا ہے یار ابروے خمدار پر گھمنڈ
اس ترک تیغ زن کو ہے تلوار پر گھمنڈ

ہو گا خزان مین رنگ دگرگون بہار کا
گلچین کا جو دو ہفتہ ہے گلزار پر گھمنڈ

عاشق ہین گرد رہتے ستارون کیطرح سے
زیبا ہے تمکو چاند سے رخسار پر گھمنڈ

کبر و غرور کی ہے سزا اور اسی کی شان
حسن و جمال ختم کرین یار پر گھمنڈ

تقریر اپنی اور روش یار کی ہے خوب
گفتار پر ہمین اُسے رفتار پر گھمنڈ

دو چار روز لالہ و گل کی بہار ہے
کیجئے قبا پہ اور نہ دستار پر گھمنڈ

یوسف لقا سے میرے زیادہ نہ ہو ویگا
یوسف کو اپنی گرمئی بازار پر گھمنڈ

عیسیٰ مریض عشق سے اپنے نہ پھیر منھ
لازم نہین ہے شربت دیدار پر گھمنڈ

آتش سخن شناس سے قدر سخن سمجھ
سارا ہے اس گہر کا خریدار پر گھمنڈ

ردیف ذال

زور بازو وہی کو بازو کا مین سمجھا تعویذ
بس ہے انسان کو تقدیر کا لکھا تعویذ

دشمن و دوست لپٹ جاوینگے ملتے آنکھین
نقش حب کا ہے مرے سنگ لحد کا تعویذ

دل سے دشمن سے رہی جنگ ہمیشہ درپیش
نہ زرد پہنی کبھی مین نے نہ باندھا تعویذ

جذبۂ دل سے پری رویون کو تسخیر کیا
نہ تو گاڑا نہ جلایا نہ بہایا تعویذ

ذقن یار کے بوسے کی تمنا ہی رہی
لکھ کے کس روز کنوئین مین نہین ڈالا تعویذ

مے کی تکلیف نہ کیونکر کرین ان آنکھونکے جام
موے سر ابر سیہ برق سنہرا تعویذ

نہین ٹلتی کسی صورت سے بلائے سبرم
ڈھونڈھے کسواسطے آتش کوئی گنڈا تعویذ

http://muftbooks.blogspot.com/

ردیف راء

شانہ ٹوٹا تار گیسوے معنبر توڑ کر — پھل نہین پاتا کوئی شاخ صنوبر توڑ کر
اُس نگہ سے دل کو سینہ مین نہین دلکو بپاد — قلعہ مین تیر قضا لگتا ہے بکتر توڑ کر
شاخ گل پر سے کیا تھا اسکے بلبل کو اسیر — ہاتھ پر صیاد نے بٹھلا لیا پر توڑ کر
چھوڑنا تیشہ سے اپنا سر نہ تھا اے کوہکن — چھینا شیرین کو تھا پرویز کا سر توڑ کر
باز آیا فعل سے اپنے نہ بدمستی مین بھی — شیشہ کو منھ سے لگایا مین نے ساغر توڑ کر
ایدل صدچاک اُلجھکر زندگی سے ہو نہ تنگ — پیچ کا اُن گیسوون کے شانہ بنکر توڑ کر
درد بازو مین رہیگا سخت جانی سے مری — خون عاشق کی قسم کھاؤ گے خنجر توڑ کر
شیشہ کو توڑا اگر تو نے لگا کر جام سے — محتسب رکھدے تری گردن برابر توڑ کر
آئینہ لیتا تو ہے وہ لاابالی دیکھنا — پھیر دے گا چار دن مین اے سکندر توڑ کر
قید ہستی سے جو تنگ آتا ہون کہتا ہے دل — توڑیے دیوار کو زندان کے لنگر توڑ کر
یاد آتے ہین ستم اُس سنگ دل محبوب کے — توڑتا ہے دل مرا شیشہ کو پتھر توڑ کر
دیکھنے والا جو آرائش کا مجبا اُٹھ گیا — پھینکدو گے اے حسینون تم یہ زیور توڑ کر

دم فنا کرتا ہے آتش جنبشِ مژگان کا شوق
چھیدتے ہین دل رگ سودا یہ نشتر توڑ کر

جلد ہو بہر سفر اے مہ کنعان تیار — ہو چکا تیرے لئے مصر مین زندان تیار
باغ عالم مین ہون مین وہ شجر سوختہ بخت — مری شاخون سے ہوئے سرو چراغان تیار
آبلہ پائی نے صحرا مین رلایا جو مجھے — ابر مژگان نے کئے نخل مغیلان تیار
چل دلا وقت ہے سینہ کے سپر کرنے کا — برچھیان تانے ہوئے ہین صفِ مژگان تیار
پشت پا کیون نہ یہ کونین کے اوپر مارے — دست قدرت سے ہوا پیکر انسان تیار
سربلندی بھی ہے سرگشتگی بخت کیساتھ — خاک اُڑے اپنی تو ہو گنبد گردان تیار
سچ اٹھانے مین زبس مین نے مزا پایا ہے — زخم کے واسطے رکھتا ہون نمکدان تیار

http://muftbooks.blogspot.com/

تو بھی اے گریہ دکھا چہرۂ رنگین حبیب
بارش ابر سے ہوتا ہے گلستان تیار

زور بھی خاک کے پتلے کو نہین پھبتا ہے
کشتی لڑنے کو ہوئے گبر و مسلمان تیار

غم عالم سے ہے تنگ دل شوریدہ مزاج
مین نے پہلو مین کیا شیر نیستان تیار

کون سے روز نہ دامن نے مجھے الجھایا
کب گلا گھونٹنے کو تھا نہ گریبان تیار

بعد مجنون جو گیا مین مرے سر پہ آتش
سایہ کرنے کو ہوئے بید بیابان تیار

بھاگو نہ مجھکو دیکھ کے بے اختیار دور
اے کودکان ابھی تو ہے فصل بہار دور

مانند مرغ قبلہ نما پیش چشم ہے
وہ کعبۂ مراد ہو ہم سے ہزار دور

عیسیٰ نے نسخہ مین ترے بیمار کے لکھا
درد فراق کو کرے پروردگار دور

اے خضر راہ منزل مقصود الغیاث
چھوٹتا ہے مجھ غریب کا مجھسے دیار دور

گردن نہ خم ہو شمع صفت گو جہا نہان
تن پر سے میرے سر کو کرین لاکھ بار دور

مضمون باندھ لاتی ہے فکر اپنی عرش سے
ڈھونڈھا ہے جب تو ہمکو ملا ہے شکار دور

روپوش ہے جو ناز سے اُس کا گلہ نہین
نزدیک دل سے ہے رہے آنکھون سے یار دور

کیفیت شراب مین ہے مزا فکر شعر کا
رکھتا پیادہ سے ہے ارادہ سوار دور

بنتی ہے جان پر جو حرارت سے عشق کے
کرتا ہون آہ کھینچ کے دل کا بخار دور

تسکین کے لئے گئے منزل مین گور کے
پہونچے تڑپ تڑپ کے ترے بیقرار دور

وصل حبیب حاصل عمر عزیز ہے
وہ گل ملے تو ہجر کا ہو خار خار دور

فرقت مین یار کے یہ سخن تکیہ ہے مرا
مخدوم سے نہ اپنے ہو خدمتگزار دور

پیری مین ترک مے کا ارادہ نہ کیجیو
آتش صبوحی کرتی ہے شب کا خمار دور

قصۂ سلسلۂ زلف نہ کہنا بہتر
پیچ در پیچ ہے خاموش ہی رہنا بہتر

ضبط گریہ سے جلا کرتی ہین آنکھین سچ ہے
بند ہونے سے ہے ناسور کا بہنا بہتر

دونون ہاتھون کی ترے یار کرون کیا تعریف
بایان دہنے سے تو پھر بائین سے دہنا بہتر

http://muftbooks.blogspot.com/

یار کو دیکھین گے پہنا کے رسن مین اُسے
مل گیا کوئی اگر پھولون کا گہنا بہتر

نفس امارہ سا رکھتا ہے یہ سرکش دشمن
آدمی کے لئے غافل نہین رہنا بہتر

ٹیڑھے سیدھے سے غرض رکھتے نہین ہیں آتش
جو کہے یار ہمین سُن کے یہ کہنا بہتر

خطا سے کب جاتے ہین عاشق کوئے جانان چھوڑ کر
کشت پختہ کو کبھی بھاگے نہ دہقان چھوڑ کر

کعبہ سان جلوے ادب ہے چار دیوار لحد
یان قدم رکھتا ہے تخت اپنا سلیمان چھوڑ کر

کھا لیا داغ فراق یار نے آخر مجھے
ہو نہ غافل ملک پر عامل کو سلطان چھوڑ کر

مصحف روئے صنم سے منحرف زاہد نہو
منہ دکھاوے گا خدا کو کیا تو ایمان چھوڑ کر

مٹ نہ بعد مرگ بھی اے داغ الفت ہے بعید
صاحب خانہ کو سوتا جائے مہمان چھوڑ کر

نیک بختون کو نہ دے رنج انقلاب روزگار
واصل خورشید ہو شبنم گلستان چھوڑ کر

فرقت تن سے ہے شادان روح اپنی جس قدر
خوش نہ ہو گا اس قدر دیوانہ زندان چھوڑ کر

چاند سے رخسار پر لہرا کے آنے دیجئے
کیجئے اندھیر زلفون کو پریشان چھوڑ کر

کار مرادانہ کیا چاہے ہے تو اے دست جنون
کھینچ دامان پری میر اگر یبان چھوڑ کر

شہد لب کا تیرے سن پایا تھا افسانہ نہین
زہر کھایا مورچون نے شکرستان چھوڑ کر

باغ مین آکر کہان جاتا ہے اے رشک بہار
گل کو خندان چھوڑ کر بلبل کو نالان چھوڑ کر

اے کمان کش ہے کشش سے دل کی اُمید قوی
تیر پہلو سے مرے نکلے تو پیکان چھوڑ کر

کافر کوچے قدم رکھ سرزمین عشق پر
کھیت ہاتھ اُس کے ہے بھاگا جو نہ میدان چھوڑ کر

اُن لبون سے گیسوے مشکین کا قصد دل نہ کر
تنگ ہوگا اس ختن مین یہ بدخشان چھوڑ کر

باغ عالم مین وہ ایسا کونسا محبوب ہے
خاک اُڑاتی ہے صبا کس گل کا دامان چھوڑ کر

ہستی فانی ہے آتش چار دن مین نیستی
فکر عقبیٰ کا کرے دنیا کو انسان چھوڑ کر

اے جنون رکھیو بیابان کو سواری تیار
آجکل چلنے کو ہے بادبہاری تیار

دل تو کہتا تھا نکل چلنے کو پر چلتے وقت
ہم بشیر دل سے ہوئی جان ہماری تیار

http://muftbooks.blogspot.com/

مجکو مجنون سے بھی جسوقت کہ لاغر پایا
کُشتی لڑنے کو ہوئی باد بہاری تیار

اس قدر تنگ گریبان نہین زیبا پیارے
پھانسی دیجیے اسے گردن ہے ہماری تیار

سرمہ اندھیر حنا قہر قیامت مسّی
فتنہ انگیزی کی ترکیبین ہین ساری تیار

ہار پھولون کے پہنتے ہو تو میری خاطر
بدھی زخمون کی کرے تیغ تمھاری تیار

رزق ہر صبح پہونچتا ہے مجھے بے منت
خون دل لخت جگر کی ہے نہاری تیار

زندگی مین جو فراغت نہوئی تو نہ ہوئی
اے فلک تنگ نہ ہو گور ہماری تیار

اس زمانے مین سپاہی نہین بگاری ہین
نہ تو تلوار ہی ہے نہ کٹاری تیار

ضد سے دھجیان اُس کو تکلف کا نہ آیا ہرگز
رہی لگ چلنے کو دامن سے کناری تیار

تیرے دیوانے کی وحشت ہے زیادہ ہر سال
بیڑیان ہوتی ہین ہر مرتبہ بھاری تیار

کمر یار کا شک اُن کی کمر پر جو پڑا
پھاڑ کھانے کو ہوے یوز شکاری تیار

تخت تابوت کہان نکلے غبار اُڑجاؤ
باد کے گھوڑے کی آتش ہے سواری تیار

دیکھی جو صبح زلف سیہ فام دوش پر
نظارہ کرتے کرتے ہوئی شام دوش پر

طفلی سے ہون دوچار نشیب و فراز دہر
راحت نہ گور مین تھی نہ آرام دوش پر

مجھ سخت جان کا سایہ جو سیلاب پر پڑے
لادے پھرے حباب در و بام دوش پر

نادانی کا سبب ہے جو ہے طفل کو قرار
رہنے نہ دے گی گردش ایام دوش پر

زلف سیاہ یار کمر تک نہین گئی
صیاد کا مرے ہے ابھی دام دوش پر

بالائے بام ہو جو مسیحا نفس مرا
مردہ نہ ٹھہرے زیر لب بام دوش پر

چلتے ہین کیا یہ مار کے معذور ٹھوکرین
سر پر ہر اک قدم ہے ہر اک گام دوش پر

طفلی مین بھی مرا یہی عالی دماغ تھا
جاتا تھا روز تا بہ لب بام دوش پر

پیوند خاک ہونے کا اللہ رے اشتیاق
آیا نہ گور تک مجھے آرام دوش پر

کاندھا مرے جنازہ کو کیا دے وہ نازنین
بھاری ہے جس کو زلف سیہ فام دوش پر

عاشق فشانہ تیر کے ہوتے ترے طرح
رکھتا اگر کمان کو بہرام دوش پر

http://muftbooks.blogspot.com/

پھرتے ہیں اس بہار میں مستوں کے ساتھ ساتھ
ساقی سبو کی طرح لئے جام دوش پر
اے موت آ کہیں رہوں تا چند منتظر
لادے ہوئے سفر کا سر انجام دوش پر
رہتے ہیں میرے کاتب اعمال رنج میں
آتش اُٹھاؤں گا میں درو بام دوش پر

جھڑتے ہیں پھول منہ سے اس تنگی دہن پر
غنچہ نثار تیری رنگینی سخن پر
بعد فنا کنوئیں کے پانی سے غسل دینا
کھدی ہوئی ہیں میں نے جان سپرین چہ ذقن پر
دونوں کلائیاں دو پھولوں کی ڈالیاں ہیں
گل کھائے ہیں یہ میں نے خوبان گلبدن پر
کیونکر تری قبا سے تشبیہ دوں میں اس کو
دو بوٹے بھی نہیں ہیں اک گل کے پیرہن پر
ہمسے خلاف ناحق صیاد و باغبان ہے
نالوں سے اپنے کس دن بجلی گری چمن پر
گھبراتی ہے یہ اس میں وہ اس سے کر رہا ہے
جادو کیا ہے غم نے کچھ میری روح و تن پر
دیکھے جو تل کسی کے نازک کلائیوں کے
بھونروں کو میں نے سمجھا شاخ گل سمن پر
بھوکوں کو سیب بہ میں راہ خدا کھلاؤں
بوسہ کو لب جو پہونچیں اُن غبغب و ذقن پر
اُس ترک سے جو کی ہیں صحرا میں جا کے آنکھیں
جھنجھلا کے کیا ہی کتے چھوڑ دئے ہیں ہرن پر
کشتوں کو تیری قبروں میں دیکھیں جو دیکھ لینا
زندوں کو ہو گی حسرت مردوں کی انجمن پر
دو پھل ہوئے ہیں پیدا اک نخل حسن میں کیا
بادام و پستہ صدقے اُس چشم اس دہن پر
ملتا ہے کیا جو آتش مرتے ہیں اہل دنیا
اک دو وجب زمیں پر اس یک دو گز کفن پر

دم نکلتا ہے نگاہ چشم مست یار پر
نشہ کا ڈورا بلائے جان ہے اس تلوار پر
شرم سے وہ سرمگیں آنکھیں جھکی جاتی نہیں
رات بھاری ہو گئی ہے مردم بیمار پر
خوشنما ہے چہرۂ محبوب پر زلف سیاہ
عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پر
چھیڑ سکتا ہے کوئی ابرو کو شانہ مثل زلف
ہاتھ پھیر سکتا ہے تیغ تیز کی کب دھار پر
کھینچتا ہے آپ کو دور اس قدر کیوں آفتاب
سایہ کیا سورج مکھی کا ہے کسی رخسار پر
کیا کروں نسبت دلبند راہ الفت کا بیان
چاہ میں اک پاؤں ہے اک پاؤں ہے دیوار پر

http://muftbooks.blogspot.com/

سرسری سمجھو نہ میری آہ کو اے سرکشو ۔ پھونک ہی دے گی گرے گی جبکہ بجلی خار پر
حُسن کے منہ کی نقاب الٹین گے بیماران عشق ۔ مُہر توڑین گے جو کی ہے شربت دیدار پر
کیون نہ پھانسے عاشقون کے دل وہ طفل برہمن ۔ طرہ ہے گردن کا ڈورا دوش کے زنار پر
رو دیا ہے عاشقون نے ابر باران کیطرح ۔ تمنے مارا ہے قدم جو برق کی رفتار پر
رنگ شب اُڑتا ہے گیسوے سیہ کو دیکھکر ۔ داغ ہے ماہ دو ہفتہ کو ترے رخسار پر
لٹپٹی پگڑی سے قاتل کی مین کیا تشبیہ دون ۔ داغ کا دھبہ لگا ہے لالہ کی دستار پر
تو جو اے عیسیٰ نفس آیا عیادت کیلئے ۔ تندرستون کو ہوئی حسرت ترے بیمار پر
تیرے دانتون سا کوئی موتی سمندر مین نہین ۔ لعل لب سا اک بدخشان کے نہین کہسار پر
دوست کو لے کر بغل مین رات بھر سوتا ہون مین ۔ رشک ہے دشمن کو میرے طالع بیدار پر
یار کی فرقت مین روکر قصر تن کو ڈھاؤنگا ۔ پانی پھر جاویگا اس گھر کے در و دیوار پر
دام مین لاکر کرے صیاد بے پروا حلال ۔ بلبل بیتاب صدقے ہو چکی گلزار پر

خود غلط ناحق ہون تقلید آتش سے ہلاک
جو رکب منصور بن سکتا ہے کھنچکر دار پر

دکھائی حسن نے قدرت خدائی کے جوبن پر ۔ چراغ طور کا عالم ہے تیرے لیئے روشن پر
کرین گے اس سے صید اکدن بجائے تیغ قاتل کو ۔ رگون کا جال یان پھیلا ہوا ہے اپنی گردن پر
دکھائی دختر رز نے یہ میخانہ مین نیرنگی ۔ دم طاؤس کا عالم ہوا مینا کی گردن پر
نمازی کو شراب اُس نے پلائی جاکے مسجد مین ۔ کلیسا مین گیا تو بت کو دے پٹکا برہمن پر
کوئی پھینکے فلک اپنی طرف منہ اُس کا کرتا ہے ۔ ہمارا نام کندہ ہے مگر سنگ فلاخن پر
بھلا دیکھین تو گو بازی مین سبقت کون کرتا ہے ۔ ادھر ہم بھی ہین توسن پر ادھر تم بھی ہو توسن پر
مری آواز پا سُن کر فنا ہو جان موذی کی ۔ وہ رہرو ہون کمر باندھی ہے جس نے خون رہزن پر
وہ بدگوئی مری کرتا ہے مین نیک اسکو کہتا ہون ۔ فرشتے میرے لعنت کرتے ہون گے میرے دشمن پر
نمود غیر ہے مقصود دل آتش مزاجون کو ۔ یہ ساری گرمی حمام ہے موقوف گلخن پر
تماشا دیکھیے گورستان مین نیرنگ زمانہ کا ۔ جو گل ہین خندہ زن تو رو رہی ہے شمع مدفن پر

http://muftbooks.blogspot.com/

زمین بچھی تو پھر چھوڑی نہ ہرگز بید مجنون نے
نشان داغ مجنون رنگیا صحرا کے دامن پر

عروج حسن بازاری پسند دل نہین ہوتا
مجرو ہون مگر رغبت نہین قحبہ کے جوبن پر

جنون نے چل بیابان کو مین باز آیا گلستان سے
خوش آتی ہے کسے چشمک زنی نرگس کی سوسن پر

یہ صرف سینہ کوبی ہے وہ صرف نعل ماتم ہے
مرے ماتم سے آفت رہتی ہے اک سنگ و آہن پر

ہر اک مصرع مین یان مضمون ہے آتش وستداری کا
ہمارے شعر کا انصاف ہے انصاف دشمن پر

بہار آئی ہے عالم ہے گل و نسرین و سوسن پر
جوانان چمن نازان ہین اپنے جوبن پر

نقاب اوٹھے جو تو رخسار آتش رنگ سے اپنے
پر پروانہ سے آرے چلین شمعون کی گردن پر

دل نازک کو اپنے جنبش مژگان سے کیا ڈر ہے
چھری چلتی کبھی دیکھی نہین شیشہ کی گردن پر

حذر عالی مقامون کو ہے لازم خاکسارون سے
پیادے غالب آئے ہین سوار پشت توسن پر

ادب آموز ہے ہر ایک ذرہ اپنے وادی کا
نہین ممکن کہ گرد اوڑکر پڑے رہبر کے دامن پر

سیہ چشم اکثر آتے ہین تماشا دیکھنے اس کا
کمند آہوے ٹہری ہے سبزہ اپنے مدفن پر

نہایت بلبل شیدا کا اس نے دل جلایا ہے
جو بس ہووے تو رکھدون آگ مین گلچین کے دامن پر

مدیحا سخت طینت کو بھی سرسبز دنیا مین
شگوفہ پھولنا ممکن نہین دیوار آہن پر

زرہ حسد سے اے قاتل گلے مین تونے ڈالی ہے
طلاؤ نقرہ کو اک رشک ہے اقبال آہن پر

نہانیکو نجا حمام مین ہمرہ رقیبون کے
لٹا دیگا ہین رشک آتش سوزان گلخن پر

نہ سمجھا پر نہ سمجھا میرے خط شوق کا مطلب
مقدر نے مجھے عاشق کیا کس طفل کودن پر

تری زلف سیہ اک دن سفید اے یار ہوویگی
یہ وہ شب ہے چلے گی جو طریق روز روشن پر

حرارت طور کے شعلہ کی ہر اک دانہ رکھتا ہے
یقین ہے خاک ہو بجلی گرے گر اپنے خرمن پر

فنا ہو کر بھی چھوٹے گی نہ خو نظارہ بازی کی
ہماری خاک کے ذرہ کرینگے قبضہ روزن پر

جو کامل ہین نہین اندیشہ آتش انکو بدبین کا
دہان زخم کاری خندہ زن ہین چشم سوزن پر

ازل سے حسن و عشق کو لایا ہے راہ پر
عاشق ہے چکور روز ازل سے ہے ماہ پر

http://muftbooks.blogspot.com/

منکر ہین ذات صانع عالم کے دھریے
نافہمون کا عمل ہے نقط لا الہ پر

دکھلائی برق نے جو ترے دانتون کی چمک
مستی کا شک ہوا مجھے ابر سیاہ پر

مدفون ہین اس زمین مین ہزارون ہی تاجدار
پھبتا ہے تخت شاہ سر بادشاہ پر

کوچے سے یار کے نہ صبا دور پھینکیو سے
مدت کے بعد آئی ہے خاک اپنی راہ پر

اعضا گواہی دینے کو حاضر ہین روز حشر
مرتا ہے کیا سمجھ کے یہ انسان گناہ پر

قسمت کی خوبی دیکھیو اس شاہ حسن کی
دھوکا ہوا فقیر کا مجھ داد خواہ پر

مین کشتی شکستہ دریاے عشق ہون
ہنستا ہے ناخدا مرے حال تباہ پر

ہمسے خلاف ہے فلک تیرہ روزگار
جن تو چڑھا نہین سر دیو سیاہ پر

یاد آگیا ہے سبزہ جو مژگان یار کا
بوسے دیے ہین دیدۂ مردم گیاہ پر

اے طفل ترک ادھر بھی گذرگاہ گاہ ہو
تکیہ ترے فقیر کا ہے شاہراہ پر

آزار سہل بھی نہین موذی کے واسطے
دیکھا نہ گنج کو سر مار سیاہ پر

دیتے ہین خالی وار کو دشمن کی تیغ کے
تکیہ نہین ہے ہم کو سپر کی پناہ پر

صاحب کمال صوفی عالی مقام ہے
رقص اس کا کیسا لاتا ہے مطرب کو راہ پر

ہالہ مین عاشقون کو ہوا ماہ کا یقین
باندھا جو شملہ یار نے زرین کلاہ پر

گوش بتان کے پردے پھٹے اسکے شور سے
رحمت خدا کی اپنی اثر دار آہ پر

کس گل کے خط سبز کے کشتہ ہین اہل شرع
جائز رکھا ہے سجدہ انھون نے گیاہ پر

دندان یار جب سے سمائے ہین آنکھ مین
لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر

شہر بتان مین حوصلہ فرہاد کا نہ کر
یان رسم دزد سے پڑتی ہے داد خواہ پر

مشتاق اہل میکدہ ہین یان کرم کرے
ابر سیہ کا لطف نہین خانقاہ پر

آتش زمین کو بھی سمجھتا ہون آسمان
ہوتا ہے برج دلو کا شک مجکو چاہ پر

حکم رانی پر ہوا میل سلیمان بہار
عشق پہچان بن گیا طغراے فرمان بہار

زخم خندان یار بن ہو روے خندان بہار
تیر باران بلا ہے مجکو باران بہار

http://muftbooks.blogspot.com/

بے بقا ہے ہستی شبنم سے باران بہار
برق کی چشمک ہے کم وقفہ ہے دوران بہار

زلف سنبل کو سمجھیے گوش گل کو جانیے
نرگس شہلا کو کہیے چشم فتان بہار

شاخ گلبن پر یہ طفل غنچہ سے ظاہر ہوا
نے سواران چمن ہین مرد میدان بہار

کیا سمجھکر روندتے ہین مجکو سیار چمن
سبزۂ بیگانہ ہون لیکن ہون مہمان بہار

زلف کا ہونا قریب چہرۂ رنگین ہے شرط
باغ بے سنبل ہے بے شیرازہ دیوان بہار

چاک پیراہن ہراک گل کا بعینہ زخم ہے
کھیت ہے تلوار کا یارب کہ میدان بہار

روشنی ہووے جو آنکھون مین تو سیر باغ کر
لالۂ آتش زبان ہے شمع ایوان بہار

آب جو مین ہین صفا سے سینۂ اشراقیان
ہر گل خوشبو ہے افلاطون یونان بہار

پیش آتے ہین بدون سے بھی کرم کیساتھ نیک
رزق زنبور عسل ہے ریزۂ خوان بہار

رنگ میرا اور تیرا دیکھکر حیران ہوئے
نقشبندان خزان و نقش بندان بہار

جان تازہ آتی ہے آتے ہی تیرے باغ مین
جاتے ہی تیرے نکل سی جاتی ہے جان بہار

لالہ و گل سے ہنوز آباد ہے بزم چمن
سرو شمع سبز ہے سنبل شبستان بہار

سیر باغ جاتا ہے جو تو اے شمع رو
صدقے ہوتے ہین تیتنگے بنکے مرغان بہار

نخل ماتم کی طرح ہون بوستان دہر مین
نے سزاوار خزان آتش نہ شایان بہار

گرد کلفت جم رہی ہے ہر زبان بالائے سر
کیا زمین پیدا کرے گا آسمان بالائے سر

کیا عجب ہے داغ سودا کا نکان بالائے سر
میزبان رکھتا ہے پائے میہمان بالائے سر

برگ گل رکھون اگر مین ناتوان بالائے سر
دم چڑھے ہو صدمہ سنگ گران بالائے سر

برق سی چمکی تری تیغ اے جوان بالائے سر
اس ہما کا سایہ ہووے مہربان بالائے سر

کھینچتا ہے تیغ جب وہ دلستان بالائے سر
سارے تن سے کھنچ کے آرہتی ہے جان بالائے سر

پار اُتر جاؤن کرم سے تیرے ای باد داد
زیب اک ہے کشتی بادبان بالائے سر

پھر بہار اے بے نیاز آوے پھرین پھر کو بکو
تو کرے پھولون کے رکھکر باغبان بالائے سر

رکھتے ہین ای بت ترے سر پر چڑھانے کیلئے
گنبد دستار سے زاہد مکان بالائے سر

http://muftbooks.blogspot.com/

خون ناحق کوچہ مین اس ترک کے ہوتے رہین
لاشہ تڑپے لاشہ پر سر ہو طپان بالائے سر

کون تجسا پادشاہ حسن ہے اے مہروش
تاج زرین مہ ہے کلگی کہکشان بالائے سر

کیا سمجھ کر شمع سے مین یار کو تشبیہ دون
یان دہن مین ہے زبان وان ہے زبان بالائے سر

بلبل و قمری برابر دونون ہوتے ہین حلال
گل کو رکھتا ہے جو وہ سرو روان بالائے سر

عالم بالا کی نعمت کا اگر بھوکا ہون مین
آسمان پر سے فرشتے اتارین خوان بالائے سر

اسقدر تو سعی کرتا ہون مین راہ عشق مین
پاؤن کا میرے پسینا ہے روان بالائے سر

فکر کی گرمی سے جلتا ہے زبس میرا دماغ
جائے سو دکھلائی دیتا ہے دھوان بالائے سر

لکھئے خط حسرت مین قاصد کی ہوئین مجنون ہوا
چاہیئے ہدہد بنا دے آشیان بالائے سر

ایکدن تو بام پر سے روے نورانی دکھا
پڑ رہی ہے کیسی خاک آستان بالائے سر

صورت یوسف ہے وہ طفل حسین سر دلعزیز
آنکھون پر رکھتے ہین پیر اسکو جوان بالائے سر

کونسا گر ملے گا مہندی اپنے پاؤن مین
بوتے ہین نخل حنا کو باغبان بالائے سر

حسرت شاہی ترے در کے فقیرون کو نہین
تخت ہے ہمکو زمین چتر آسمان بالائے سر

کس جگہ زیر زمین قبرین نہین آہستہ چل
پاؤن پڑتے ہین ترے ایجان جان بالائے سر

میل آرائش چراغ حسن کو دیگا فروغ
شرح ہی باندھے گا وہ دلستان بالائے سر

یہ بھی دیوانہ کسی گل رو کا ہو دے اے کریم
آشیان بلبل کا رکھے باغبان بالائے سر

تا نکیے سر مین نہان رکھون ہین سودا زلف کا
موے سر کے بدلے سنبل ہو عیان بالائے سر

آرزو ہے پاؤن پر اسکے ہمارا سر ہو اور
دست شفقت پھیرے وہ شوکت نشان بالائے سر

کونسا حلقہ ہے جس مین اک دل عاشق نہین
طرہ گیسو ہے اس گل کو گران بالائے سر

نالے کرتا ہون تو کہتے ہین مجھے اہل زمین
کیون اٹھایا چاہتا ہے آسمان بالائے سر

اپنے عریانون کا پردہ رکھیگا وہ عیب پوش
روز محشر ہونگی چشم مردمان بالائے سر

قتل جب چاہے کرے آتش وہ ترک جنگجو
نے گلے مین ہے زرہ نے خود یان بالائے سر

خون دل کے ساتھ ہے لخت جگر کا انتظار
موے مژگان کو ہے شاخ ثمر کا انتظار

http://muftbooks.blogspot.com/

سروِ قدِ یار کے مضموں کا رہتا ہے خیال
خشک کرتا ہے ہو مصرع تر کا انتظار

تارے گنتے گنتے شب کو صبح کر دیتا ہوں میں
نیند اڑا دیتا ہے اک رشکِ قمر کا انتظار

شب جو تم نے صبح وعدہ باغ چلنے کا کیا
ہر گھڑی دل کو زیادہ تھا گجر کا انتظار

راہ سے آنکھوں کے نکلے جان مضطر چاہیے
شام سے فرقت کی شب میں ہے سحر کا انتظار

ٹکٹکی بندھوائے رکھتا ہے ہمیشہ سوئے در
مردمِ دیدہ کو اس نورِ نظر کا انتظار

قطع کر رکھیو کفن اپنے لیے اے آسمان
ہو نہ ہنگام سفر رختِ سفر کا انتظار

کود پڑنے کا زبس ہے یار کے گھر میں خیال
ہے اندھیری رات میں پچھلی پہر کا انتظار

عشق پیدا کر کمی کچھ حسن و خوبی کی نہیں
سوزِ صندل ہے تیری دردِ سر کا انتظار

خود چلوں گا یار سے لینے جواب خطِ شوق
اور میں کرتا ہوں دو دن نامہ بر کا انتظار

ناتواں ہو جاتا ہے فکرِ سخن سے آدمی
رشتہ کر دیتا ہے آتش اس کمر کا انتظار

ردیف رائے ہندی

حیرت ہے ہو نہ زلف و رخ یار سے بگاڑ
رہتا ہے ورنہ کافر و دیندار سے بگاڑ

مثل نسیم ہوں چمنِ روزگار میں
گل سے بناؤ ہے نہ مجھے خار سے بگاڑ

رنجیدہ جب سے ہم سے وہ خانہ خراب ہے
گھر سے بگاڑ ہے در و دیوار سے بگاڑ

پاتا ہوں میں مزاج عناصر میں اختلاف
آپس میں ہوگا ایکدن ان چار سے بگاڑ

بوسہ طلب کروں تو مجھے گالیاں ملیں
بے وجہ ہو نہ عاشق رخسار سے بگاڑ

اس مہ کی مہربانی تک اپنی تھی زندگی
غیرت سے مر گئے جو ہوا یار سے بگاڑ

آزردہ ہیں وہ بوسۂ لب کے سوال پر
شیرینی کے لیے ہے نمک خوار سے بگاڑ

تیرے سوا کسی سے علاقہ نہیں مجھے
لازم نہیں ہے خادم سرکار سے بگاڑ

اے بحرِ حسن لہر یہ کیا آئی ہے تجھے
رکھتا ہے اپنے تشنۂ دیدار سے بگاڑ

دیوانے آجکل کے کچھ آتش نہیں ہیں ہم
مدت ہوئی کہ ہے سر و دستار سے بگاڑ

http://muftbooks.blogspot.com/

ردیف زائے معجمہ

ساتھ ہے بعد فنا حسرت فتراک ہنوز
دامن زین سے لپٹتی ہے مری خاک ہنوز

کپڑے پھٹتے ہین مری خانہ زنجیر مین بھی
پاؤن تو سست ہوئے ہاتھ ہین چالاک ہنوز

کون کہتا ہے بسر ہو گئے ایام جنون
اک گریبان نظر آتا نہین بے چاک ہنوز

آنکھ بھر کر نہ کبھی چاند سی صورت دیکھی
نہین آلودہ ہماری نگہ پاک ہنوز

عشق نے نقش بٹھایا جو نگین دل پر
مین نے جانا کہ زمانے مین ہین حکاک ہنوز

باغبان کیسی بہار آئی ہے کیا عالم ہے
نظر آتے ہین چمن مین خس و خاشاک ہنوز

کیا کرون اس کو جو نکلے نہ بخار اک دل کا
دو سمندر ہین مرے دیدۂ نمناک ہنوز

اسقدر قحط ہے کسواسطے مے کا ساقی
زیر دیوار چمن اینڈتے ہین تاک ہنوز

استخوان خاک ہوئے خاک بھی برباد ہوئی
صاف ہوتا نہین اس پر بھی وہ سفاک ہنوز

وہی پستی و بلندی ہے زمین کی آتش
وہی گردش مین شب و روز ہین افلاک ہنوز

جوش و خروش پر ہے بہار چمن ہنوز
پیتے ہین نوجوان شراب کہن ہنوز

پاتا نہین ہین یار کو میل سخن ہنوز
معدوم ہے کمر کی طرح سے دہن ہنوز

برسون سے رو رہا ہون شب و روز متصل
ہنستے ہین مدتون سے مرے زخم تن ہنوز

رخسار یار پر نہین آغاز خط ابھی
دیکھا نہین ان آنکھون نے سورج گہن ہنوز

انجام کار کا نہین آتا خیال کچھ
غربت مین بھولے بیٹھے ہین یاد وطن ہنوز

عالم ان ابروؤن کی کجی کا جو ہے سو ہے
بل کھا رہی ہے زلف شکن در شکن ہنوز

قناعت کی کیا امید رکھین آسمان سے ہم
اس نے تو داب رکھا ہے اپنا کفن ہنوز

عالم حجاب یار کا تا حال ہے وہی
خلوت نشین ہے روشنی انجمن ہنوز

اپنے صفائے سینہ کا حیران کار ہے
دیکھا نہین ہے آئینہ نے وہ بدن ہنوز

ہر چند باغ دہر مین مدت سے ہون مقیم

http://muftbooks.blogspot.com/

آتش نظر پڑا نہ وہ سیب ذقن ہنوز

فیض سے ابر بہاری کے ہوئے گلزار سبز
ساقی میخانہ کو بندھوا دیے دستار سبز

شدت درد جدائی سے دگرگوں حال ہے
زرد ہو جاتا ہوں سَو سَو بار سو سو بار سبز

آپ سا دیکھا نہیں جاتا غرور حسن سے
آئینہ کے آگے ہو جاتا ہے روئے یار سبز

فیض نیکوں سے نہ وہ ان کو وہ جو ہیں بد سرشت
کیا کرے باران زمین شور میں اشجار سبز

ہوں میں وہ بلبل جواہر خانہ جس کا باغ ہے
سرخ مثل لعل گل شکل زمرد خار سبز

زخم پہلو میں نے دکھلایا تھا اک دن کھول کر
ہو گیا ہیبت سے رنگ مرہم زنگار سبز

سوزش دل میں اثر ہے تابش خورشید کا
تاک کو کرتی ہے اپنے آہ آتشبار سبز

انقلاب دہر سے امن نہیں ہے حسن بھی
سبزہ خط سے ہوئے ہیں لالہ گوں رخسار سبز

چار دن جوش جوانی کے غنیمت جانیے
خشک ہو کر نخل پھر ہوتا نہیں زنہار سبز

میکدہ میں سیر نیرنگ جہاں دیکھیں گے ہم
جام ہوں تیار بھر بادۂ گلنار سبز

سیل اشکوں سے نمی ہے میرے گھر میں روز و شب
منہدی کی مٹی سے رہتی ہے ہر اک دیوار سبز

دیکھیے کس کس کو وہ زریں قبا کرتا ہے قتل
سرخ اک بیجا غضب ہے قہر ہے شلوار سبز

کون کہتا ہے نہیں عناب لب سے اس کو عشق
چہرۂ آتش ہے مثل چہرۂ بیمار سبز

ردیف سین مہملہ

کرتے ہیں عبث یار سراغ پر طاؤس
زخمی کو نہیں اس کے دماغ پر طاؤس

صیاد بھی زخمی بھی اسے باندھیں گے دونوں
جو دم ہے غنیمت ہے فراغ پر طاؤس

محتاج نہیں روشنی عاریتی کا
داغ اپنا ہی ہے شمع و چراغ پر طاؤس

اے ابر ترے عشق میں یہ رنگ دکھایا
ہر داغ ہے اک لالۂ باغ پر طاؤس

دھویا کرے باران بہاری اسے آتش
چھٹنے کے پروں سے نہیں داغ پر طاؤس

ذرہ خورشید ہو ہو بجے جو در یار کے پاس
سنا یہ ہیں جلائے ہما لوٹ کے دیوار کے پاس

طرۂ زلف سے زیبا نہین رخسار کے پاس
خوشنما کتنے ہین گیسوے کمر یار کے پاس

کوچۂ یار مین سایہ کی طرح رہتا ہون
در کے نزدیک کبھی ہون کبھی دیوار کے پاس

سیکڑون تشنۂ دیدار ہین معلوم نہین
کس کی قسمت کا ہے پانی ترے تلوار کے پاس

مجکو دربانی کی خدمت ہو تو اے خانۂ یار
سایہ کو آنے نہ دون مین تری دیوار کے پاس

فکر مرغان چمن کی ہے بہار آئی ہے
جھونپڑا ڈالا ہے صیاد نے گلزار کے پاس

کب جواب آئے خط شوق کا دانستہ دیکھون
روز ہوتا ہون ہرکارۂ اخبار کے پاس

کار زنجیر جو ان گیسوے پیچان سے ہوا
رو رہین گے بیٹھ کے آزاد گرفتار کے پاس

پھر گیا منھ تری ابرو کی طرف سے ان کا
سینہ کو کھول کے جاتے تھے جو تلوار کے پاس

ایڑیان شوق شہادت مین کہان تک رگڑین
اب تو جلاد کو بھیجو او گنہگار کے پاس

حالت نزع ہے صورت کوئی بچنے کی نہین
اٹھ گیا رو کے جو آیا ترے بیمار کے پاس

باغ عالم مین جو رکھا ہے قدم اے آتش
خندہ زن گل کی طرح بیٹھے ہو خار کے پاس

ردیف شین معجمہ

جلا مین شمع کے مانند عمر بھر خاموش
تمام عمر کٹی قصہ مختصر خاموش

جبین کے نور سے اسلام یان ہویدا ہے
رہین گے مجکو نکیرین دیکھکر خاموش

نہین قرار زمانہ کو ایک حالت پر
جو دو پہر ہون مین نالان تو دو پہر خاموش

جنون مین بھی ہوئی نہ زائل مجھسے دانائی
رہا مین عالم وحشت مین بیشتر خاموش

نہ کعبہ مین نظر آیا نہ بتکدے مین تو
اٹھا مین بیٹھ کے اکدم ادھر ادھر خاموش

چمن [illegible] کا غنچہ نہین شگفتہ ہوا
ہمارا غنچۂ دہن کیون ہے اس قدر خاموش

بتون کے دل ر نگھاؤن مین اپنے دل کی طرح
خدا کے قہر کا رکھتا ہے مجکو ڈر خاموش

ہوئی ہے قائل عالم صباحت رخ یار
چراغ زیست کو بھی کرتی ہے سحر خاموش

زبان کھلنے کا لفتش منھ بھر آئی ہے
دہان غنچہ کو رکھتا ہے مسرت زر خاموش

نہ راہ ہی مجھے سوجھی نہ پھاندنے کی گھات
پھر آگیا پس دیوار و پیش در خاموش

http://muftbooks.blogspot.com/

روانہ ہوتا ہے پہلو سے چھلیے پھرے یار | چراغ صبح سے کرتا ہوں پیشتر خاموش
کمند زلف کا ٹوٹے نہ تار اے شیانے | رہا ہے بہت میں گلا گھونٹ گھونٹ کر خاموش
نہ چھیڑ قصہ ہوئے میاں یار آتش | کسی نے دیکھی ہے معشوق کی کمر خاموش

ردیف صاد

آفت جان ہے ترا اے سرو گل اندام رقص | ساتھ ہر ٹھوکر کے کرتا ہے ہمارا کام رقص
طبع عالی باز رکھتی ہے تماشے سے مجھے | بام پر گویا کہ میں ہوں اور زیر بام رقص
کس طرح کرتا ہے ذلت گوارا آدمی | فی الحقیقت کچھ نہیں غیر خیال خام رقص
چہرۂ محبوب پر گیسو نہیں لہرا رہے | بت کے آگے کرتے ہیں کفار نافرجام رقص
اے دل پر داغ بیتابی سے کچھ حاصل نہیں | ہو سکا طاؤس سے کب قابل انعام رقص
دم فنا ہوتا ہے دامن کی ہر اک ٹھوکر کیساتھ | خرمن امید کو ہے برق کا پیغام رقص
حرص دنیا حسن غارتگر کو رکھتی ہے خراب | پھر زر کرتے ہیں محبوبان سیم اندام رقص
سینہ کوبی کی صدا ہے یہ کہ گھنگرو کی صدا | بیقرار ہی ہے تری پا ایدل ناکام رقص
ایکدن لایا تھا جام مے ترے ہونٹوں تلک | آج تک کرتا ہے یہ گردون مینا فام رقص
چشم راحت کار ذلت میں خیال خام ہے | عمر بھر رقاص کو رکھتا ہے بے آرام رقص
اپنی صورت سامنے اپنے تماشا گاہ ہو | کیا سمجھکر یہ روا رکھتے ہیں خاص و عام رقص
میکدے میں چلکے سیر عالم نیرنگ کر | قلقل مینا ہے نغمہ اور دور جام رقص
دل اسی پہلو میں آتش مثل ازبس بیتاب تھا | یہ وہی جا ہے جہاں ہوتا ہے صبح و شام رقص

ردیف ضاد معجمہ

کام ہے شیشے سے ہمکو اور ساغر سے غرض | مست رہتے ہیں شراب روح پرور سے غرض
عشق صورت سے خیال آیا ہے معنی کی طرف | جب صدف سے مدعا تھا اب ہے گوہر سے غرض
آشنا ہوتے ہیں مفلس کے کہاں یہ لالچی | زر کی خواہش ان حسینوں کو ہے زیور سے غرض

http://muftbooks.blogspot.com/

اپنے فعلوں سے تعجب ہے نہ دو جو فساد ... زن سے مطلب ہو زمین سے مدعا ہے غرض
بوسۂ لب مانگنے پر گالیاں دیتا ہے یار ... زہر ملتا ہے اُسے جس کو ہو شکر سے غرض
آنکھ گل پر والۂ رخسار کی پڑتی نہیں ... عاشق قامت نہیں رکھتے صنوبر سے غرض
ناز بیجا بھی نہ اے دل ناگوار طبع ہو ... اب تو اٹکی ہے تری اُس ماہ پیکر سے غرض
صاف ہو کر گلستان حسن کی لوٹی بہار ... یہ مراد آئینہ کی تھی یہ سکندر سے غرض
عاشق مہتاب کو بوسہ عنایت کیجیے ... مرد مفلس کی نکلتی ہے تونگر سے غرض
شکوہ اُس کا بھی زبان زد ہو نہ اے دل چاہیے ... گر اُٹھا دی ہے جہان سفلہ پرور سے غرض
فرش قالین و نمد کا آشنا ہوتا نہیں ... آتش درویش کو ہے اپنے بستر سے غرض

ردیف طا

سبزے سے خط یار کے ہوتا ہے غم غلط ... کیونکر کہیں نوشتۂ قسمت کو ہم غلط
ایسے فریب اُس نے حریفوں کے کھائے ہیں ... حق حق کہو جو میں تو کہے وہ صنم غلط
معشوق سے امید وفا ہے خیال خام ... وعدہ دروغ یار کا قول و قسم غلط
مایوس ہو نہ مرغ دل اکدن شکار ہے ... تیر نگہ نشانہ کو کرتا ہے کم غلط
ہوتی ہے وحشت میں نشہ کے دونی ہوائے وصل ... کیا ہجر میں شراب پیئے سے ہو غم غلط
اے شوق راہ یار میں لے تو چلا ہے تو ... جادے سے پڑنے پائے نہ نقش قدم غلط
کعبہ سنا ہے نام جو کوچہ کو یار کے ... کرتے ہیں برہمن رہ بیت الصنم غلط
شاعر نہیں ہے ہمہ دان ہو کہے جو ہیچ ... ہستی کو اُس کمر کی ہے کہتا عدم غلط
پھل پائے گا نہ عشق سے ابروئے یار کے ... اے دل ہوا بر تیغ سے چشم کرم غلط

تحریر یار کے لیے کرتا ہوں خط شوق
مطلب کو لکھنے پائے نہ آتش قلم غلط

نشہ عشق کا اثر ہے شرط ... لب خشک اور چشم تر ہے شرط
بے خبر اکیدن سفر ہے شرط ... کہے رکھتے ہیں ہم خبر ہے شرط

http://muftbooks.blogspot.com/

مست تیرے مئے محبت کا
دین و دنیا سے بے خبر ہے شرط

صندلی رنگ سیکڑون معشوق
عشق بازی کا درد سر ہے شرط

قول پر قول ہمسے یار سے ہے
شرط پر شرط شرط پر ہے شرط

کون کیونکر میان یار کو ہیچ
جسم کے واسطے کمر ہے شرط

زلف خوبان دراز لازم ہے
خال کوتاہ و مختصر ہے شرط

قابل گوش سیکڑون گوہر
گوش بھی قابل گہر ہے شرط

یہ تمنا ہے بندگی تیری
اُس قدر ہو کہ جسقدر ہو شرط

گلشن عشق کے نظارے کو
مثل غنچہ گرہ مین زر ہو شرط

توبہ مے کے توڑنے کے لیئے
ساقی غیرت قمر ہے شرط

لب شیرین سے میٹھی باتین کر
زہر مین زہر کا اثر ہے شرط

چھوٹے سچّون کا دیتے ہین دعوٰ کا
جوہری کے لیے نظر ہے شرط

عشق مین صبر کا مشکل ہے
دل کے خون کرنے کو جگر ہے شرط

طور سے کہا کیا تجلی نے
حسن بے پردہ سے حذر ہے شرط

عہد پیری مین روئے رنگین دیکھ
سیر گلزار کو سحر ہے شرط

معرکہ عشق کا ہے یان آتش
پاؤن پر تیغ زن کے سر ہے شرط

ردیف ظاء معجمہ

سخت گوئی سے تجھے چاہیئے ای یار لحاظ
بات بڑھجاتی ہے کھو دیتی ہے تکرار لحاظ

جام توڑے سے نہ مانونگا مجھے زور آور
توڑنا یار کا اے چرخ ستمگار لحاظ

نہ تو ہندو ہی مین ٹھہرا نہ مسلمان نکلا
مجھسے رکھتے ہین بجا کافر و دیندار لحاظ

اُٹھ گیا پردہ چھٹی لوح سے اَلآتش تن
نہ رہا میرے ترے عاقبت کار لحاظ

یار ہے باغ ہے سبزہ ہے مے گلگون ہے
مجکو رہتا نظر آتا نہین زنہار لحاظ

مثل عنقا ہے مجھے مردم دنیا سے گریز
صحبت بد سے ہے انسان کو سزاوار لحاظ

http://muftbooks.blogspot.com/

آبگینے سے ہے نازک دل بیمار آتش
بد مزاجی سے مرے رکھتے ہین غنچہ لحاظ

ردیف عین مہملہ

قدر کیا رکھتی ہے پیش چہرۂ پر نور شمع
نام کو چربی کا پتلہ گو ہوئی مشہور شمع

صاف آتا ہے نظر پوشاک سے نور بدن
پیرہن فانوس ہے جسم بت مغرور شمع

اڑ گئے اغیار سنتے ہی مری آواز پا
رہ گئی محفل مین عذر لنگ سے مجبور شمع

نیش زن کو اپنی دولت سے نہین ممکن فروغ
کب ہوئی روشن میان خانۂ زنبور شمع

شب کی شب اُس شعلہ رو سے گرم صحبت ہو گیا
صبح کو پیدا کرے گی سردی کافور شمع

اے فلک اتنا تو محفل مین فروغ اپنا بھی ہو
یار کے نزدیک بیٹھین ہم کھڑی ہو دور شمع

بام پر تو نے جو بچھوایا پلنگ اے شعلہ رُو
رات بھر روشن رہی بالائے کوہ طور شمع

یہ بھی عاشق ہے مگر رکھتی ہے جو میری طرح
اشک گرم و سینۂ سوزان تن محرور شمع

جستجو سے یار مین نکلون اندھیرے مین اگر
راہ بتلا دے پری مجکو دکھا دے حور شمع

دیدۂ بینا دل روشن نظر آتا نہین
اڑ گئی بزم جہان سے صورت کافور شمع

صورت پروانہ جلتے ہین رقیب روسیاہ
سوز غم سے ہو گیا ہے آتش رنجور شمع

خاک ہو جاتی ہے جل کر ہمرۂ پروانہ شمع
ہے تو زن رکھتی ہے لیکن غیرت مردانہ شمع

شام کو آتی ہے وقت صبح کر جاتی ہے کوچ
منزل ہستی کو سمجھے ہے مسافر خانہ شمع

تیری محفل مین اگر دیکھے مری گستاخیان
شوخی پروانہ سمجھے بازی طفلانہ شمع

سوزش دل کا بیان کچھ کچھ کیا تھا رات کو
موم ہو کر بہ گئی سُن کر مرا افسانہ شمع

گریۂ مستانہ کرتے کرتے آخر ہو گئی
کر چکی معمور اپنی عمر کا پیمانہ شمع

اور کچھ مطلب نہین پروانہ کا سمجھے رہے
آشنا کو آشنا بیگانہ کو بیگانہ شمع

آشنائے حال بھی بیگانہ بعد مرگ ہے
گور پر دیوانہ کے لاتا نہین دیوانہ شمع

جنبش شعلہ نہان اُس کو اشارے سے یہ یار
کرتی ہے محفل مین تیری سجدۂ شکرانہ شمع

روئے روشن سا ترے رکھتی رخ روشن اگر
جان قیمت مانگتی گاہک سے دل بیعانہ شمع

لائی ہے ایمان یہ کس کا مصحف رُو دیکھ کر
رکھتی ہے اشکوں سے اپنے سبحۂ صد دانہ شمع

دل میں رہتا ہے خیال چہرۂ پر نور یار
پرتوِ مہتاب سے رکھتا ہے یہ کاشانہ شمع

چشم غول آنکھوں میں پھر جاتی ہے اس کے شعلہ سے
یاد دلواتی ہے مجھ دیوانہ کو پروانہ شمع

عکس روئے آتشیں سے تیرے اے گل پیرہن
زلف شبگوں میں ہوا ہر ایک خار شانہ شمع

سر کو کٹواتی اگر مجھ سخت جان کی طرح سے
ڈال دیتی آہن گلگیر میں دندانہ شمع

روشنی دیکھے گا یارب کونسا رشک پری
ڈھالتا ہے اپنی چربی سے ہر اک دیوانہ شمع

عزت مہمان ہے لازم چاہیے پروانہ کو
در تلک لینے کو آوے لیکے صاحب خانہ شمع

حسن ناقص ہے کوئی عاشق نہ ہو آتش اگر
ہے یقیں بے پر پری ہے ہو جو بے پروانہ شمع

روشنی بزم ہے یاں چہرۂ گلرنگ و شمع
جمع ہیں پروانہ و مرغان خوش آہنگ و شمع

اُٹھتے ہی اس رونق محفل کے سب بیکار تھے
جام و مینا ساقی و مطرب رباب و چنگ و شمع

کنج مرقد میں یہ داغ دل سے میرا حال ہے
گرمیوں کی رات میں جیسے مکان تنگ و شمع

آتش فرقت رہی بعد فنا بھی مشتعل
موم ہو کر بہہ گئے میری لحد پر سنگ و شمع

ساعد سیمیں سے نسبت دی کوئی ناقص اسے
اپنے آگے ایک سی ہے ساق پائے لنگ و شمع

فکر رنگیں کو جو ہو انگشت و فندق کا خیال
دست بستہ آئیں مضمون گل اورنگ و شمع

راہ بھولوں گر شب تاریک میں میں تیرہ روز
منزل ہستی سے عنقا ہو صدائے زنگ و شمع

بزم ماتم ہے ہر اک محفل فراق یار میں
رات بھر جلتے ہیں آتش عاشق بے ننگ و شمع

ردیف غین معجمہ

بزم میں رنگین خیالوں کے جو ہو سرو چراغ
سنبلستان ہو شبستان لالہ گلشن چراغ

چاند سے مکھڑے کو دیکھا آنکھیں روشن ہو گئیں
پرتوِ مہتاب سے بن جاتے ہیں روشن چراغ

روشنی طور ہو بار دگر ممکن نہیں
تیرے صدقے کا کہاں سے لائیگا دشمن چراغ

http://muftbooks.blogspot.com/

دن کو بیداری میں رہتا ہے خیال روئے یار
رات بھر میں دیکھتا ہوں خواب میں روشن چراغ

سیکڑوں پروانوں کو اس نے کیا خاک سیاہ
موم کر سکتا نہیں اپنا دل آہن چراغ

دل ہمارا مردہ ہے سینہ ہمارا گور ہے
داغ سینہ کا ہے گویا گور پر روشن چراغ

یار کو بھڑکا کے مجھسے کوئی پاتا ہے فروغ
آتش افروزی سے ہوئیگا نہیں دشمن چراغ

صبح تک جلتی ہے آہوں سے ہمارے باد تند
شام سے فانوس رکھتی ہے تہ دامن چراغ

دھیان آجاوے جو مضمون چراغ کشتہ کا
واسطے تشبیہ کے ہووین گل سوسن چراغ

گنج زر رنگ طلائی نے کیا منہ یار کا
لعل لب کو میں نے سمجھا مال پر روشن چراغ

منزل ہستی میں دشمن کو بھی اپنا دوست کر
رات ہو جاوے تو دکھلا دے تجھے رہزن چراغ

داغ دل کی روشنی کافی ہے آتش گور میں
غم نہیں اس کا نہوا اپنے سر مدفن چراغ

بتیاں اس کی بنا کر میں کروں روشن چراغ
باد سے اڑ کر بجھا دے گر مرا دامن چراغ

رات بھر جلتا ہے آٹھوں پہر جلتا ہے وہ
دل کو دیکھے اور اپنا سینۂ آہن چراغ

قلب ماہیت گداز عشق سے ہووے اگر
موم ہو کر کیا عجب روشن کرے آہن چراغ

تازہ ہو جاتا ہے یاد رفتگان سے داغ دل
کاروان کرتا ہے اس ویرانہ میں روشن چراغ

بسکہ جلتے ہیں حسد سے دیکھ کر میرا فروغ
روز اڑایا کرتے ہیں بندوق سے دشمن چراغ

امن میں رکھتی ہے شر سے فتنہ کی روشنی
چور پھر جاتا ہے گھر میں دیکھ کر روشن چراغ

تیل کا مقدور تو اس کو نہیں باقی رہا
گھر جلا کر اب مگر روشن کرے دشمن چراغ

روز فرقت کچھ شب دیجور سے بھی ہے سیاہ
دل کو ہووے گا ہمارے گھر میں اب روشن چراغ

کون کہتا ہے ستارے اپنی برق آہ سے
بن گیا ہے اس سیہ خانہ کا ہر روزن چراغ

جا نہیں داغ محبت کی دل بے عشق میں
خانۂ خالی میں دیکھا ہے کہیں روشن چراغ

دوستداری کے مزے سے آشنا ہووے اگر
اپنی چربی سے جلاوے راہ میں دشمن چراغ

ایک دل سے دو سیہ رویوں کے ہو ہنگامہ گرم
آتش افروزی کریں باہم ہوں جب روغن چراغ

سامنا کرتا ہی کیا اُس کا شبستان مین چراغ
مردِ میدان ہو تو نکلے دن کو میدانمین چراغ

جب نہ بجھا شمع رویون کے زنخدان مین چراغ
رکھدیا ہم نے بجھا کر طاق نسیان مین چراغ

شمع مینا سے ہو ساقی شہر مین بھی روشنی
لالہ نے روشن کیا کوہ و بیابان مین چراغ

روشنی کی اُس کے حلقون مین جو روے یار نے
ہوگئے روشن شب زلف پریشان مین چراغ

کونسا بلبل پھنسا ہے دام مین صیاد کے
باغبان گھی کے جلاتا ہی گلستان مین چراغ

کیا کہون کتنے مرے تن پر ہین داغ آتشین
اس قدر ہون گے نہ اک سرو چراغانمین چراغ

روے روشن کا خیال آنکھون کو رونے مین ہے
رات بھر رکھتے ہین روشن فصل بارانمین چراغ

داغ دل کی روشنی ہے بوریاے فقر پر
شیر کی چربی سے جلتا ہے نیستان مین چراغ

نور شمع طور ہے سینہ کے ہر اک داغ مین
دیکھ لے منھ ڈال کر میرے گریبان مین چراغ

ہوگیا اُس پر زلیخا کو یقین فانوس کا
حسن یوسف نے کیا روشن جو زندانمین چراغ

چہرۂ روشن دکھا دو تم جو شب کو بے نقاب
دیدۂ بے نور ہووے چشم انسان مین چراغ

عشق کی تاثیر سے بعد فنا ہوگا فروغ
میری مٹی کے جلین گے کوے جانانمین چراغ

کون سا دل ہے نہین کشتہ جو حسن گرم کا
بزم عالم مین ہی تو گنج شہیدان مین چراغ

خاک کا پیوند ہون گا جب مین تیرہ روزگار
پھر نہ دیکھے گا کوئی گور غریبانمین چراغ

رتبۂ اعلی و اسفل مین رہے فرق اے فلک
شمع روشن بام پر ہووے تو ایوانمین چراغ

واسطے اپنے نہین منظور مجکو روشنی
مین جلاتا ہون تو آتش راہ مہمانمین چراغ

سُن رکھے شام ہوتی ہے میرا سخن چراغ
اس شمع رو کے آگے نہو خندہ زن چراغ

یاد آگئی جو رات کو زلف رسائے یار
آنکھون مین اپنے ہوگیا کالے کا من چراغ

بچا ہے جو روشنی ترے رخسار کی کہان
پیدا تو کرلے پہلے یہ لب یہ دہن چراغ

دکھلایا چاہیے داغ جنون کو جو روشنی
لے مبتون کو اپنا پھٹا پیرہن چراغ

ممکن خزان نہ ہووے بہار شباب کو
گُل ہو نہ تیرے حسن کا اے گلبدن چراغ

ہوگا نہ روشنی مین لگن یار سے فروغ
دکھتا ہے ناحق آرزوے خار زن چراغ

http://muftbooks.blogspot.com/

عالم میں جلوہ گر ہے مرا یار اس طرح ہوتا ہے جیسے روشنی انجمن چراغ
لیجائیں کوے یار میں مجکو جو پائے شوق روشن کرون میں جا کے میان چمن چراغ
مجبور میں نہیں تو اندھیرے میں گور کے مردے جلائیں بیچ کے اپنا کفن چراغ
جلتا ہے خود بھی قبر میں روشن کیا کریں غربت زدون کے نام کے اہل وطن چراغ
دیکھا جو بت کے حسن خداداد کی طرف مسجد میں تو جلائیگا اے برہمن چراغ
ٹھڈی کے گرد یار کے خال سیہ نہیں بھجکر ہیں رہ گئے لب چاہ ذقن چراغ
اے خاک آتش اپنا جو منظور ہو فروغ چڑھ چاک پر کمہار کے تو اور بن چراغ

ردیف فا

اللہ ہو رہے بلبل ناشاد کی طرف گلچین جو بولتا ہے تو صیاد کی طرف
برسون سے قد یار کا مضمون نہیں بندھا مدت ہوئی گئے نہیں شمشاد کی طرف
مستی سے ان لبون کو تعلق جھنبون کو ہے تھوکین کبھی نہ سوسن آزاد کی طرف
چلنے میں کی جو شوق شہادت نے رہبری گردن جھکائی کوچۂ جلاد کی طرف
اے جذب دل بغل میں سمجھتا ہون یار کو جاتا ہے دھیان جب تری امداد کی طرف
آئینہ کی طرف نہ خیال آیا آپ کا دیکھا نہ تم نے جوہر فولاد کی طرف
لایا ہے عشق حسن کا تیرے کشان کشان آتا تھا کون عالم ایجاد کی طرف
عاشق ہی داد خواہ نہیں ورنہ روز و شب فریادرس کے کان ہیں فریاد کی طرف
نکلا ہے تیری زلف کا جب سے کہ سلسلہ آوازے ہیں اسیرون کے آزاد کی طرف
سمجھے نہ معصیت کوئی اپنا بتون سے عشق مد نظر ہے حسن خداداد کی طرف
گردون سے جاتے ہیں ہمیں ہم گنہگار منہ سوئے قبلہ آنکھیں ہون جلاد کی طرف
طاقت ہے کس کی دیکھے جو غربت کی آنکھ سے اس فتنہ و فساد کی بنیاد کی طرف
عاشق ہیں محو حسن جو چاہو ستم کرو کس کا خیال جاتا ہے بیداد کی طرف
بیت الحزن میں میرے وہ یوسف کرم کرے شادی کا بھی گذر ہو غم آباد کی طرف

http://muftbooks.blogspot.com/

جوشِ جنون ہے موسمِ گل کا ہے زور شور
سودائی کھنچے جاتے ہین فساد کی طرف

دھوکا دیا ہے دام نے کس گل کی زلف کا
بلبل اشارے کرتے ہین صیاد کی طرف

شیرین بھی چاہتی جو اُسے پیرزن تو کیا
خسرو نہ دیکھ سکتا تھا فرہاد کی طرف

آتش یہ وہ زمین ہے کہ جس مین شفیق من
سودا ہوا ہے میرے اُستاد کی طرف

رجوع بندہ کی ہے اس طرح خدا کی طرف
پھرے ضمیر خبر جیسے مبتدا کی طرف

بعید کیا ہے مروت سے تیری اے شہِ حسن
نگاہ لطف سے دیکھے جو تو گدا کی طرف

کہان وہ زلف کہان خون نافۂ آہو
جو مشک سمجھے ہین وہ لوگ ہین خطا کی طرف

الجھ کے شانے سے کھاتا ہے سیکڑون جھٹکے
قصور سے یہ ترے گیسوئے رسا کی طرف

خدا نے دردِ محبت عطا کیا ہے جسے
اُسے توجہ حاظر نہین دوا کی طرف

ملا جو تم نے لہو دست و پا مین عاشق کا
نہو گا میل طبیعت کو پھر حنا کی طرف

کرے گا یار مری جنگ غیر مین امداد
جو آشنا ہین وہ ہوتے ہین آشنا کی طرف

فراق یار مین رہتا ہے یون تصورِ گور
خیال جیسے مسافر کا ہو سرا کی طرف

نہو گا ہمسفرِ روح پیکرِ خاکی
یہ سوئے ارض رواں ہو گا وہ سما کی طرف

بہت خراب رہا بتکدے مین اے آتش
خدا پرست ہے چل خانۂ خدا کی طرف

یہ دل ہے جیسے تمھارے خیال سے واقف
نگاہ چار رخا ہے نہ تھے اعتدال سے واقف

کمال ہو جو ہو اپنے کمال سے واقف
کرے تو وجد جو ہو جائے حال سے واقف

خدا کرے نہ تمھین میرے حال سے واقف
نہو مزاج مبارک ملال سے واقف

نہین جو روز و شب و ماہ و سال سے واقف
وہی ہے خوب زمانے کے حال سے واقف

نہون گی آنکھین تمھارے جمال سے واقف
جلا کے طور کرے گی جلال سے واقف

زبان سے کس کی مہ چار دہ نہین سنتے
زمانہ ہے ترے فضل و کمال سے واقف

خبر ہے کیا تجھے اُن گیسوؤن کی مشاطہ
ہنوز شانہ نہین بال بال سے واقف

دعائے خیر یہی ہے مری حسینوں کو
نہ ہو کمال تمھارا زوال سے واقف

مراد پر نہیں آیا ہنوز حسن شباب
گل و ثمر نہیں اس نونہال سے واقف

فسانہ طور تجلی کا سن کے کان کھلے
نہ تھے کرشمۂ حسن و جمال سے واقف

وہ کام کرتے ہیں جو دل اشارہ کرتا ہے
شگون سے ہیں نہ تو ہم گوش فال سے واقف

کہا یہ اس نے یہ سودا کسی کو زلف کا ہو
ہوا جو مجھ سے پریشان حال سے واقف

فنا کے بعد کھلا دل کو عشق کا پردہ
تمام ہو کے ہوئے ہم کمال سے واقف

بہت سے لطف ترے چہرے میں ہیں ایسے
نگاہ اپنی بھی ہے خال خال سے واقف

شراب دے مجھے ساقی میں رند مشرب ہوں
فقیہ ہوں گے حرام و حلال سے واقف

کھلے گا ساقی دیر و مغاں کو حال اپنا
یہ مشت خاک بھی ہوگی کلال سے واقف

قلم نے چہرے حسینوں کے لوح پر لکھ کر
کچہریوں کو کیا خط و خال سے واقف

پڑا ہے ابروِ ساقی کا عکس ساغر میں
پڑھے وہ ہو جو دعائے ہلال سے واقف

چمن کی سیر کو وہ شوخ طبع آ نکلے
گلوں کے کان بھی ہوں گوشمال سے واقف

ہوا سے آئی ہے لہرا کے آنکھ پردہ زلف
کمند مشکی ہوئی ہے غزال سے واقف

ازل سے محرم رازِ پری ہوں میں مجنوں
مرے فرشتے نہیں میرے حال سے واقف

بہار آئی ہے لطف و کرم نے ساقی کے
کیا ہے درد کشوں کو زلال سے واقف

نہ ہو تامل ترے رخ پہ اے صنم ہوتا
ہلال کعبے سے کعبہ بلال سے واقف

بہے بہے پھریں دریائے اشک میں افلاک
بلوں کو کیجیے کشتی کی چال سے واقف

پری ہے حور ہے یا روح قمر جسم میں ہے
بشر ہوں میں نہیں پر دیکھے حال سے واقف

در کریم نہیں سیر گاہِ مغروراں
نہ آئے یاں وہ نہ ہو جو سوال سے واقف

نہ چند روزِ جدائی بھی مقتضی ہوں گے
کہاں فراق ہوئے جب وصال سے واقف

رہی وہ عہد جوانی نہ ہے وہ دن کہ نہ تھے
یہ مو خضاب سے دندان خلال سے واقف

رقیب متبذل اس گلعذار کے ہوں گرد
یہ خار و خس نہیں آتش کے حال سے واقف

http://muftbooks.blogspot.com/

ردیف قاف

داغ دل زخم جگر ہے نعمت الوان عشق
سیر اپنی جان سے ہوجاتے ہین مہمان عشق

نعمت دنیا کو کر دیتا ہے تلخ اُس کا مزا
شیرۂ جان سے ہے شیرین حلوۂ دکان عشق

زلف لیلی سے سوا ہر سطر سودا خیز تھی
ہوگیا دیوانہ مجنون پڑھتے ہی دیوان عشق

حق یہی مذہب ہے باطل ہے جو ہے اس کے خلاف
مرد مومن ہے وہی لایا ہے جو ایمان عشق

نام دو مشہور ہین شہر حسینان مین مرے
بندۂ احسان عشق و تابع فرمان عشق

ہو مبارک تم کو مصحف کی تلاوت زاہدو
دو جہان بھولے ہوئے ہین حافظ قرآن عشق

دل جگر داغون سے دونون ہین دکان صراف کی
کشور تن مین ہے جاری سکۂ سلطان عشق

تولتے ہین موتیون مین اشک حسن یار کو
دونون آنکھین اپنی ہین دو پلۂ میزان عشق

سیر ہوجاتے ہین ایسے بھوک پھر لگتی نہین
زہر دیتا ہے نکھوارون کو اپنے خوان عشق

ایکدن تیری کمر کا طوق ہون گے انکے ہاتھ
الصنم تائید غیبی رکھتے ہین مردان عشق

ارغوانی شک ہین تو زعفرانی رنگ ہے
اپنے خاطر سے مہیا آجکل سامان عشق

قطع ہوجاتے ہین دنیا کے تعلق یک قلم
چھٹ گیا وہ ہوگیا جو قیدی زندان عشق

دو جہان مین آتش اس سے کوئی شے بہتر نہین
وصف جو کچھ کیجیے اعلی ہے اس سے شان عشق

ردیف کاف تازی

کسی حسین کی ہو کیا قدر یار کے نزدیک
وہ گلعذار ہے یکتا ہزار کے نزدیک

خدا نے کی ہے عطا اُس صنم کو دولت حسن
طلا و نقرہ ہین کیا مال یار کے نزدیک

قفس تک آئے جو لے کر چمن سے نکہت گل
یہ فاصلہ ہے نسیم بہار کے نزدیک

شراب پینے کی کرتی ہے فصل گل تکلیف
دل آتے ہین لبا تے کے شکار کے نزدیک

کرد رکوس سے میخانہ دُور ہو ہرچند
کرم کرے تو ہے ابر بہار کے نزدیک

ہوا ہے دیدۂ بیدار سے مجھے روشن
ہمیشہ روز ہے شب زندہ دار کے نزدیک

http://muftbooks.blogspot.com/

جو بس چلے تو کر دن منفعل سرِ محفل
بدی و جور کو جھٹلا کے یار کے نزدیک

بلا سے ایک اگر کشتہ ہو گیا مجھ سا
تری نمود تو قاتل ہے چار کے نزدیک

نہ ٹالین آج کے وعدے کو کل کے اوپر آپ
یہ جبر ہے دل بے اختیار کے نزدیک

بس از فنا تری درگاہ کی جو مٹی ہو
وہ خاکسار ہے مجھ خاکسار کے نزدیک

یہ عاشقی کی وہ منزل ہے راہ مین جس کی
پیادہ پائی ہے بہتر سوار کے نزدیک

طلسم تازہ دکھاتی ہے ہوشیاری بھی
جہان مردہ ہے شب زندہ دار کے نزدیک

وہ رد خلق ہون غالب ہے بعد مردن بھی
بنے مزار نہ میرے مزار کے نزدیک

سمجھتے ہم کمر یار کو نہین بے ہیچ
اگرچہ ہیچ ہو وہ روزگار کے نزدیک

وہ لوگ کرتے ہین تعریف خلد ممبر پر
گئے نہین جو کبھی کوئے یار کے نزدیک

سپر کی طرح چڑھے منہ وہ تیغ ابرو کے
سزا جو اپنی سمجھ لے کنار کے نزدیک

خلش کرے نہ مرے دل سے وہ مژہ کیونکر
شکست آبلہ ہے فتح خار کے نزدیک

عجیب شہر غم آباد عشق بھی ہے کوئی
خوشی بھٹکتی نہین اس دیار کے نزدیک

ہزار پست کیا ہے فلک نے ای آتش
بلند قدر ہین ہم اعتبار کے نزدیک

ہر قبر پر اُڑا کرے علی الاتصال خاک
سمجھے جو آدمی کہ ہے میرا مآل خاک

آنکھون کا عاشقون کی رہ یار مین ہے فرش
دامن پر اُس کے اُڑ کے پڑے کیا مجال خاک

چھا ہے فروغ آتش گل تو جو کچھ دنون
ای عندلیب دیدہ گلچین مین ڈال خاک

تا حال وہ غبار دل یار سے ہے سو ہے
خاطر سے اپنی دور ہو گرد ملال خاک

روشن ہے جس سے منزل دل تو وہ شمع ہے
دم سے ہے تیرے مظہر حسن و جمال خاک

نقش قدم کو تاج سر اُس کا ہون دیکھتا
افتادگی مین رکھتی ہے میرا سا حال خاک

سودا رہے گا سر کو بہت روئے یار کا
مدت کے بعد ہوتے ہین مٹی مین بال خاک

اُس سیم بر کا جب سے زمین پر پڑا ہے پاؤن
آنکھون مین نیا ریون کے ہے اُس دن سے مال خاک

پیدا کریگا خم سے زیادہ پیالہ ظرف
مجھ مست کی ملے جو تجھے ای کلال خاک

http://muftbooks.blogspot.com/

اس رُوئے آتشیں کی ہوا میں یہ رنگ ہے
گاہے عبیر بنتی ہے گاہے گلال خاک

غنچہ نہ ہو شگفتہ نہ چھیڑیں جو باغبان
تیرے قدم کے نیچے کی اے نونہال خاک

صورت بگڑتی بنتی ہے اے ماہ چاردہ
بہروپیوں کا رکھتی ہے آتش کمال خاک

بہار میں جو ہوا ہے مرا گریبان چاک
ہوئے ہیں لالہ و گل کی طرح سے خندان چاک

صدا یہ غنچۂ گل کے ہے کھلنے سے آتی
کرے جو تنگ گریبان ہو اُسکے شایان چاک

بنائے ساغر مے جو کمھار تیرے لیئے
پیالے ہوں مہ و خورشید و چرخ گردان چاک

کھلے چمن میں جو گیندے کے پھول تو یہ کھلا
کئے بہار نے ظاہر خزان کے پنہان چاک

نکلکے تن سے دکھاوے گی اپنے جوہر رُوح
کھلے کا مطلب خط جب کہ ہوگا عنوان چاک

جنون کا جوش اُتارے گا پھاڑ کر کپڑے
بہار میں بدن اپنا کرینگے عریان چاک

کریگا زلف کے سودے میں تار تار لباس
دکھائی دینگے مری جیب کے پریشان چاک

ملاؤں پیرہن گل سے کیا لباس اپنا
ہوا نہیں ابھی دست جنون سے چندان چاک

دکھائے عالم صبح بہار اگر رکھوا دے
نقاب میں وہ رُخ غیرت گلستان چاک

کیا ہے عشق نے اک پریوش کا دیوانہ
سحر کی طرح سے رہتا ہوں میں گریبان چاک

یقین ہوا ہمیں سودا ہوا زلیخا کو
کیا جو کھینچ کے یوسف کا اُس نے دامان چاک

اثر جنون کا رکھتی ہے دل کی بیتابی
قبائے صبر کو کرتا ہے آتش انسان چاک

ردیف کاف فارسی

لاتی ہے ہر نگہ میں نیا چشم یار رنگ
دکھلا رہی ہے گردش لیل و نہار رنگ

مستی عشق کیف مے لالہ گوں نہیں
اس رنگ پر چڑھا نہیں سکتا خمار رنگ

ہر ایک صفحہ ہے مرے دیوان کا اک چمن
مسطر وہ دام ہے کہ ہے جس کا شکار رنگ

کھلتا ہے باغ ہوتے ہیں تیرے حضور زرد
اُڑتا ہے تجھکو دیکھ کے بے اختیار رنگ

گلشن چراغ ناخن غم سے بنیگا رُخ
بدل دکھائے گا یہ ترا خار خار رنگ

http://muftbooks.blogspot.com/

چہرا مرا طلسم ہے حکمت سے عشق کی
اک حال پر کبھی نہین پاتا قرار رنگ

بعد فنا سمائین گے ہم چشم یار مین
پیدا کرے گا سرمئی اپنا غبار رنگ

رخسار زرد پر مرے بہتے ہین اشک خون
یکجا دکھا رہی ہے خزان و بہار رنگ

خون مین نہا نہا کے شہیدوں کے لائیگا
نقرا تر اکمیت کا اے شہسوار رنگ

بھڑکا رہی ہے آتش فرقت ہوائے وصل
سیماب کی طرح سے ہے کرتا فرار رنگ

نیرنگی فنا ہے لگی اوس کی فکر مین
ہستی مستعار ہے بے اعتبار رنگ

مضمون بندھے ہین جو قلمون روئے یار کے
رنگریز ہین کے فکر رنگیگی ہزار رنگ

بلبل کی طرح ہم کو بھی ہوتا چمن سے عشق
آتش جو چار فصل مین ہوتے نہ چار رنگ

نہ کر زیادہ بس اب اے فراق جانان تنگ
گلے کو کاٹتا ہے اپنے ہو کے انسان تنگ

طلسم تازہ دکھاتا ہے دیدۂ دل کو
کتان چہرہ کے اوپر دہان جانان تنگ

رہی نہ لالۂ و گل سے کوئی جگہ خالی
بہار باغ سے ہو عرصۂ گلستان تنگ

پنہائی زخموں کی بدھی جو تیغ نے تیری
خوشی سے ہو گئے پیراہن شہیدان تنگ

نصیب شانے کے پایہ کرے دل صد چاک
بغل مین لین اسے وہ گیسوے پریشان تنگ

وہ دل ہے جس مین تصور ہو غنچہ لبوں کا
وہ گھر ہے جس کو کہ رکھے ہجوم مہمان تنگ

نکل کے خانۂ زندان سے مین کدھر جاؤن
جنون کے جوش مین ہو دو جہان کا میدان تنگ

یہ گوش ہی ہین کہ باتین زبان کی سنتے ہین
نکل گئے ہین دہن مین سے ہو کے دندان تنگ

بہار گل مین جو دل کو ہوائے صحرا ہے
ہوا ہے روح کو قالب سے اپنے زندان تنگ

شکار ہون و کافر کا کھیلتا ہے وہ ترک
کمند زلف سے ہین ہندو و مسلمان تنگ

نقاب رخ سے جو دن کو وہ شمع رو اٹھے
یقین ہے کثرت پروانہ سے ہو ایوان تنگ

بہار گل مین جو مین دھجیان نہ لوں اسکی
گلا دبانے کو پھانسی سے ہو گریبان تنگ

نہ کھینچو آتش یہ اپنا سایۂ ہما
فقیر کے جو بدن پر قبائے سلطان تنگ

ردیف لام

مومن کا مددگار ہے شاہ نجف اے دل
حامی ہے ترا شیر خدا لاتخف اے دل

بت توڑنے کو دوش نبی پر وہ چڑھا ہے
کعبہ کو تولد سے ہے اس کے شرف اے دل

بے واسطہ ہے احمد مرسل کا خلیفہ
دنیا کے طلبگار کریں حق تلف اے دل

معصوم ہے عیبوں سے زمانے کے بری ہے
وہ لالہ ہے بے داغ و مہ بے کلف اے دل

خاک نجف اکسیر ہے مومن کی نظر میں
شفاف ہے الماس سے دُرِ نجف اے دل

حاصل ہے تو قلزم قدرت کا سمجھ لے
گوہر ہے علیؑ کون و مکاں ہیں صدف اے دل

آئینۂ تحقیق کا رہتا ہے مشاہد
حق اس کی طرف ہے وہ علیؑ کی طرف اے دل

لاریب اماموں میں سر آمد وہ ولی ہے
سمجھے نہ مقدم یہ جماعت کی صف اے دل

مدح اسد اللہ میں تقریر نہ ہو بند
دریا کی طرح تا کہ نہ آجائے کف اے دل

دشمن ہو جو ایسے کا کیے رکھتا ہے آتش
شیطان کے نطفے سے ہے وہ ناخلف اے دل

عمر دو روزہ ہی میں ہزاروں کھلائے گل
بعد فنا بھی خاک نے میری کھلائے گل

سیر چمن نے اور بھی دل کو کیا اداس
بے یار شور زاغ ہوئے خندہ ہائے گل

میرے ہی داغ دل کی نہ تدبیر کر سکا
ورنہ اس آسمان نے نہ کیا کیا مٹائے گل

سنتا ہے کون نالہ و فریاد عندلیب
مدہوش ہے چمن میں پیالہ چڑھائے گل

وعدہ وصال کا ہے اندھیرے میں گور کے
شمع حیات جلد کہیں ہو بھی جائے گل

چھڑکی ہے باغباں نے مگر خاک پائے یار
رکھتی ہے بوئے حور کا عالم صفائے گل

ہوجہ یہ جگر میں نہیں اس کے چار داغ
دل پر ہیں تیری کفش کے لالہ کھلائے گل

رفع حجاب یار کیا آہ سرد نے
کھولے نسیم صبح نے بند قبائے گل

ملتا ہے کس طرح لب نان فقیر کو
آکر تنور چرخ سے بھنے تو کھائے گل

صیاد نالہ سنکے جو رویا تو لطف کیا
کنج قفس میں باغ سے اڑ اڑ کے آئے گل

http://muftbooks.blogspot.com/

وان لب ملے رقیب سے یان دم نکل گیا
اے عندلیب تجکو مبارک ترا چمن

مقراض تار عمر ہوئے برگ ہاے گل
کس کے مزاج سے ہے موافق ہوائے گل

آتش بقول مصرع سودا غرض نہین
یکدست اگر زمانہ جہان کے لٹائے گل

درد دل کا جو کہا مین نے فسانہ شب وصل
نیند آنے کا ہوا اس کو بہانہ شب وصل

نہین کوتاہ کسی حال مین ہمت میری
خشک ہو ہاتھ تو ہو زلف کا شانہ شب وصل

حسرت جلوۂ دیدار بہت ہے مجھکو
چاہیے سیر سے لئے آئینہ خانہ شب وصل

صبح ہوتے ہوئے اس بت نے قدم رنجہ کیا
نہ رہا شکر و شکایت کا زمانہ شب وصل

مین نے صندل کی طرح ماتھے کو رگڑا تا صبح
درد سر کا جو کیا اس نے بہانہ شب وصل

مرتے ہین رشک کے مارے پس دیوار رقیب
شور کرتا ہے جو پازیب کا دانہ شب وصل

یار کیا مجھکو ملا دولت پایندہ ملی
ہاتھ آیا مرے قارون کا خزانہ شب وصل

چاندنی آئینہ مین مین نے اسے دکھلائی
سیر دریا کا جو لایا وہ بہانہ شب وصل

خط سے پیغام زبانی نے ترقی کی ہے
آجکل تیر دعا کا ہے نشانہ شب وصل

دونون ہمان دم چند مین دیکھون پہلے
جان جاتی ہے کہ ہوتی ہے روانہ شب وصل

عاشقون کی کشش دل ہے کہ لائی ہے اسے
چاہتا ورنہ خدا سے ہے زمانہ شب وصل

آتش اس گل کو ہے لیجاکے چمن مین رکھنا
ہو مبارک تجھے بلبل کا ترانہ شب وصل

وہم ہے یار کا آغوش مین آنا شب وصل
پیرہن مین مجھے مشکل ہے سمانا شب وصل

سجدۂ شکر خدایا مین کیئے رکھتا ہون
پاون پر یار کے سر کو ہے جھکانا شب وصل

جس قدر سوئے غنیمت مین سمجھتا ہون اسے
بخت خفتہ کو ہے تا صبح جگانا شب وصل

وقت کو ہاتھ سے کھونا ہے غضب غفلت مین
موت سے کم نہین کچھ نیند کا آنا شب وصل

عشق ہے آنکھون کو تلوون سے مجھے ملنے کا
پائنتی یار کی ہے میرا سرہانا شب وصل

رخصت یار کے اوپر مین گلا کاٹون گا
آب شمشیر سے ہے مجھکو نہانا شب وصل

http://muftbooks.blogspot.com/

یار وحشی کو یہ لائی ہے بغل مین آتش
دام عنقا ہے جسے کہتے ہین دانا شبِ وصل

ملک الموت سے کچھ کم نہین خونخوار کی شکل
مر گیا جس کو نظر آئی مرے یار کی شکل

درد دل پوچھنے والا کوئی میرا نہ رہا
ہو گئی صورت عنقا مرے غمخوار کی شکل

باغبان آنے دے صیاد کو آزردہ نہ ہو
نظر آوے گی نہ پھر بلبل گلزار کی شکل

آنکھ بجلی کے چمکنے سے جھپک جاتی ہے
دیکھین ہم بھی تو ترے طالب دیدار کی شکل

یار نے عاشق رنجور کو کب پہچانا
ناتوانی سے بدل جاتی ہے بیمار کی شکل

ڈھونڈھے اور مجرد کوئی زالِ دنیا
میری پاپوش کے قابل نہین مردار کی شکل

دل کے گاہک تو ہزارون ہی پری رو دیکھے
دیکھیے جان حزین کے بھی خریدار کی شکل

زرد ہوتا تھا مرے سامنے رُوئے رستم
اب ڈراتی ہے مجھے مردہ بیمار کی شکل

یار نے غیر کے بدلے جو دیا مجکو جواب
پھر گئی آنکھون مین دشمن کے طرفدار کی شکل

یار جو ناز کرے سبزۂ خط پر کم ہے
کچھ کی کچھ ہو گئی اُس آئینہ رخسار کی شکل

کوچۂ یار مین کرتے ہین اندھیرے مین جو غل
خوب پہچانی ہوئی ہے مری دیوار کی شکل

ہو گئین چار نگاہین جو دمِ قتل آتش
آنکھین جلاد کی ڈھونڈھین گی گنہگار کی شکل

ردیف میم

آئینہ خانہ کرین گے دل ناکام کو ہم
پھیرین گے اپنی طرف روے دل آرام کو ہم

شام سے صبح تلک دورِ شراب آخر ہے
رو دیے ہین دیکھ کے خندان دہن جام کو ہم

یاد رکھنے کی جگہ ہے یہ طلسم حیرت
صبح کو دیکھتے ہی بھول گئے شام کو ہم

آنکھ وہ فتنۂ دوران کسے دکھلاتا ہے
شعبدہ جانتے ہین گردش ایام کو ہم

فتنہ انگیزی بھی چھپتی ہے کہین پردے مین
سنتے ہین گبر و مسلمان سے ترے نام کو ہم

خون قاصد تو وہ سفاک سمجھتا ہے حلال
کسی غماز سے بھجوائین گے پیغام کو ہم

پاؤن پکڑے ہین زمین نے یہ ترے کوچہ کی
رہ صد سالہ سمجھتے ہین اب اک گام کو ہم

http://muftbooks.blogspot.com/

دیدۂ یار کہین کیا اسے کیف مے مین
بھون کر روز گزک کرتے ہین بادام کو ہم

سبزۂ خط سے ہوئی اس کی کدورت دہ چند
اب صفائی کے لئے ڈھونڈین گے جام کو ہم

وہی تفصیل محبت کا ہے عالم تا حال
پختہ کرتے ہین ہنوز آرزوئے خام کو ہم

لطف حاصل ہو جو زلفون مین گرفتاری کا
مول لین دل کی اسیری کے لئے دام کو ہم

کوچۂ یار مین اپنا جو گذر ہوتا ہے
نگران رہتے ہین حسرت سے در و بام کو ہم

حسن سے عشق کی خاطر ہے خدا نے بھیجا
کرتے ہین آتش اسے آئے ہین جس کام کو ہم

غیرت مہر رشک ماہ ہو تم
خوب صورت ہو بادشاہ ہو تم

جس نے دیکھا انھین وہ مر ہی گیا
حسن سے تیغ بے پناہ ہو تم

کیونکر آنکھین نہ ہم کو دکھلاؤ
کیسے خوش چشم خوش نگاہ ہو تم

حسن مین آپ کے ہے شان خدا
عشق بازون کے سجدہ گاہ ہو تم

ہر لباس آپ کو ہے زیبندہ
جامہ زیبون کے بادشاہ ہو تم

فوق ہے سارے خوش نگاہون پر
وہ ستارے جو ہین تو ماہ ہو تم

ہم سے پردہ وہی حجاب کا ہے
کوچۂ گردون سے رو براہ ہو تم

کیون محبت بڑھائی تھی تم سے
ہم گنہگار بے گناہ ہو تم

جو کہ حق وفا بجا لائے
شاہد اللہ ہے گواہ ہو تم

ہے تمھارا خیال پیش نظر
جس طرف جائین سد راہ ہو تم

دونون بندے اسی کے ہین آتش
خواہ ہم اس مین ہودین خواہ ہو تم

وحشی تھے بوئے گل کی طرح سے جہان مین ہم
نکلے تو پھر کے آئے نہ اپنے مکان مین ہم

ساکن ہین جوش اشک سے آب رواں مین ہم
رہتے ہین مثل مردم آبی جہان مین ہم

شیدائے روئے گل نہ تو شیدائے قد سرو
صیاد کے شکار ہین اس بوستان مین ہم

نکلی لبون سے آہ کہ گردون نشانہ تھا
گویا کہ تیر جوڑے ہوئے تھے کمان مین ہم

http://muftbooks.blogspot.com/

آلودۂ گناہ ہے اپنا ریاض بھی
شب کاٹتے ہیں جاگ کے مرغ کی دکان میں ہم

ہمت پس از فنا سبب ذکر خیر ہے
مردوں کا نام سنتے ہیں ہر داستان میں ہم

ساقی ہے یار ماہ لقا ہے شراب ہے
اب بادشاہ وقت ہیں اپنے مکان میں ہم

نیرنگ روزگار سے ایمن ہیں شکل سرو
رکھتے ہیں ایک حال بہار و خزان میں ہم

دنیا و آخرت میں طلبگار ہیں ترے
حاصل تجھے سمجھتے ہیں دونوں جہان میں ہم

پیدا ہوا ہے اپنے لئے بوریائے فقر
یہ نیستان ہیں شیر ہیں اس نیستان میں ہم

خواہاں کوئی نہیں تو کچھ اس کا عجب نہیں
جنس گران بہا ہیں فلک کی دکان میں ہم

لکھا ہے کس کے خنجر مژگاں کا اس نے وصف
اک زخم دیکھتے ہیں قلم کی زبان میں ہم

کیا حال ہے کسی نے نہ پوچھا ہزار حیف
نالاں رہے جرس کی طرح کاروان میں ہم

آیا ہے یار فاتحہ پڑھنے کو قبر پر
بیدار بخت خفتہ ہے خواب گران میں ہم

شاگرد طرز خندہ زنی میں ہے گل ترا
استاد عندلیب ہیں شور و فغان میں ہم

باغ جہاں کو یاد کریں گے عدم میں کیا
کنج قفس سے تنگ رہے آشیان میں ہم

اللہ ری بیقراری دل ہجر یار میں
گاہے زمین میں تھے تو کبھی آسمان میں ہم

دروازہ بند رکھتے ہیں مثل حباب بحر
قفل درون خانہ ہیں اپنے مکان میں ہم

آتش سخن کی قدر زمانہ سے اٹھ گئی
مقدور ہو تو قفل لگا دیں دہان میں ہم

آخر کار چلے تیر کی رفتار قدم
غیر منزل نہ پڑے راہ میں زنہار قدم

اٹھ گئے وصل کی شب پیشتر از یار قدم
آگئے ہم عمر رواں سے بھی چلے چار قدم

کوئے مقصود سے یوں رکھتی ہے غفلت مجھے دور
جیسے سو جانے سے ہو جاتے ہیں بیکار قدم

اہل عالم میں ہوں میں زندہ نہیں مرگ کی طرح
بڑھ چلیں لاکھ مگر ساتھ ہیں دو چار قدم

ایک مدت سے رہ کعبہ میں آوارہ ہیں
کیا خدا کا مجھے دکھلائیں گے دیدار قدم

جوش وحشت میں بھی میں چل نہ سکا سر دوڑا
لے گئے حسرت خار سر دیوار قدم

صورت برگ خزاں جھڑتے ہیں ہر گام گناہ
جب اٹھاتے ہیں تری راہ میں زوار قدم

http://muftbooks.blogspot.com/

اے جنون کوہ و بیابان بھی دکھلا مجھکو
رہین پستی و بلندی سے خبردار قدم

کوچہ گردی یہ شب و روز کی بیوجہ نہین
ایڑیان رگڑین گے کس کے پس دیوار قدم

جادۂ راہ محبت کو خط مسطر جان
سر کے بل مثل قلم چل جو ہون بیکار قدم

خاک بھی ہون تو ہون خاک در اُس کا آتش
جس کے تھے دوش پیمبر کے سزاوار قدم

سیل کی طرح سے رکتے نہین زنہار قدم
بھول جاتے ہین رہ عشق مین رفتار قدم

جوش وحشت مین جو ہون مائل رفتار قدم
شہر ہستی سے ہے صحرائے عدم چار قدم

بخت خفتہ کو جگا دین جو یہ پشت پا سے
ایسے رکھتے ہین کہان طالع بیدار قدم

عرصۂ جنگ سے خون ریز مین ہیہان کی
بیشۂ عشق مین مردون کی طرح چار قدم

جوش وحشت مین نہ زنجیر کو توڑ اک دن
گور مین جائین گے ان ہاتھون ہزار قدم

چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز
آنکھون پر رکھے ترے کافر و دیندار قدم

ہاتھ بندھوائین نہ مجھسے یہ حضور دربان
یار کے گھر مین چلین پھاند کے دیوار قدم

چاہیے عاشق شیدا کو لحاظ معشوق
شاخ گل پر نہ رکھے بلبل گلزار قدم

کوچۂ زلف کے سودے سے گل آخر پھولا
ہوئے زنجیر کے پھندے مین گرفتار قدم

دوڑتے دوڑتے کسدن نہین عاشق مرتے
جانتا ہی نہین اُس ترک کا رہوار قدم

سبقت اُس ابرو کو جنبش مین ہی اُن مژگان سے
تیر سے چلتی ہے آگے یہ کمان چار قدم

بیڑیان اُن کو جو پہنائین تصور اُن کا کیا
مین گنہگار جنون ہون کہ گنہگار قدم

ثابت معرکۂ عشق بنایا ہے مجھے
کوچے کاٹون جو ہون لغزش کے سزاوار قدم

حیف ہی راہ خدا مین نہوا اُن سے کوشش
دست قدرت نے بنائے نہین بیکار قدم

عاشقون سے جو مسیحا اُسے سُن پایا ہے
چومنے آتے ہین ہر صبح کو بیمار قدم

یہ صدا آتی ہے زنجیر سے مجھ مجنون کی
آج مجبور ہین وہ کل جو تھے مختار قدم

آبِ رحمت کرے گا آگے آتش چھڑکاؤ
خاک پر رکھین گے مجھ رند کی ابرار قدم

http://muftbooks.blogspot.com/

چمن میں رہنے دے کون آشیاں نہیں معلوم
نہال کس کو کرے باغباں نہیں معلوم

مرے صنم کا کسی کو مکاں نہیں معلوم
خدا کا نام سنا ہے نشاں نہیں معلوم

اخیر ہو گئے غفلت میں دن جوانی کے
بہار عمر ہوئی کب خزاں نہیں معلوم

یہ اشتیاق شہادت میں محو تھا دم قتل
لگے ہیں زخم بدن پر کہاں نہیں معلوم

سنا جو ذکر الٰہی تو اس صنم نے کہا
عیاں کو جانتے ہیں ہم نہاں نہیں معلوم

کیا ہے کس نے طریق سلوک سے آگاہ
مرید کس کا ہے پیر مغاں نہیں معلوم

مری طرح تو نہیں اس کو عشق کا آزار
یہ زرد رہتی ہے کیوں زعفراں نہیں معلوم

جہان و کار جہاں سے ہوں بےخبر میں مست
زمین کدھر ہے کہاں آسماں نہیں معلوم

سپرد کس کے مرے بعد ہو امانت عشق
اٹھائے کون یہ بار گراں نہیں معلوم

خموش ایسا ہوا ہوں میں کم دماغی سے
دہن میں ہے کہ نہیں ہے زباں نہیں معلوم

مری تمھاری محبت ہے شہرۂ آفاق
کسے حقیقت ماہ و کتاں نہیں معلوم

کس آئینہ میں نہیں جلوہ گر تری تمثال
تجھے سمجھتے ہیں ہم این و آں نہیں معلوم

ملا تھا خضر کو کس طرح چشمۂ حیواں
ہمیں تو یار کا اپنے دہاں نہیں معلوم

کھلی ہے خانۂ صیاد میں ہماری آنکھ
قفس کو جانتے ہیں آشیاں نہیں معلوم

طریق عشق میں دیوانہ وار پھرتا ہوں
خبر گڑھے کی نہیں ہے کنواں نہیں معلوم

جو ہو تو شوق ہی ہو کوئے یار کا ہادی
کسی کو ورنہ سبیل جناں نہیں معلوم

دہن میں آپ کے البتہ ہم کو حجت ہے
کمر کا بھید جو پوچھوں میاں نہیں معلوم

نسیم صبح نے کیسا یہ اس کو بھڑکایا
ہنوز آتش گل کا دھواں نہیں معلوم

سنیں گے واقعہ اس کا زبان سوسن سے
شہید کس کا ہے یہ ارغواں نہیں معلوم

کنار آب چلے دور جام یا لب کشت
شکار ہووے بط مے کہاں نہیں معلوم

رسائی جس کی نہیں اے صنم وہ دل ایک
یقین ہے اس کو ترا آستاں نہیں معلوم

عجب نہیں ہے جو اہل سخن ہوں گوشہ نشین
کسی دہن میں زباں کا مکاں نہیں معلوم

چھٹیں گے زیست کے پھندے سے کس دن آتش
جنازہ ہوگا کب اپنا رواں نہیں معلوم

http://muftbooks.blogspot.com/

ردیف نون

اس قدر آنکھین مری محو تماشا ہو گئین
پتلیان پتھرا کے آخر سنگ موسیٰ ہو گئین

روے رنگین سے بھی وہ گیسو خط ہی دلفریب
بوٹیان بھی اس گلستان کی تماشا ہو گئین

باغ کو سرسبز باران بہاری نے کیا
شاعرون کیواسطے تشبیہین پیدا ہو گئین

تشنۂ دیدار ہین کس آتشین رخسار کے
آبجو ہین مثل آئینہ مصفا ہو گئین

صورت کافور بوندین اُسکی اب اُڑتی ہین
چشمۂ خورشید تک پہونچین تو دریا ہو گئین

جس طرف سودہ ہین ان زلفون کے مین وحشی گیا
دو بلائین دو طرف سے میری پیدا ہو گئین

شب ہونے سے ترے اندھیر تھا اک صبح تک
کیا کہون کیا حالتین اے ماہ سیما ہو گئین

کنج عزلت مین قناعت کی جو نان خشک پر
نعمتین دنیا کی جو کچھ تھین مہیا ہو گئین

قاف مین بھی سکہ بیٹھا حسن عالمگیر کا
آتش اپنے یار کی پریان بھی شیدا ہو گئین

پہونچا سزا کو اپنی ہے بیداد گر کہان
دزد حنا چڑھایا گیا دار پر کہان

عشق کمر کا قصہ ہوا مختصر کہان
ہستی سے کر چکا ہون عدم کو سفر کہان

داغ جگر مٹا نہ سکی آہ صبح گاہ
گل کرتی ہے چراغ نسیم سحر کہان

ہون بوسہ کس کا ہے دہن یار ناپدید
کس کے ہون ہاتھ طوق وہ نازک کمر کہان

تا حال آنکھون نے نہین سیر بہشت کی
پیش آیا کوئی یار کا ہم کو سفر کہان

داغ شب فراق جو جیتا نہ چھوڑتا
کھاتا ہمارا مغز خروس سحر کہان

آہن دلون سے چشم کرم ہے خیال خام
کرتا ہے سبز نخل کو آب تبر کہان

حیران کار رہتے ہین آئینہ کی طرح
آنکھون سے پوچھیے کہ پڑی ہے نظر کہان

دندان کا اپنے نقش لب یار پر جو ہے
پیدا کیا عقیق نے ایسا شجر کہان

آئینہ دیکھنے کا گذرتا نہین خیال
اپنی خبر نہین انھین میری خبر کہان

http://muftbooks.blogspot.com/

اندھیرا آنکھون مین ہے اجالا ہے ناپدید / پر دیکھین شب کے چھپر ہی ایسی سحر کہان
سودا نہین ہے گیسوؤن کا یار کے کسے / ان دو بلاؤن سے ہے کسی کو مفر کہان
خرماے لب کے بوسہ کا چکھا نہین مزہ / توڑا ہے نخل حسن کا ہم نے ثمر کہان
دھوکا نہ دیکھیگا مجھے زلف یار کا / سنبل کے پاس طرہ ہو ہر چند سر کہان
دم کیا بھرے گا کوئی محبت کا یار کے / میرا سا دل کہان ہے مرا سا جگر کہان

قید خودی سے چھوٹ کے جاتی ہے گور مین
آتش ملا ہے گنبد گردان کا در کہان

نہانے کو لگا جانے جو وہ محبوب دریا مین / عریضون کی جگہ بہنے لگے مکتوب دریا مین
غریق فکر رکھا پہرون ہی مضمون دندان نے / گہر کے واسطے غوطے لگائے خوب دریا مین
مہ یوسف کو لہر آئی اگر اس مین نہانیکی / حباب ایک ایک ہوگا دیدۂ یعقوب دریا مین
لگا کر غوطہ بوسہ لون گا اس طفل شناور کا / خدا سے گوہر مقصود ہے مطلوب دریا مین
وہ بحر حسن جو فرقت کی شب مین یاد آیا ہے / یہی لہر آتی ہے دلکو کہ چل کر ڈوب دریا مین
خفا دم جانے والون کے ہونگے غوطے کھا کھا / بہت کف لائیگا وہ طفل خوش اسلوب دریا مین
غش آیا دیکھکر حسن و جمال یار کا جلوہ / نہایت شاہد آبی ہوئے محجوب دریا مین

دیا دھوکا جو آتش مجکو اس دست نگارین کا
مروڑا پنجۂ مرجان کو مین نے خوب دریا مین

خشمگین آنکھین تمھاری آفت جان ہوگئین / برچھیان عاشق کشی کرنے کو مژگان ہوگئین
تم جو جا نکلے نسیم نوبہاری کی طرح / پھول کھل کھلکر گل و لالہ کی کلیان ہوگئین
اے صبا دامن ہے تیرا اور مجھ مجنون کا ہاتھ / اس پری رو کی اگر زلفین پریشان ہوگئین
سامنے رہنے لگا رخسارۂ زیبائے یار / صورت آئینہ آنکھین اپنی حیران ہوگئین
مہندی ہاتھون مین ملی تو نے جو اے دریائے حسن / انگلیان رنگ حنا سے شاخ مرجان ہوگئین
راستی سے نیزۂ ترکان بنا بالائے یار / وہ بھوین اپنی کجی سے تیغ عریان ہوگئین
خانۂ دل مین تصور خوش جمالون کا رہا / گاہ حورین گاہ پریان اپنی مہمان ہوگئین

http://muftbooks.blogspot.com/

کوچہ گردی مین دکھائی تیغ قاتل نے بہار
بسملون سے شہر کی گلیان گلستان ہوگئین

دیدۂ عاشق سے جس نے دیکھا دیوانہ ہوا
حسن سے پریان بلائے جان انسان ہوگئین

اے مراد دل ترے کوچہ مین رکھتے ہی قدم
حسرتین جو کچھ کہ تھین گرد پریشان ہوگئین

یہ کھلا آتش عناصر سے دل دیوانہ کو
چار دیوارین اکٹھی ہو کے زندان ہوگئین

قید ہستی سے ہنوز آزادگی حاصل کہان
روح سے چھوٹا ہے یہ زندان آب و گل کہان

ہچکیان لیتے تھے کوچہ مین ترے بسمل کہان
زخم ہنستے تھے کسی کے منہ پر اے قاتل کہان

قدرت اللہ ہے نیرنگ سازی حسن کی
گورے گورے عارضون پر کالے کالے تل کہان

دسترس کس کو ہوا بند قبائے یار پر
وا ہوئے ناخن سے اپنی عقدۂ مشکل کہان

طوق کوئے یار کی حسرت نہین نکلی ابھی
طے ہوئی ہے کعبۂ مقصود کی منزل کہان

صورت ریگ روان گرم سفر ہون روز و شب
کچھ نہین معلوم جاتا ہون کدھر منزل کہان

جو نہ دے ایذا کوئی ایذا نہین دیتا اُسے
سایۂ دیوار کو اندیشۂ حائل کہان

بھیک کس کے حسن کی مقصود مہر و ماہ ہے
در بدر پھرتے ہین مثل کاسۂ سائل کہان

بحر ہستی سا کوئی دریا ہے بے پایان نہین
آسمان نیلگون سا سبزۂ ساحل کہان

وقت بد مین کون ہوتا ہے مصیبت کا شریک
ہجر کی شب کے اندھیرے مین مہ کامل کہان

کونسا ایسا کیا ہے مجھسے یارون نے سلوک
یاد آتی ہے عدم مین جا کے یہ محفل کہان

خندہ زن دیکھا نہ اک مردے کو زندہ کی طرح
ہوشیاری کے ہنر سے آشنا غافل کہان

جنبش ابروے قاتل مین نہ ٹھہرےگا رقیب
چہرۂ نامرد زخم تیغ کے قابل کہان

عشق کے صدمے اٹھانے کو جگر بھی چاہیئے
خون ہوا میری طرح آتش کسی کا دل کہان

غریب کو دل اہل صفا مین راہ نہین
وہ دشت ہے یہ جہان آب زیر کاہ نہین

بدن سا شہر نہین دل سا بادشاہ نہین
حواس خمسہ سے بہتر کوئی سپاہ نہین

وہ آب و رنگ کہان روئے یار کا گل پر
ہزار آنکھ ہو نرگس کی وہ نگاہ نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

صدا یہ قبر سے بیدار دل کو آتی ہے
عمل جو نیک ہون تو ایسی خوابگاہ نہین

خیال اس مین ہے لازم سیاہ چشمون کا
لباس کعبۂ دل کا مرے سیاہ نہین

تمھارے سبزۂ خط کی طرح سے دل لہرائے
چمن مین دہر کے ایسی کوئی گیاہ نہین

نبہ پاک ہوگا کبھی حسن و عشق کا جھگڑا
وہ قصہ ہے یہ کہ جس کا کوئی گواہ نہین

بتون کے ناز سے دکھ دکھ کے پک گئے ہین دل
وہ کون ہو کہ خدا سے جو دادخواہ نہین

غریب کو نہ کرین قتل خط وہ پڑھ کے کرین
مرا گناہ ہو قاصد کا کچھ گناہ نہین

خراب ظلم سے ہین حسن یار کے عاشق
غضب خدا کا ہے عادل جو بادشاہ نہین

فرشتے نے نہین پھونکا ہو کان مین کس کے
وہ سر ہے کونسا جس پر کج کلاہ نہین

چمک چمک کے نکلنے کا حال کھل جاتا
دکھاؤن کس کو وہ رخ چشم مہر و ماہ نہین

بھر آئے دیکھ کے منھ مین نہ کسطرح پانی
تمھاری ناف سا چشمہ ذقن سا چاہ نہین

کھڑے ہین کھولے ہوئے اپنے سینون کو عشاق
تمھاری تیغ کے زخمون کی بند راہ نہین

نہووے گوش زد یار تو تعجب ہے
قد بلند سے کوتاہ قدِ آہ نہین

غبار خط سے وہ انداز و ناز حسن کہان
نمود گرد ہے باقی مگر سپاہ نہین

عذاب گور ہے دنیا کے رنج سے بدتر
سوا خدا کے کرم کے کہین پناہ نہین

فقیرین کے قدم مار اس مین ای آتش
طریق احمد مرسل سی شاہراہ نہین

بلبل کو خار خار دلبستان ہے اندنون
ہر طفل کی بغل مین گلستان ہے اندنون

زنار عشق بت مین رگ جان ہے اندنون
ناقوس برہمن دل نالان ہے اندنون

آباد میرا خانۂ ویران ہے اندنون
سیلاب مجھ غریب کا مہمان ہے اندنون

دامن ہے اپنے ہاتھ مین اک رشک ماہ کا
مثل نظر ہلال گریبان ہے اندنون

باغ جہان مین جو ہے گرفتار ہے ترا
آزاد ایک سرو گلستان ہے اندنون

کہتے ہین ہم زمین مین مجنون کی اب غزل
ہر بیت اپنی خانۂ زندان ہے اندنون

کافر ہوا صنم جو خرید سے نہ تو اسے
مہندی کے مول خون مسلمان ہے اندنون

http://muftbooks.blogspot.com/

ہنگامہ حسن و عشق کا ہے گرم آج کل
دیوانہ پری ہے جو انسان ہی اندنون

مستی کا ان لبون کے فسانہ کہان نہین
مجلس نہین وہ جو نہین حیران ہی اندنون

صدقے چکور ہوتے ہین رخسار یار کے
وہ ماہ چاردہ یہ تابان ہے اندنون

آتا ہے سیر باغ کو وہ گوہر مراد
پھیلائے گل کے پاس جو دامان ہی اندنون

قد سرو چہرہ گل ہے تو سنبل ہین موے یار
گھر خانہ باغ ہے جو وہ مہمان ہی اندنون

جوہر شناس جمع ہین آتش ہی معرکہ
شمشیر ہے وہی کہ جو عریان ہے اندنون

برق کو اس پہ عبث گرنے کی ہین تیاریان
برگ گل ہی آشیان کو اپنے ہے چنگاریان

عہد طفلی مین بھی تھا مین بسکہ سودائی مزاج
بیڑیان تنت کی بھی پہنین تو مین نے بھاریان

موت کے آتے ہی ہمکو خود بخود نیند آ گئی
کیا اسی کی یاد مین کرتے تھے شب بیداریان

اے خطا اس کے گورے گالون پہ یہ تونے کیا
چاندنی راتین یکایک ہو گئین اندھیاریان

خندۂ گل سے صدائے نالہ آتی ہی مجھے
خون بلبل سے مگر سینچی گئی ہین کیاریان

خاک کا پتلہ بھی آہن سے ہی سختی مین فزون
جسم پر انسان کے تلوارین ہوئی ہین آریان

خوف خالق ہی وگرنہ محتسب کیا مال ہے
خانۂ قاضی مین جاکر کیجیے میخواریان

کچھ ہمین خالی نہین کرتے ہین یہ دیر خراب
پھر گئے ہین یار یون ہی اپنی اپنی باریان

حکم کر آتش کہ بازار محبت بند ہو
اب کرین بیٹھے بٹھائے گرم اپنی دوکانداریان

ہوا تھا اس کو ایسا لطف کیا حاصل گلستان مین
قفس مین عندلیب خستہ جان ہی دل گلستان مین

ثبات اس کو نہین یہ عالم واشد در ذرہ ہی
سنو اتنا بھی اے غنچو نہ تم کھل کھل گلستان مین

ابھی دار عضب پر ناحق ان کو خار کھینچین گے
نہ ہون برگ حنا کے آبلے شامل گلستان مین

بہاؤن رو کے سو دمین جو شبنم کی طرح دریا
کنارہ ایک صحرا مین ہو اک ساحل گلستان مین

خزان مین زرد بھی ہونا چمن کا حسن رکھتا ہے
بہار زعفران ہو جاتی ہی داخل گلستان مین

چمن کی سیر کو تم گاہے گاہے جا نکلتے ہو
شہیدون کی طرح ہے ارغوان بسمل گلستان مین

http://muftbooks.blogspot.com/

نہ کیونکر قید مین بلبل کو دیکھے سے جگر خون ہو
قفس مسکن ہو اُس کا جسکی بھی ہو منزل گلستان مین

چمن مین بلبلون کو ذبح وہ صیاد کرتا ہے
بہادیتا ہے نہرین خون کی قاتل گلستان مین

نسیم نوبہاری کی مدد کا وقت ہے پہونچے
ہوئے ہین غنچۂ گل عقدۂ مشکل گلستان مین

بہار رفتہ کے غم نے خزان مین خون تھکوایا
ہوئی دق ہو کے آخر بلبلون کو سل گلستان مین

شراب بیخودی ایسی پلادی ساغر گل نے
رہے صیاد سے مرغ چمن غافل گلستان مین

سُنا ہے عاشق و معشوق جیسے بلبل و گل کو
اسے بسمل سمجھتا ہون اسے قاتل گلستان مین

پھرا جب باغ سے تیرے قد بالا کا دیوانہ
بہت رُویا گلے سے سرو کے مل مل گلستان مین

بہار آئی ہے دل بہلائیے پیری مین اے آتش
جوانان چمن کی دیکھیے محفل گلستان مین

پردے یہ غفلتون کے اگر دل سے دور ہون
مائل سوے سجود سر پر غرور ہون

تمیز کیجیے جو سفید و سیاہ مین
ظلمت جو زلفین ہون تو وہ رخسارے نور ہون

پہلے ہی دیکھچکا ہون مین ان کو جواب صاف
سمجھائین اب جو یار بڑے بے شعور ہون

آنکھون مین تنگ چشمون کے پھر بھی ہین فیل مست
ہرچند ناتوانی سے مین پاے مور ہون

بعد فنا بھی خاک رہ یار ہون گے ہم
ممکن نہین رکاب سعادت سے دور ہون

کرتا ہے کیا یہ محتسب سنگدل غضب
شیشون کے ساتھ دل نہ کہین چور چور ہون

خلخال پاے یار مین آواز صور ہے
بیدار بخت خفتہ اہل قبور ہون

کشتے جو حسن گرم کے نالان ہون زیر خاک
سنگ مزار جلنے لگین کوہ طور ہون

مرتا ہے غیر کس لیے کٹتا ہے یار کیون
حاضر ہین جان و دل جو کسی کو ضرور ہون

ساقی چمن مین آگ لگائی بہار نے
رنگ شراب سرخ سے جام بلور ہون

ثابت جو یار کرتے ہین مجھ پر خطاے عشق
انصاف ہو تو آپ سراپا قصور ہون

دل مین ان آئینون کے سراسر بھرا ہے زنگ
ہرچند پاک صاف یہ تیرے حضور ہون

رونے کی جا ہے حالت دیوانگان عشق
ابر بہار دیدۂ وحش و طیور ہون

عزم طواف کعبہ سے اب کچھ غرض نہین

آتش بتان ہند پری ہون کہ حور ہون

دو قدم غربت سے گر سوئے وطن جاتا ہون مین
پاؤن شل ہو جاتے ہین دیوار بنجاتا ہون مین

مثل گل باغ جہان سے خندہ زن جاتا ہون مین
لالہ رو یو لے کے داغون کے چمن جاتا ہون مین

کیسی ہی آزردگی ہو آئینہ کی طرح سے
چار آنکھین ہوتے ہی اُس بت سے بنجاتا ہون مین

کوئے قاتل کا جو ہو شوق شہادت رہنما
کس خوشی سے باندھکر سر پر کفن جاتا ہون مین

تنگ آیا ہے جو دل سودائے زلف یار مین
مشک کی بو سونگھنے چین و ختن جاتا ہون مین

جان کرتی ہے لبون کی راہ سے چلنے کا قصد
گور نے ٹھولا مری خاطر دہن جاتا ہون مین

کچھ بھی غیرت ہو تو پانی پانی بے آبی سے ہو
تشنہ لب لے حسرت چاہ ذقن جاتا ہون مین

طرفہ سودا ہے مرا اپنا گریبان چھوڑ کر
پھاڑنے اُس گلبدن کا پیرہن جاتا ہون مین

ساتھ ہوتا ہے کبھی میرے جو وہ بالا بلند
کاٹنے سرو و صنوبر کو چمن جاتا ہون مین

گور مین خاکی بدن کو چھوڑ کر جاتی ہے رُوح
جھاڑ کر گوشہ مین گرد پیرہن جاتا ہون مین

خوش سلوکی کی زمین و آسمان نے میرے ساتھ
آیا تھا بے پیرہن پہنے کفن جاتا ہون مین

ہستی فانی سے قصد رُوح ہے سُوئے عدم
دل کو خوش شوقی ہے غربت سے وطن جاتا ہون مین

تاب داغ برہمی مانند بوئے گل نہین
چھوڑ کر آباد آتش انجمن جاتا ہون مین

پسے دل اُس کی چتون پر ہزارون
موے بے ساختہ پن پر ہزارون

مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست
مرے احسان ہین دشمن پر ہزارون

برائے شکر قاتل رو نگٹون سے
زبانین ہین مرے تن پر ہزارون

نہ اٹھکھیلی سے چل ہوتے ہین صدمے
دل شیخ و برہمن پر ہزارون

ہوا سر خم نہ زیر تیغ جلاد
رہے بوجھ اپنی گردن پر ہزارون

ترے کشتہ ہین ہم آنکھین ملین گے
ہمارے سنگ مدفن پر ہزارون

نہ دل اے لعبت چین عطر گلزار
گلا کاٹین گے گلشن پر ہزارون

نہین اک مرد کو دنیا سے مطلب
مرتے نامرد اس زن پر ہزارون

http://muftbooks.blogspot.com/

عجب کیا ہے اگر پروانے بے شمع
جلین آتش کے مدفن پر ہزارون

واشد دل کیلیے جاتے ہین نادان باغ مین
گل گریبان چاک ہین بلبل ہین نالان باغ مین

مرگیا جب خوش نوا بلبل غزلخوان باغ مین
اُس کے پھولون مین پڑھی مین نے گلستان باغ مین

ابر نے ناحق مجھے گلگشت کی تکلیف دی
تیرباران ہوگیا بے یار باران باغ مین

غیر ممکن ہے اسیری مین شگفتہ خاطری
دل نہ قیدی کا لگے ہو گو کہ زندان باغ مین

شیشہ کے منہ کی طرح رکھتا ہے دروازے کو بند
باغبان کیا سیر کو آئی ہین پریان باغ مین

چشم بلبل مین جو پیدا ہو سواد اہل علم
برگ گل ہوجائین اوراق گلستان باغ مین

یاد زلف یار آئی دل کو سودا سا ہوا
بیچے سنبل نے طبیعت کی پریشان باغ مین

روئے زیبا تم نے دکھلایا ہے جا کر بے نقاب
آج جو ہے صورت آئینہ حیران باغ مین

شوق کوئے یار مین روتا جو ہون دل کھولکر
اشک شبنم کی طرح جاتے ہین مہمان باغ مین

قتل کرتا ہے محبت کی نظر سے دیکھنا
سرو قمری کے لئے ہے سیف عریان باغ مین

ٹیٹون مین مہندی کی تو نے بنائے کیا ہرن
آگئین اے باغبان شاخ غزالان باغ مین

مہندی ملکر دھوئے ہاتھ اُن مین جو تو اے مجبر حسن
پھوٹکر نہرون سے نکلین نخل مرجان باغ مین

کوچ کرتی ہے بہار آتا ہے ہنگام خزان
کیجے بلبل رکھکے منہ پہ گل کا دامان باغ مین

سیر کرتا ہون مین جبتک رستی ہے حسرت یہی
توڑتا ہوتا اگر سیب زنخدان باغ مین

چلتی ہے دست جنون کی طرح سے باد بہار
چاک تا دامن ہوا گُل کا گریبان باغ مین

بوسے اُس رخسار رنگین کے مین کیونکر نہ لون
پھول بے توڑے نہین رہتا ہے انسان باغ مین

جوش نے مستی کے دکھلائی مجھے سیر بہار
نشہ کی دھن لیگئی افتان و خیزان باغ مین

بے حیائی سے نہ ہوئے تو ہوئے انفعال
لالہ نافرمان کے روبرو ہے خندان باغ مین

ہے یہی اللہ سے اپنی مراد آتش رہین
مست کوئے یار مین طاؤس رقصان باغ مین

آشنا معنی سے صورت آشنا ہوتا نہین
آئینہ دل کیطرح سے حق نما ہوتا نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

دردمند عشق جیا سے دوا ہوتا نہین
تندرستی سے یہ بیمار آشنا ہوتا نہین

خار خار دہر سے دل آشنا ہوتا نہین
مثل آب و رنگ گل ملکر جدا ہوتا نہین

کس کو پیوند زمین کرتی نہین رفتار ناز
کونسا سرکش تمھاری خاک پا ہوتا نہین

کھینچ لیتا ہے دل عاشق کو خط سبز یار
کاہ سے ہر چند جذب کہربا ہوتا نہین

جس قدر چاہین اکڑ لین باغ مین شمشاد و سرو
خیر ہے جب تک کہ وہ بالا بلا ہوتا نہین

دیکھیے کب تک نہین ہوتی قیامت آشکار
تا کجا دیدار کا وعدہ وفا ہوتا نہین

سنبل و ریحان باغ حسن کا عالم نہ پوچھ
خط سا پیرو گیسوون سا پیشوا ہوتا نہین

اک قلندر کی پسند آئی مجھے کتنی یہ بات
چار ابرو کی صفا سے دل صفا ہوتا نہین

کیا مری آنکھون کو دھوکا دیگا زلف یار کا
موئے زنگی کی طرح سنبل رسا ہوتا نہین

ہے ہر اک دندان دہان یار مین در یتیم
ان لب لعلین سا لعل بے بہا ہوتا نہین

بڑھ نہین چلتا ہے کوئی حد سے اپنی پیش یار
اس کے پاؤن مین سیہ رنگ حنا ہوتا نہین

گو ہر شبنم بہم پہونچائین گلہائے چمن
یار کا سا خندۂ دندان نما ہوتا نہین

دلربائی کے طریقہ مین نہین کامل ہنوز
حق ناز اے طفل ابھی تجھسے ادا ہوتا نہین

اے صنم پارس لگے تیرے پاؤن مین ترشے ہوئے
ٹھوکرین کھا کھا کے کب آہن طلا ہوتا نہین

کون ملتا ہے نہین ملتا اگر وہ نازنین
مین بھی اس نا آشنا کا آشنا ہوتا نہین

نشہ کی گرمی سے پھاڑے کھائے لگتا ہی لباس
اپنے جامے مین تو اے گلگون قبا ہوتا نہین

کون سی شب کو وہ بت رہتا نہین آغوش مین
شامل حال اپنے کب فضل خدا ہوتا نہین

استخوان آتش کے ہین رزق سگان کوی یار
اس سعادت کا شرف ہر ہما ہوتا نہین

غبار راہ ہین گو آج ہم ان نے سوارون مین
سمند عمر منزل طے کریگا دو طرارون مین

گئے بتخانہ پوجا گہ کیا طوف حرم ہم نے
اڑائی تیری خاطر خاک کن کن رہگذارون مین

ازل ہی سے مری قسمت مین تھی آشفتگی لکھی
کیا طفلی مین بھی ہر روز مین اک دو کنارون مین

اجل آ ورنہ اب یہ رشک مجکو قتل کرتا ہے
عزیزان پاؤن کو پھیلائے سوتے ہین مزارون مین

http://muftbooks.blogspot.com/

ہوئے کوئی قاتل کا کبھی عالم نہین پایا
چمن کو بارہا دیکھا ہے جا جا کر بہارون مین

نہ وہ آنسو گرے یادِ الٰہی مین ان آنکھون سے
اُڑا کی خاک ہی میرے چمن کے آبشارون مین

امانت رُوح کی چھپوا کے عزرائیل سے تو نے
ہمارے نام کو لکھوا دیا بے اعتبارون مین

نہایت عید کی نوشہ نے کی اُس گل کو شادی ہے
لڑائے جائین گے کیا بیضۂ بلبل قطارون مین

کبھی کچھ کام بھی تو آنے تیری ہمت عالی
مگر چہرہ ہی لکھوایا ہے اے آتش سوارون مین

یہ چرچا اپنی رسوائی کا پھیلا ہے دیارون مین
کہ مردم نام لکھتے ہین سرے پر اشتہارون مین

ہوا ہے قحط کیون عالم مین موسیٰ و تجلی کا
وہی پتھر نظر آتے ہین اب تک کوہسارون مین

مین وہ عمدہ ست ہون جب کوئی تازہ غم ہوا پیدا
نہ نکلا ایک بھی میرے سوا امیدوارون مین

نہ کر شبدیز و گلگون پہ غرور اتنا بھی اے خسرو
پیادے رووین گے کل آج ہے تو شہسوارون مین

جو آنا ہے تو آ جیتے جی ورنہ لطف پھر کیا ہے
جگہ جب منہ دکھانے کی رہی مجھکو نہ یارون مین

بہانہ دردِ سر کا آپ کو کیا ہے کرنا تھا
تپ غم نے ہماری جان کھو دی دو چارون مین

رہا مثلِ خس شعلہ مجھے ربط اہل عالم سے
وہی دشمن ہوا جس کے بنا مین دوستدارون مین

ہراسان ہوتے ہین کب مرد یکہ تاز کثرت سے
کوئی دو چار ہی جانباز ہوتے ہین ہزارون مین

سمجھتا اہل عالم مین زبان کوئی تو میری بھی
خدایا کاش مین پیدا ہوا ہوتا گنوارون مین

بدن مین جان تازہ آئی ہے سونگھے سے اے آتش
عجب خوشبو ہے اُس گل پیرہن کے باسی ہارون مین

وہ بزم ہے یہ کہ لا خیر کا مقام نہین
ہمارے گنجفے مین بازی غلام نہین

حریف اپنی تنک مشربون کا کام نہین
خمِ فلک سے کم اس میکدہ کا جام نہین

سیاہ قلب کا کوئی صنم مین کام نہین
بہشت کافر بدکیش کا مقام نہین

بتون کے گیسوئے و مژگان سے مجکو کام نہین
شکار تیر نہین مین اسیر دام نہین

چمن سے بلبل و قمری کا عشق حیرت ہے
ثبات گل کو نہین سرو کو قیام نہین

مطیع عشق نہ جس حسن دلفریب کا ہو
وہ خواجہ ہے وہ کہ جس کا کوئی غلام نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

وفائے وعدہ کا کس کو یقین یار سے ہے — کلام بت سے ہے کچھ اللہ کا کلام نہین
رفیق حال برے وقت مین نہین کوئی — شریک جنگ مین شمشیر کا نیام نہین
دو سوزہ حسن نہ کر رائگان غرور سے یار — حلال مال ہے یہ دولت حرام نہین
گدا و شاہ برابر ہے خاک کے نیچے — لحد مین ساتھ یہ قصر بلند بام نہین
ملایا خاک مین کس کس جوان رعنا کو — خدا کا قہر ہے اے بت ترا خرام نہین
جفاؤ جور سے عالم وہ حسن کا نہ رہا — بنائے زلف کو سچ کہتے ہین قیام نہین
نظارۂ کمر یار کا نہ ہو مشتاق — طلب محال کی غیر خیال خام نہین
بتون کے قہر و غضب کا کسے ہو اندیشہ — خدا نہین یہ پیمبر نہین امام نہین
بلند و پست سبکدوش کو برابر ہے — نسیم بے سرو پا کا کہان مقام نہین

بلند ہو نہ زمین سے مرا مزار آتش
نشان قبر سے منظور مجکو نام نہین

برگشتہ طالعی کا تماشا دکھاؤن مین — گھر کو لگے جو آگ تو پانی بجھاؤن مین
جنس گران بہا کا خریدار کون ہے — یکتا نہین الٰہی جو چوری ہی جاؤن مین
لالہ رخون کے حسن کا بھوکا ہون اس قدر — دل ہو نہ سیر لاکھ اگر داغ کھاؤن مین
آنکھین مری کرے جو منور جمال یار — گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤن مین
مردے کی طرح سوتے ہین کیسے مرے نصیب — ٹھوکر سے پائے یار کے ان کو جگاؤن مین
بوسہ ملے کمان کا جو ابروے یار کی — محراب بیت کعبہ مین چلہ چڑھاؤن مین
جی چاہتا ہے شوق شہادت مین قتل گہ — بنوا کے قبر لالہ کو اس پر لگاؤن مین
گھر مین جو مجھ فقیر کے وہ شاہ حسن آئے — مژگان کے بوریے جو کھڑے ہین بچھاؤن مین
کانٹا سکھا کے ہجر نے ہر چند کر دیا — وہ گلبدن ملے تو نہ پھولا سماؤن مین
تم تو غریب خانہ مین آئے نہ ایک روز — فرمائیے تو شب کو کسی وقت آؤن مین
باریک بین ہون شاعر نازک خیال ہون — مضمون جہان کمر کا ملے باندھ لاؤن مین

آتش غلام ساقی کوثر ہون چاہیئے

فردوس کا کھلا ہوا دروازہ پاؤن مین

دیوانگی نے کیا کیا عالم دکھا دیے ہین
پریون نے ٹکڑیون کے پردے اٹھا دیے ہین

اللہ رے فروغ اس رخسار آتشین کا
شمعون کے رنگ مثل کافور اڑا دیے ہین

آتش نفس ہوا ہے گلزار کی ہوا سے
بجلی گری ہے غنچے جب مسکرا دیے ہین

سو بار گل کو اس نے تلوون تلے ملا ہے
کٹوا کے سرو شمشاد اکثر جلا دیے ہین

انسان خوبرو سے باقی رہے تفاوت
اس واسطے پری کو دو پر لگا دیے ہین

ابروے کج سے خون عشاق کیا عجب ہے
تلوار نے نشان لشکر مٹا دیے ہین

کس کس کو خوب کہیے اللہ نے بتون کو
کیا گوش و چشم کیا لب کیا دست و پا دیے ہین

بے یار بام پر جو وحشت مین چڑھ گیا ہون
پرنالے روتے روتے مین نے بہا دیے ہین

وصف کمان ابرو جو کیجیے سو کم ہے
بے تیر بسملون کے تودے لگا دیے ہین

رویا ہون یاد کر کے مین تیری تند خوئی
صرصر نے جب چراغ روشن بجھا دیے ہین

سوز دل و جگر کی شدت پھر آجکل ہے
پھر پہلوون کے تکیے مشعل بنا دیے ہین

شمعون کو تو نے دل سے پروانون کے اتارا
آنکھون سے بلبلون کی گلشن گرا دیے ہین

وہ بادہ کش ہون میری آواز پا کو سن کر
شیشون نے سر حضور ساغر جھکا دیے ہین

اشکون سے خانۂ تن آتش خراب ہوگا
قصر سپہر رفعت باران نے ڈھا دیے ہین

خار مطلوب جو ہووے تو گلستان مانگون
بجلی گرنے کو جو جی چاہے تو باران مانگون

شمع گل ہووے جو صبح شب ہجران مانگون
اوس پڑنی بھی ہو موقوف جو باران مانگون

خاک مین بھی جو ملون مین تو کسی صحرا مین
تم سے مٹی بھی نہ اے گبر و مسلمان مانگون

صحبت واژدون نے زبان کو یہ اثر بخشا ہے
تلخی مرگ مزا دے جو نمکدان مانگون

خانۂ دل مین کرون داغ محبت کو طلب
روشنی کے لئے اس گھر کے جو مہمان مانگون

پادشاہی سے فقیری کا ہے پایا بالا
بوریا چھوڑ کے کیا تخت سلیمان مانگون

رنج سے عشق کے ہے راحت دنیا بدتر
زخم خندان ہون اگر مین گل خندان مانگون

دے دیا کیجئے سودائی تمھارا ہون میان
سونگھنے کو جو کبھی زلف پریشان مانگون

عاشق دست نگارین ہون عجب کیا اس کا
بھیک دریا سے اگر پنجۂ مرجان مانگون

میوے پر باغ جہان مین ہو جو دلکو رغبت
شجر حسن سے مین سیب زنخدان مانگون

جامۂ جسم بھی رکھنے کا نہین دست جنون
پیرہن خاک مین دیوانۂ عریان مانگون

یاس و حرمان ہون جو لوہے کے چنے بھی ہون چبا
نعمت عشق کے قابل لب و دندان مانگون

ملتی ہو مانگنے سے باغ جہان مین جو مراد
گل سے بلبل کے کفن کیلیئے دامان مانگون

تو تو کیا ایسی بلا ہے وہ ٹلے ہو جو پہاڑ
وصل کا روز جو مین ای شب ہجران مانگون

کب سے در پر ترے سائل ہو مین آتش کی طرح
وہ ملے مجکو جو کچھ اے شہ خوبان مانگون

جلاو کی نہ پہونچے تلوار تا بہ گردن
آب ندامت آیا سو بار تا بہ گردن

کھینچ اے ہوائے صحرا ورنہ اٹھا چکے ہین
لڑکون کے سنگریزے دیوار تا بگردن

شمشیر کھینچنی اے مانی تجھے پڑے گی
تصویر کر نہ میری تیار تا بگردن

بھتی گو بلند یارب دیوار خانۂ یار
روزن ہی کاش ہوتے دو چار تا بگردن

تن سے جدا نہو جو تلوار سے تمھاری
وہ سر سمجھتے ہین ہم بیکار تا بگردن

اے محتسب سنبھل کر میخانہ مین قدم رکھ
رستم کی آتی ہے یان دستار تا بگردن

تنتا ہے کیون تو اتنا مانند سرو باغی
کب پہونچے دست آتش اے یار تا بگردن

اسکی رسوائی بھلا مد نظر کیونکر کرین
میرے ماتم مین عزیزان چشم تر کیونکر کرین

شام سے سویا ہے بالون سے چھپا کر منھ کو یار
یہ شب غم دیکھیے عاشق سحر کیونکر کرین

اپنے خون کی بو ہمین آتی ہے یانکی خاک سے
زندگی مین کوے قاتل سے سفر کیونکر کرین

حاصل اہل محبت غیر محرومی نہین
بید مجنون ہو کے امید ثمر کیونکر کرین

وہ بھی مانند چراغ صبحدم مہمان ہے
مرگ کی لیلےٰ کے مجنون کو خبر کیونکر کرین

شاعرون سے سنتے ہین ہم ہیچ اسے معدوم آگے
یار کا پیدا دہن ثابت کمر کیونکر کرین

http://muftbooks.blogspot.com/

آجتک اپنی جگہ دل مین نہین اپنے ہوئی
یار کے دل مین بھلا پوچھو تو گھر کیونکر کرین

ہر نگہ دارو بیہوشی کا رکھتی ہے اثر
جام اُن آنکھون کے دیکھین بیخبر کیونکر کرین

روے روشن پر نرکھے تو جو اے یوسف نقاب
نظارۂ رُخ کا ترے شمس و قمر کیونکر کرین

سنگ خارا سے نہین سختی مین کم دل یار کا
سامنا پتھر کا ہی نالے اثر کیونکر کرین

دردِ سر کے واسطے صندل نہ رگڑا جائے گا
ہوسکے آتش نہ جو وہ دردِ سر کیونکر کرین

بلا اپنے لئے دانستہ نادان مول لیتے ہین
عبث جی بیچ کر الفت کو انسان مول لیتے ہین

نپوچھے احوال بیدرد اپنے بیمار محبت کا
زمین اُس کے لئے اب تو عزیزان مول لیتے ہین

مین اُس گلشن کا بلبل ہون بہار آئے نہین پاتی
کہ صیاد آنکر میرا گلستان مول لیتے ہین

مگر جاتا نہین شاید کہ یان سے اہل عالم کو
یہ دو دن کے لئے کیا قصر و ایوان مول لیتے ہین

کیا گو نقش پاے مور ہمکو خاکساری نے
جو اب بھی چاہین تو تخت سلیمان مول لیتے ہین

عزیز خلق اتنا تو کیا ہے مجکو داغون نے
کہ مردم جانکے سر پر چراغان مول لیتے ہین

ہمارا شعر ہر اک عالم تصویر رکھتا ہے
مرقع جان کر ذی فہم دیوان مول لیتے ہین

ترے ابرو کے سودائی نہایت تنگ ہین قاتل
گلے کے کاٹنے کو تیغ عریان مول لیتے ہین

یہ آتش نالۂ عشاق معشوقون کو بھایا ہے
کہ صیادون سے مرغان خوش الحان مول لیتے ہین

چاہتا ہون جو وفا طینت دلبر مین نہین
ہے وہ مطلوب مجھے جو کہ مقدر مین نہین

آتش افزونی گردون ہے تماشا مجکو
حجرہ جز سایۂ دیوار مرے گھر مین نہین

گرد پھرتا قد موزون کے ترے ای محبوب
کیا کرے طاقت رفتار صنوبر مین نہین

بال پرواز خط شوق ہے اپنا ورنہ
طاقت اُس بام تک اُڑنے کی کبوتر مین نہین

پیچلی ہے جو قضا مجھسے قدح کش کو بہشت
ظرف گنجائش مئے چشمۂ کوثر مین نہین

کندہ کرنا یہ مرے سنگ لحد پر پس مرگ
رحم اصلا دل خوبان ستمگر مین نہین

غیر خواہان ہو ترے وصل کا ای یار تو کیا
حصۂ خضر جو ہے بخت سکندر مین نہین

بارہا اس کو بھی سونگھا ہے اُسے بھی ہم نے
زلف محبوب میں جو بو ہے وہ عنبر میں نہیں

تیرے دانتوں کی چمک یار نہیں ہیرے میں
جو صفا ان کی سفیدی میں ہے گوہر میں نہیں

بت پرستی کو نہ آتش کے سمجھ لا حاصل
شیخ اللہ بھی تو کعبہ کے پتھر میں نہیں

دھیان آیا ہے جو اُس خورشید رُو کا خواب میں
تر ہوا ہوں میں پسینے سے شب مہتاب میں

آسمان جو کچھ کہ ایذائے اُسے کم جانیے
کھال کھنچتی ہے ہمیشہ خانۂ قصاب میں

عکس جو اس میں پڑا ہے شست زلف یار کا
مچھلیاں جوہر نہیں ہیں آئینہ کی آب میں

تیرہ روزان ازل کو نور سے بہرہ نہیں
شور اکثر کرتے ہیں کوئے شب مہتاب میں

یار کے ہمراہ اگر دریا نہانے جاؤں میں
مردم آبی جلیں میرے حسد سے آب میں

زندگانی سے دل محزون عبث ہوتا ہے تنگ
دیکھنے کا پھر نہیں عمر رواں کو خواب میں

چہرۂ محبوب سے کیونکر اُسے تشبیہ دوں
نقص ظاہر ہے جبیں کے داغ کا مہتاب میں

آج تک حال دل بیتاب سے واقف نہیں
یار کو جھلکواؤں گا اک دن چہ سیماب میں

طاق ابروے صنم سے ہے اسے تشبیہ تام
برہمن سجدہ کریں گے کعبہ کی محراب میں

گردش دوران سے مردان خدا بیباک ہیں
نوح کی کشتی کو اندیشہ نہیں گرداب میں

سامنا اپنا کسی جنگل میں ہوگا موت سے
یاں کفن کے چور کا حصہ نہیں اسباب میں

دن کو بیداری میں زندوں سے نہیں پاتا فراغ
رات بھر مُردے نظر آتے ہیں مجھکو خواب میں

آئنہ میں عکس چشم یار کا عالم نہ پوچھ
دیکھ لے آتش کنول پھولے ہوئے تالاب میں

یار قابو پر چڑھا میرے اندھیری رات میں
آب حیوان خضر کو ہاتھ آگیا ظلمات میں

خال کا مجھکو تصور زلف کو میرا خیال
دانہ کی تدبیر میں ہیں دام میری گھات میں

اور مجھ عریان سے کیا ہاتھ آئے گا قزاق کو
جامۂ خاکی کو لے آسمان خیرات میں

جوش گریہ سے نشان سبزۂ مژگان مٹا
سچ ہے جل جاتی ہیں اکثر بوٹیاں برسات میں

میں سمجھتا ہوں تجھے موجود اے جان جہان
دہریوں کو شبہ ہوویگا خدا کی ذات میں

http://muftbooks.blogspot.com/

روئے گل پر دیکھکر شبنم کو کہتا ہے وہ گل
کیا ہی پھبتی ہے یہ کیڑا لگ گیا بانات مین

کس جگہ سودائی تیری چشم فتان کے نہین
سرمہ آتا ہے صفاہان سے مجھے سوغات مین

ہونٹھ چٹوائی ہے اُس شیرین دہن کی گفتگو
سن لیا مصری کی ڈلیون کا مزہ ہر بات مین

پسینے کو آتش رشید اسکے گانی باندھکر
دلربائی ختم کی اُس جان جان نے گات مین

مرے دلکو شوق فغان نہین مرے لب تک آتی دعا نہین
وہ دہن ہون جسمین زبان نہین وہ جرس ہون جسمین صدا نہین

نہ مجھے دماغ نگاہ ہے نہ کسی کو تاب جمال ہے
اُنھین کسطرح سے دکھاؤن مین وہ جو کہتے ہین کہ خدا نہین

کسے نیند آتی ہے اے صنم ترے طاق ابرو کی یاد مین
کبھی آشنائے تہ بغل سر مرغ قبلہ نما نہین

عجب اسکا کیا نہ سماؤن مین جو خیال دشمن و دوست ہے
وہ مقام ہون کہ گذر نہین وہ مکان ہون کہ پتا نہین

یہ خلاف ہوگیا آسمان یہ ہوا زمانہ کی پھر گئی
کہین گل کھلے بھی تو بو نہین کہین حسن ہے تو وفا نہین

مرض جدائی یار نے یہ بگاڑ دی ہے ہماری خو
کہ موافق اپنے مزاج کے نظر آتی کوئی دوا نہین

مجھے زعفران سے زرد تر غم ہجر یار نے کر دیا
نہین ایسا کوئی زمانہ مین مرے حال پر جو ہنسا نہین

مرے آگے اُس کو فروغ ہو یہ مجال کیا ہے رقیب کی
یہ ہجوم جلوہ یار ہے کہ چراغ خانہ کو جا نہین

چلین گو کہ سیکڑون آندھیان چلین گرچہ لاکھ گھری فلک
بھڑک اُٹھے آتش طور پھر کوئی اس طرح کی دیا نہین

تصور سے کسی کے مین نے کی ہے گفتگو برسون
رہی ہے ایک تصویر خیالی روبرو برسون

ہوا مہمان اگر رات بھر وہ شمع رو برسون
رہا روشن مرے گھر کا چراغ آرزو برسون

چمن مین جا کے بھونرے سے مین خستہ دل کر آیا
کیا کی گل سے بلبل حیلۂ درد گلو برسون

یہ امید جان کے رکھا ہے اُسکو مرتے مرتے تک
ہماری قبر پر رویا کرے گی آرزو برسون

تلاش شکستان حسن وعشق کی خاک چھانی ہے
پھرے ہین زلف کے سودے مین ہم آشفتہ مو برسون

ملی ہے ہمکو بھی خمخانۂ افلاک مین راحت
سرہانے ہاتھ رکھکر سوئے ہین زیر سبو برسون

بط مے کا شکار ابرو ہوا مین جا کے کھیلا ہے
کیا ہے غم غلط ہم نے کنار آبجو برسون

شراب وصل سے اپنے چھکا اک جلبہ اے ساقی
پیا ہے خون جگر ہجر نے تیرے لہو برسون

http://muftbooks.blogspot.com/

بسر کی مدت اُمر اپنی سیر باغ و بستان مین
شگفتہ ہائی گل نے اُس گل پیرہن کی ہمکو برسون

دیا ہی حکم تب پیر مغان نے سجدۂ خم کا
کیا ہی جب شراب ناب سے تمنے وضو برسون

فنا ہو جائیگی جان اپنی وہ نازک طبیعت ہون
دکھا کر دل مرا تڑپائیگا وہ تند خو برسون

بہار گل گئی پر بھی نہ سودا جائیگا اپنا
ہمارا پیرہن کھٹ پٹ سے ہوویگا رفو برسون

نظر آیا نہ اک دن راہ مین وہ نور کا تڑکا
اُڑائی جس کی خاطر خاک ہمنے کو بکو برسون

ملا ہی بادفا بھی کوئی ان لوگون سے سچ کہنا
شراب بدل رہا ہی کشور خوبان مین تو برسون

یہی اب عزم ہی بالجزم دلمین یار کو ڈھونڈیئے
تلاش اس شش جہت مین کر چکے ہم چار سو برسون

اگر مین خاک بھی ہونگا تو آتش گرد باد آسا
رکھے گی مجکو سرگشتہ کسی کی جستجو برسون

چاند سے منہ کو ترے یاد کیا کرتے ہین
شب مہتاب مین فریاد کیا کرتے ہین

صورت خواب فراموش ہی یاران عشق ستم
اپنے اللہ کو ہم یاد کیا کرتے ہین

شہر مسکن کبھی اپنا کبھی جنگل ماوا
سیر ویرانہ و آباد کیا کرتے ہین

ایک سا ظاہر و باطن نہین معشوقون کا
پردۂ ناز مین بیداد کیا کرتے ہین

شاعرون نے قد موزون کو ترے دیکھا ہی
مصرع سرو پہ ایراد کیا کرتے ہین

صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہی تجھے
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہین

حال دیکھا ہی جنھون نے کہ وہ مہر اچھے
حذر اے ظلم کی بنیاد کیا کرتے ہین

لالہ و گل کا نشان رہتی نہین گل چینی
باغبان باغ کو برباد کیا کرتے ہین

کیا کہون یار سے کہتے ہوئے شرم آتی ہی
حضرت دل جو تجھے ارشاد کیا کرتے ہین

دیکھیے کٹ چکے کب زیست کے اپنے پہاڑ
دیو سر صورت فرہاد کیا کرتے ہین

بلبلون کے جو گلے گھونٹے ہین زاغ تہ دام
چھپکے باغ مین صیاد کیا کرتے ہین

غم شب ہجر مین اپنے نہین در پیش آتا
ذکر سے وصل کے دلشاد کیا کرتے ہین

ذکر عاشق سے نہین ایک دم اُن کو فرصت
تازہ انداز وہ ایجاد کیا کرتے ہین

آتشین نالون کی اللہ رے گرمی شب ہجر
نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین

سنتے ہین شوق شہادت کا جو میرے شہرہ
یاد آتش مجھے جلاد کیا کرتے ہین

الجھا ہے دل بتون کے گیسوئے پرشکن مین
اُگتی ہے جائے سبزہ کنگھی مرے چمن مین

اٹکین گے وہ بن کر دل زلف کی رسن مین
دکھلائے گا پسینا پانی چہ ذقن مین

شیرین زبان ہوئی ہے فرہاد کے دہن مین
لیلی پکارتی ہے مجنون کے پیرہن مین

عطر گلاب مل کر حلقہ مین یار بیٹھا
بلبل بکانے آیا صیاد انجمن مین

ذکر فقیر آگے اُس بت کے بھولتا ہے
اب کی گرہ مین دون گا زنار برہمن مین

حاصل کیا ہے تو نے صدقے سے اسقدر زر
سونے کے بت بندھے ہین بانے برہمن مین

آیا تھا بلبلون کی تدبیر ہین گلون نے
ہنس ہنس کے مار ڈالا صیاد کو چمن مین

اک تختہ سفت کشور دہلی کا ہے ہمارے
نو آسمان ہین اپنے اکبر کے نورتن مین

دو روز ہے یہ لطف عیش و نشاط دنیا
بوے شب عروسی مہمان ہے پیرہن مین

قاتل کا میرے منکر میدان مین آکے سن لے
آواز الامان ہے اتبک بلند رن مین

میدان کیا گرا کر اشکون نے گھر ہمارا
دکھلائی سیر غربت سیلاب نے وطن مین

چشم سیہ سے تیرے پردے مین تو نیا کے
تعلیم ہو نے آیا فتنہ فریب فن مین

ترک فلک ہے نہان ظاہر ہے ترک اپنا
عاقل جو ہو تو کرلے تمیز مرد و زن مین

چشم و کمر سے تیری چشم و کمر ملا دین
چیتے مین کیا تکلف کیا شاخ ہے ہرن مین

بازار مصر مین چل یوسف کا سامنا کر
کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائیگا چلن مین

بعد فنا رہے گا علم اپنا اپنے سہرہ
مضمون مردہ ہم کو ہاتھ آئیگا کفن مین

اُس کو دکھا کے تم نے اُس پر جو تیر جوڑا
پہرون رہی لڑائی شیر اور کرگدن مین

دنیائی زیب و زینت کفار کو مبارک
ہندو کے مردے لپٹین کمخواب و گلبدن مین

سنبل سے بال اُس نے جس روز سے سنوارا
کنگھی دوا کی خاطر ملنے لگی چمن مین

آنکھون کے سامنے سے دل کو مرے چرایا
خال سیہ ہے طرہ اُس سارق کے فن مین

دل مین خیال حسن محبوب روز و شب ہے
اُترا ہوا ہے یوسف مہمان سرائے تن مین

http://muftbooks.blogspot.com/

معمورۂ حلاوت وادی ہے دہا صلون کا
شکر بھرے ہوئے ہین مور و مگس دہن مین

بوسے مین لب کے ہنس کر دندان دکھائے اس نے
بجلی گرائی مجھ پر تقدیر نے یمن مین

صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی
ساکھو جلا ہے کیا کیا پھولا جو ڈھاک بن مین

کوئی نہین ہے تیرا مقدور ہو تو آتش
دے رکھ اجورہ دست غسال و گورکن مین

مضمون آہ کیا مرے دیوان سے دور ہون
ممکن نہین کہ سرو گلستان سے دور ہون

قاتل سے اپنے مرتبۂ عشق ہے مجھے
میرے لہو کے داغ نہ داماں سے دور ہون

صاف اس قدر ہے چہرا ترا دیکھکر جسے
رنج و ملال خاطر انسان سے دور ہون

یارب برا ہوا اختر بخت سیاہ کا
اس چاندنی مین ہم مہ تابان سے دور ہون

پاتا ہون اس قدر دل عالم سیاہ مین
شمع و چراغ گور غریبان سے دور ہون

اے خضر ناگوار ہے پانی کا بھی سلوک
ہم تو کھڑے بھی چشمۂ حیوان سے دور ہون

روباہ بازیون سے فلک کے قریب ہی
شیرون کے نام دفتر سلطان سے دور ہون

پست و بلند شعر ہزارون ہی ڈھل گئے
کیونکر یہ آسمان و زمین یان سے دور ہون

آتش غم حسین مین رو نہس رہا ہے کیا
سطرین کی اسطرین نامۂ عصیان سے دور ہون

دل کی کدورتین اگر انسان سے دور ہون
سارے نفاق گبر و مسلمان سے دور ہون

نزدیک آچکی ہے سواری بہار کی
برگ خزان رسیدہ گلستان سے دور ہون

دل اس قدر گداز ہے برسون ہی غم رہے
آنسو جو اپنے دیدۂ گریان سے دور ہون

مٹتا نہین نوشتۂ قسمت کسی طرح
جوہر کبھی نہ خنجر بران سے دور ہون

فصل بہار آئی ہے کپڑون کو پھاڑیے
دل کے بخار دست و گریبان سے دور ہون

چھڑکاؤ کا ارادہ ہے چشم پر آب کا
گرد و غبار کوچۂ جانان سے دور ہون

یہ تنگ کر رہا ہے تو اجھار ہے مین وہ
دامن کے پاٹ پہلے گریبان سے دور ہون

وحش و طیور کو مری آہین کرین ہلاک
آب و گیاہ کوہ و بیابان سے دور ہون

ممکن نہین نجات اسیران عشق کو
یہ قیدی وہ نہین کہ جو زندان سے دور ہون

مدت کے بعد آئے ہین صحرا مین اے جنون
دو آبلے تو خار مغیلان سے دور ہون

گردش سے چشم یار کے آتش عجب نہین
جو جو عمل کہ گردش دوران سے دور ہون

ردیف النون

مجھسا کوئی زمانے مین معجز بیان نہین
آگے ترے مسیح کے منھ مین زبان نہین

اُس غیرت پری کا فسانہ کہان نہین
وہ بزم کونسی ہے کہ یہ داستان نہین

پروانون کو جلائین گے کھا کر سگ و ہما
شمعین ہین سوز غم سے مرے استخوان نہین

عاشق کو دور جان نہ اے ماہ پشت بام
موجود ہے کمند اگر نردبان نہین

کٹ جائے وہ زبان جو کہے شمع یار کو
ہرگز وہان یار سے باہر زبان نہین

نیچی نگاہ اُن کی ہے صیاد کی کمین
ٹٹی شکار کی ہے حجاب بتان نہین

وہ گوہر اک صدف مین ہزارون جو ڈھونڈھیے
دو دل کا ایک سینہ کے اندر مکان نہین

معلوم کچھ نہین کہ چلے جاتے ہین کہان
ریگ روان سے کم مری عمر روان نہین

بوسہ عزیز ہم سے کرے تو ہزار حیف
کتے سے تیرے ہم کو عزیز استخوان نہین

طاق بلند پر اسے رکھتا ہو آسمان
کلگی تو تاج یار کی یہ کہکشان نہین

دو چار زخمیون کا بھی ہونا ضرور ہے
گرچہ ترا چمن ہے مگر ارغوان نہین

بعد فنا کھلے گی تجھے قدر زندگی
کوڑی کے مول بکنے کے یہ استخوان نہین

زانو وہ آئینے ہین نہین جس مین جائے زنگ
ساقین تری وہ شمعین ہین جسمین دھوان نہین

بخت بلند رکھتے ہین گردن بلند لوگ
کب پشت فیل اس کے اوپر نشان نہین

رنگین رہے گا خون شہیدان سے کوئے دوست
فردوس کی بہار کو بیم خزان نہین

مطلب کی میرے یار نہ سمجھے تو کیا عجب
سب جانتے ہین ترک کی ہندی زبان نہین

نزدیک ناف تو ہے دہن ہو اگرچہ دور
گر پڑ کے گڑھے ہی مین جو میسر کنوان نہین

اے دل نہ بیقرار ہو موقوف وقت ہے
مفلس نہین مین قیمت یوسف گران نہین

کس دشت مین کیا ہے قضا نے مرا گذار
گرد و غبار ہے اثر کاروان نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

ہر مہ جبین کا عرش کے اوپر دماغ ہے
کس کا بلند بام سے یان آستان نہین

رکھا ہے جیب سے بہنے تری راہ مین قدم
ان عنقیون کو رتبۂ سنگ نشان نہین

مشق خرام ناز تو کرتا ہے جس جگہ
ملتا زمین کے پایہ مین وان آسمان نہین

آزاد ہو سکے یاد گرفتاری آئے گی
کنج قفس مین خار و خس آشیان نہین

آتش ہی بہرہ مند نہین فیض سے ترے
اس خوان پر وہ کون ہے جو میہمان نہین

خاک مین مل کے بھی ہون گا نہ غبار دامن
کمر یار سے اُٹھتا نہین بار دامن

نہ تو دشمن کوئی میرا نہ کوئی میرا دوست
بار خاطر نہ کسی کا نہ غبار دامن

بسکہ رہتا ہے مرے دیدۂ تر پہ شب و روز
ابر دامن ہے رگ ابر ہے تار دامن

تیرے دیوانہ ہین ہم چاک گریبان تیرے
جبکہ رہتا تھا تو اے طفل سوار دامن

خون کے اپنے جو چھینٹے پڑے اُس پر قاتل
سبزہ گلزار دکھائے گی بہار دامن

چاک ہوگا نہ گریبان سے جبتک وہ جنون
موسم گل مین نہ نکلے گا بخار دامن

فرقت یار مین اشکون کو مرے روک سکے
آستین کا ہے نہ یہ کام نہ کار دامن

موسم گل کی ہوا چلتے ہی پاؤن کو مرے
خار کی طرح کھٹک جاتے ہین تار دامن

وہ قبا پوش چمن مین جو کبھی جاتا ہے
گل گریبان کو کرتے ہین نثار دامن

داغ خون اپنے چھڑاتا نہین وہ خون ریز
بوٹی بن جائے گی قاتل کی کنار دامن

رشتۂ دام سے تار اس کا نہین کم کوئی
خار صحرا کو سمجھتا ہون شکار دامن

پائی جاتی ہے محبت مجھے اُن سے آتش
کھینچتے ہین مرے دامن کو جو خار دامن

طفلی سے اور قہر ہوا وہ شباب مین
تابش ہو دوپہر کو فزون آفتاب مین

گو عاشقون مین نام سر فرد ہے رقم
بھولا ہے مجھکو صاحب دفتر حساب مین

جلوے سے تیرے نور جو بالائے بام ہے
یہ روشنی نہین فلک آفتاب مین

ٹٹی کے اوٹ مین وہ کیا کرتے ہین شکار
منہ کو چھپائے رکھتے ہین اپنے نقاب مین

http://muftbooks.blogspot.com/

ایسا اٹھنا ہے آتشِ فرقت مین دل مرا / سونگھو تو بوئے گوشت نہیں اس کباب مین
آنکھ اپنی پڑنے کی نہیں اُس رُخ کو دیکھکر / ذرّے رہین مشاہدۂ آفتاب مین
ابرو کا تیرے دیدۂ تر مین رہا خیال / دیکھا کیے ہلال کو ہم طشتِ آب مین
حبِ اشتیاق لکھا ہے خونخوارِ یار کو / قاصد کا کشتہ آیا ہے خط کے جواب مین
کس کس کے دل مین نقش ہوا روئے یار کا / کیا کیا نگین کھدے شرفِ آفتاب مین
ہوتے ہین قتل طالبِ دیدار بے گناہ / عریانی تیغ کی ہے تمھارے حجاب مین
اُس لالہ رو کے رُخ کے پسینے کو سونگھیے / ایسی لطیف بو نہیں داغی گلاب مین
خط کے یہ رونگٹے نہیں رخسارِ یار پر / بال آ گئے ہین آئینۂ آفتاب مین
گلگون یار چال ہو چلتا بہار کی / گلہائے باغ رہتے ہین اُسکی رکاب مین
جان عزیز کرتے ہین تم پر نثار ہم / دل کس شمار مین ہے جگر کس حساب مین
آنکھون کو گور مین بھی رہے گا خیالِ یار / مشتاق ہون زیارتِ یوسف کا خواب مین
نافہم شاعرون نے کہا ہے جو ہیچ اُسے / زلفون سے وہ کمر ہے سوا پیچ و تاب مین
بے یار گھر نہیں لحدِ تنگ ہے مجھے / روز و شبِ فراق سے ہون کس عذاب مین
مجھ مست کو بہار مین ہے آرزو یہی / دریا دلی سے ساقی کی تیر دن شراب مین
دریا سے کیا نہا کے پھرا ہے وہ بحرِ حسن / عالم سیہ ہے چشمِ سفیدِ حباب مین
اے شہسوار گورِ غریبان مین آ نکل / اپنی بھی مشتِ خاک ہو تیری رکاب مین
دنیا سے رسم و راہِ محبت کی اُٹھ گئی / سنتے ہین اتحادِ عاشق و معشوق خواب مین
وہ مست ہون خمار سے جب دردِ سر ہوا / صندل لگایا مین نے رگڑ کر شراب مین
رخسار سے رہا دہنِ یار ناپدید / مطلب دقیق تھا نہ سمایا کتاب مین
سرخ و سفید رنگ کیا جسمِ یار کا / سیدا خمیر کر کے قضا نے شہاب مین
آ جائے شام سے تو نجانے دون صبح تک / اُس ماہِ چاردہ کو شبِ ماہتاب مین
بینی و چشم و لب و رخ رنگین یار پر / گلہائے چیدہ ہین چمنِ انتخاب مین
آتش صنم بھی کرنے لگے بے نیازیان / ہین لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

http://muftbooks.blogspot.com/

خدا بخشے صنم یہ کہکے مجکو یاد کرتے ہین
دعاے مغفرت میرے لئے جلاد کرتے ہین

بہار رنگ گلبرگ خزانی یاد کرتے ہین
جرس کی طرح سے واماندگان فریاد کرتے ہین

نوازش مجرمان عشق کی جلاد کرتے ہین
خدا اجر ان دے کو اس کا اسیر آزاد کرتے ہین

بلاے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین
پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین

خدا محفوظ رکھے دل کو اُن زلفون کے سودے سے
گرفتار بلا یہ سلسلے آزاد کرتے ہین

قفس مین جسم کے مرغ دل اپنا سر ٹپکتا ہے
کسی پازیب کے دانے کہین فریاد کرتے ہین

نگین ہر معنی روشن مکان ہر بیت موزون ہے
غزل کہتے نہین ہم چند گھر آباد کرتے ہین

قد موزون رخ رنگین دکھا قمری و بلبل پر
قیامت سرو گلہاے چمن بیداد کرتے ہین

اکڑتا ہے بجا جو یہ سمجھکر سرو اکڑتا ہے
جسے بندہ سمجھتے ہین اُسے آزاد کرتے ہین

عجب کیا ہے جو بوسے لون مین پیشانی مجنون کے
توجہ کس قدر شاگرد پر اُستاد کرتے ہین

خدا جانے یہ آرایش کریگی قتل کس کس کو
طلب ہوتا ہے شانہ آئینہ کو یاد کرتے ہین

یہ شاعر ہین الٰہی یا مصور پیشہ ہین کوئی
نئے نقشے نرالی صورتین ایجاد کرتے ہین

شراب کہنہ سے آلودہ یون ہوتے ہین ہم سرکش
عروس نو سے قربت جس طرح داماد کرتے ہین

خیال خط وصال بوسۂ لب مین نہین رہتا
عبارت بھول جاتی ہے جو مطلب یاد کرتے ہین

بتون کے عشق نے آخر دکھایا دلکو اُن کے بھی
برہمن پردہ ناقوس مین فریاد کرتے ہین

گنہگارون کو گردن مارتے ہین حکم شارع سے
خیال اپنے گناہون کا نہین جلاد کرتے ہین

سفر عشق مین اللہ حامی ہے غریبون کا
پیادون کی سوار غیب یان امداد کرتے ہین

قدم رہتا ہے ثابت جن کا اس سختی دوران مین
بہادر ہین وہی سر قلعۂ فولاد کرتے ہین

قد موزون دلبر کیونکر ان اندھون کو دکھلاؤن
ارادہ تاڑ سے بڑھ چلنے کا شمشاد کرتے ہین

کڑے پن کو ہمارے خاکساری نے کیا زائل
وہ جوہر ہے یہ جس سے کشتۂ فولاد کرتے ہین

زبان سے اپنی دیوانہ نہ کہہ لے ماہرو مجکو
وہی ہوتا ہے جو صاحب کمال ارشاد کرتے ہین

وہ کافر ہے جو منکر ہے قد بالا کے کشتون کا
یہ کن کی خاک سے نشو و نما شمشاد کرتے ہین

کوئی ذرہ تو اس کا تا ابد اس اڑکے پہونچے گا
یہ مشت خاک تیری راہ مین برباد کرتے ہین

http://muftbooks.blogspot.com/

عجب نعمت عطا کی ہے خدا نے اہل غیرت کو
عجب یہ لوگ ہین غم کھا کے دل کو شاد کرتے ہین

گمر باندھی ہے گلچینون نے غارت پر گلستان کی
اجارہ بلبلون کے خون کا صیاد کرتے ہین

پہنتے ہین کفن میلا ہوا جاتا ہے اے آتش
سراے گور ویران ہے اُسے آباد کرتے ہین

لالۂ بیداغ تجھسا کوئی گلشن مین نہین
ایک بت اس حسن کا دیر برہمن مین نہین

یاسمین مین عالم اُس رخ کی صباحت کا کہان
جو ملاحت خال مشکین مین ہے سوسن مین نہین

باغ ہے بے یار اپنی آنکھ مین ماتم سرا
اشک ہین شبنم کے قطرے گل کے دامن مین نہین

فصل گل مین سامنا چاک گریبان سے نہو
ہے نگہ بدبین کی رشتہ چشم سوزن مین نہین

خط کو رکھوا کر نہ کر اندھیرا اے خورشید رو
تیرہ شب ہے روشنی جب روز روشن مین نہین

شہر سے جاتا ہون مین دیوانہ صحرا کی طرف
سنگریزے اب کسی لڑکے کے دامن مین نہین

تیرے دیوانون کو نفرت ظاہر آرائی سے ہے
پانوٴن مین بیڑی نہین ہے طوق گردن مین نہین

ہڈیان کھدوا کے پھکوا دین ہے اُس سفاک نے
عاشقون کے مردے اپنے اپنے مدفن مین نہین

جلوۂ خورشید کر جاویگا - اس پہ کار برق
قطرۂ شبنم ہین دانے اپنے خرمن مین نہین

ٹھگ کی پھانسی سے بلا حلقے ہین زلف یار کے
ابروون کی کج ادائی تیغ رہزن مین نہین

چشم بدبین کا نہین اندیشہ حسن یار کو
کونسا ہے حرز جو بازو کے جوشن مین نہین

گھر مین اُس خورشید رو کے رہتی ہے حاضر صبا
ذرہ کو پروانگی آنے کی روزن مین نہین

بے چھری کرتے ہین کافر عاشقون کو اپنے ذبح
جوہر قصاب کس طفل برہمن مین نہین

آب کے بدلے شراب سرخ نہرون مین بہا
باغبان جو پھول ہے وہ تیرے گلشن مین نہین

شکر کے سجدے کا میرے سر کو سودا چاہیئے
محو یاد دوست مین ہون فکر دشمن مین نہین

موم کے مانند ہے ہر چند جسم اُن کا گداز
سینے کی سختی جو ڈھونڈھو سنگ و آہن مین نہین

اشتیاق تیغ قاتل کا نہ آتش حال پوچھ
جان کو دل بھیجتا کس روز گردن مین نہین

ممکن نہین ہے دوسرا تجھسا ہزار مین
ہوتا ہے اک بہشت کا دانہ انار مین

http://muftbooks.blogspot.com/

بلبل نہ ہاتھ آئے الٰہی شکار مین
صیاد باغ باغ نہ ہووے بہار مین

اے ترک مست بہر خدا صیدگاہ چل
آہو کباب ہوتے ہین شوق شکار مین

افیونی کی نگاہ سے کی ہے کبھی جو سیر
باہر ہوئے ہین پوست سے ہم لالہ زار مین

خون جگر سے اپنے غم دل ہون پالتا
رکھتے ہین طفل اشک کو مژگان کنار مین

دکھلاتی ہے بہار خزان مین بھی سیر باغ
پاتا ہون تندخوئی کو اُس گل کے خار مین

سودا نہ سر سے جائےگا گیسوئے یار کا
عامل کو پھانسی دیتا ہے یہ جن حصار مین

کیا کیا گلون نے کان ہین اپنے کھڑے کیے
آمد کو سُن کے یار کی فصل بہار مین

تشبیہ دون جو مین اُسے دندان یار سے
ہیرے کی ہو چمک گُہر آب دار مین

اے طفل تب سے شوق ہم آغوشی ہے ہمین
گہوارہ جیب کے رکھتا تھا تجھکو کنار مین

صحرا ے تن کی سیر تو مجنون ذرا کرے
محمل سوار ہے اسی گرد و غبار مین

کہدے کوئی یہ میرے تغافل شعار سے
وعدہ خلافی لاتی ہے فرق اعتبار مین

سودا ے زلف و رخ مین نہین الجھا قرار
گاہے حلب مین ہوتے ہین ہم گہ تتار مین

آیا وہ مہروش جو شب جمعہ قبر پر
دن کی سی روشنی ہوئی کنج مزار مین

جیتے ہین اُس کے نام کو ہم سے ہزار ہا
تسبیح اپنے یار کی ہے کس شمار مین

جام شراب عشق سے دونون ہین بیخبر
بلبل چمن مین مست ہے ہم کوے یار مین

پھرتا ہون پھرتا ہے وہ پردہ نشین جدھر
پتلی کی طرح سے نہین مین اختیار مین

گیسو و روے یار ہین دونون بلاے جان
ایک ایک سے زیادہ ہے ان گنج و مار مین

اک آفتاب خانہ زین کا ہے اشتیاق
مانند گرد راہ ہون فکر سوار مین

برباد ہو رہے ہو کچھ آتش تمھین نہین
مٹی خراب اپنی بھی ہے اس دیار مین ۴

پانی پانی ہو خجلت سے تو انصاف نہین
صاف ہے آئینہ اس رخ سے مگر صاف نہین

شب یلدا مین ہے مریخ ستارہ نکلا
اے پری سرخ تری چوٹی مین ہو باف نہین

جوہری دیکھ کے سینہ کو ترے کہتے ہین
تختی الماس کی اس سے کبھی شفاف نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

دلفریبی کا نہین کون سا انداز آتا
چھوڑتا جان کو عاشق کی وہ حراف نہین

قامت یار کو دیکھے تو زمین مین گڑ جائے
قد ہوا سرو کے ہو وہ کمر و ناف نہین

نبد ہے سحر زبانی سے تری نطق مسیح
جو کہے تو ہے سزاوار تجھے لاف نہین

وہ نگاہین نہین اگلی سی تمھاری ہم سے
حال پر اپنے وہ اشفاق وہ الطاف نہین

مصحف رو کی ترے کی ہے جو خط نے تفسیر
کس کو دکھلاؤن ہین اس عہد مین کشاف نہین

دولت وصل سے ہووے ہی گی اک روز فتوح
گو کسی شب کو مرا ورد چہل کاف نہین

داغ سودا کو لیے پھرتا ہون بازارون مین
پرکھے اس سکے کو ایسا کوئی صراف نہین

دیکھکر یار کو کہتا ہے یہ دل اے آتش
جان صدقے نہ ہوا ایسے کی تو انصاف نہین

صدمے ہو چکے ہین ہمارے بازوؤن پر سیکڑون
گم ہوئے ہین اپنے یوسف سے برادر سیکڑون

بے نیازی کے ہون کشتے ناز پرور سیکڑون
سو گئے ہین شمشیر تغافل سے برابر سیکڑون

عاشق مفلس تو کر حسن کی دولت کسے
سیر ہون اس خوان نعمت سے قلندر سیکڑون

چشم مستانہ کی گردش سے تہ و بالا ہون دل
عشقبازون کی صفین الٹین یہ ساغر سیکڑون

یہ سعادت لکھی ہے قسمت مین کس کے دیکھیے
خون گرفتہ ایک مین ہون اور خنجر سیکڑون

جستجو اس شوخ کی بدلے گی رنگ آسمان
سبع سیارے سے پیدا ہون گے اختر سیکڑون

کون جچتا بادشاہ وقت ہے آج اے صنم
کس کے کوچہ مین فقیرون کے ہین بستر سیکڑون

کوئی جاناں کی زمین ہموار ہوا اے آسمان
پا برہنہ پھرتے ہین یا خاک بر سر سیکڑون

وہ رگ سودا ہون مین فرقت جنون کے درمیان
ٹوٹکر رہ گئے ہین جس مین نشتر سیکڑون

عید کی آمد ہے آرائش کی فکر اس بت کو ہے
ہر طرح کے ہوتے ہین تیار زیور سیکڑون

بھر گئے ہین معرکون مین مجھسے تلوار کے منہ
سخت جانی نے مری توڑے ہین خنجر سیکڑون

فقر کے کوچہ مین قدر دولت دنیا نہین
ٹھوکرین کھاتے ہین یان پارس سے پتھر سیکڑون

روندتا ہون سبزۂ رہ کی طرح وہ بوٹیان
ڈھونڈھتے پھرتے ہین جنکو کیمیاگر سیکڑون

مین ہی اپنے شوق کا نامہ اسے لکھتا نہین
اڑ کے لیجانے کو حاضر ہین کبوتر سیکڑون

http://muftbooks.blogspot.com/

عاشق بے صبر کے دل کو نہ کیجئے ناپسند
مال مفلس مول لیتے ہین تونگر سیکڑون

جلوہ گر ہے حسن ہر جا عاشقون کیواسطے
خوبصورت رکھتے ہین یہ ہفت کشور سیکڑون

احمقی ہے نعمت دنیا ملے تو شکر کر
مر گئے الجوع کہہ کہہ کر امیر سیکڑون

شعر گوئی عشق مین اک چہرہ زیبا کے کی
وصف خال خط مین لکھے ہمنے دفتر سیکڑون

صاف آئینہ نہ بن سکتا ترے رخسار سا
اک سکندر کیا اگر ہوتے سکندر سیکڑون

اس نشان سے قد کے ہونگے مرد میدان شگفتہ
جان نثاری پر کمر باندھین گے لشکر سیکڑون

انجمن تک تو بھی آ کمر بستہ اے خوش قد پسر
باغ مین ہو بچے ذخیرہ سے صنوبر سیکڑون

کھیلنا آسان نہین ہے کھیلین عشق کا
نقش سے اس کے ہین شل مہرہ ششدر سیکڑون

فکر سنجیدہ نے دکھلائے ہین کیا کیا آب و رنگ
اس ترازو مین تلے ہین لعل و گوہر سیکڑون

مرغ دل حاضر ہے وہ چشم سیہ مائل تو ہو
صدقے اس شاہین کے اوپر سے کبوتر سیکڑون

گل کی خوشبو پر نہ جامہ سے باہر عندلیب
سونگھے ہین ہمنے بھی پیراہن معطر سیکڑون

بارہا برپا قیامت کی خرام یار نے
جاگ اٹھے فتنۂ خوابیدہ اکثر سیکڑون

ہجر کی شب سے نڈر اے طالب روز وصال
گنتے گنتے صبح کر دیتے کو اختر سیکڑون

چشم معنی آشنا مین ہے مقام ان کا وہی
سہو کاتب سے مقدم ہون موخر سیکڑون

بحر ہستی مین مین وہ کشتی ہون جسنے بیشتر
شوق مین گرداب کے توڑے ہین لنگر سیکڑون

شوق ہے افشان چھڑکنے کا تمہین رخسار پر
تیغ مین ابرو کی پیدا ہو دین جوہر سیکڑون

دل دیا چاہے تو آتش دلربا موجود ہین
خوب تر سے خوب تر بہتر سے بہتر سیکڑون

تری خوش چشمی کا افسانہ سناتا ہون مین
خواب خرگوش سے آہو کو جگاتا ہون مین

سنگ سے دور جو کعبہ کو سنا ہے مین نے
پھیر کھا کھا کے ترے کوچہ کو جاتا ہون مین

سینہ صافی سے ہے آئینہ کو رتبہ حاصل
جیسا ہو وے کوئی ویسا نظر آتا ہون مین

سرخ پوشاک پہنتا ہے تو کہتا ہے وہ ترک
آنکھ مریخ لڑا اووے تو لڑاتا ہون مین

نعمت عشق بھی ممکن نہین بے فضل خدا
شکر کرتا ہون اگر داغ بھی کھاتا ہون مین

http://muftbooks.blogspot.com/

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے | یہ قدح میرا ہی خیر اس کی مناتا ہون مین
بے نقاب آتا ہے گلگشت کو وہ رشک بہار | بلبلون کو چمنستان سے اڑاتا ہون مین
ساقی میکدہ نے مجکو یہ خدمت دی ہے | نشہ مین مست جو گرتا ہے اٹھاتا ہون مین
شمع کی طرح سے جلنے لگے شعلہ ہو بلند | سوزش دل کو زبان پر نہین لاتا ہون مین

کوئی مقصود کے سودے مین شب و روز آتش
جادہ کی طرح بچھے راہ مین پاتا ہون مین ۱

دسترس شانہ کے مانند جو پا جاتے ہین | کوچۂ زلف مین جو پائے بلا جاتے ہین
عاشقون کی ترے کوچہ کو نہ کیونکر ہو رجوع | باغ فردوس مین مردان خدا جاتے ہین
اختیاری حرکت جان نہ مجبورون کی | لئے جاتی ہے جدھر ہمکو قضا جاتے ہین
اے صنم ان کو کمر تک بھی خدا ہی بچائے | دوش تک تو ترے گیسوئے رسا جاتے ہین
واہ ری بے بصری واہ ری نابینائی | صورت آباد سے مشتاق لقا جاتے ہین
صبح نزدیک ہے بیدار ہو مل لے غافل | زہرہ و مشتری و ماہ و سہا جاتے ہین
زہر کھاتے ہین طلبگار شہادت قاتل | ہاتھ سے تیرے ترے بیسر و پا جاتے ہین
کنج زندان سے ہوئی تنگ مری وحشت سے | وہ زمین ہفت فلک جس مین سما جاتے ہین

رنج یاران چمن کو ہے آتش انھین وان راحت ہے
اے خوشا حال جو دنیا سے خفا جاتے ہین

تیرا نیاز مند جو اسے نازنین نہین | دونون جہان مین اس کا ٹھکانا کہین نہین
ہم بوسہ مانگین اور کرے تو نہین نہین | انصاف چاہتا ہے یہ اے نازنین نہین
تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتھ مین | کس وقت کہنیون سے چڑھی آستین نہین
فعلون سے کچھ غرض نہین مطلب ہے یار سے | نظارہ باز حسن ہون مین قبح بین نہین
سودا زدون سے اپنے نہین بیخبر وہ زلف | کب بند دست سلسلۂ عنبرین نہین
فرمان قدرتی مین ہے طغرائے قدرتی | رخسار شاہ حسن مین چین جبین نہین
آنکھین دکھاؤ تم تو شیاطین بھاگ جائین | تیر شہاب ہے نگہ خشمگین نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

رخسار بادشاہ ہے دل مجھ فقیر کا / اتنا تفاوت اس مین ہے عین حسین نہین
عمر گذشتہ کا کہین لگتا نہین پتا / بالائے آسمان نہین زیر زمین نہین
پہنا کے تجھکو دیکھتے اے جامہ زیب حیف / کلیان قبائے گل مین نہین آستین نہین
کوئی مرے کوئی جئے مطلق نہین خیال / ایسا بھی بے نیاز کوئی نازنین نہین
گل ہوتے ہین بہار چمن سے چراغ عقل / کام آستین کا کرتی ہے گو آستین نہین
ہمکو سنا کے کہتا ہے دل بھر کے جام عشق / جو چاہے پی لے زہر ہے یہ انگبین نہین
اللہ بے خبر نہین بندون سے بے خبر / عالم سے غافل اپنے جہان آفرین نہین
آنکھون کے سامنے سے نہ ہٹ اے خیال یار / مجھسے کوئی عزیز دم واپسین نہین
دیتے ہو سیدھی بات کا الٹا ہمین جواب / کیا دلپسند ہو سخن دلنشین نہین
دیکھا مساس کرکے صبا کی طرح بہت / نازک ترے بدن سے سمن یاسمین نہین

سوز فراق سے نہ کچھ آتش کا حال پوچھ / دم اڑ رہے کا ہے نفس آتشین نہین

رہتے ہین ہم روز و شب کوچۂ دلدار مین / عمر بسر ہوتی ہے سایۂ دیوار مین
دل نہ جہان مین کسی چیز کا خواہان ہوا / سیر ہی کو ہم مگر آئے تھے بازار مین
قیمت مال مزید بیچتے ہین جنس دل / کچھ بھی جو انصاف ہو چشم خریدار مین
نور کا بکا نہین کوئی حسین یار سا / روشنی مہر ہے چاند سے رخسار مین
راستی آئی پسند دل کو قد یار کی / لطف کجی کا ملا ابروے خمدار مین
سیر ریاض جہان رکھتی ہے دلکو اداس / بوے محبت نہین اک گل رخسار مین
کبک کی ہے یہ روش اور نہ طاؤس کی / اور ہی انداز ہے یار کی رفتار مین
کشور دل مین مرے یار ہے فرمان روا / سکۂ یوسف چلے مصر کے بازار مین
سرو سبکبار مین پیچش سنبل کہان / فرق ہے آزاد مین اور گرفتار مین
عالم پیری مین شغل اس کا کرے آدمی / نشۂ جوانی کا ہے بادۂ گلنار مین
کافر و دیندار ہین فہم سے اپنے خلاف / رشتہ وہی ایک ہے سبحہ و زنار مین

http://muftbooks.blogspot.com/

سرو کو لگا نہین قامت دلچسپ سے — گل نہین رخسار سا یار کے گلزار مین
یار کے اک پیچے کا اس مین تکلف نہین — طرۂ زرین کہان لالہ کی دستار مین
ہجر کی طاقت نہین دل کو مرے بعد وصل — زہر ملا لیجیے شربت دیدار مین
دیکھیے آتش قدم رکھتے ہین ان پر دہ کب — آنکھین بچھائین تو ہین ہم نے رہ یار مین

گیسوؤن کا ترے سودا شعرا رکھتے ہین — یہی باعث ہے جو یہ فکر رسا رکھتے ہین
تاب دیدار نہین رکھتے ہین یار رکھتے ہین — چشم بینا ترے مشتاق لقا رکھتے ہین
تیرے خونی کفنون کی یہ ادا رکھتے ہین — پھول لالے کے لباس شہدا رکھتے ہین
دست و پا مین جو حسین رنگ حنا رکھتے ہین — خون ہفتاد و دو ملت کا روا رکھتے ہین
سچ تو یہ ہے کہ نہین دوسرا اچھا کوئی — اے صنم جھوٹ نہ بولین گے خدا رکھتے ہین
کون سے پارۂ دل پر نہین اک عشق کا داغ — یہ نگین وہ ہین کہ جو نقش وفا رکھتے ہین
نرم کردین گے دل سخت صنم کو دم سرد — شرط الفت کی بھی اعمال جزا رکھتے ہین
قلزم عشق مین تنکے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈھ — آسرا وہ نہین لیتے جو خدا رکھتے ہین
روے خورشید پر افشان کا جو عالم دکھلائین — یہ شرف ذرۂ خاک شہدا رکھتے ہین
پانوؤن کو منزل مقصود مین مضطر سمجھے — طاقت اٹھنے کی اگر دست دعا رکھتے ہین
حال دل کہتا ہی یوسف نہین سنتا کوئی — گوش کر قافلے والون کے درا رکھتے ہین
محتسب عقل جو رکھتا ہے تو سمجھانے نہ جا — شیشہ و جام مے ہوش ربا رکھتے ہین
لامکان دیر و حرم مین نہین ہاتھ آنے کا — پانوؤن توڑین وہ جو یہ سر مین ہوا رکھتے ہین
جامہ زیبون سے ملین تشبیہ گلون کو کیا دون — جس مین اک بند نہین وہ یہ قبا رکھتے ہین
تیرے صدقے کا سمجھتے ہین مگر چیرا ہا — چارابرد کو یہ آزاد صفا رکھتے ہین
بحر الفت مین تباہی کا ہے اندیشہ کسے — ناخدا جو نہین رکھتے وہ خدا رکھتے ہین
عارضی حسن دو روزہ ہی یہ منڈ جاوین گے — عمر کوتہ ترے گیسوے رسا رکھتے ہین
دہن یار کو ہم تو نہ کہین جز ہر فرد — منطقی اس مین جو حجت کرین جا رکھتے ہین

http://muftbooks.blogspot.com/

جسم خاکی کے تلے جسم مثالی بھی ہے
اک قبا اور بھی ہم زیر قبا رکھتے ہین

خون اجگر ہوتا ہے جو سنتا ہو رو دیتا ہے
درد آمیز فقیر اُس کے صدا رکھتے ہین

اپنے ہر شعر مین ہے معنی تہ دار آتش
وہ سمجھتے ہین جو کچھ فہم و ذکا رکھتے ہین

خانہ خراب نالون کی بل بے شرارتین
بہتی ہین پانی ہو ہو کے سنگین عمارتین

سر کون سا ہے جس مین کہ سودا نہین ترا
ہوتی ہین تیرے نقش قدم کی زیارتین

خانہ ہے گنجفے کا ہر اک قصر عشق
گھر گھر مین بادشاہیان گھر گھر وزارتین

دیدار یار برق تجلّی سے کم نہین
نیلا آنکھین ہون گی دیکھی دعائین بصارتین

آنکھون مین اپنے دولت بیدار ہین وہ خواب
ہوتی ہین تیرے وصل کی جنمین بشارتین

کہتے ہین مادر و پدر مہربان کو بد
کرتے ہین وہ جو ارض و سما کی حقارتین

گویا زبان ہو تو کرے شکر آدمی
سمجھے جو تو تو کرتے ہین یہ گنگ اشارتین

زیر زمین بھی یاد ہین ہفت آسمان کے ظلم
بھولا نہین مین سنگدلون کی شرارتین

خضر و مسیح کاٹتے ہین رشک سے گلا
تو بھی تو کر شہیدون کی اپنے زیارتین

عالم کو لوٹ کھایا ہی اس پیٹ کے لئے
اس غار مین گئین ہین ہزارون ہی غارتین

باقی رہے گا نام ہمارا نشان کے ساتھ
اپنی بھی چند مبتین ہین اپنی عمارتین

اہل جہان کا حال ہی کیا تم سے کیا کہین
بدگوئیان ہین پیچھے تو منہ پر اشارتین

نقش و نگار حسن بتان کا نہ کھا فریب
مطلب سے خالی جان لے تو یہ عبارتین

عاشق ہین ہمکو مد نظر کوئے یار ہے
کعبہ کے حاجیون کو مبارک زیارتین

ایسی خلاف ہم سے ہوئی ہے ہوائے دہر
کافور کھائیے تو ہون پیدا حرارتین

آتش یہ شش جہت ہے مگر کوچہ یار کا
چارون طرف سے ہوتی ہین ہم پر اشارتین

اس شش جہت مین خوب تری جستجو کرین
کعبہ مین چل کے سجدہ تجھے چار سو کرین

عاشق جو حسن پاک ہین کچھ گفتگو کرین
دامن کا تیرے نام لین پہلے وضو کرین

http://muftbooks.blogspot.com/

شرمندہ ہون زمین مین گڑین سرخرو کرین
استادگی جو سرو ترے روبرو کرین

پیدا کرین جو مجھکو انھین کو ہے دسترس
پامرد ہین وہی جو تری جستجو کرین

لیجا چکی چمن مین صبا بوے زلف یار
سنبل کے سلسلے کو بھی برہم وہ مو کرین

افسانہ گوئی اُنکی گیسوے یار مین
خاموش ہون چراغ جو ہم گفتگو کرین

دیوانگی کا سلسلہ جاوے نہ ہاتھ سے
دامن کو پھاڑ لین جو گریبان رفو کرین

اے بادشاہ حسن فقیرون کی طرح سے
عاشق دعائے خیر تجھے کو بکو کرین

دیدار عام کیجیے پردہ اٹھائیے
تا چند بندہاے خدا آرزو کرین

مستی مین مجھسے بے ادبی ہوگی یار سے
مجکو گناہگار نہ جام و سبو کرین

دیوان حسن مین سے ہوئی ہے یہ انتخاب
عاشق مزاج سیر بیاض گلو کرین

وردِ زبان ہے روز و شب اُنکی ثنائے حسن
شایان ہے حسن قدر کہ یہ شاعر غلو کرین

لکھدیتے ہین حسینون کو ہم خط بندگی
مشق ستم کو ترک جو یہ تندخو کرین

حیران کار ہون ترے رخسار صاف کا
سکتہ ہو آئینہ جو ترے روبرو کرین

مرغ چمن ہون زمزمہ پیرا بہار آئے
ہنگامہ گرم شگفتہ رنگ و بو کرین

تاثیر دار لوگ ہین اللہ کے فقیر
سنگ صنم ہون آپ جو ہم ذکر ہو کرین

موجود گو کہ تو ہے مگر چاہتا ہے شوق
آوارہ ہون تلاش تری چار سو کرین

آتش یہ وہ زمین ہے کہ جس مین ہے قول درد
دل ہی نہین رہا ہے جو کچھ آرزو کرین

عاجز نہ ہو تصور حسن و جمال مین
مہندی بندھی نہین ترے پائے خیال مین

نسبت نہین حسین کو تجھسے جمال مین
بو مشک کی ہے زلف مین عنبر کے خال مین

آتی ہے کوہ سوختہ طور سے صدا
نظارہ جمال غضب ہے جلال مین

لوث گناہ کا جو کبھی آگیا دھیان
غوطے لگائے ہین عرق انفعال مین

حسرت ہی آئینے کو رہی اس سبزہ رنگ کی
ریحان ہرا ہوا نہ کبھی اس سفال مین

تسبیح تو نے ڈال کے گردن مین تا صنم
کھینچا ہما کو مرغ مصلے کے جال مین

http://muftbooks.blogspot.com/

جور و جفائے یار سے ترک وفا نہ کر
لطف اس معاملے کا نہین انفصال مین

اُن ابروون سے بڑھ کے چلین وہ مسین کہ ہم
ان چار خلط کا ہے مزا اعتدال مین

دور شراب حلقۂ بیرون در ہے یان
اس بزم مین ہے مست ہر اک اپنے حال مین

پیدا کرے جو تیرے سگ کو کی منزلت
طوق طلائی ہووے گلوئے غزال مین

آتی ہے باغ سے تو صبا سے ہون پوچھتا
کتنے شگوفے آئے ہین کس کس نہال مین

دکھلاؤ اپنی آنکھون کے انداز ناز بھی
برسون رہے مشاہدہ خط و خال مین

زندان سے چھوٹ کے چاہیے ہونا عزیز مصر
تعبیر خواب کی رہے یوسف خیال مین

پہنے بہار مین ہو گریبان تو شکر کر
ہوتی ہے خیر جان کی نقصان مال مین

مثل صبا اُڑا دے اسے اے جمال دوست
تا چند ہم دبے رہین گرد ملال مین

ایسی پلا کہ بےخبری ہووے ساقیا
اتنک نہ امتیاز ہے درد و زلال مین

رخسار مین ہے چودھوین کے چاند کی چمک
کافر ہو جس کو شک ہو تمھارے کمال مین

موجود مجھے صبر کو کیا عشق بد بلا
یہ دیو جن کبھی نہین لاتا خیال مین

پوچھین جو کچھ کہ پوچھنا ہو منکر و نکیر
عاجز نہین ہون مین بھی جواب سوال مین

بھولین گے عیش مین بھی نہ آتش غم و الم
یاد آئین گے فراق کے صدمے وصال مین

گل کو نظر سے اشک خونی اُتارتے ہین
گلچین ہمارے آگے دامن پسارتے ہین

شانے سے جب وہ اپنی زلفین سنوارتے ہین
سنبل کو اور مشک عنبر کو وارتے ہین

یہ کہہ کے گشت گل پہ اُن کو ابھارتے ہین
سیر چمن کو چلیے بلبل پکارتے ہین

مردے وہ زندہ کرتے زندون کو مارتے ہین
اِس کو بگاڑتے ہین اُس کو سنوارتے ہین

ہستی سے تنگ حلقہ اُس نان کا ہے کرتا
سوئے عدم کمر کے جو یا سدھارتے ہین

مشتاق ہمکناری ملتے ہین ہاتھ کیا کیا
تن تن کے جب وہ اپنا سینہ ابھارتے ہین

وہ دلپسند ہے تو جب دیکھتے ہین مجھ کو
کرتے ہین گنگ اشارے گویا پکارتے ہین

بیتاب دل کو تسکین ہوتی ہے دید خط سے
وہ بوٹی ہے یہ جس سے پارہ کو مارتے ہین

قائل ہون مین تو اپنی نالون کی گرمیون کا
داغون کو میرے دل کے کیا کیا اُبھارتے ہین

دریاے رحمت اُس کا غالب کہ موجزن ہو
تقصیروار توبہ توبہ پکارتے ہین

دن رات کھیلتے ہین باہم قمار الفت
وہ ہم سے جیتتے ہین ہم اُن سے ہارتے ہین

شیرین لبون کے اوپر رال اپنی ہے ٹپکتی
بوسہ کا نام سُن کر ہم منہ پسارتے ہین

سینہ کے اوپر اپنے گل کھائین گے ہزارے
پھلون سے اس پری کے یہ قول ہارتے ہین

اس گل سے رخ کے اوپر کرتے ہین گل کو صدقے
اُس زلف سنبلین پر سنبل کو وارتے ہین

رو رو کے دل کو خالی کرتے ہین جس جگہ ہم
دریا کی طرح چشمے وہان موج مارتے ہین

رہتی ہے اک پریشان حالی و بد دماغی
سودے مین گیسوون کے سر دے دے مارتے ہین

پوشاک ہر طرح کی حاضر ہے کشتیون مین
اس کو پہنتے ہین وہ اُس کو اُتارتے ہین

جاتے ہین عاشق اس کے کوچہ کے گرد پھیرے
بہر طواف کعبہ حاجی سدھارتے ہین

دم دے انھین بھی وہ بت انکا بھی اپچکا ہے
زاہد کمال اپنی شیخی بگھارتے ہین

ہر دم فقیر حق حق کرتے ہین بوریے پر
شیر اپنے نیستان مین آتش ڈکارتے ہین

خم فلک سے بھرون وہ شراب شیشے مین
یقین ہو ذرون کو ہو آفتاب شیشے مین

ہنوز ہے کئی ساغر شراب شیشے مین
ہنوز باقی ہے اپنا حساب شیشے مین

وہ میرزا منش آ نکلے شاید اے ساقی
شراب چیدہ رہے انتخاب شیشے مین

ہماری گھر مین ہے شب کو بھی روشنی دن کی
کرم سے ساقی کے ہے آفتاب شیشے مین

خزان مین مرغ چمن میکدے کے ساکن ہون
بہار رکھتی ہے گلگون شراب شیشے مین

زلال نوش ہون مین مست دور مین میرے
رہے گی درد کی مٹی خراب شیشے مین

وہ پیرہن مین ترے رنگ سرخ کو دیکھے
بھرا ندیکھا ہو جس نے شہاب شیشے مین

کھلی ہے چاندنی بے بچھے تو موقع ہے
طلوع ماہ ہے اور آفتاب شیشے مین

ہر ایک مست کی ہو حق ہے نالۂ بلبل
شراب شیشے مین ہو یا گلاب شیشے مین

بتائے رکھتے ہین ساقی اگر دیا چاہے
سوال کا ہے ہمارے جواب شیشے مین

http://muftbooks.blogspot.com/

سفید ہو ہوئے ترک فتح کشتی کیجیے / عوض شراب کے رکھیے حضاب شیشے مین
یہ ہم سے نشہ مین ہووے بکی بے محل حرکت / شراب پی کے بھرین گے کباب شیشے مین

وہ ترک آئے تو دورے مین اپنے حاضر ہے
کباب سیخ پر آتش شراب شیشے مین

شرف بخشا گہر کو صرف کر کے تو نے زیور مین / نگین کو نام نے تیرے بٹھایا خانۂ زر مین
یہ کیفیت اُسے ملتی ہے ہو جس کے مقدر مین / مئے الفت نہ خم مین ہے نہ شیشے مین نہ ساغر مین
رہا کرتا ہے نظم شعر کا سودا مرے سر مین / عروس فکر ان روزون لدی رہتی ہے زیور مین
تکلف برطرف ایسی نازنین موقوف آرایش / نزاکت سے دبا جاتا ہے کیون چھپو نگے زیور مین
کرین گے سیر شب کو کیمیا گر تیرے کوچے کی / بھگووین گے فتیلے روغن گو گرد احمر مین
قیامت تک یہی گردش رہے گی روز و شب انکو / مہ و خورشید حسن یار سے آلے ہین چکر مین
مرے ویرانے کی حد مین کبھی اُڑ کر جو آ نکلے / پلاؤن جغد کو پانی ہما کے کاسۂ سر مین
تفنگ یار کے جوہر دن کی عالم کو تمنا ہے / یہ لوہے کے چنے ہین دیکھیے کس کے مقدر مین
نکل کر کنج عزلت سے نہ کرینگا مہ افروزی / شرر یاقوت کا ہمسنگ ہے جبتک ہے پتھر مین
کرے بوٹا سا قد ہر چند پیدا اس کی موزونی / ترے کانون کے بتون سے کہان پتے صنوبر مین
شرف اللہ نے بخشا ہے آدم پر محمد کو / فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یان موخر مین
جہان چاہے بسر اوقات کر لے چار دن بلبل / چمن مین آشیانہ ہے قفس صیاد کے گھر مین
غذا اچھا ہے تو نالون سے مرے پگھلے دل آہن کا / یہ شان اُسکی ہے نرمی موم کی پیدا ہو پتھر مین
نہ جبتک ہم پیالہ ہو کوئی مین نے نہین پیتا / نہین مہمان تو فاقہ ہے خلیل اللہ کے گھر مین
الٰہی بازوے قاتل مین زور دست قدرت دے / روانی ہے اسی کے دم سے آب خشک خنجر مین
لب لعلین کو تیرے وصل کی شب ہمنے چوسا ہے / نہون گے تشنگی سے ہونٹھ اپنے خشک محشر مین
دگر گون عشق حسن یار سے ہے رنگ عالم کا / کوئی چہرہ بحال اب ہم جو سنتے ہین تو دفتر مین
کیا شمشیر کی صورت نہ اک عاشق کو دو ٹکڑے / بنائے جوہر انصاف قاتل تیرے خنجر مین
دہن اسے حور ہے تیرا العینہ چشمہ جنت کا / تبسم سے ترے لیتی ہین لہرین موج کوثر مین

http://muftbooks.blogspot.com/

خیال بام سودا ہے ترے دروازہ تک پہونچے
پر جبریل پیدا ہون جو بازوئے کبوتر مین

تری تلوار دکھلا دے بہار باغ اے قاتل
لہو سے میرے گل پھولین چمن بندیکے جوہر مین

رہا منظور خاطر خاتمہ بالخیر عاشق کا
کوئی چیونٹی موئی تو اُس کو گاڑا ہمنے شکر مین

وہ ترک چشم دیکھین ملک دل غارت کرے کس کا
رہا کرتی ہے صف بندی بہت مژگان کے لشکر مین

وہی تاثیر دے گا آتشین نالون مین بھی آئے
لیاقت دی ہے جس نے شیشے کے بننے کی پتھر مین

ڈراتا ہے بہت رندون کو ذکر نار دوزخ سے
تماشا ہو جلے واعظ لگ اُٹھے آگ منبر مین

یہ راہ و رسم خود بینی حسینون مین ہے مدت سے
کھلے تھے جوہر اس آئینہ کے عہد سکندر مین

خیال آتا ہے جنت کا تو آنکھون مین ہین پھر جاتین
وہ شہد و شیر کی نہرین زمین مشک و عنبر مین

نہ اٹھنے دین گے جب تک بت جواہر کان نہ لینگے
برہمن کو بٹھایا ہمنے جب قصاب کے گھر مین

مآل کار کی صورت بھی آنکھون کو نظر آتی
لگا دیتا تھا اک آئینہ بھی قبر سکندر مین

نہایت حرص مے ہے زندگی مین مجھ قدح کش کو
یقین ہے نشہ رہ جائے مرے مٹی کے ساغر مین

ترے دانتون کا دھوکا دیکھا تھا میری آنکھون کو
صفا تو تھی چمک ہیرے کی بھی ہے تیغ جوہر مین

قناعت دی ہے مثل قبر مجکو خاکساری نے
رہون گا پانو پھیلا کے آتش اک ہی گز زمین مین

عجب چشم سیہ کا ہے رخ رنگین جانان مین
تماشا ہے عوض بلبل کے شاہین ہے گلستان مین

وہ چشم سرمگین ہے فتنہ پردازی کے سامان مین
کھچی رہتی ہے تیغ ابرو کی صف بندی ہے مژگان مین

مجھ دیوانے کو راحت ملی ہے سنگ باران مین
کہین ہون جمعہ کو ہونگا مین بازیگاہ طفلان مین

پری پیکر نہین اس دلربا سا قوم انسان مین
فلاطون کو کرے دیوانہ جا نکلے جو یونان مین

ہمیشہ تلوے کھجلایا کئے شوق بیابان مین
رہی نالان ہمارے پاؤن سے زنجیر زندان مین

جنون پر وہ در دکھلا رہا ہے داغ سینے کے
تماشائے چمن ہے کوچہ چاک گریبان مین

مجھ دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے
وہ کیچڑ مین پھنسا ہے جو ہے آب و گل کے زندان مین

جب آیا سامنے غم نوش بے صرفہ کیا اُس کو
نہ فرق آیا ہماری اشتہائے زیر دندان مین

گرفتاری مین آزادی کی کیفیت رہی حاصل
رہا جامہ سے باہر اپنے مین دیوانہ زندان مین

http://muftbooks.blogspot.com/

جہان کے کارخانے مین نہین مد نظر ٹھیسا — لگے ہین پردہ ہائے چشم عاشق تیرے ایوانمین

اسیری مین بخار دل جو نالون سے نکالا ہے — بہا ہے موم ہو کر آہن زنجیر زندان مین

جو ہوگا دسترس اپنا کبھی شانے کی صورت سے — ملین گے عطر مجموعہ کا اس زلف پریشانمین

شب آدینہ چلیئے اپنے کشتون کے مزارون پر — چراغ حسن روشن کیجئے گنج شہیدان مین

گلون کا حسن بلبل بے چھری کے ذبح کرتا ہے — ہوا اُس ترک ئے کو جب کی چلتی ہے گلستانمین

ہوئی ہے روح ناطاقت نہایت سونگھ کر جنھین — سنی ہے سیب کی بو ہمنے اُس گل کے زنخدانمین

بہار گل کی جو دیوانگی یاد آئی آنکھون کو — بہت رویا مین منھ کو ڈال کر اپنے گریبان مین

در دندان و لعل لب کے مضمون لکھتے ہین آتش — جواہر خانہ ہے ہر بیت موزون اپنے دیوان مین

لپٹ کر سوئیے اُس آتشین تن سے زمستان مین — نکل کر سنبلہ سے آفتاب آیا ہے میزان مین

عجب کیا مار مہرہ ہو جو گوش یار کا موتی — اُلجھ جاتا ہے اکثر حلقۂ گیسوئے پیچان مین

نقاب یار سے کہدے کوئی اندھیر سے باز آ — چھپائے رکھے گا کبتک چراغ مہر دامان مین

کرم کا جوش جو آجاتا ہے ابر بہاری کو — ڈبو دیتا ہے طاؤس چمن دریائے بارانمین

نہین مشتاق دل کب اُس عزیز جان کے آنیکا — ہمیشہ سوئے در رہتی ہین آنکھین شوق مہمانمین

گیا ہون جوش وحشت مین جو اُڑ کر مثل پروانہ — دکھائے ہین چراغ چشم غولون نے بیابانمین

نزاکت برگ گل کی رکھتے ہین لب لعل کی سُرخی — صفا موتی کی ہیرے کی چمک ہے تیرے دندانمین

کھنچے کیونکر نہ یار اپنی طرف جذب محبت سے — پری کو بے عمل کر دیتا ہے قابوئے انسانمین

ہمارے اشک کے قطرے ہین حاضر آب گوہر سے — بھرا جاہے جو پانی وہ صنم چاہ زنخدان مین

کبھی تو دور ہوگا گھونگھٹ اس رخسار رنگین سے — کہان تک غنچہ رکھے گا بہار گل گریبان مین

ہر اک عضو بدن بے مثل ہے اُس حور پیکر کا — جواب اپنا نہین رکھتا ہے جو سورہ ہے قرآنمین

صدا یہ سرزمین کوچۂ قاتل سے آتی ہے — شگوفہ پھولتا ہے اک نیا روز اس گلستانمین

تباہی مین ہے لازم یاد حق اہل توکل کو — خدا پر چھوڑتا ہے ناخدا کشتی کو طوفانمین

تماشا ہے جو چشم بلبل و پروانہ سے دیکھے — عجب شمعین ہین محفل مین عجائب گل گلستانمین

http://muftbooks.blogspot.com/

گہر سے آبدار آتش ہو منھ سے بات جو نکلے
تکلف شرط ہے آویزۂ گوش سخندان مین

توڑ لے توبہ کو کیجے بادہ خواری اندنون
موسم گل ہے کہان پرہیزگاری اندنون

تیغ ابرو سے ہے شوق زخم کاری اندنون
نیم بسمل کی طرح ہے بیقراری اندنون

جان بلب رکھتا ہے اک رشک مسیحا کا فراق
دم نکل جاوے یہ حالت ہے ہماری اندنون

شوق آرائش ہے اُس جان جہان کو آجکل
لپٹی ہی رہتی ہے دامن سے کناری اندنون

دوڑتے ہین ہم جلو مین ایک شاہ حسن کے
توتیا ہے چشم سے گرد سواری اندنون

لو لگی ہے تیغ قاتل سے شہادت کا ہے شوق
خون ہے زخمون کی طرح آنکھون سے جاری اندنون

روز و شب کرتا ہے وہ محبوب گل اندام رقص
اُڑتی ہے ٹھوکر سے دامن کی کناری اندنون

کاہشون سے عشق کے ایسا ہوا ہون ناتوان
رات سے بیمار نے بھی دل ہے بھاری اندنون

فصل گل ہے یاد آتی ہے مجھے رفتار یار
چلتی ہے دن رین کے کیا باد بہاری اندنون

سامنا رہتا ہے اشک سرخ و رنگ زرد کا
آشنائی درد سے ہے غم سے یاری اندنون

دوستدار اُس کا جو سمجھا اُٹھ گیا دنیا سے ہے
بیکسی پھرتی ہے کیسی ماری ماری اندنون

بستر غم پر پڑا رہتی ہے مردے کی طرح
بیخودی بے طاقتی بے اختیاری اندنون

یار آزردہ ہے آتش آسمان ہے برخلاف
کون سنتا ہے ہماری آہ و زاری اندنون

سالک راہ محبت کو پس و پیش نہین
مصلحت بین نہین مین عاقبت اندیش نہین

مصحف رو کی تلاوت ہے نہایت مشکل
اس مین اے قاریو زیر و زبر و پیش نہین

ناخن غم سے ترے ہجر مین اے رشک بہار
دل نہین وہ جو رخ گل کی طرح ریش نہین

خون کو مومن و کافر کے ہے جائز رکھتا
نیک اعمال ترا غمزۂ بد کیش نہین

شہد کے واسطے زنبور نے کاٹا تو کھلا
نوش جا ہے جو زمانہ مین تو بے نیش نہین

شہر مین پھرتے ہین وہ سیل حوادث کیطرح
کونسا گھر ہے خرابی جسے درپیش نہین

قید مذہب کی نہین حسن پرستون کیلئے
کافر عشق ہون مین کوئی مرا کیش نہین

http://muftbooks.blogspot.com/

عشق مین سرو سے قد کے ترے اے خسرو حسن
ذکر قمری سے بہتر کوئی درویش نہین

غیر کے ہاتھ نہ بیچین گے ہم آئینۂ دل
یار جو چاہے سو دے قید کم و بیش نہین

نکہت گل ہی نہین جامے سے اپنے باہر
کون دیوانہ وہ تیرا ہے جو بے خویش نہین

خط نکلنے کی تمنا نہین آتش کو ترے
رُو سے سادہ کا یہ عاشق ہے بد اندیش نہین

رخ انور کو دکھا کر خاک کا پیوند کرتے ہین
حسین ہو ایسے طوفان نوح کے فرزند کرتے ہین

وہ شاہ حسن ہے تو گیسوے عنبر فشان تیرے
ہما کو اپنے سایہ سے سعادت مند کرتے ہین

ہمین سے ہے جو ناز حسن کو دیدار کا پردہ
نقاب آپ الٹے ہم اپنی آنکھین بند کرتے ہین

منت اُس صنم سے کیون نہو ہمین وصل کا سائل
دعا اللہ سے رو رو کے حاجتمند کرتے ہین

کہون کیونکر نہ اُن کو نور کے مُکّے دو رخسارے
اندھیرے مین اُجالا چاند سے وہ چند کرتے ہین

ہمیشہ رہتی ہے اصلاح یان رنگین خیالون کی
پھٹے کپڑے گل و لالہ کے ہم پیوند کرتے ہین

ارادہ ہے گریبان پھاڑ کر لون راہ صحرا کی
نصیحت سے مجھے دیوانہ دانشمند کرتے ہین

کھڑے رہتے ہین در پر اُن کے مشتاق انکی صورت کے
توجہ سے دل درویش وہ خرسند کرتے ہین

دل بیتاب کو عاشق کے رکھتے ہین شکنجے مین
ستم اے کج کلہ تیری قبا کے بند کرتے ہین

تمھارے شربت دیدار کی لذت نہین پاتے
ہزار آپس مین آمیزش گلاب اور قند کرتے ہین

کھُلا بے مایہ سے مضمون بستہ باندھ لینے سے
پسر کو غیر کے بھی لاولد فرزند کرتے ہین

زبان سے جو کہ بے تصدیق کی کھائی نہین جاتی
تصور اُس قسم کو ہم تری سوگند کرتے ہین

بکھرون گا پنبۂ مینا کو مین زندان مین اے ساقی
بہت واعظ مرے گوش آشنائے پند کرتے ہین

محبت مین کمی آئی نہین فضل الٰہی سے
نیاز اپنا وہی ہے ناز وہ ہر چند کرتے ہین

نہا کر معرکہ مین آتش آب تیغ قاتل سے
خدا چاہے تو پاک اس زندگی کا گند کرتے ہین

دکھا کر آنکھ مدہوشون کو وہ ہشیار کرتے ہین
ترش روئی سے اُنکی نشئے مستون کے اترتے ہین

گرفتارون نے تیرے لطف اسیری مین اُٹھایا ہے
چلے منقار قینچی کی طرح تو پر کترتے ہین

http://muftbooks.blogspot.com/

لہو ہے گاہ گاہے اشک نئے دیدۂ تر مین
کبھی پانی کبھی اس طشت مین ہم رنگ بھرتے ہین

خیال آیا ہی شانے کا انھین آئینہ دیکھا ہے
بلا نازل ہوئی بکھرے ہوئے گیسو سنورتے ہین

حسینون کا تکلف انکی آرائش نہین رکھتی
نظر آتی ہے میلی چاندنی جب وہ نکھرتے ہین

تمھارے خط نورس کی طرح ہے جبکہ لہراتا
عجب رعنت سے آہو سبزۂ صحرا کو چرتے ہین

لب جان بخش کا بوسہ نہین دیتے وہ عاشق کو
مسیحا ہین مگر بیمار سے پرہیز کرتے ہین

لگے سو جاتے ہین گہ سنتا تے گاہ ٹھہراتے
ترے کوچہ مین پائے رہرو وان کیا کیا پسرتے ہین

بل انکی زلف پیچان کیطرح کیا کھائیگا سنبل
وہ ایسے بد بلا ہتھنے کی چوٹی کو کترتے ہین

حیا و شرم آنکھین سامنا کرنے نہین دیتین
لڑکپن ہی ابھی وہ صورت عاشق سے ڈرتے ہین

خوش آبی ہو زیادہ تیری تیغ تیز مین قاتل
سر احباب کیا کٹتے ہین اس سے پوچھا اترتے ہین

ہمیشہ منھ کے اوپر مردنی سی چھائی رہتی ہے
نہین زندون مین ہم اس دن سے تیر جیتے مرتے ہین

تصور سے ترے سو چین رہا کرتی ہین لہر دین
ہوا ابھر کر ترے سر مین حباب بحر ابھرتے ہین

لگا کر عیب دو دن مین لے تم پھیر بھیجو گے
جو خط کش ہو تو ہم قیمت کا دل کی نام دھرتے ہین

کہان تک پردہ ای آتش کہو اس لاابالی سے
محبت کا تری ہم بھی دم اے محبوب بھرتے ہین

ردیف واؤ

فکر مین مضمون عالی کا جو دل آمادہ ہو
دست بستہ بام پر ہر سرو قد استادہ ہو

پھر بھی وقت فکر ہم باندھین حنائے دست یار
لاکھ یہ مضمون رنگین پیش پا افتادہ ہو

عشق پیدا کر کسی مستانہ آنکھون کا ولا
خانۂ تاریک مین روشن چراغ بادہ ہو

آستان دیر تک جاوے تو اے کعبہ نشین
پردۂ باب صنم خانہ ترا سجادہ ہو

عشق ہونے مین نہین ادنی و اعلی کی تمیز
خوبصورت ہو گدا زادہ ہو یا شہزادہ ہو

آشنا چشم سخندان سے رہے میرا کلام
منزل مقصود کی ہر سطر دیوان جادہ ہو

سبز پیراہن مین رنگ سرخ یون ہے یار کا
جیسے مینائے زمرد گون مین گلگون بادہ ہو

حسن کے آغاز کا انجام ہو یارب بخیر
نقش جب کا خط نورس سے وہ رخ سادہ ہو

خشت رکھکر زیر سر سوتا ہی خاک گور پر
صاحب مسند ہو تو یا صاحب سجادہ ہو

خار پیدا ہون نہ جس جا گل شگفتہ ہون مین
آسمان اُس کو بنا دون جو زمین افتادہ ہو

فرش سبزہ پر لب جو مجکو پینی ہے شراب
خیمۂ ابر سیہ اے آسمان استادہ ہو

بے ادب وادی مین اپنے پاؤن رکھ سکتے نہین
خار رہ نقش قلم ہو مار رہزن جادہ ہو

چھین کر شمشیر قاتل سے رگڑتا ہون گلو
جان سے اپنی نہ تنگ اتنا کوئی دلدادہ ہو

روسیہ دشمن عبث کرتا ہے میری پیروی
بندۂ زنگی بناوٹ سے نہ صاحبزادہ ہو

پانون رکھتا ہے جو آتش کوچۂ جلاد مین
زندگی سے ہاتھ دھوکر مرگ کا آمادہ ہوا

برنگ آئینہ یان رہ نہین عشق مجازی کو
صفائے قلب نے حاصل کیا ہی پاکبازی کو

ہماری خاک کو اے شہسوار عرش دکھلایا
خدا ہمت زیادہ دے تمھاری ترک تازی کو

مآل کار ہے دعوائے باطل کا پشیمانی
خدا سے اے بتو سیکھو طریق کارسازی کو

جلا کرتی ہے گھل گھل کر ہمیشہ شمع کافوری
یہ کس گو سے بدنی اسنے دیکھا ہی گدازی کو

نہین غم تیغ ابروے صنم سے قتل ہونے کا
شہادت بھی بمنزل فتح کے ہی مرد غازی کو

فزون کعبہ سے بھی سجدہ طلب محراب ابرو ہی
جھکانی پڑتی ہی گردن نمازی بے نمازی کو

بتون نے کج ادائی کی تو کی شکوہ نہین اُسکا
خدا بھی کام فرماتا ہی ہم سے بے نیازی کو

خیال زلف مشکین روح کو قالب مین آفت ہے
مکان تنگ مین کوڑا غضب ہے اسپ تازی کو

دلا دین یاد خورشید قیامت کو وہ رخسارے
بھلا دے زلف شبگون روز محشر کی درازی کو

کفن خلعت ہی مین دولہ جنازہ تخت دامادی
براتی نوحہ گر ہمراہ ہین شہنا نوازی کو

زبان کو بند کر آتش بس اب اس یادہ گوئی سے
گوارہ کیجئے تا کے تری بے امتیازی کو

سرمہ منظور نظر ٹھہرا ہے چشم یار کو
نیلگون گنڈا پنھایا مردم بیمار کو

حال پر میرے توجہ کیا ہو چشم یار کو
جبر تکلیف نگہ ہے مردم بیمار کو

حسن بے پردہ کا عالم جلوہ گر پاتا ہو نہین
دم پھڑک جاتا ہے عریان دیکھکر تلوار کو

http://muftbooks.blogspot.com/

زلف کو دیکھے اگر دیکھا نہ ہو ابر سیہ
برق دیکھی ہو نہ جس نے دیکھے اس رخسار کو

مطلع ہو کچھ تو حال زار سے وہ بیوفا
زعفران سے لکھ کے خط بھیجا ہے مین نے یار کو

روئے روشن سے مشابہ ہے نہایت آفتاب
دھوپ مین ٹہلائے گا مجھ تشنۂ دیدار کو

میری آہون کے دھوئین نے گھر بنایا خانہ باغ
نرگس شہلا کیا ہر روزن دیوار کو

رات بھر آنکھون کو اس امید پر رکھتا ہون بند
خواب مین شاید کہ دیکھون طالع بیدار کو

بھول جاوے عالم اپنی چال کا طاؤس مست
نشۂ مے مین اگر دیکھے تری رفتار کو

غنچۂ گل کو یہ نسبت ہے دہان تنگ سے
جس طرح تشبیہ غنچہ کی دہن سے غار کو

وصف قامت مین ہر اک مصرع ہے دو پہلو کا نشتر
سرو بھی کہتے ہین بوٹا بھی قد دلدار کو

صبر کو کھو کر نہ ہوگا تو بھی ایدل باغ باغ
پھولتے پھلتے نہ دیکھا ہے غریب آزار کو

لکھ کے خط حسرت مین قاصد کے لہو روتا ہین
کر دیا چشم کبوتر روزن دیوار کو

بوٹیان اپنے کف پا کی جو صحرا مین اڑین
رتبۂ سیخ کباب آتش ملا ہر خار کو

نالۂ جانسوز نے پھونکا دل بیتاب کو
عشق کی آتش نے کشتہ ہی کیا سیماب کو

ہجر پیغام اجل ہے عاشق بیتاب کو
زندہ دیکھا ہی نہین ہے ماہی بے آب کو

عالم حسن جوانی قدرت اللہ ہے
چودھوین شب کوئی دیکھے صورت مہتاب کو

سبزۂ خط نے کیا پژمردہ دل کو بیقرار
زندہ کرتی ہے یہ بوٹی کشتۂ سیماب کو

نیمجانون کے تڑپنے نے بڑا دھوکا دیا
کوچۂ قاتل مین سمجھا مسلخ قصاب کو

جان کھوئی حسرت آب دم شمشیر مین
طے کیا ہمت نے میری منزل بے آب کو

ہجر کی شب کی مصیبت کس طرح تحریر ہو
جمع کر سکتا نہین کوئی پریشان خواب کو

تشنۂ خون دل بیتاب ہین چشمان تر
بیشتر مرطوب خلقت کھاتے ہین سیماب کو

گور پر بھی آسمان اس گل کو لائیگا نہین
خون بہا دیتے کبھی دیکھا نہین قصاب کو

پہن کر پوشاک سرخ آیا جو تو بالائے بام
راہ رو سمجھے شفق مین مہر عالمتاب کو

پست فطرت کو ہمیشہ سربلندون سے ہے لاگ
زلزلہ ڈھاتا ہے دیوار و در و محراب کو

http://muftbooks.blogspot.com/

اس مین رکھتی ہی جو ہر چرخ سے وارفتگی
منزل رہزن مین اندیشہ نہین سیلاب کو

کیا نفاق انگیز ہجنبان ہوائے دہر ہے
نیند اڑ جاتی ہے سننے سے نفیر خواب کو

روز و شب رویا مین آتش رفتگانکی یاد مین
عمر بھر آنکھین نہ بھولین صورت احباب کو

دوست ہی جب دشمن جان ہو تو کیا معلوم ہو
آدمی کو کس طرح اپنی قضا معلوم ہو

پھر گیا ہے اس قدر رنگ زمانہ چاہیے
آئینہ مین بھی نہ صورت آشنا معلوم ہو

آنکھ پاتے ہی خیال یار لے کی دل مین راہ
مل ہی رہتا ہے مکان جس کا پتا معلوم ہو

عاشقون سے پوچھیے خوبی لب جان بخش کی
جوہری کو قدر لعل بے بہا معلوم ہو

خط تو ام مین لکھا ہے یار کو مکتوب شوق
آرزوئے وصل کا تا مدعا معلوم ہو

کانپتا ہے آہ سے میری رقیب روسیاہ
اژدہا فرعون کو موسیٰ کا عصا معلوم ہو

اس لئے مارا ان آنکھون نے مجھے تا خلد مین
چشم حوران بہشتی سے دغا معلوم ہو

دام مین لایا ہے آتش سبزۂ خط بتان
سچ ہے کیا انسان کو قسمت کا لکھا معلوم ہو

بید مجنون دور سے خم ہو گیا تسلیم کو
ہر گولا سرو قد اٹھا مری تعظیم کو

کون کہتا ہے الف بوٹا سے قد کو یار کے
لام کو زلفون سے کیا نسبت دہن سے میم کو

گورے گالون پر ترے زیبا ہو خال عنبرین
تھا یہی مینا سزاوار ایسے لوح سیم کو

شانۂ گیسوئے جانان مین صفا حاصل ہوئی
آئینہ حاضر ہے ناز و غمزہ کی تعلیم کو

مہربان ہو دوست کچھ دشمن کا چلسکتا نہین
آتش نمرود ہے گلزار ابراہیم کو

خواب و بیداری یہ مرگ و زیست ہے اے بیخبر
لوح دل پہ سے مٹا نقش امید و بیم کو

ہمت مردانہ نے آتش کیا ہے بے نیاز
جانتا ہون مین گدا سلطان ہفت اقلیم کو

شفا مریض محبت کو زینہار نہو
برنگ شمع نہون ہم اگر بخار نہو

کمال شہرۂ حسن حبیب سنتا ہون
ڈھلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہو

ہوا تو پھر اسے جاتے ہوئے نہیں دیکھا
غبار چشم دل یار کا غبار نہ ہو

در حرم کو ہے تشبیہ طاق ابرو سے
سواد کعبہ مقصود زلف یار نہ ہو

فقیر کو نہیں درکار طاق کسریٰ کا
بلند نقش قدم سے مرا مزار نہ ہو

پیادہ پا ہون پر اُڑتا ہون باد کے مانند
ہلاک نقش قدم پر مرے سوار نہ ہو

صنم پرستی کو زاہد روا رکھے نہ رکھے
گلہ نہیں ہے جو صوفی شراب خوار نہو

کبھی کبھی جو دکھا آئے روئے رنگین تو
خزان مین مرغ چمن کو غم بہار نہو

فراق یار مین احوال کیا کہون اپنا
دل دو نیم نہو جان بیقرار نہ ہو

کمال موت کا مشتاق ہے دل بیمار
خزان کا باغ مین نرگس کا انتظار نہو

ہمت اسے دل ہمت بلند رکھتا ہے
غم فراق کہین شیر کا شکار نہو

برنگ ہمایہ گذر شاہ راہ ہستی سے
کسی کے دوش کا آتش جنازہ بار نہو

دھیان اس کاکل مشکین کا جو آیا مجکو
خواب مین آکے سیاہی نے دبایا مجکو

نہ سنا تھا سو وہ کانون نے سنایا مجکو
جو نہ دیکھا تھا ان آنکھون نے دکھایا مجکو

شکر صد شکر تعلق نہ ہوا دل کو کہین
یار و اغیار کے جھگڑے سے چھڑایا مجکو

واشد دل کے لئے باغ مین آنکلا تھا
یار بن غنچون نے ہنس ہنس کے رُلایا مجکو

طور پر حضرت موسیٰ نے تجلی دیکھی
بام پر یار نے دیدار دکھایا مجکو

اُس پریرو کے جو گیسو کا ہوا سودائی
مین نے جانا کہ یہ دل پیچ مین لایا مجکو

جان بھی نکلی دم نزع تو آسانی سے
کار مشکل کوئی درپیش نہ آیا مجکو

فکر اشعار مین کاٹی شب تاریک فراق
رات بھر صبح کے مضمون نے جگایا مجکو

بعد مردن بھی دکھادے گی شجاعت جوہر
شیر مارے گا جو روباہ نے کھایا مجکو

جوش وحشت مین جو اُکتا کے کبھی اُٹھ بھاگا
سیکڑون کوس غزالون نے بھگایا مجکو

شام سے پہلوئے خالی نے اک آفت ڈھائی
صبح تک طالع خفتہ نے جگایا مجکو

حشر کے روز مین اتنا تو کہون گا آتش
ان پریرو لون نے دیوانہ بنایا مجکو

http://muftbooks.blogspot.com/

چاند کہتا ہے غلط یار کے رخسارون کو
نسبت ذرۂ خورشید نہین تارون کو

اے صنم ہوئے نہ خورشید قیامت طالع
دھوپ مین تو نہ بٹھا اپنے گنہگارون کو

حسن یوسف کو ترے حسن سے نسبت کیا ہے
پھونک دے گرمی بازار خریدارون کو

داغ چیچک کے ترے چاند سے منہ پر دیکھے
پہلوِ ماہ مین دیکھا جو نہو تارون کو

ہون وہ مردود خلائق کہ یقین ہے پس مرگ
نہو فاتحہ خیر مرے یارون کو

اے بتو دل مین بٹھائے جو اثر ہو تو نہو
زلزلے آئے ہین ان نالون سے کہسارونکو

یاربن مجکو چمن ہو گیا آتش خانہ
برگ گل سے نرہا مرتبہ انگارون کو

عید قربان ہے ہزارون ہی گلے کٹتے ہین
تو بھی آزاد کر اب اپنے گرفتارون کو

اے اجل جسم سے چھٹ بھی چکے جان شیرین
زندگی تلخ ہوئی ہے مرے غمخوارون کو

اپنی بیماری کی حالت کو وہ صحت سمجھے
دیکھے نرگس جو تری چشم کے بیمارون کو

منہ نہین پھرنے کا قاتل کی طرف سے میرا
چہرہ پر کھاؤن گا مین یار کی تلوارون کو

جان گھبراتی ہے سینہ مین تو دل کہتا ہے
توڑ دے قلعۂ فولاد کی دیوارون کو

کوئی انسان سے سوا سخت نہ پایا ہم نے
موت آئی نہ شب ہجر کے بیدارون کو

اپنے ہاتھون سے کیا جب مجھے بیدرد نے قتل
غیر تو مر ہی گئے داغ رہا یارون کو

جا کے اس باغ سے کیا یاد کرین گے آتش
چشم تر ہم کو ملی خشک زبان خارون کو

چشم بیمار کا یارب کوئی بیمار نہ ہو
زلف کے پھندے مین دشمن بھی گرفتار نہو

حسن تکلیف لب بام اُسے کرتا ہے
شرم سمجھاتی ہے سایہ پس دیوار نہ ہو

برہمن آنکھون کو ملتا ہے جو پائے بت پر
رشک آتا ہے مجھے سنگ در یار نہ ہو

ٹھوکرین کھائین گے دل جائین نکلجاوینگی
یار کی چال ہے یہ کبک کی رفتار نہ ہو

غیر سے یار سوا تشنۂ خون ہے میرا
دشمن و دوست کی آنکھون مین کوئی خار نہو

متصل نالون کی آواز چلی آتی ہے
جسم خاکی قفس مرغ گرفتار نہو

کر دیا ہے یہ حوادث نے دل عالم سرد
آتش حسن سے بھی گرمی بازار نہ ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

نام سنتا ہون جو مین گور کی اندھیاری کا
دل دھڑکتا ہے جدائی کی شب تار نہ ہو

گور مین ساتھ لئے جائین گے اپنے ہم اسے
نہین ہوتا جو کوئی دل کا خریدار نہ ہو

بے طرح جوش مین سیلاب سرشک آیا ہے
چار دیوار عناصر کہین مسمار نہ ہو

چمن دہر مین وہ سبزۂ خوابیدہ ہون
باغ جنت کی ہوا سے بھی جو بیدار نہ ہو

باغبان خاطر بلبل نہ شکستہ ہووے
دل بیمار ہے یہ نرگس بیمار نہ ہو

ترک الفت کا ارادہ نہ کر آتش زنہار
دل سے بیزار تو ہے جان سے بیزار نہ ہو

سرو بستان تجھے گو اے باد صرصر خشک ہو
غیر ممکن ہے ہمارا مصرع تر خشک ہو

خون ہوا جاتا ہے دل کیا دیدۂ تر خشک ہو
رو نہ ٹانکے ٹوٹتے ہین زخم کیونکر خشک ہو

ٹھنڈی سانسون مین اثر ہے یان ہوائے برف کا
سرد ہون آتشکدہ خون سمندر خشک ہو

بھیک سے بدتر دعا بھی مانگنا انسان کو ہے
ہاتھ آئے بے طلب نان جوین گر خشک ہو

باغ ویران مین جو روؤن یاد قد یار مین
سبز ہو جاوے جو برسون کا صنوبر خشک ہو

اس قدر کاہیدہ ہون پس جائے زیر آبلہ
سوکھ کر کانٹا اگر میرے برابر خشک ہو

تندخو پہونچا سکین عالی دماغون کو نہ رنج
ارغوان زار شفق صرصر سے کیونکر خشک ہو

داخل فردوس ہو آتش نفس مجھسا اگر
گلشن جنت خزان ہو حوض کوثر خشک ہو

چشمۂ حیوان دہن ہے تو ذقن چاہ عمیق
کس طرح سے سبزۂ رخسار دلبر خشک ہو

کس توقع پر بھلا اس میکدے مین ہم رہین
لب نہ تر ہو دین اگر سارا سمندر خشک ہو

چار دن مین اس نے سارا باغ ویران کر دیا
یا الٰہی دست گلچین ستمگر خشک ہو

وہ شجر ہون مین جو تابستان مین جلنے سے بچے
موسم سرما مین پانی سے مقرر خشک ہو

حسرت آب بقا کا نقش دل پر سے مٹا
گور مین ایسا نہ ہو حلق اے سکندر خشک ہو

سوز غم سے کیا کہون مین حال دل اے ہمنشین
آگ لگ جائے جو اک دم دیدۂ تر خشک ہو

میری قسمت سے جو ہوا انگور پیدا تاک مین
آب اسمین اس کا مثل آب گوہر خشک ہو

غیر خالق کون کرتا ہے کسی کی پرورش
دایہ پیدا ہو جو آتش شیر مادر خشک ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

مجھ سراپا داغ کو کیا گو گلستان سبز ہو
یہ خیال خام ہے سرو چراغان سبز ہو

حسرت پابوس مین کھوئی ہے مین نے جان آہ
خاک سے میرے حنا بے ابر باران سبز ہو

وہ جو کامل ہین فضیلت ہے انھین ہر حال مین
سرخ ہووے یا سیہ یا خط قرآن سبز ہو

یاد دواتی ہے فصل گل مئے انگور کو
تاک خشک سے پرتو خورشید تابان سبز ہو

حسن خاکی سے بہار باغ کو نسبت ہے کیا
زرد پھر ہوتا نہین جب رنگ انسان سبز ہو

سیر گلشن مین اگر ٹوٹے ترا بند نقاب
رنگ اڑے رخسار گل سے سرو بستان سبز ہو

جام دے ساقی مئے گلگون سے بھر کر حیف ہے
خشک ہو نخل تمنا کشت دہقان سبز ہو

جوش وحشت مین جو روتا ہون کبھی دل کھول کر
زرد ہو جاتا ہے کیسا ہی بیابان سبز ہو

شیر کی آواز پیدا ہووے نے کے نالے مین
میرے مدفن کی جو مٹی سے نیستان سبز ہو

حسن سبز یار سے ممکن نہین آتش فروغ
رنگ پیدا کرکے گو شمع شبستان سبز ہو

ترے سوا کوئی ترکیب دل پسند نہ ہو
جو برق طور بھی چمکے تو آنکھ بند نہ ہو

نکلتی ہی نہین آئینہ خانہ سے باہر
غرور حسن سے اتنا بھی خود پسند نہ ہو

گلے مین یار کے پڑنے کا ہاتھ ہے مشتاق
کسی غزال کی گردن کی یہ کمند نہ ہو

غرور کھوتی ہے تعلیم خاکسارون کی
اگے جو سرو مری خاک سے بلند نہ ہو

گوارا یان دل دشمن کی بھی شکست نہین
ہماری نعش سے موذی کو بھی گزند نہ ہو

زیادہ بوسے سے دشنام مین حلاوت ہے
وہ زہر ہے یہ کہ جس سے لذیذ قند نہ ہو

لبون سے جان نکلنے دے ٹھہر جا قاتل
ہماری روح سے آگے ترا سمند نہ ہو

جو رووے حال برا اپنے وہ کیا کسی کو سنے
وہ دل دکھائے کسی کا جو دردمند نہ ہو

ہزارون دیدۂ بدبین تو اک نگاہ ہے پاک
غضب ہی ہو جو تری بزم مین سپند نہ ہو

برابر اس کے کھڑا ہو کے سرو اکڑتا ہے
الٰہی قد بھی کسی کا بہت بلند نہ ہو

زبان وہ گنگ ہو جس سے نہ آفرین نکلے
وہ گوش کر ہو جو آتش سخن پسند نہ ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

کیجیے ثابت دہان روے رشک ماہ کو — کان مدت سے سنا کرتے ہین اس افواہ کو
کوچہ محبوب مین آنکھون نے اپنی بارہا — سرمہ کی قیمت لیا ہی مول گرد راہ کو
ہم فقیرون کو تمنا ہی اے شاہ حسن — جھاڑیے جاروب مژگان سے تری درگاہ کو
باہر اس سے ہم نہین جو کچھ ہماری ہی بساط — جان حاضر ہی جو ہو مطلوب اس دلخواہ کو
اس قدر ہے سر کو سودا اے زنخدان حبیب — تشنہ لب کی آنکھ سے مین دیکھتا ہون چاہ کو
برہمن حاصل ہے تجکو جس طرح بت کا حضور — اس طرح پاؤن تو پھر چھوڑون نہین اللہ کو
بھاگتا ہی اپنی آنکھون سے خیال روے یار — کس طرح آغوش مین رکھتا ہی ہالہ ماہ کو
روپ دکھلا کوئی تو ہمکو نیا اے آسمان — یاد کیا آنکھین کرینگی اس تماشہ گاہ کو
کوتھی کی ایکدن پہونچی نہ گوش یار تک — دور ہم سمجھے ہوے تھے نصف شب کی آہ کو
موسم گل مین بھی ساقی سے کہتا ہون مین مست — جام مالا مال دلوا اپنے دولت خواہ کو
دیکھیے دونون مین کس کا ہو بخیر انجام کار — بت کو سجدہ برہمن کرتے ہین ہم اللہ کو
سبزۂ خط نے کیا ہی جب سے اس فرخ پر ابھار — کوہ پر بھاری سمجھتا ہون برگ کاہ کو
زلف حائل ہی نگہ رخسار جانان پر نڈھال — ہی شگون بد دلا جب سانپ کاٹے راہ کو
پست کیسے سرو کو اے طفل بڑھکر قد ترا — طول دے جوش جوانی جامہ کوتاہ کو
پھر گئی صورت نہ ڈلے آنکھ اٹھا کر دیکھیے — دلفریبی یار کے رخ کی جو ملتی ماہ کو

فکر رنگین نے تمھین مفلس کیا تو کیا عجب
یہ عروس آتش گدا کر دیتی ہے نوشاہ کو

طول شب فراق کا قصہ بیان نہ ہو — خط یار کو لکھون تو سیاہی روان نہ ہو
مارا ہے ضبط نے مجھے عشق حبیب مین — مردا مرا جلائین تو اس مین دھوان نہ ہو
صورت کوئی صفائی کی اب اے صنم نہین — جبتک ہمارے تیرے خدا درمیان نہ ہو
یار آنکھ بھی چرائے تو ثابت نہ کر سکین — چوری کا بادشاہ کے اوپر گمان نہ ہو
اے آسمان نمود نہین ہم کو چاہیے — بعد فنا مزار کا اپنے نشان نہ ہو
بلبل ہزار ذبح ہون ٹوٹے نہ ایک گل — صیاد ہو چمن مین مگر باغبان نہ ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

گلزار لطف و خلق شگفتہ رہے مدام
اس باغ کی بہار الٰہی خزان نہ ہو

عاشق تری گلی مین بہت خاک اڑاتے ہین
اس سرزمین کے گرد کہین آسمان نہ ہو

دیر و حرم مین شیخ و برہمن رہین خراب
ملتا ہے وہ کہان کہین جس کا مکان نہ ہو

سبزہ پہ اس ذقن کے نگہ جاکے رہ گئی
سچ کہتے ہین کہ گھاس کے نیچے کنوان نہ ہو

نالون کی بحث کا کسے آتش دماغ ہے
یا ہم نہووین یا جرس کاروان نہ ہو

حلقۂ دام مین وہ نرگس فتان مجکو
چار دیوار قفس ہین صف مژگان مجکو

دور کر چہرۂ روشن سے نقاب اے محبوب
داغ دیتا ہے چراغ تہ دامان مجکو

شادی وصل مین جامہ سے ہون باہر دونون
مین برہنہ اُسے دیکھون تو وہ عریان مجکو

دیکھ لون پھاڑ کے آئینہ مین اے دست جنون
زیب دیتا ہے جو دے چاک گریبان مجکو

خاک مین ملکے بھی لپٹون گا ترے دامن سے
اپنے کوچہ کی سمجھ گرد پریشان مجکو

یاد رخسار کتابی جو رہا کرتی ہے
دل سمجھتا ہے مرا حافظ قرآن مجکو

پھر نہ نکلون مین چمن سے جو صبا تیری طرح
غنچۂ گل ہون کبھی دیکھ کے خندان مجکو

لب محبوب کی سُرخی ہو نہین اسمین سنتا
لعل کو دیکھنے جانا ہے بدخشان مجکو

فکر اشعار کو لازم ہے دماغی قوت
سونگھنا چاہیے وہ سیب زنخدان مجکو

دل مرا نعرۂ تکبیر ہلا دیتا ہے
جتنے کافر ہین سمجھتے ہین مسلمان مجکو

موسم گل نہین آتا ہے اجل آتی ہے
گور سے تنگ ہوا جاتا ہے زندان مجکو

دست رنگین کی تری بیعت اسے کروا تا
ہاتھ آتا جو کوئی پنجۂ مرجان مجکو

کم ہے جتنا کہ ہون ممنون ترا بندہ نواز
صورت انسان کی دی جوہر انسان مجکو

ہمہ تن تھپکے جو دل اس مین گرون ای آتش
رکھے یوسف کی طرح چاہ زنخدان مجکو

صاف ہو ہر چند بد باطن عزیز دل نہ ہو
کج نما آئینہ ہرگز دید کے قابل نہ ہو

روے زیبا کا کسی محبوب کے مائل نہ ہو
دل تو دینا سہل ہے پر جان کی مشکل نہ ہو

یار تو بھولا کرے غمازی ای آتش یاد
دوست تو غافل ہو دشمن کہین غافل نہو

نیم بسمل کی طرح سے زندگانی ہے خراب
اس قدر بھی آدمی کو حسرت قاتل نہو

ای صنم کوئی نہین محبوب تجھسا دوسرا
سخت کافر ہے جو وحدت کا ترے قائل نہو

عشق طفلان سے زیادہ روز ہوتا ہے سیاہ
نامۂ عصیان ہمارا کاغذ باطل نہو

اے بت بے رحم عزرائیل عاشق کا نہین
سینۂ بیمار الفت کے لئے توسل نہو

ہے غرور حسن وور ورده سے از خود رفتہ یار
اس قدر بھی نشۂ معجون آب و گل نہو

اُٹھ جیکار روز قیامت روئے قاتل سے نقاب
عرصۂ محشر نگہ کے تیر کی منزل نہ ہو

حرمت کعبہ طریق صاحب اسلام ہے
چاہیئے رنجیدہ کافر کا بھی تجھسے دل نہ ہو

ہی ہر اک مصرع مرا خط بتان کے وصف مین
مدعا ہے عشق کو اس سے کبھی حاصل نہ ہو

ڈوب جانا پار اُترنا ہے محیط عشق سے
یہ تو ہے بحر محبت کی نہین ساحل نہ ہو

اپنے اشکون کی جو غلطانی دکھاؤن مین اُسے
گوہر غلطان کی نیسان سے صدف سائل نہو

کنج تنہائی مین مین نے زندگی کی ہی بسر
گور بھی میری کسی کے گور کے شامل نہ ہو

دام مین صیاد نے کھینچا اُنھین اچھا کیا
باغ ہی کچھ بلبل و قمری کی یہ محفل نہو

حشر تک زیر زمین تڑپا کرے گا گور مین
کشتۂ ابروی آتش تیغ کا بسمل نہ ہو

کیا بادۂ گلگون سے مسرور کیا دل کو
آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو

مشتاق جو ہوتا ہون کعبہ کی زیارت کا
آنکھین پھری جاتی ہین طوف حرم دل کو

توڑے دل عاشق کو وہ بت تو عجب کیا ہی
کافر ہے سمجھتا ہی کیا کعبہ کی منزل کو

نظارۂ صورت سے معنی کا خیال آیا
لیلی سے ہوئے مجنون ہم دیکھکے محمل کو

آب دم تیغ آب انگور ہے ای قاتل
مستون کی طرح پاتا ہون رقص مین بسمل کو

رخ سے جو نقاب اُٹھے زن آئینہ رو اُلٹے
حیران ہو بیخود ہو سکتا سا ہو محفل کو

سودائیون کی تیرے روح آئی ہے قالب مین
اے زلف سیہ سُن کر آواز سلاسل کو

ہو وجہ نہین اپنے اُڑنے کو یہ جھولا سے
رُخ کا ترے تل سمجھا کافر نے فلفل کو

کشتہ ہو دل کیونکہ اللہ نے بھیجا ہے — شمشیر سے دو ابرو دیکر مرے قاتل کو
تاخیر نہ کر کوئے محبوب کے چلنے مین — ٹھوکی نہین کرتے ہین فردوس کی منزل کو
بے طرح پھنسا ہے تو اُس زلف کے پھندے مین — اللہ کرے آسان اے دل تری مشکل کو

جو چاہے ہے سو مانگ آتش درگاہ الٰہی سے
محروم کبھی پھرتے دیکھا نہین سائل کو

کھائے گا خنجر جلاد کا جگر کا پہلو — زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
ہدف تیر نگہ ہین جگر و دل دونون — دیکھیے ہووے کب آباد کدھر کا پہلو
شب تنہائی جہنم مین مجھے رکھتی ہے — داغ پہلو سے نہ ہو گرم لبستر کا پہلو
نالۂ صبح شب وصل دلاتا ہے یاد — خالی ہوتا ہے مگر مرغ سحر کا پہلو
بڑھ چلا لاکھ قد یار کی موزونی سے — مصرع سرو مین نکلا نہ کمر کا پہلو
بیقراری مری رکھتی ہے مرے پہلو سرد — نہ تو ڈھکتا ہے ادھر کا نہ اُدھر کا پہلو
دور سے کوچۂ دلبر کو کھڑا تکتا ہون — نہ تو دیوار کا تکیہ نہ تو در کا پہلو
زخم کاری ہے مری جان جدائی تیری — دم نکل جائیگا پہلو سے جو سر کا پہلو
یاد آتا ہے تل اُس سینۂ نخدان کا مجھے — نظر آجاتا ہے داغی جو ثمر کا پہلو
صاف دل خاک ہوا اُس کافر کینہ جو سے — نکلے جب صلح کی باتون مین بھی شر کا پہلو
کوئی صورت نہین کمبخت کی آبادی کی — روز ویرانہ ہے مجھ خاک بسر کا پہلو
شور واعظ سے نہین کام قدح خار و نکو — پھر بگڑ جائے گی پایا جو ادھر کا پہلو
زخم پہلو کا خدا حافظ و ناصر ہووے — چاند سے صاف ہے اُس رشک قمر کا پہلو
غلل انداز کا کیا ڈر جو موافق ہو مزاج — کہین ہوتا ہے جدا سکہ سے زر کا پہلو

خاکساری نے فضیلت مجھے دی ہے آتش
شملۂ شیخ دیا ہے دم خر کا پہلو

دلایا یاد شب اُس نے جو تیری ساق سیمین کی — رلایا صبح تک ہنس ہنس کے میرے شمع بالین کو
خزان نے منتشر کار گل و بلبل کیا آخر — جزائے خیر دے اللہ صیاد و گلچین کو

http://muftbooks.blogspot.com/

ہزار افسوس ہے اے بےمروت تو نہین آتا
غش آجاتا ہے اکثر ترے بیتابونکی تسکین کو

تماشہ دیکھتا ہون گھر مین بیٹھے ہفت کشور کا
بنایا ہے مرا دل توڑکر جام جہان بین کو

تکلف سے مبرا ہے مزاج عاشق شیدا
نہ دیکھا قمریون کی گردنون مین طوق زرین کو

نئے ہر سال سرکار جنون سے داغ ملتے ہین
بہار گل کیا کرتی ہے جاری تازہ آئین کو

نہ گھبرا اسقدر شام شب فرقت سحر ہوگی
دعا تو مانگ غافل مستعد اختر ہے آمین کو

عدم ہو جائیگا شوق اُس کمر کا مجکو ہستی سے
سمجھتا ہون گرہ مین گور کے گام نخستین کو

سوار اسپ اے گلگون قبا تجکو اگر دیکھین
منجم منزل مریخ سمجھین خانۂ زین کو

پری سے چہرے پر لہرا کے سو سو بار آتی ہے
ہوا ہے آج کل سودا تمھاری زلف مشکین کو

نہین دیکھے تو مجنون سے سوا لیلی ہو دیوانی
تمھاری دلفریبی چھین لے خسرو سے شیرین کو

سواری مین دکھائی دینگے میرے خاک کے ذرے
ہوا ہون دیکھکر اک آفتاب خانۂ زین کو

حسینون کو ہے لازم رحم اپنے عشقبازون پر
رعیت پر رعایت چاہیئے کرنی سلاطین کو

ہماری قبر ہو مشق خرام ناز کی تختی
قلم کی چال ادا چلوائے اُن پائے نگارین کو

بشر کو بعد نعمت کے ہے ہوتی قدر نعمت کی
غنیمت جانتا ہے لنگ اپنے پائے چوبین کو

ہمارے یار کی رہتی ہے جنگ زرگری آتش
نہین کچھ دخل اس قصہ مین عقل مصلحت بین کو

لپٹ کر یار سے چوما نہایت روئے رنگین کو
چمن مین توڑتے دیکھا جو مین نے پھول گلچین کو

ہمارا کاسۂ سر راہ افتادہ ہے مدت سے
خدا توفیق دے ٹھوکر کی اُن پائے نگارین کو

تمھاری زلف کے ہر مو کو ہین اک اژدہا کہتے
سزا دلوائیے ان شاعران ناتوان بین کو

یہ گستاخی شب وصل ان ہاتھون نے عجب کیا ہے
کرین طوق کمر جو یار کی ساق بلورین کو

خرام ناز کی مشق آج کل انکو نہایت ہے
رہا کرتا ہے گھڑیون زلزلہ سا کوہ تمکین کو

سنین مین کافران عشق کے منہ سے جو تعریفین
مسلمان ڈھونڈھتے پھرتے ہین اُس غارتگر دین کو

نظر پڑ جائے جو تیرے صفائے رخ کا آئینہ
نگہ بدبین کی پھر کر کور کردے چشم بدبین کو

فراق یار مین جب سامنے آیا تو آنکھون نے
نگاہ زہرآلودہ سے دیکھا خواب شیرین کو

http://muftbooks.blogspot.com/

کہان پیچ و خم گیسوئے مشکین زلف سنبل مین
تمھاری نازک اندامی سے کیا نسبت ہے نسرین کو

فراق یار مین سودائے آسائش نہین ممکن
نہ آئی نیند تو توڑون گا سر سے خشت بالین کو

گل رخسار اپنا تمنے جس شاعر کو دکھلایا
مواد ڈھونڈھتے ہی ڈھونڈھتے مضمون رنگین کو

خیال آتا ہے دل کو جانکنی کی جسکے مشکل کا
زبان سے کوہکن کی پڑھوا کر سنا کرتے ہین شیرین کو

رسائی داربست تاک تک جنکی نہین ہوتی
وہ مفلس جانتے ہین خوشۂ انگور پروین کو

جمال یار سے روشن ہین آنکھین گھر منور ہے
نہین پھولا سماتا دل خوشی ہے جان غمگین کو

فقیری کا ترے کوچہ کی جنکے سر کو سودا ہے
پرون کا تکیہ وہ سمجھے ہوئے ہین خشت بالین کو

جھکائے رکھیگی کب تک حیائے حسن وہ آنکھین
کوئی دن چشم پوشی طائر دل سے ہے شاہین کو

بسر کیا کر سکینگے کام دست قدرت حق کا
بنایا خوبصورت یار سا اک لعبت چین کو

وہ طفلی کا بھی عالم یاد ہے آج اے شکار افگن
لپٹ جاتا تھا ہمسے دیکھکر تو شیر قالین کو

تمنا دولت دنیا کی اے آتش نہین رہتی
قناعت سے غنی اللہ کر دیتا ہے مسکین کو

دل بیتاب کو فریاد و فغان کرنے دو
پہلے غمازی کو قصہ بیان کرنے دو

جانب دشت عدم خیمہ روان کرنے دو
وحشت دل کو علاج خفقان کرنے دو

سوز دل میری طرح سے نہ بیان ہووےگا
شمع کافوری کو بھی چرب زبان کرنے دو

کوہ غم ٹوٹنے پر آہ ہے یہان کم ظرفی
ٹھیس سے کاسۂ چینی کو فغان کرنے دو

سامنے آہی گیا لشکر اندوہ و ملال
اب تو سیدھے مری آنکھونکو نشان کرنے دو

آخر کار تہ خاک ہے مسکن سب کا
اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو

مین تو شاعر نہین عاشق ہون مجھے کیا ذہبے
کاکل یار پہ افعی کا گمان کرنے دو

رنگ اُڑ جائے گا رخسارۂ نافرمان سے
باغ مین تم مری آہون کو دھوان کرنے دو

اس کا افسانہ نہ دکھلاوے گا مجھے خواب عدم
کمر یار نزاکت کو نہان کرنے دو

انتظار ملک الموت مین بیدار رہون مین
بخت خفتہ کو مرے خواب گران کرنے دو

آج تک آہ سکے کوڑ دن سے بدن میلا ہے
آسمان کو نہ مجھے رسوائے جہان کرنے دو

http://muftbooks.blogspot.com/

کمر یار کا مضمون نہیں بندھ سکنے کا
موشگافوں کو رگ گل کا گماں کرنے دو

اہل اسلام ہوں غیبت نہیں شیوا میرا
میرے دشمن کو مرے عیب عیاں کرنے دو

پھوٹ بہنے دو آنکھیں یار کے آگے آتش
دل کا احوال بھی آنکھوں کو بیاں کرنے دو

جور و جفائے یار سے رنج و محن نہ ہو
دل پر ہجوم غم ہو جبیں پر شکن نہ ہو

شادی نہیں قبول مجھے غم قبول ہے
میری خوشی سے تنگ مرا پیرہن نہ ہو

دیکھوں تو تا کجا نہیں ہوتا ہے رام تو
انسان ہے آخر اے بت وحشی ہرن نہ ہو

رو اس قدر کہ آبروئے ابر تر رہے
اتنا نہ ہنس کہ برق کبھی خندہ زن نہ ہو

پہونچے نہ راستی میں ترے قد کو سرو قد
ہم پلہ نازکی میں گل یاسمن نہ ہو

وہ کم نصیب ہوں کہ میسر کبھی جسے
معشوق نوجوان و شراب کہن نہ ہو

آئینہ سے حجاب نہ ٹوٹے طبیب کا
شانہ سے صاف زلف شکن در شکن نہ ہو

شرمندہ پیش یار ہیں گلبرگ و آئینہ
ایسا لطیف و صاف کسی کا بدن نہ ہو

بیمار مدتوں سے ہے میرا دل حزیں
اس کا علاج بوسۂ سیب ذقن نہ ہو

بوسوں سے عارضوں ہی کے لب لطف اٹھا چکے
رخسار یار میں جو نہیں ہے دہن نہ ہو

ہستی میں یاد آئے نہ کیونکر عدم مجھے
وہ آدمی نہیں جسے حب الوطن نہ ہو

ہم تشنہ لب موئے تو سزا چاہئے کی تھی
عزت سے پانی پائی وہ چاہ ذقن نہ ہو

عاشق ہوں میں معاف ہوں میرے سوا مجھے
عریاں جو جا ہے اس کو میسر کفن نہ ہو

یہ رعب حسن یار سے محفل ہے دم بخود
ڈھونڈھو تو عرض حال کو پیدا دہن نہ ہو

کس گھر میں روشنی نہیں اندھیر ہے دلا
روشن چراغ عشق سے قصر بدن نہ ہو

وہم و خیال سے بھی نہ ہاتھ آئے وہ کمر
حجت کا اس دہن کی کسی کو دہن نہ ہو

عالم پسند صورت زیبائے یار ہے
یہ سکہ وہ نہیں ہے کہ جس کا چلن نہ ہو

کھلکے ہر ایک عضو سے یہ روح چل بسی
اس طرح بے چراغ کوئی انجمن نہ ہو

سینگوں کو اپنے دیکھے کہ وہ نظر کرے
ہم چشم یار چشم سیہ سے ہرن نہ ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

رنگینی سخن رہے گی روز حشر تک
اُڑ جائے چار دن میں یہ رنگ چمن نہو

آتش جو بوسہ لیجیے تو اُس کا بُرا نہ مان
عاشق ہے اے صنم یہ ترا برہمن نہ ہو

سامنے آنکھوں کے پہروں ہی بٹھایا یار کو
مال مارا ہمنے لوٹا دولت دیدار کو

غش سے آنکھیں کھولکر دیکھے جو زلف یار کو
روز صحت کا شب تاریک ہو بیمار کو

آسمان پر حسن نے پہونچا دیا دلدار کو
دھوپ سایہ کو کیا سورج کیا رخسار کو

چیر کر پہلو کیا قاتل کے خنجر نے کرم
اپنے گھر میں آیا مہمان توڑ کر دیوار کو

سلسلہ اپنا رخ محبوب تک پہونچا دیا
زلف نے شیرازہ مصحف کیا زنار کو

مشہد پروانہ میں اکثر جلائی ہمنے شمع
نام بلبل پر لٹایا بارہا گلزار کو

کسکے چار ابرو کے نظارہ نے دم پھڑکا دیا
درمیان پاتا ہوں دل کو چار سو تلوار کو

پر زنے اُڑتا ہے دل صیاد ہر نالہ کیساتھ
باغبان قینچی سمجھتا ہے مری منقار کو

ڈالتا ہے عاشقوں پر آپ سے رغبت کی آنکھ
آنکھ دکھلاؤ تم اپنے روزن دیوار کو

درد دل نے پردہ اپنی لاغری کا رکھ لیا
تار قانون کر دیا نالوں نے جسم زار کو

چار ہی دن میں نہ رکھا بلبل و گل کا نشان
کھا گئی صیاد و گلچین کی نظر گلزار کو

خواب میں بھی دیکھنے سے یار کے رکھتا ہے باز
فتنۂ بیدار کہیے دیدۂ بیدار کو

حلقہ اپنے بزم کا انصاف سے خالی نہیں
شمع روشن کی تو بھونا مرغ آتش خوار کو

دشمنوں کو جان کے دل کی طرح رکھا عزیز
گرگ کو پالا بغل میں آستین میں مار کو

سرکشی نے پائی آتش خاکساری سے شکست
فضل سے اللہ کے توڑا بت پندار کو

دوست رکھتے ہیں جوانمرد اہل جوہر دار کو
تول کر زر سے سپاہی لیتے ہیں تلوار کو

صاف یوں کرتا ہے شانہ موئے جعد یار کو
جنتری میں کھینچتے ہیں جس طرح سے تار کو

کر دیا نوع دگر سرمہ نے چشم یار کو
نرگس شہلا بنایا نرگس بیمار کو

خوشنویسی میں بھی کی اُس طفل نے نقش ستم
خون سے بلبل کے لکھا قطعہ گلزار کو

http://muftbooks.blogspot.com/

ابروون سے وہ حسین کیونکر نہوویں دلپذیر
خوبصورت ہمنے دیکھا راست خم تلوار کو

شمع کے شعلہ کو جب گلگیر نے منہ مین لیا
پرنچا آنکھون نے دیکھا مرغ آتشخوار کو

سنگریزے کیا خدا اسکو نہ دیتا باغ مین
کبک نے رزاق سمجھا ہے کہسار کو

جب سے دیکھا ہے گذرگاہ نگاہ یار اسے
نالۂ ناوک جانتا ہون روزن دیوار کو

پیچھے رکھنا میرے داغون پر اسے اے دوستو
آپ رکھ دیکھو پہلے مرہم زنگار کو

پردۂ دل سے نکلنا نالے کا یاد آگیا
خوب رویا سُن کے مین آواز سیتار کو

دست قدرت نے بنایا حسن کا مجکو گدا
آنکھونکے کاسہ دیئے دریوزۂ دیدار کو

سبز خط سے حسن نے گورے زنخدانون سے کر
چشمۂ کافور کی کائی کیا زنگار کو

یاد صحرا نے یہ زندان مین رلایا مجکو خون
گل سے رنگین کر دیا زنجیر کے ہر خار کو

خون جگر ہوتا ہے یہ گفتار کیسی جان جان
پیستے ہو دل کو کیا کہتے ہین اس رفتار کو

دل کو بہلاتا ہے وہ ترک آتش اپنی تیغ سے
رقص بسمل کا دکھایا کرتی ہے وہ یار کو

کیا ہوا نادم دکھا کر آئینہ مین یار کو
تپ چڑھ آئی دیکھ اپنی نرگس بیمار کو

سمجھے ہم دیکھا جو قد و ابروے دلدار کو
راستی ہے تیر کو زیبندہ خم تلوار کو

چلکے دکھلا دے جو انداز خرام یار کو
ہنس کی گردن مین ڈالون [illegible] کو

طاق ابرو مین یہ چشم یار سے ظاہر ہوا
بہر صحت لاتے ہین مسجد مین بھی بیمار کو

شربت عناب آب تیغ زہر آلودہ ہے
سیب نار آتشین ہے عشق کے بیمار کو

وہ تنک مشرب ہین ہم خمخانۂ افلاک مین
نشۂ زر ہو نہین گر شربت دینار کو

خاک سے روشن ضمیرونکی بنی ہے یہ مگر
سیر ہر دن در بدر دن ہے روزن دیوار کو

چہرۂ رنگین کی دکھلائی تصور نے بہار
بند آنکھون کو کیا کھولا در گلزار کو

جوش وحشت مین کیا مین نے گریبان چاک چاک
دھجیان زخمون کی پہنائین گلے کے ہار کو

یا رسن سمجھا گلو کو مین گنہگارون کی بھیڑ
سرو و سنبل نے دکھایا ریسمان و دار کو

وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا
نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو

http://muftbooks.blogspot.com/

لب لب فرہاد کو شیرین سے ہونا ہے محال
لعل قسمت مین نہین کاٹا کرے کہسار کو

حسن کے جلوہ سے روشن ہونگے آنکھون کے چراغ
کور مادر زاد دیکھین گے ترے دیدار کو

پھر گیا آنکھون مین آتش گور تیرہ کا گڑھا
خاک اڑائی مینے جب سوچا مآل کار کو

جو نعمت عشق کی چاہے تو راحت جان ایذا کو
عصا پیچھے دیا پہلے جلایا دست موسیٰ کو

وہ منصف ہون اگر مینے کیا ختم کلام اللہ
ثواب سورۂ یوسف دیا روح زلیخا کو

خدا جانے کہ ہو گا حال کیا ہم بادہ نوشون کا
لڑا کر جام سے توڑا ہے بد مستی مین مینا کو

حنا اے بحر خوبی تیرے دست و پا مین لازم ہے
نہین دیکھا ہے خالی پنجۂ مرجان نے دریا کو

شب و روز اس کو رقص شادمانی مین پاتا ہون
حصار عافیت گرداب نے سمجھا ہے دریا کو

دل پژمردہ ہوتا ہے شگفتہ کوے جانان مین
ہواے باغ جنت زندہ کر دیتی ہے موتا کو

کیا استاد کو شاگرد اس طفل پریرو نے
پڑھایا روز بسم اللہ علم عشق ملا کو

نہین جس کا کوئی اس کا خدا ہے پوچھنے والا
اٹھاتے ہین ملائک آکے بے وارث کے موتا کو

مری میراث ہے خلد برین فرزند آدم ہون
سرھانے جانتا ہون اپنے مین زانوے حوا کو

شب تاریک مین آنکھون کو وہ دلبر نظر آیا
سیہ خیمہ مین مجنون نے دیکھا روے لیلا کو

تراشا تجکو جس بت ساز نے اے بت قیامت کی
بنایا شیشہ سے نازک مزاج سنگ خارا کو

دکھایا کس پری پیکر نے خال چہرۂ رنگین
غنیمت جانتا ہے لالہ اپنے داغ سودا کو

چمن مین بار مہ رو بن جو دیا مین تو اشکون نے
گلون کے کان کا جھمکا بنایا ہے ثریا کو

قریبون سے نہ رکھو امداد کی امید مشکل مین
نکالا ناخن پا نے کہان خار کف پا کو

وہ محبوب جہان ہے تو ہوا نے تیرے کوچے کی
چھوڑایا شیخ سے کعبہ کو راہب سے کلیسا کو

ید بیضا سا روشن یار کا رخسار ہے آتش
لب جان بخش رکھتے ہین دم پاک مسیحا کو

یا رب آغاز محبت کا بخیر انجام ہو
شیشہ مین اترے پری تجتہ جنون ملزم ہو

دل کو عشق آتش گل سے جلا مثل سپند
نالہ آ دل مین اے بلبل تجھے آرام ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

دفن ہوں دولت سرائے یار کی دہلیز میں
اُس صنم کا آستانہ میرے گھر کا بام ہو

مرغ دل کو کنج لب میں زلف پیچاں لیگئی
اُس طرح سے جسطرح رہبر قفس کا دام ہو

اس قدر شوق قبائے تنگ چست اچھا نہیں
جامہ سے باہر نہ وہ محبوب گل اندام ہو

کیسی کیسی راحتیں پائی ہیں کوئے یار میں
صبح جنت سے منور اُس گلی کی شام ہو

مے سے تلوار اپنی بجھوائی ہے اُس سفاک نے
دیکھئے لبریز کس کس بیگنہ کا جام ہو

دست انصاف ترازوئے خرد موجود ہے
وہ تلے اُس چشم سے پیے مغز جو بادام ہو

ابر دریا بار آپہونچا قریب میکدہ
ناخدائے کشتی مے ساقی گلفام ہو

ہے یہی اپنی دعا زلف سیاہ یار کو
ہو نہ جس سر کو تیرا سودا اُسے سرسام ہو

حسن کا شہرہ ہو ہمکو خاک تن ملوائے عشق
کار مردانہ کرے کوئی کسی کا نام ہو

چال وہ چلتے ہو دل پستے ہیں جسپر ہر قدم
کام وہ کرتے ہو تم جسمیں کسی کا کام ہو

کچھ تکلف چاہیئے دولت سرائے یار میں
نقرئی دیوار و در ہوویں طلائی بام ہو

راز ہے سن لو اسے تم سے کیے رکھتے ہیں ہم
انجمن میں بات خلوت کی نہ آتش عام ہو

بے یار ساری رات جلایا شراب کو
تا صبح مینے منہ نہ لگایا کباب کو

کھلوائیے پردہ آپ کے حسن و جمال کا
عاشق نگاہ بد سے جو دیکھیں نقاب کو

اُمیدوار ہیں نگہ لطف کے کھڑے
آنکھوں کے سامنے سے ہٹاؤ حجاب کو

ترک فراق یار ہے وہ ترک بدمذاق
کھا جائے بے نمک کے مرے کچے کباب کو

دندان یار کھلتے ہیں ہنسنے میں بیشتر
بے آبرو کرینگے یہ دُر خوشاب کو

سنتے ہیں روز حشر کو ہمسر ہوگا اشرف
ذرے بھی دیکھ لینگے رُخ آفتاب کو

کچھ کچھ اثر تو ہونے لگا جذب عشق کا
غش سن کے ہمکو یار نے بھیجا گلاب کو

اس کا جواب ہے نہ تو اُس کا جواب ہے
رُخ یار کو ملا ہے نہ پشت آفتاب کو

قاصد کے ہاتھ آنے سے رشک آئیگا مجھے
لکھا ہے ہمنے خط میں نہ لکھنا جواب کو

دلکو رہیں گے جوش محبت سے ولولے
ہوگا وہ مست جو کہ پئیے گا شراب کو

http://muftbooks.blogspot.com/

فرقت مین یار کے ہے بھرا پیکر تنک
آنکھون مین اپنی مین نے جو دیکھا ہے خواب کو

بیکر شراب فتنہ سے اُس نونہال نے
شمشیر آبدار کیا ہے شباب کو

بے گنتی بوسہ لین گے رُخ دلپسند کے
عاشق ترے پڑھے نہین علم حساب کو

رکھتے ہین اہل مدرسہ بھی عشق یار سے
سمجھے ہوے ہین ردّے کتابی کتاب کو

سودائے زلف یار کی سیر مین ہوا نہ رکھ
اے دل لگا نہ جان کے پیچھے عذاب کو

اے شہسوار خانہ زین کا ہے تو چراغ
ہین قدم سے تیرے شرف ہے رکاب کو

اُترے ہو تم جو غسل کو عالم ہے وجد کا
دریا اچھالتا ہے کلاہِ حباب کو

نعمات بیحساب کو تیرے کمی نہین
پایا طعام خوان مین کوزہ مین آب کو

آتش جو شوقِ کعبہ ہے دل سے کر رجوع
دیکھو اُس آستانہ عالی جناب کو

بیقراری مین مری یار اثر پیدا ہو
سر کو دیوار سے ٹکراؤن تو در پیدا ہو

جوہر پاک سے پاکیزہ گہر پیدا ہو
صُلب یعقوبؑ سے یوسفؑ سا پسر پیدا ہو

خوش جمالون سے زمانہ نہین رہتا خالی
مہر پنہان ہو نظر سے تو قمر پیدا ہو

ابر نیسان کے کرم سے دُر یکتا لاکھون
گوش تو کوئی سزاوار گہر پیدا ہو

شعر گوئی مین مری طبع کو دقت ہے پسند
خشک و دلبستہ ہون تو اک مصرع تر پیدا ہو

بے نمودون کو بھی ہو شوق نموداری کا
ناف کیطرح وہ معدوم کمر پیدا ہو

مجھ مسافر کی تو صورت نہ کسی نے دیکھی
مین تو پوشیدہ رہا گرد سفر پیدا ہو

ایک دم مین مین لٹا دون ابھی نشہ مین اُسے
مجکو دولت سے اگر نشہ زر پیدا ہو

باغ عالم مین ہوا چلتی ہے وہ وحشت خیز
صورت بید ہو مجنون جو شجر پیدا ہو

عہد پیری مین طبیعت کو جوان ہم بھی کرین
خوبصورت جو وفادار بشر پیدا ہو

حلقہ زلف سے وہ چہرہ روشن نظر آئے
ظلمت شام مین بھی نور سحر پیدا ہو

سبز ہے اشعار گل اندام ترے ہین اے آتش
فکر رنگین مین مرے رنگ اثر پیدا ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

ٹھوکریں مار کے مُردوں کو جلاتے نہ چلو
رشک سے خاک میں زندوں کو مِلاتے نہ چلو

اُن کی پازیب کی جھنکار سے آتی ہے صدا
فتنۂ حشر کو بدخواب جگاتے نہ چلو

باغ میں آئے ہو ساتھ اُن کے بھی پھر لو دو گام
کبک و طاؤس کا جھگڑا ہی چکاتے نہ چلو

برق شمشیر کی اچھی نہیں چالیں چلنیں
راہ کو کاٹتے جادہ کو جلاتے نہ چلو

سائلِ بوسہ کو منھ پھیر کے کہتا ہے وہ شوخ
نیک طینت ہو تو بدذاتی پر آتے نہ چلو

گر پڑتے ہیں کنوئیں اور گڑھوں میں رہ گیر
ذقن و ناف کے عالم کو دکھاتے نہ چلو

دو قدم ساتھ جو چلتا ہوں میں گریاں اُنکے
یہی فرماتے ہیں ہنس ہنس کے ہنساتے نہ چلو

گوشمالی دو نہ گلگشت میں گل کو پیارے
طفلِ غنچہ سے ہے غریب اُس کو ڈراتے نہ چلو

گر مشقت ہے رہِ عشق نہ طے ہو دو گام
کوسوں دریا جو پسینے کے بہاتے نہ چلو

منھ چھپا کر یہ نکلنا ہے تمھارا اندھیر
رہ نشیں عاشقوں کو راہ بتاتے نہ چلو

مشق رفتار کرو گرم روی کی نہ سہی
کون سی چال ہے یہ آگ لگاتے نہ چلو

بھاگ کر عاشقِ شیدا سے کہاں جاؤ گے
قدم آہستہ رکھو ٹھوکریں کھاتے نہ چلو

اپنے ہاتھوں سے نہ اندھوں کا گلا کٹواؤ
یوں چلو پاؤں کی آواز سناتے نہ چلو

کوئے معشوق میں لے عاشقوں جاتے ہو تو جاؤ
یہ شگون نیک نہیں خاک اڑاتے نہ چلو

اُن سے کہدے کوئی آتے ہیں جو یہ لکۂ ابر
چشمِ آتش کیطرح آنسو بہاتے نہ چلو

محبت سے بنا لیتے ہیں اپنا دوست دشمن کو
جھکاتی ہے ہماری عاجزی سرکش کی گردن کو

بیاں کچھ تو کرے آ کے ہمارے حالِ گلشن کو
خدا نے دس زبانیں ایک منہ میں دیں تھیں سوسن کو

دلِ بیتاب بسمل کیطرح سے رقص کرتا ہے
چھری سے ایک کرکی ہو گئی ہے لاگ گردن کو

نقاب اُس آفتابِ حسن کا اندھیر رکھتا ہے
رخِ روشن چھپا کر شب کیا ہے روزِ روشن کو

اُڑاتے دولتِ دنیا کو ہیں ہم عشق بازی میں
طلائی رنگ پر صدقہ کیا کرتے ہیں کندن کو

ملاحت کا تمھاری دور دور افسانہ پہونچا ہے
چمن سے باغبان نے کھود کر پھینکا ہے لون کو

یہی سودا رہا شمشیرِ قاتل کی تمنا میں
پیا پانی بجھا یا لال کر کے جبکہ آہن کو

http://muftbooks.blogspot.com/

قبائے سرخ وہ اندام نازک دست رکھتا ہے
ملانا خاک مین عاشق کا ہے شغل انکے دامن کو

تجھے ملواکے کسی باغ لے محبوب لپٹتے
گھڑی بھر کو جو ملتی چشم نرگس روئے سوسن کو

کوئی شمشیر جوہن جو نظر آئی ہے میلے مین
کیا ہے یاد ہمنے اپنے قاتل کے لڑکپن کو

نہایت زخم کے سینے مین کرتی ہے یہ بیدردی
کسی مژگان سے تو کچھ رشتہ داری ہو نہ سوزن کو

تصور لالہ و گل کا رہا کرتا ہے آنکھون مین
قفس مین بھی سلام شوق کر لیتے ہین گلشن کو

سوار اُس تیغ زن کو دیکھتا ہے جو وہ کہتا ہے
ہمارا خون حاضر ہے اگر رنگواؤ توسن کو

کمی ہوگی نہ بعد مرگ بھی بیتابی دل مین
قیامت تک رہے گا زلزلہ سا میرے مدفن کو

قدم مردانگی سے ساتھ یار اد وست داری مین
کیا ہشیار غافل پا کے اکثر ہم نے دشمن کو

دگرگون رنگ رہتا ہے مرا شوق شہادت مین
گران ہے دوش کو گردن تمھاری سر ہے گردن کو

تبسم مین نظر آنا ترے دندان کا آفت ہے
چمکنے سے لگاتی ہے یہ بجلی آگ خرمن کو

حقیقت ہم سے پوچھے کوئی اس عشق مجازی کی
بہت دیکھا ہے تصویر گلی کے رنگ و روغن کو

یہ قصر یار کو پیغام دینا اے صبا میرا
نگاہین ڈھونڈھتی ہین تیرے دیوارونکے روزن کو

پڑے ہو عشق مین کیا مردے آتش آنکھ کو کھولو
خبر کے واسطے اُس بت نے بھیجا ہے برہمن کو

حاضر ہین ہم جو معرکہ کارزار ہو
مریخ فیل مست کے اوپر سوار ہو

رسوا نہ نالے کرکے دل بیقرار ہو
بدتر ہے عشق عیب سے جب آشکار ہو

رنگ حنا سے سرخ کف دست یار ہو
خون شہید مہر و وفا سازوار ہو

یارب اسیر زلف دل داغدار ہو
طاؤس دام ابر سیہ کا شکار ہو

زاہد فریب نرگس بادہ گسار ہو
بیمار ہو وہی کہ جو پرہیزگار ہو

کج رکھ کے وہ کلاہ جو چڑھتے ہین اسپ پے
گردن پر اُن کی خون ہمارا سوار ہو

مست شراب عشق کب آتے ہین ہوش مین
یہ نشہ وہ نہین ہے کہ جسکو خمار ہو

الٹی ہوا زمانہ مین چلتی ہے چاہیئے
اُس گلبدن کو میری طرح خار خار ہو

پنہان دہن جو ہے تو ہے کچھ غرض نہین
بوسہ کے واسطے لب یار آشکار ہو

http://muftbooks.blogspot.com/

اے آفتاب حسن یہ حسرت ہے بعد مرگ
ہر ذرہ میری خاک کا تجھپر نثار ہو

بلبل کو مول لیکے حوالہ کرون چمن
کوچہ مین یار کے جو مرا اختیار ہو

دستِ جنون سے زلف کے سودے مین چاہیے
پیراہن حیات مرا تار تار ہو

کب سے دل و جگر ہین نشانہ بنے ہوے
دیکھون کدھر سے تیر نگہ کا گذار ہو

چنگاریان جھڑین عوض قطرہ ہاے آب
برسائے آگ ابر جو دل کا بخار ہو

ورد زبان ہو نام ترا جس کو اے حبیب
حاصل اُسے نگین سے سوا اعتبار ہو

دھوکا جو تیرے آتش رخسار کا کھائے
سیماب آگ مین نہ کبھی بیقرار ہو

اُس رشک گل کی چین جبین مین نہو کمی
شبنم کی طرح سے کوئی گریان ہزار ہو

گلگشت کا خیال جو آجائے آپ کو
تم آگے پیچھے تمہارے بہار ہو

سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو
آشوب ہو اُس آنکھ کے اندر غبار ہو

بیزار زندگی سے ہون یہ شوق مرگ ہین
ڈھونڈھون چراغ لیکے جو بیمار مرا ہو

لازم نہین ہے وصل کی شب مین نہین نہین
ایسا نہ غمزہ کیجیے جو ناگوار ہو

آتش ہو دل دو نیم سخن چین اگر سنے
اپنا کلام معجزۂ ذوالفقار ہو

ہوس نعمت کی بعدِ مرگ بھی رہتی ہے انسانکو
لحد مین پاس رکھدیتے ہین دور افتادہ دندانکو

جلا دیتی ہے اپنی گرم رفتاری بیابان کو
کھٹکتے ہین ہمارے آبلے خارِ مغیلان کو

بہار آئی ہے دیوانو چلو سیر بیابان کو
گریبان پھاڑنے پر باندھو اپنے اپنے دامانکو

نہ اُٹھکر دربدر پھر کنج عزلت مین جو بیٹھا ہے
دہن سے چھوٹ کر بیقدر دیکھا ہمنے دندان کو

روا ہے عاشقون کی اپنے معشوقون کو دلداری
محبت سے محبت ہوتی ہے انسان سے انسانکو

مٹھائی کھائی تو شکر لبِ شیرین کیا پہرون
پیا پانی تو دی ہمنے دعا چاہِ زنخدان کو

فراقِ دوست کا صدمہ نہو دشمن کے دلکو بھی
محبت ہو اُسے بھی جس سے الفت ہووے انسانکو

کبھی جو ہاتھ اُس محبوب کی ٹھڈی مین ڈالا ہے
کہا ہے توڑ تو لوگے نہ تم سیبِ زنخدان کو

ترا مُنھ دیکھ کر پڑھتا ہون سورہ قل ہو اللہ کا
مسلمان ہون بجا لاتا ہون مین تعظیم قرآن کو

http://muftbooks.blogspot.com/

ہر ایک حلقہ مین ہو سو سو دلِ عاشق کی گنجائش
خدا جمعیتِ خاطر دے اُس زلفِ پریشان کو

نہین تیرے کرم کو قید کچھ اعلیٰ و ادنیٰ کی
سکندر تشنہ رہ جائے پیئے خضر آبِ حیوان کو

تری درگاہ کے ذرون سے ہے جب سامنا ہوتا
حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین مہرِ تابان کو

دلِ دیوانہ کو میرے پھنسا کر تم نے زلفون مین
دکھایا خانۂ زنجیر مین مجنون سے مہمان کو

نگاہونکا اُن آنکھونکے سبب ہے ترچھاپن ہونا
وہی کاوش وہی دل سے خلش رہتا ہے مژگانکو

فغان کرتا ہون جب اندام مین رعشہ سا ہوتا ہے
دلِ دیوانہ کا نالہ ہلا دیتا ہے زندان کو

فراقِ یار مین گریہ کا ضبط آتش نہین بہتر
بخارِ دل نکلنے دو برس لینے دو باران کو

کرینگے جمع معنی فہم اجزائے پریشانکو
شکنجے مین بہت کھینچین گے صحاف اپنے دیوانکو

فقیری سلطنت ہے خاکسارِ کوئے جانان کو
مبارک جام ہو جمشید کو خاتم سلیمان کو

مذاق اُسکو ہے جو چوسے لبِ شیرین جانانکو
دماغ اُسکا ہے جو سونگھے کسی سیبِ زنخدان کو

خمِ ابروئے قاتل پھر گیا ہے اپنی آنکھون مین
لیا ہے بوسہ دیکھا ہے جو ہم نے تیغِ عریان کو

تمھارے چہرۂ پُر نور کے بے داغ ہونے نے
نظر سے اپنی آنکھون کے گرایا ماہِ تابان کو

ہوا ہے یار جو سیرِ چمن مین ساتھ اپنے
کبھی گل کی طرف دیکھا ہے گاہے روئے خندانکو

غمِ الفت کو کتنا ہی کھلایئے دل نہین بھرتا
یہ وہ نعمت ہے بھوکا رکھتی ہے جو اپنے مہمانکو

انکھین سے جوہری فریاد کرنے اُنکی آتے ہین
پسے جاتے ہین موتی پیستے ہین جب وہ دندانکو

محبت کی نگہ سے لطف ہر اک رنگ مین پایا
تماشہ تھا جو دیکھا چشمِ بلبل سے گلستان کو

جنون کے جوش مین کرتا ہون کاوش مین مجنون
نکل جاتا ہون صحرا کو توڑ کر دیوارِ زندان کو

کئے ہین کافر و دیندار اُن زلفون نے سودائی
ہوئے ہین جان کا جنجال ہندو و مسلمان کو

کبھی دل کھول کر رویا جو ہون شوقِ شہادت مین
کیا ہے حلقِ بسمل خونِ دل سے چشمِ گریان کو

جنون کے جوش مین ایسا گلے کو اپنے گھونٹا ہے
حکومت ہو تو دلوا دیجئے پھانسی گریبان کو

شبِ وصلت مین بوسے لیکے اُس روئے کتابی کے
جبین سے تا زنخدان ختم کر دیتا ہون قرآن کو

خیال آتا ہے صحرا کا جو شب کو جوشِ وحشت مین
بناتا ہون فتیلہ پھاڑ کر مین جیب و دامان کو

http://muftbooks.blogspot.com/

دوروزہ نوجوانی ہے دوروزہ تاجداری ہے
مروت حسن کو اللہ دے انصاف سلطان کو

منور کر جمال و حسن کے نظارہ سے آنکھیں
الٰہی بھیجدے گھر میں مرے یوسف سے مہمان کو

ترا مجروح مثل ارغوان ہوتا جو گلشن میں
گل خندان کو شرماتا دکھا کر زخم خندان کو

تمہارا حسن اپنے جوہر حکمت کرے ظاہر
شفا بیمار پائیں سونگھکر سیب زنخدان کو

رہے اقبال سیم و زر رہے عز و شرف آتش
تمام آرائشوں میں سے چنا اس رخ نے افشاں کو

ہنسنا ہی خوش آیا نہ تو رونا مرے دلکو
میٹھا ہی نہ بھایا نہ سلونا مرے دلکو

اکسیر سے بہتر ہے در یار کی مٹی
منظور نہ چاندی ہے نہ سونا مرے دلکو

تا صبح تجھے یاد کیا مجکو جگا کر
بھولا نہ ترے ساتھ کا سونا مرے دلکو

سو جب رولاتا نہیں دکھلا کے رخ یار
آنکھوں کو ہے ساتھ اپنے ڈبونا مرے دلکو

بس ہو تو ابھی چیر کے پہلو سے نکلجائے
رکھتا ہے بہت تنگ یہ کونا مرے دلکو

یوسف سے حسین ہوے کوئی طفل تو چاہوں
کچھ کھیل نہیں جان کا کھونا مرے دلکو

بازیچۂ ہستی میں وہ مجنون پری ہوں
اطفال سمجھتے ہیں کھلونا مرے دلکو

پہلو میں نہیں جب سے کہ وہ غیرت لالہ
داغ اوڑھنا ہے داغ بچھونا مرے دلکو

نالوں سے نہ اظہار ہو بیتابیٔ جان کا
رسوائی ہے اس دکھڑے کا رونا مرے دلکو

نظارہ کیا کیں وہ یہ دیدار کو ترسا
دن رات رہا آنکھوں کا رونا مرے دلکو

کانٹا سا کھٹک جاتا ہے جب یاد ہے آتا
بالے میں ترا پھول پرونا مرے دلکو

خال سیہ یار کا نقش آفت جان ہے
اچھا نہیں اس تخم کا بونا مرے دلکو

انکار ترے قد کی قیامت کا نہ ہوگا
مومن ہوں میں کافر نہیں ہونا مرے دلکو

تر کر کے یہ شادی سے رہونگا میں شب وصل
بے فصل کے منہ میں ہے بھگونا مرے دلکو

گل سے جو شجر قطرۂ شبنم ہیں ٹپکتے
یاد آتا ہے منھ کا ترے دھونا مرے دلکو

کچھ خاک اڑا لے ہے نہیں ملنے کا آتش
بیکار یہ مٹی کا ہے ڈھونا مرے دل کو

http://muftbooks.blogspot.com/

نکلتی کس طرح ہے جان مضطر دیکھتے جاؤ
ہمارے پاس سے جاؤ تو پھر کر دیکھتے جاؤ

نسیم نوبہاری کی طرح آئے ہو گلشن مین
تماشائے گل و سرو و صنوبر دیکھتے جاؤ

جدھر جاتے ہو ہر گھر مین سے یہ آواز آتی ہے
مسیحا ہو جو بیمار ون کو دم بھر دیکھتے جاؤ

قدم انداز سے باہر پڑے جاتے ہین صاحب
ستم رفتار مین کرتی ہے ٹھوکر دیکھتے جاؤ

ملین وہ راہ مین ناگہ تو کہتا ہون جو ہو سو ہو
دکھا دو گھر مجھے اپنا مرا گھر دیکھتے جاؤ

خرام ناز مین عاشق سے ہو اسکا اشارہ بھی
کچھ اپنی تیغ ابرو کے بھی جوہر دیکھتے جاؤ

روش مستانہ چلنے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
خدا کے واسطے بہر پیمبر دیکھتے جاؤ

کوئی اُن سے کہے منھ پھیر کر جو قتل کرتے ہو
تڑپتا ہے تمھارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ

نگاہ لطف کا شائق ہے تحت فوق کا عالم
کبھی نیچی نظر ہو گاہ اوپر دیکھتے جاؤ

کبھی بلجاتے ہین ابرو کبھی جنبش ہے مژگان کو
دکھاتے تو ہو جوہن شمشیر و خنجر دیکھتے جاؤ

نقاب اکدن اُلٹ کر تم نے یہ منھ سے فرمایا
جمال آفتاب ذرہ پرور دیکھتے جاؤ

نہ پھیرو اس سے منھ آتش جو کچھ درپیش آجائے
دکھاتا ہے جو آنکھون کو مقدر دیکھتے جاؤ

ردیف ہائے ہوز

ہے نرالی کشتۂ عشق جفاکار کی راہ
چاہ کنعان مین ملی مصر کے بازار کی راہ

رہنما یاد الٰہی کا ہوا عشق صنم
پہونچے ہم کعبۂ مقصود کو کہسار کی راہ

کثرت شوق نے ازبسکہ کیا عرصہ تنگ
مر دہ نکلا نہ مرا کوچۂ دلدار کی راہ

شہرۂ حسن نے دیدار کا مشتاق کیا
نکہت گل نے بتائی مجھے گلزار کی راہ

پیش تر سب سے کیا طالع بد نے بیدار
حشر کے روز بھی دکھلائی مجھے یار کی راہ

تنگ دستی نے زمانہ مین یہ پایا ہے رواج
یوسف اس عہد مین تکتا ہے خریدار کی راہ

نہین مجھ سا کوئی دنیا مین سکندر طالع
آئینہ رو نے مجھے قتل کیا پیار کی راہ

لب بام آکے جو دیدار کرے عام وہ شوخ
ایک ہو جائے ابھی کافر و دیندار کی راہ

http://muftbooks.blogspot.com/

پیار سے کہتے ہین اُن کو جو مسیحا عاشق
تار نرسے چلتے نہین خانۂ بیمار کی راہ

دیکھکر صورت احباب کو پھر جاتا ہے
کج ادائی سے ہے اُلٹی ترے رخسار کی راہ

زلف مشکین کے جو سودے مین ہے دل گھبراتا
پوچھتا پھرتا ہون ایک ایک سے تاتار کی راہ

حسن کے عشق نے ہستی مین عدم سے کھینچا
شوق یوسف نے دکھائی ہمین بازار کی راہ

کھینچی ہے تو لگا نہین تامل نہ کرو
کھوٹی ہوتی ہے میان آپ کی تلوار کی راہ

عید ہوگی نہ رمضان جائیگا اے بادہ کشو
بند رہنے کی نہین خانۂ خمار کی راہ

غیر حق کو مین سمجھتا ہون خیال باطل
آتش اک دل مین نہین ہوتی ہے دو یار کی راہ

دیکھا ہے سبو کو جو دھرے سر کے تلے ہاتھ
یاد آیا ہے ساقی کا وہ ساغر کے تلے ہاتھ

دامن کا خیال آتا ہے جب جیب دری مین
دیوانونکے ہو جاتے ہین ادبر کے تلے ہاتھ

دل دوستی بت کا نہ پابند ہو یارب
دشمن کا بھی دب جائے نہ پتھر کے تلے ہاتھ

گرمی نہ تمھاری سی ہوئی آتش گل سے
گلچین کا نہ رکھا کبھی اخگر کے تلے ہاتھ

یاد آتا ہے وہ قد کشیدہ جو چمن مین
ملتا ہون مین جا جا کے صنوبر کے تلے ہاتھ

تبدیل شب وصل سے ہو روز جدائی
بالش کے عوض ہو سر دلبر کے تلے ہاتھ

عاشق سے نگاہون مین یہ کہتی ہین وہ آنکھین
مژگان جو چبھوئین رکھدیا خنجر کے تلے ہاتھ

مستی مین طلب گار تو ساقی سے ہے مے کا
کاٹونگا مین کانپے کا جو ساغر کے تلے ہاتھ

صحرا کو چلو چاک گریبان کرو آتش
لنگر مین نہ رہین پانون نہ پتھر کے تلے ہاتھ

اس قدر دل کو نکرا سے بت سفاک سیاہ
زیب دیتی نہین ہاں کعبہ کو پوشاک سیاہ

میل تزئین جو تری نرگس فتان کو ہوا
طور کو واسطے سرمہ کے کیا خاک سیاہ

پانی مانگے نہ کبھی ترچھی نگہ کا مارا
دل کافر سے ہے چشم بت بیباک سیاہ

یار سے وعدۂ فردا ہے عجب کیا اس کا
روز روشن کو کرے گردش افلاک سیاہ

کسی حالت مین نہ ظاہر ہو جو ہو اصل نجس
سرخ ہو یا کہ ہو رنگ سگ ناپاک سیاہ

http://muftbooks.blogspot.com/

نہ ہوا شانۂ گیسو نہ تو دستار کا گل
بخت رکھتا ہے ہمارا دل صد چاک سیاہ

نظر آیا ادھر آنکھوں سے ادھر غائب تھا
اسپ مشکین ہے ترا ہوئے چالاک سیاہ

کون سے باغ میں لاتی ہے مجھے شامت بخت
گل سیہ بوٹے سیہ سرو سیہ تاک سیاہ

نگہ بد سے تجھے دیکھے تو اے عالم نور
کوئلے سے ہو سوا روئے ہوسناک سیاہ

کون سا صید زبوں صید فگن نے باندھا
خون فاسد نے کیا کس کے یہ فتراک سیاہ

جس بیابان میں لگی نالۂ آتش سے لون
کوسوں تک ہو گئے جل کر خس و خاشاک سیاہ

سرخ مہندی سے نہیں اس بت خونخوار کے ہاتھ
دست آویز مرے خون کی لگی یار کے ہاتھ

بندگی کی یہ تمنا ہے کوئی لے جو ہمیں
بکتے ہیں کوڑیوں کے مول خریدار کے ہاتھ

نیم جان دل ہے طلبگار سلوک شمشیر
آبرو اپنی ہے اب ابروئے خمدار کے ہاتھ

حق خدمت میں نہیں کوئی کمی کی ہم نے
جانفشانی کا اب انصاف ہے سرکار کے ہاتھ

پاؤں کو آپ کے چھوا میں نے تو منہ پھیر لئے
کاٹے جاتے ہیں تو ایسے ہی گنہگار کے ہاتھ

نہیں بے وجہ یہ ابرو سے اشارے ان کے
عشقبازوں کو بتاتے ہیں یہ تلوار کے ہاتھ

زر سا محبوب ستمگار نہیں اس کے لئے
بیچتے سر کو جوانمرد ہیں سردار کے ہاتھ

روئے زیبا نہ دکھایا کریں ہر ایک کو آپ
قدر اس شے کی نہیں جو گئی دو چار کے ہاتھ

توڑ لے اے شجر حسن لبوں کے عناب
ضعف رکھے جو نہ باندھے ترے بیمار کے ہاتھ

کام جس کا ہے اسی سے ہے تعلق رکھتا
پاؤں کی طرح سے زیبا نہیں رفتار کے ہاتھ

وعدۂ وصل کی شادی سے فنا دم ہو گا
قتل کر یا ہم پڑا اپنے نہ صنم مار کے ہاتھ

نہ جلائے نہ گاڑے کوئی ہم کو آتش
مردہ اپنا نہ پڑے کافر و دیندار کے ہاتھ

پاس دل رکھتا ہے منظور نظر آئینہ
نیک و بد سے پیش آتا ہے برابر آئینہ

جب نہ تب یہ دیکھتا ہے اس قاتل کے ستم آئینہ
ٹکڑے ٹکڑے ہوئیگا اک دن مقرر آئینہ

چاند سے مکھڑے کو دکھلا کر چھپانا قہر ہے
اس خدا ناترس کو دکھلاؤں کیونکر آئینہ

چاند کے اوپر نہین پڑتی کسی صورت نگاہ
مُنھ تو دیکھین لیکے یوسف کے برادر آئینہ

دیکھکر حالِ زبون کو میرے حیران رہگیا
یار کے دل سے بھی تھا ہر چند پتھر آئینہ

ہو کے اُس شمشیر ابرو کے مقابل بچ چکا
ایسا کیا پہنے ہوے ہے خود و بکتر آئینہ

آنکھ بھر کر ایک دن دیکھا نہ روئے صاف یار
مین وہ مفلس ہون نہین جس کو میسر آئینہ

موردِ نفرت کوئی مجھسا نہین حیران ہون
مجھسے صورت آشنا ہوتا ہے کیونکر آئینہ

روبروئے یار ہوتے ہی زبان ہوتی ہے بند
کس طرح طوطی کو کرتا ہے سخنور آئینہ

اب زمین پر پانون بھی رکھکر نہین چلتا ہے یار
کر چکا آراستہ اُس کو مقرر آئینہ

یہ نہین ہے وجہ اے قمری اکڑنا سرو کا
آب جو اُس کو دکھاتی ہے مکرر آئینہ

ہرزہ گوئی سے تری حیرت ہوئی آتش خموش
خود پسندی تاکجا اب طاق پر دھر آئینہ

معشوق نہین کوئی حسین تمسے زیادہ
مشتاق ہین کس ماہ کے انجم سے زیادہ

کیا کہئے ترے عاشق بیتاب ہین کتنے
ذرون سے زیادہ ہین یہ انجم سے زیادہ

کملی مری پشمینہ سے رکھتی ہے مجھے گرم
سنجاب سے افزون ہے یہ قاقم سے زیادہ

سیلاب کا کام اشک کرین خانۂ تن مین
ان چشمون مین بھی جوش ہے قلزم سے زیادہ

ننگ ابلق ایام نہ ہو مار کے ٹھوکر
ہے سخت مرا کاسۂ سر سُم سے زیادہ

اندھیر ہے دل لیتے ہین سرمہ کیطرح سے
آنکھین نہ لڑایا کرو مردم سے زیادہ

میخانۂ الفت مین نہین جائے تنک ظرف
کس جام مین یان نشہ نہین خم سے زیادہ

منظور نظر ہے دلِ بلبل کا دُکھانا
شوق اندنون اُس گل کو ہے گلدم سے زیادہ

صوفی جو سُنے نالۂ موزون کو ہمارے
حالت ہو مغنی کے ترنم سے زیادہ

ٹھوکر ہے تری صاحب اعجاز مسیحا
نالہ تری خلخال کا ہے قم سے زیادہ

آئینہ مین دیکھا ہے جو منھ چاند سا اپنا
خودگم ہے وہ بت عاشق خودگم سے زیادہ

فائق ہو غضب پر کرم اُس بُت کا الٰہی
اجلس ہو وہ دلارام کہے قم سے زیادہ

دشمن ہین مرے خرد و کلان عشق مین تیرے
موذی ہوئے ہین افعی و کژدم سے زیادہ

حسرت کی نگاہون سے عیان حال ہے میرا
گویا ہون خموشی مین تکلم سے زیادہ

بجلی کو جلا دینگے وہ لب دانت دکھا کر
شغل آج کل اُن کو ہے تبسم سے زیادہ

کہتا ہے وہ شوخ آئینہ مین عکس سے آتش
تم ہم سے زیادہ ہو تو ہم تم سے زیادہ

مرد آلودہ نہ ہون دنیائے بازیگر کیساتھ
کب وفاداری زن قحبہ نے کی شوہر کیساتھ

منزل مقصود کا سودا ہے اپنے سر کے ساتھ
گرد رہ کی طرح لپٹے جاتے ہین رہبر کیساتھ

چل سکینگے کبک کیا اُس فتنۂ محشر کے ساتھ
کوہ مثل کاہ اڑتے پھرتے ہین ٹھوکر کیساتھ

حلقۂ دیوانگان ہے اُس پری پیکر کیساتھ
اسطرح اصحاب ہون جسطرح پیغمبر کیساتھ

دیکھتا ہون حسن کے عالم کو مین زیور کیساتھ
مجکو بھاتی ہے بنا گوش صنم گوہر کیساتھ

میکش عاشق مزاج اے ساقی وہ ہونہین
بوسۂ لب کی گزک بھی دے مجھے ساغر کیساتھ

سبزۂ خط کو دکھا کر تو نے مارا ہے جنھین
حشر اُن لوگونکا ہوگا خضر پیغمبر کیساتھ

پر کترتا ہے مرے صیاد تو کاٹ اس طرح
حسرت پرواز بھی اُڑ جائے بال و پر کیساتھ

جوہر اُس کے اکدن اے سفاک اسیر کھولدے
لاگ رکھتی ہے مری گردن ترے خنجر کیساتھ

مومن و کافر کا قاتل ہے ترا حسن شباب
آتش افروختہ یکسان ہے خشک و تر کیساتھ

اسقدر شیرین دہن اے دلربا ہوتا نہین
شیر دایہ نے پلایا ہے مجھے شکر کیساتھ

جسقدر نفرت ہے اُس سے مجھ توکل پیشہ کو
اسقدر ہوگی نہ قارونکو محبت زر کیساتھ

یہ اشارہ جنبش مژگان سے اُس گلرو کی ہے
دم نکلجاتا ہے سودائی کا اس نشتر کیساتھ

قدر دیوانہ کی بے ہنگامۂ طفلان نہین
چاہیئے سالار لشکر کو رہے لشکر کے ساتھ

صورت آباد جہان کے حسن کا شیدا نہو
صندل اس بت خانہ مین ملتا ہے درد سر کیساتھ

جب رولاتا ہے تصور ترے دانتونکا مجھے
تولتا ہون اشک کے قطرونکو مین گوہر کیساتھ

ہمرہی کا جو کبھی ہوتا ہے آتش اتفاق
خضر صحرا گرد دیتا ہے مرا مر مر کیساتھ

اونچا ہو لاکھ تاڑ سے بھی سر دچار ہاتھ
رتبہ بلند ہے ترے قد کا ہزار ہاتھ

کھاتے ہین غوطے رہ گذر گریۂ یار مین
رہتا ہے سیر سے اشکون سے تیر قعار ہاتھ

دامن چھڑا کے جب سے گیا ہے وہ بیوفا
دانتون سے کاٹتا ہون مین بے اختیار ہاتھ

دو کو کمر مین دو تری گردن مین ڈالتا
دیتا جو اے صنم مجھے اللہ چار ہاتھ

دونگا سزا مین تار گریبان سے باندھکر
راز جنون کرینگے اگر آشکار ہاتھ

دیوانے منتظر ہین نسیم بہار کے
کپڑونکے پھاڑنے سے کہین امیدوار ہاتھ

رخسارۂ صنم سے الٹ کر نقاب کو
دکھلا رہی ہے قدرت پروردگار ہاتھ

چپی شب وصال سحر تک کیا کئے
پائے حبیب کے رہے خدمتگار ہاتھ

صید افگنی کا لطف دکھاتا ہے دام فکر
مضمون کو جانتے ہین ہم آیا شکار ہاتھ

چھلّے جڑاؤ رکھتے ہین وہ پور پور مین
دکھلا رہے ہین ہمکو جواہر نگار ہاتھ

کہتا ہون دست قاتل بیرحم چوم کر
وقت عطائے رحمت پروردگار ہاتھ

نعمت وہ تیرے خوان کرم کی ہے بیحساب
خالی نکر سکین جسے ہژدہ ہزار ہاتھ

کھجلائی پیٹھ اسکی تو بولا وہ گلبدن
ہو جائے خشک ہوکے ترا پشت خار ہاتھ

کیفیت حیات ہے پیری مین میہمان
لبریز جام روح سے ہے تن رعشہ دار ہاتھ

زنجیر کو بہار مین توڑا نہ طوق کو
گردن سے اور پانؤن سے ہے شرمسار ہاتھ

منہ ہی اگا کے قتل جو مجکو نہین کیا
غیرت کے مارے ملتا ہے حسرت سے یار ہاتھ

چاہے جو ہمنشینی کے حق کو ادا کرے
آتش ہو یار توڑ کے گلچین کا خار ہاتھ

ردیف یائے تحتانی

خدا ملا گیا مجکو بتون کی بے نیازی سے
ملا بام حقیقت زینۂ عشق مجازی سے

رسائی مصر تک اس کی تو اسکی عرش تک حد ہے
مہ کنعان کو کیا نسبت ہے خورشید حجازی سے

طرحداری کریگی عاشقو تکو جامہ سے باہر
گریبان چاک ہونگے یار کی دامن درازی سے

برنگ سبزہ روندتا ہون رہ محبوب گلرو مین
یہ پامالی ہے بہتر دو جہان کی سرفرازی سے

http://muftbooks.blogspot.com/

صفائے قلب سے زیرِ نگین ہین بحر و بر و ملوتون
ملا رتبہ سکندر کا مجھے آئینہ سازی سے

جبین ساؤنسے اے بت ترے کوچہ کو بھر رکھے
نہ کھلائے خدا اُس کعبہ کو خالی نمازی سے

بھلایا اسمِ اعظم کو فسونِ حسنِ لولی نے
فرشتون کی حقیقت کھل گئی عشقِ مجازی سے

پناہ اے پُر فریبو قہر سے اللہ کے مانگو
سزا دیتا ہے حاکم آدمی کو قلب سازی سے

ہزارون کشتیِ تن پار اُترے گھاٹ سے اُسکے
رہے دریائے خون جاری تری تیغِ حجازی سے

تنِ محرور کا سیرے پڑے اُس پر جو پرچھانوان
یقین ہے موم شرما جائے آہن کی گدازی سے

رہی ہین بند اک کانِ ملاحت کے تصور مین
مزا لوٹا ہے آنکھون نے مری نظارہ بازی سے

شبِ آدینہ بھی آتا نہین گورِ غریبان پر
ہنوز آگہ نہین وہ شعر و مسکین نوازی سے

کمیت خامہ خوش رفتار ہے کس مرتبہ آتش
قدم مین آگے ترکی سے رہا سرپٹ مین تازی سے

گیسوئے مشکین رُخِ محبوب تک آنے لگے
چشمۂ خورشید مین بھی سانپ لہرانے لگے

دور کروایا پسینے نے نقابِ گلعذار
قطرۂ شبنم بھی دیوارِ چمن ڈھانے لگے

چال لیلی کی کنارِ جو جو وہ خوش قد چلا
بید مجنون کی طرح سے سرو تھرانے لگے

لیلے دل کو چار بوسون پر دیا اک یار نے
ہم نے یہ سمجھا روپے کے ہاتھ چار آنے لگے

رنگ لائی چہرۂ گل پر نسیمِ نوبہار
اپنی اپنی زمزمہ سنجِ چمن گانے لگے

ظلم مردون پر کیا مشقِ خرامِ یار نے
ہر قدم پر کاسۂ سر ٹھوکرین کھانے لگے

تو بھی تو لے شعلہ رو اک شب اُلٹ منہ سے نقاب
گرد شمعون کے بہت رستے مین پروانے لگے

کم نہین کالی گھٹا سے یار کی زلفِ سیاہ
دیکھ لے طاؤس کافر کو تو چلانے لگے

گاہ مستی کی دھڑی ہے کہ لکھوٹا پان کا
رنگ عاشق سے تمہارے لعل لب لانے لگے

نام جس نے عشق کا روئے کتابی کے لیا
اُس کو زلفون کے شکنجے مین وہ کھنچوانے لگے

آنکھ پھیری تو نے جس سے دم فنا اُسکا ہوا
مردے کے آثار زندے مین نظر آنے لگے

مشک کی بو سونگھ کر اک بد دماغی ہی ہوئی
یادِ زلفِ یار آئی سر کو ٹکرانے لگے

دم فنا کرنے لگی تیری کمر کی جستجو
عاشقِ جانباز ہستی سے عدم جانے لگے

http://muftbooks.blogspot.com/

مر بھی جاؤں تو نہ آتش گور پر آئے وہ گل
کام تمکین کو غرور حسن فرمانے لگے

صبر ہر چند ہو سینہ کیلئے سل بھاری
نہ سبک ہو نہ جو سمجھے اُسے غافل بھاری

بوسۂ خال سے کھوتے میں ہوا ہوں بیزار
تو لیے مجھ سے ترازو دن میں تو ہو تل بھاری

بار ہستی نہیں اب مجھسے سنبھالا جاتا
یا الٰہی مجھے سمجھے کوئی قاتل بھاری

حاملِ جسم ہوئی روح ہی کا حوصلہ تھا
کوہ ناقہ ہو تو اُٹھے پر ہے یہ محمل بھاری

نہ پھرا در بدر اے دیدۂ معشوق طلب
دستِ ہمت کو ہے اب کاسۂ سائل بھاری

صورتیں سدِ رہِ معنی ہیں باز آ ان سے
پھیر کھا کھا کے نہ گر پاؤں سے منزل بھاری

اُسکی بھی کوچۂ جلا دے الفت مجھکو
ہو گیا کوہ گراں سے تنِ بسمل بھاری

فوقِ مجنوں سے رہا عشق و جنوں میں مجھکو
اُسکی زنجیروں سے ہوں میری سلاسل بھاری

زور کر توڑ کے جان دل کو اُٹھا دنیا سے
یہ وہ پتھر ہے نہیں جس سے کوئی سل بھاری

نہ اُٹھا پھر خدا ناز حسینان لے دل
نہیں اُٹھ سکنے کا یہ بوجھ ہے غافل بھاری

خاک کے پُتلے نے وہ بوجھ لیا گردن پر
کہ سمجھتے تھے جسے عرش کے حامل بھاری

شمع رو نے مرے الٹا سرِ مجلس جو نقاب
ایک پر ایک ہوا ساکنِ محفل بھاری

ناتوانی سے کہاں رہ نوردی کی طاقت
گھر سے دروازہ تلک ہے مجھے منزل بھاری

بارِ خاطر ہو نہ عالم کا سبک باتوں سے
زندگانی میں نہ ہو مردہ سے غافل بھاری

مجھسے ہر بات میں قرآن وہ اُٹھواتا ہے
گردنِ یار میں شاید ہے حمائل بھاری

ہمرہِ غیر گیا چاندنی کی سیر کو یار
ہو گیا مجکو ستارہ مہِ کامل بھاری

آتش ان سے نہیں نظارہ کا لیکا چھٹتا
میری آنکھوں کو ہے شاید کہ مرا دل بھاری

واقعہ دل کا جو موزوں ہے تو مضمون غم ہے
صفحہ ہر اک مرے دیوان کا صفِ ماتم ہے

خاکساری سے جھکا ہے سرِ شوریدہ مرا
وائے بر حالِ ندامت سے جو گردن خم ہے

دل میں آتا ہے کہ اب پینے گلے کو کاٹوں
نیم جان چھوڑ کے قاتل کو ندامت کم ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

دل کہین جان کہین چشم کہین گوش کہین
اپنے مجموعہ کا ہر اک ورق برہم ہے

کس نے دیکھا ہے محبت کی نظر سے اُن کو
صف مژگان ہے تلے زلف سیہ برہم ہے

دل کو آنکھون نے کیا کشتۂ رخسار ملیح
نہ سمجھتے تھے ہم اُس کو کہ نمک بھی سم ہے

کیا کہون مین کمر یار ہے کیسی نازک
عالم الغیب سوا کوئی نہین محرم ہے

زندگانی سے جو تنگ آکے ہے دل گھبراتا
پوچھنے جاتا ہون مردون سے کہ کیا عالم ہے

کھینچ لاتا ہے جو جل جاتی ہے جذب دل کی
منتظر یار کا ہون آنکھون مین جب تک دم ہے

زلف و رخ کو ہین حیا سے وہ چھپائے رکھتے
شانہ و آئینہ ناواقف و نامحرم ہے

بام پر جب سے ہے اک رشک پری کو دیکھا
روح دیوانہ سیر فلک اعظم ہے

وعدۂ شربت دیدار ہے بیمارون سے
دم کو دینے کو مسیحا بھی مرا حاکم ہے

دردمندان محبت کا ہے تو تسکین بخش
زخم فرقت کے لئے وصل ترا مرہم ہے

دل عاشق کو نگینہ کے عوض جڑوا دو
دست معشوق کو زیبا ہے تو یہ خاتم ہے

کوچۂ یار کی حسرت مین ہون رویا کرتا
شوق گلزار مین آنسو نہین ہے شبنم ہے

عاشقون سے یہ اشارہ ہے تری مژگان کا
اس صف جنگ مین جو کھیت رہا رستم ہے

وصلت حور کی حسرت نہ رہیگی آتش
خلد میراث سمجھ اپنی بنی آدم ہے

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری

یقین ہے اٹکے گی جان اپنی آکے گردن مین
سُنا ہے جا ہے قریب رگ گلو تیری

وہ گل ہون مین کہ ترا رنگ جس سے ظاہر ہے
وہ غنچہ ہون کہ بغل مین ہے جسکی بو تیری

پھرے ہین مشرق و مغرب سے تا جنوب و شمال
تلاش کی ہے صنم ہمنے چار سو تیری

شب فراق مین اک دم نہین قرار آیا
خدا گواہ ہے شاہد ہے آرزو تیری

دماغ اپنا بھی اے گلبدن معطر ہے
صبا ہی کے نہین حصہ مین آئی بو تیری

پڑھا ہے ہمنے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی
جواب ہی نہین رکھتی ہے گفتگو تیری

میری طرف سے صبا کہیو میرے یوسف سے
نکل چلی ہے بہت پیرہن سے بو تیری

http://muftbooks.blogspot.com/

فرشتے بھی تجھے کہتے ہیں بشر شاعر
یقین ہوا ملک الموت میں ہے خو تیری

یہ گردشِ فلکِ پیر سے ہوا ثابت
قوی ضعیف کو کرتی ہے جستجو تیری

شراب شرم و حیاؤ حجاب کھو دیگی
دکھائے گا ہمیں کیفیتیں سبو تیری

رہا نہ شبہ ہمیں اُس کے حلقہ ہونے سے
یہ عقدہ ناف نے کھولا کمر ہے مو تیری

ہوا جو دست رس اسکا بھی پائے قاتل تک
حنا بھولائے گا شوخی مرا لہو تیری

شبِ فراق میں اے روز وصل تا دمِ صبح
چراغ ہاتھ میں ہے اور جستجو تیری

جو ابر گریہ زنان ہے تو برق خندان زنان
کسی میں خو ہے ہماری کسی میں خو تیری

یہ چاک جیب کے حق میں دعائے مجنون ہے
نہ ہو وہ دن کہ درستی کرے رفو تیری

کسی طرف سے تو نکلے گا آخر اے شہ حسن
فقیر دیکھتے ہیں راہ کو بکو تیری

چمن میں صبح کو جاکر نہ منھ دکھانا تھا
برنگ آئینہ حیران ہے آبجو تیری

زمانہ میں کوئی سمجھا نہیں ہے سیف زبان
رہے گی معرکہ میں آتش آبرو تیری

کوچۂ دلبر میں میں بلبل چمن میں مست ہے
ہر کوئی یاں اپنے اپنے فن میں مست ہے

نشۂ دولت سے منعم پیرہن میں مست ہے
مرد مفلس حالت رنج و محن میں مست ہے

دور گردون سے ہے غدر و نداکہ یہ دور شراب
دیکھتا ہوں جسکو میں اس انجمن میں مست ہے

آج تک دیکھا نہیں یاں آنکھوں نے روزگار
کون سمجھا گنبد چرخ کہن میں مست ہے

گردشِ چشم غزالان گردش ساغر ہے یاں
خوش رہیں یاران وطن دیوانہ بن میں مست ہے

ہے جو حیران صفائے رُخ حلب میں آئینہ
بوئے زلفِ یار سے آہو ختن میں مست ہے

غافل و ہشیار ہیں اُس چشم میگون کے خراب
زندہ زیر پیرہن مردہ کفن میں مست ہے

ایک ساغر دو جہان کے غم کو کرتا ہے غلط
اے خوشا طالع جو شیخ و برہمن میں مست ہے

وحشتِ مجنون و آتش میں ہے بس اتنا ہی فرق
کوئی بن میں مست ہے کوئی وطن میں مست ہے

شوق وصلت میں ہے شغل اشک افشانی مجھے
ہجر میں کرنا پڑا آخر لہو پانی مجھے

http://muftbooks.blogspot.com/

یاد مین آئینۂ رخ کے ہے حیرانی مجھے
زلف کے سودے مین رہتی ہے پریشانی مجھے

فی الحقیقت تو ہے اے دلبر سزاوار سجود
کوئی دکھلائی نہین دیتا ترا ثانی مجھے

تنگ کرتا ہے گریبان کٹنے لگتا ہے گلا
موسم گل کی جو یاد آتی ہے عریانی مجھے

ہون وہ دیوانہ کہ اپنا نام رٹنے کیلئے
اک پری نے دی ہے تسبیح سلیمانی مجھے

ایک حرف اس کی عبارت کا پڑھا جاتا نہین
لکھدیا کس خط مین ہے یہ خط پیشانی مجھے

چشمہائے چشم مین گریہ سے ہے دریا کا جوش
غوطے کھلواتا ہے سیل اشک کا پانی مجھے

خواب سے بیدار وہ خورشید رو آ کر کرے
ایسی اے آنکھون دکھاؤ صبح نورانی مجھے

ذبح ہی کرتے گلے لگنے جو دیتی تھی نہ شرم
عید قربان تھی سمجھتے آپ قربانی مجھے

عشق میرا مہربان ہے حسن بندہ یار کا
آئینہ سا رخ ملا ہے انکو حیرانی مجھے

بوسہ لیتا ہون دہان ناپدید یار کے
آشکارا ہو گیا ہے گنج پنہانی مجھے

کوئے گلشن مین بلبل چہچہے کرتا نہین
یار کے کوچہ مین زیبا ہے غزلخوانی مجھے

ساقیان ماہ پیکر پر کیا کرتا ہون حکم
میکدہ مین عالم مستی ہے سلطانی مجھے

خشک رہتا ہے بہت شوق شہادت سے گلا
ہو سکے تو ہمدمو خنجر کا دو پانی مجھے

خاک مین ملوا رہا سودائے زلف یار ہے
مثل گرد راہ رہتی ہے پریشانی مجھے

اے خیال یار کرتا ہون ریاضت سے صفا
خانۂ دل مین ہے کرنی تیری مہمانی مجھے

حسن کے جلوہ سے اس رخ کا اشارہ ہے یہی
کافری زلفو کو زیبا ہے مسلمانی مجھے

شہر خوبان مین نہین آتش مروت کا رواج
تشنہ لب مر جاؤن تو ممکن نہ ہو پانی مجھے

عشق اسکا جان کھوتا ہے برنا و پیر کی
اس شاہ حسن کو یہ دعا ہے فقیر کی

بیہودہ گفتگو نہین مرد فقیر کی
سیدھی ہے سمجھے تو اگر الٹی کبیر کی

صحرا سے لے چلا ہے ہمین شہر کیطرف
گم ہو گئی ہے عقل جنون سے مشیر کی

بے مانگے بوسہ عاشق مسکین کو دیجئے
موتے مرے سوال ہے صورت فقیر کی

پیدا کرے گا یوسف گم گشتہ جذب عشق
تاثیر آئین بھی ہے دعائے اسیر کی

http://muftbooks.blogspot.com/

غافل نہ شل برق ہو شادی سے خندہ زن
یاران غم سے ہے گل آدم خمیر کی

زنجیر ہو گئیں ہیں بدن کو مری رگیں
کھینچی ہے ناتوانی نے تصویر اسیر کی

دیوانہ کس کریم کے دروازے کا ہے دل
زنجیر میں ہماری صدا ہے فقیر کی

اللہ رے اُس صنم کے بدن کی ملائمت
جامہ ہے جسم کا کہ قبا ہے حریر کی

خاک شہید ناز سے بھی ہولی کھیلیے
رنگ اس میں ہے گلال کا بو ہے عبیر کی

دم بند اُس کا زمزموں نے میرے کر دیا
آواز بیٹھ بیٹھ گئی ہم صفیر کی

وہ لعل لعل لب ہے مرے شاہ حسن کا
سودے میں جس کے بکتی ہے گدڑی فقیر کی

دیکھا اسیر کار نہ دیوانہ کا کوئی
اُس بادشاہ کو نہیں حاجت وزیر کی

چھیڑا ہے مینے جا کے برہمن کو دیر میں
لی ہے قسم بتوں سے خدائے کبیر کی

جس تودے میں شریک ہوئی اپنی خاک آہ
حسرت ہی رہ گئی لب معشوق تیر کی

جیسا کہ شادماں ہوں میں روز وصال میں
شیعہ کو یہ خوشی نہ ہو عید غدیر کی

اُس طفل شوخ کا جو لیا ہے زبان نے نام
بو آتی ہے ہمارے دہن میں سے شیر کی

آنسو نکلے تھے کدھر سے کہاں یاں سے جائینگے
اوّل کی نہ کچھ خبر ہے نہ ہمکو اخیر کی

تیری زیادتی میں نہ ہوگی کبھی کمی
اے عشق خیر چاہیے حسن شریر کی

اُس ماہ چاردہ کو ہے حاصل کمال حسن
رخ میں صفا ہے سینہ روشن ضمیر کی

تعریف تیرے حسن جوانی کی کیا کروں
طفلی میں تجھ پر رال ٹپکتی تھی پیر کی

دیکھے اگر مراد دل سودا زدہ وہ زلف
ہر مو سے ہو بلند صدا دار و گیر کی

اپنی شرارتوں سے نہ باز آئے آسمان
کودک مزاجی مجکو خوش آتی ہے پیر کی

سودائے راہ یار کا اللہ رے اثر
جادہ بنی جو ہم نے زمین پر لکیر کی

اُس گوش و چشم سا نہ تو دیکھا ہے نے سنا
آتش قسم ہے ذات سمیع و بصیر کی

کب تک وہ زلف دیتی ہے آزار دیکھیے
کٹتی ہے کس طرح سے شب تار دیکھیے

بیمار عشق مرتے ہیں اس اشتیاق میں
پی جائیے جو شربت دیدار دیکھیے

رعنت کی آنکھ ڈالئے ذرّون کی طرح سے
روشن جو آفتاب سا رخسار دیکھیے

دل کو بغل مین مار کے لے تو چلین بیچ کے
کہتی ہے کیا نگاہِ خریدار دیکھیے

بے موت روز مرتے ہین عاشق خبر نہین
اے شاہِ حسن پرچۂ اخبار دیکھیے

جاتے ہین کوئے یار سے ہم ایسے ہوکے تنگ
کعبہ بھی ہو تو پھر کے نہ زنہار دیکھیے

آہستہ پانون رکھیے قیامت نہ کیجیے
ٹھوکر سے فتنے ہوتے ہین بیدار دیکھیے

طاؤس و کبک کو ہے نکل ملنے کا خیال
چلتا ہے یار کونسی رفتار دیکھیے

بلبل کی طرح عشق جو ہم کو چمن سے ہو
سو جایئے تو خواب مین گلزار دیکھیے

قزاق کی نگہ سے کم اپنی نگہ نہین
کیا لوٹیے جو دولتِ دیدار دیکھیے

جن جن کے قتل کیجیے انصاف شرط ہے
حاضر ہین بیگناہ و گنہگار دیکھیے

عاشق مسیح بھی ہمین کہتے ہین مہربان
حال اُس کا پوچھیے جسے بیمار دیکھیے

مشتاق دل ہے جنبشِ ابروئے یار کا
چلتی ہے کس طرح سے یہ تلوار دیکھیے

دروازے مین سے چلئے سرائے حبیب مین
حسرت سے تا کجا پسِ دیوار دیکھیے

سودے مین ابرودن کے ہون وہ ماہ ڈھونڈھتا
جس مین کہ چاند دیکھ کے تلوار دیکھیے

عالم کی سیر کیجیے آتش ملیگا یار
یوسف جو چاہین آپ تو بازار دیکھیے

کون سے دل مین محبت نہین جانی تیری
جس کو سنتا ہون وہ کہتا ہے کہانی تیری

کچھ دہن ہی نہین وہم شعرا کے نزدیک
مو سے باریک کمر بھی ہے گمانی تیری

جس کے آگے سے گذرتا ہے وہ کہتا ہے یہی
دیکھی اے روحِ رواں ہمنے روانی تیری

شیشۂ مے سے کوئی میری زبانی کہدے
خوش نہین آتی ہے یہ پنبہ دہانی تیری

کیا تری شان ہے قربان ہون اے عفو کریم
آس رکھتا ہے ہر اک فاسق و زانی تیری

اس خرابی مین ترے واسطے پھرتے ہین خراب
جستجو ہمکو ہے اے گنج نہانی تیری

عین احسان ہے مرے صفحۂ دل پر مجکو
ایک تصویر اگر کھینچدے مانی تیری

صبح تک شام سے کرتی ہے زبان ذکر جمال
نیند آتی ہے کسے سُنکے کہانی تیری

http://muftbooks.blogspot.com/

مثل گل ہنسکے کسی روز تو دل کو خوش کر
خون رُلاتی ہے ہمیں غنچہ دہانی تیری

تازہ انداز و ادا میں ہے ترقی دہ چند
فتنہ طفلی بھی قیامت ہے جوانی تیری

کون سے غلہ کا دانہ ہے تو اے دانۂ خال
ہمنے ارزانی میں بھی پائی گرانی تیری

گرم جوشی سے جلا پا کرے کشت و خرمن
برق ہو سکتی نہیں شوخی میں ثانی تیری

جان کی طرح جسے رکھتا ہے عزیز اے گلرو
داغ دل لالہ نے سمجھا ہے نشانی تیری

مصرع تیغ ہے ہر مصرع موزون آتش
دیکھ لی یار مری سیف زبانی تیری

مہندی سے تیرے ہاتھ کی گل ضرب دست کھائے
چوٹی کے فتح پیچ سے سنبل شکست کھائے

لبریز کر پیالہ کو ساقی اس ابر میں
افیون نہ تنگ ہو کے کوئی مے پرست کھائے

شیر و پلنگ و گرگ سے باہر نہیں ہوں میں
جو چاہے ران کھائے جو چاہے سو دست کھائے

دل کو برشتگی سے ہو حاصل شگفتگی
دھوکا کباب مرغ کا دہ چشم مست کھائے

ظالم کو سعی سے نہیں بحر جہان میں نفع
ممکن نہیں کباب جو مچھلی کا شست کھائے

پھر خوشے اُتریں پھر کھنچے انگور کی شراب
پھر شاخ تاک پیچ سر داربست کھائے

طے کر چکوں کہیں میں نشیب و فراز دہر
تا چند ٹھوکریں یہ بلند اور پست کھائے

اس بند و بست جسم سے جان کو نجات ہو
چھوٹے پری طلسم عناصر شکست کھائے

دھوکا نہ دے مجھے تری شوخی کی چال کا
بل تو کمر نہ چیتے کی ہنگام جست کھائے

برخاست ہو ہماری جو جب بیٹھتے ہیں آپ
غم کون دیکھکر یہ ہماری نشست کھائے

بوٹے اکھیڑ کر میں جلاؤں تمام تاک
میرے چمن میں دھوپ اگر داربست کھائے

اس لالہ رو کے حسن کا جیسے ہوا ہے عشق
کھاتا ہوں داغ یوں میں گزک جیسے مست کھائے

کھانا لیے وہ کلچوے نہ اے ساقی ازل
لغزش نہ پائے آتش مست الست کھائے

پیمبر میں نہیں عاشق ہوں جانی
رہے مرسل ہی سے یہ لن ترانی

سلیمان ہم ہیں اے محبوب جانی
سمجھتے ہیں تجھے بلقیس ثانی

http://muftbooks.blogspot.com/

کھلا سودے میں اُن زلفوں کے مر کر / پریشان خواب تھی یہ زندگانی
یہ کیوں آتا ہے اُن سے قد کشی کو / گڑی جاتی ہے سرو بوستانی
وہی دے گا کباب نرگسی بھی / جو دیتا ہے شراب ارغوانی
رنگا ہے عشق نے کس درد سر سے / ہمارا جامۂ تن زعفرانی
مسافر کی طرح رہ خانہ بر دوش / نہیں جائے اقامت دار فانی
ترے کوچہ سے مشتاق نکلے آگے / جہنم سے ہے بہشت آسمانی
وہ بیکش ہوں دیا ہے قابلہ نے / جسے غسل شراب ارغوانی
یقین ہے دیدۂ باریک بین کو / کرے عینک طلب یہ ناتوانی
وہ خط ہے یادگار حسن رفتہ / وہ سبزہ ہے گلستاں کی نشانی
نکلتی منھ سے قاصد کے نہیں بات / مگر لایا ہے پیغام زبانی
یہ مشت خاک ہو مقبول درگاہ / صبا کی چاہتا ہوں مہربانی
لئے ہیں بوسۂ رخسارۂ صاف / پیا ہے میں نے آئینہ کا پانی
سفیدی مو کی ہو کافور ہر چند / کوئی مٹتا ہے یہ داغ جوانی
نہ خوش ہو فربہی تن سے غافل / سبک کرتی ہے مردے کو گرانی
موئے جو پیشتر مرنے سے وہ لوگ / کفن سمجھے قبائے زندگانی

جلاتی ہے دل آتش طور کی طرح
کسی پردہ نشیں کی لن ترانی

وہ افسوں ہے ہماری شعر خوانی / جو سنتا گنگ ہو جاتا فغانی
مبارک ابر کو دریا کا پانی / ہمیں دورِ شراب ارغوانی
لہو سے اپنے لکھوں گر خط شوق / قلم بھولے سیاہی کی روانی
دلِ عالم ہو عشق حسن سے داغ / رہے سر فردیہ تیری نشانی
فراق یار کو دل نوش جاں ہو / یہ یوسف گرگ کی ہے میہمانی
وہ ترک آیا لگا اے آتشِ گل / کباب طائرانِ بوستانی

کرین گے یار کو عریان شب وصل ۔ عیان ہو جائے گا رازِ نہانی
ہوا کوئی نہ حالِ دل سے آگاہ ۔ رہی مشتاقِ گوش اپنی کہانی
بہین گے مثلِ دریا دیدۂ تر ۔ پیئین گے ابر ان چشمون کا پانی
اُڑا دے گی صبا مثلِ پرِ کاہ ۔ سلامت ہے جو اپنی ناتوانی
ہماری قبر پر دہ شمع رو آئے ۔ رہے روشن چراغ مہربانی
رولاتا ہے وصالِ یار کا شوق ۔ فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی
خدا کے حکم سے ہے قوت نطق ۔ کلام اپنا ہے ہاتف کی زبانی
کہون ہر جائی تو بولے وہ کافر ۔ نہین مومن کو لازم بدگمانی
بڑھی ایڑی سے چوٹی اُس پری کی ۔ زمین پکڑے بلائے آسمانی
نہین دیتا وہ دلبر بوسۂ خال ۔ ثمر کانے تلونکی ہے گرانی
نہین واقف ہم اُس بت کی کمر سے ۔ خدا کے واسطے ہے غیب دانی
رولائی ہے مثالِ ابر پیری ۔ دکھا کر داغِ طاؤس جوانی

مرا دیوان ہے اے آتش خزانہ
ہر اک بیت اس مین ہے گنجِ معانی

صدمہ ہے دوش پر سر و گردن کے بوجھ سے ۔ ہر ایک شجر بہاری ہے سوسن کے بوجھ سے
ہوش و خرد ہے باعثِ تکلیف آدمی ۔ دیوانہ آشنا نہین دامن کے بوجھ سے
راحت طلب کو رنج کشون کی خبر کہان ۔ آگاہ کیا سوار ہے توسن کے بوجھ سے
سار سفر کبھی نہ ہوا بار دوش یان ۔ سمجھا مین مال و جنس کو رہزن کے بوجھ سے
سختی بخت و عشق بتان دونون قہر ہین ۔ کم بوجھ سنگ کا نہین آہن کے بوجھ سے
رندون کو قید سبحہ و زنار کی نہین ۔ واقف نہین مین شیخ و برہمن کے بوجھ سے
غماز اپنا ذکر نہ لا دے حضور دوست ۔ گردن جھکے نہ منت دشمن کے بوجھ سے
عاشق ملال خاطر اہل جہان نہون ۔ خم ہو نہ شاخ بلبل گلشن کے بوجھ سے
آتش یہ سا سے رنج ہین اس زندگی کے ساتھ ۔ مُردے کو کیا خبر گل مدفن کے بوجھ سے

http://muftbooks.blogspot.com/

رنگ جو جو کچھ کہ چاہیں لائیں بن میں آبلے
پائے بوسی کرتے تھے وطن میں آبلے

چشم زخم خار سے یارب بچانا تو انھیں
اک رفیق حال ہیں رنج و محن میں آبلے

بدگمانی سے عبث پھرتا ہے گلچیں میرے ساتھ
ڈھونڈھتے آئے ہیں کانٹوں کو چمن میں آبلے

کون سرگرداں نہیں ہے جستجوئے یار میں
پڑ گئے ہیں پائے شیخ و برہمن میں آبلے

آدمی کی بے شعوری ہے طلب راحت کی یاں
داغ ہیں یہ خانۂ چرخ کہن میں آبلے

پاؤں کے چھالے تو نذر خار صحرا کر چکے
پھوڑیئے اب چلکے دل کے انجمن میں آبلے

تیغ شعلہ سے کیا تھا قتل قاتل نے مگر
دیکھتا ہوں اپنے زخموں کے دہن میں آبلے

خار بھی میرے نصیبوں کا بیابان میں نہیں
کیا شریک حال ہووین گے کفن میں آبلے

اس قدر مجھ سے زمانہ کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوئے حنا ڈالے بدن میں آبلے

حالت بد کا نہیں کوئی زمانہ میں شریک
جسم ساں ممکن نہیں ہیں پیرہن میں آبلے

ایڑیاں رگڑیں نہ آتش پھوڑ کر سر مر گیا
مثل مجنوں تھے نہ پائے کوہکن میں آبلے

رہ گیا چاک سے وحشت میں گریبان خالی
سیتے خار سے ہم گوشۂ داماں خالی

ایک بوسہ دہن یار سے حاصل نہ ہوا
اپنی تقدیر کا تھا چشمۂ حیوان خالی

وقت فرصت کو غنیمت سمجھ آتا ہے تو آ
اے اجل عالم تنہائی ہے میدان خالی

کوچۂ یار میں مشتاق رخ و قد آئے
ہو گئے بلبل و قمری سے گلستان خالی

دل عاشق سے اشارہ ہے یہ اُن تُرکاں کا
قلعہ کر لیتے ہیں یہ دستۂ ترکان خالی

چشم پروانہ سے دیکھا تو ہوا یہ روشن
جا تری دل میں ہے اے شمع شبستان خالی

مرغ دل سینہ کو کھوتے ہیں نشانے کی طرح
تر کی چشم اُن کے کریں ترکش مژگان خالی

باغ عالم میں نہیں کوئی کسی کی سنتا
نہ دماغ اپنا کرا اے مرغ خوش الحان خالی

قید مذہب کی گرفتاری سے چھٹ جاتا ہے
ہو نہ دیوانہ تو ہے عقل سے انسان خالی

عہد پیری میں کہاں اب وہ جوانی کے رفیق
صاف پہلوئے زبان کر گئے دندان خالی

تیری ورگہ کے فقیروں کے لئے اے محبوب
تخت پر اپنی جگہ کرتے ہیں سلطان خالی

http://muftbooks.blogspot.com/

خال مشکیں سے سنگار اہل قلم کو کیجئے
گل چلے شیر سے کرتے ہیں نیستان خالی

بت کافر نہیں ہوتے جو ہم آغوش نہ ہوں
بغل گور میں ہے جائے مسلمان خالی

ہنستے ہنستے تو کیا قتل گنہگار دن کو
رو دیا دیکھ کے جلاد نے زندان خالی

دل بیکینہ کدورت نہیں رکھتا آتش
خس و خاشاک سے ہے اپنا بیابان خالی

بند نقاب عارض دلدار توڑیے
باغ مراد عشق کی دیوار توڑیے

وہ درد دوست ہیں جو خدا ہمکو زخم دے
سو بار ٹانکے کھائیے سو بار توڑیے

دیکھے ترا جو مصحف رو برہمن کہے
بت کو سلام کیجیے زنار توڑیے

بے پر مجھے فلک نے کیا تو بجا کیا
لازم ہے بال مرغ گرفتار توڑیے

مرغ ترانہ سنج ہوں اس بوستان کا میں
خون بہار ٹپکے اگر خار توڑیے

اپنا کچھ اختیار شفا میں نہیں طبیب
پرہیز سے نہ خاطر بیمار توڑیے

فتراک صید زندہ ہے زلف سیاہ یار
ٹوٹیں ہزار دل اگر اک تار توڑیے

گردن ہی اپنی دوش پہ اپنے وبال ہے
کیا چھین کر حریف کی تلوار توڑیے

عاشق کی بیقراری سے اے بت ہلا ملک
ٹکرائیے جو سر کو تو کہسار توڑیے

بوسے کسی کے چہرۂ رنگیں کے لیجیے
اک دن تو پھول باغ سے دو چار توڑیے

انسان کو پاس خاطر نازک ضرور ہے
شیشہ شراب کا بھی نہ زنہار توڑیے

یوسف کے دیکھنے کا ہے آنکھوں کو اشتیاق
بند نقاب کو سر بازار توڑیے

سودائے دل نہ کیجیے گو لاکھ سر کا ہو
جب تک نہ خوب پائے خریدار توڑیے

نامرد آسمان سے گوارا ہے کسکو جنگ
آتش سپر کو چیریے تلوار توڑیے

حسرت جلوۂ دیدار لیے پھرتی ہے
پیش روزن پس دیوار لیے پھرتی ہے

اس مشقت سے اسے خاک نہ ہوگا حاصل
جان عبث جسم کی بیکار لیے پھرتی ہے

دیکھنے دیتی نہیں اسکو مجھے بیہوشی
ساتھ کیا اپنے یہ دیوار لیے پھرتی ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

کسی فاسق کے تو منھ کو نکرے گی کالا ؟
کیون سیاہی یہ شب تار لیے پھرتی ہے

تو نکلتا نہین شمشیر بکف لے قاتل
موت میرے لیے تلوار لیے پھرتی ہے

نال مفلس مجھے سمجھا ہے جنون نے شاید
وحشت دل سر بازار لیے پھرتی ہے

کعبہ و دیر مین وہ خانہ بر انداز کہاں ؟
گردش کافر و دیندار لیے پھرتی ہے

رنج لکھا ہے نصیبون مین مرے راحت سے
خواب مین بھی ہوس یار لیے پھرتی ہے

چال مین اس کی سراپا ہے کسی کی تقلید
کبک کو یار کی رفتار لیے پھرتی ہے

در یار آئے ٹھکانے لگے مٹی میری
دوش پر اپنے صبا بار لیے پھرتی ہے

ہنستے ہین دیکھ کے مجنون کو گل صحرائی
پا برہنہ طلب خار لیے پھرتی ہے

سایہ سا حسن کے ہمراہ ہے عشق بیباک
ساتھ یہ جنس خریدار لیے پھرتی ہے

کسی صورت سے نہین جان کو قرار اے آتش
طپش دل مجھے لاچار لیے پھرتی ہے

رفتگان کا بھی خیال اے اہل عالم کیجیے
عالم ارواح سے صحبت کوئی دم کیجیے

حالت غم کو نہ بھولا چاہیے شادی مین بھی
خندۂ گل دیکھ کر یاد اشک شبنم کیجیے

عیب لعنت روز اول سے مری طینت مین ہے
داغ لالہ کے لیے کیا فکر مرہم کیجیے

اپنی راحت کے لیے کسکو گوارا ہے یہ رنج
گھر بنا کر گردن محراب کو خم کیجیے

عشق کہتا ہے مجھے رام اس بت وحشی کو کر
حسن کی غیرت اسے سمجھاتی ہے رم کیجیے

رات صحبت گل سے دن کو ہم بغل خورشید سے
رشک اگر کیجیے تو رشک بخت شبنم کیجیے

دیدہ و دل کو دکھایا چاہیے دیدار یار
حسن کے عالم سے آئینون کو محرم کیجیے

شکل گل ہنس ہنس کے روز وصل کاٹے ہین بہت
ہجر کی شب صبح رو رو کر مثل شبنم کیجیے

تھی سزا اپنی جو شادی مرگ قسمت نے کیا
ہجر مین کس نے کہا تھا وصل کا غم کیجیے

آپکی نازک کمر پر بوجھ پڑتا ہے بہت
بڑھ چلے ہین حد سے گیسو کچھ انھین کم کیجیے

اٹھ گئی ہین سامنے سے کیسی کیسی صورتین
روئیے کس کے لیے کس کس کا ماتم کیجیے

روز مردم شب کئے دیتا ہے سرمہ پوچھیے
خون ہوتے ہین بہت شوق حنا کم کیجیے

http://muftbooks.blogspot.com/

آئینہ کو روبرو آنے نہ دیجیے یار کے
شانہ سے آتش مزاج زلف برہم کیجیے

اثر رکھتی ہے گلگونی کیفیت کا ہستی ہے
ابھرنے مین حباب بحر کے اک جوش مستی ہے

دکھائی دیتے ہین ہندو ہی ہندو مجکو خالون سے
رخ محبوب ہے یا نا مسلمانون کی بستی ہے

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظر مین کب کسی کے چڑھتی ہے جو چیز سستی ہے

وہ دہقان غریب سر زمین عشقبازی ہون
عوض باران کے میری کشت پر آتش برستی ہے

زمانہ کی گردن خم فلک سے بھی نہین ہوتی
بھلا تیغ کجی کو بھی کہین دیکھا کہ کستی ہے

غم و شادی کی حالت دیکھ عالم کے مرقع مین
کوئی تصویر روتی ہے کوئی تصویر ہنستی ہے

نہین معلوم لذت کون سی رکھتا ہے غم ایسی
نہایت روح آب تیغ کے خاطر ترستی ہے

غنیمت جان یار آوے بحد پر جان کھونے سے
مراد دل ملے کونین تک دیکر تو سستی ہے

نہین رہتا مزاج سفلہ ہرگز ایک حالت پر
بلندی کا بگولے کی مآل کار پستی ہے

نہین منظور بعد از مرگ پتھر اس کی چھاتی پر
برہمن اس لئے مصروف کار بت پرستی ہے

ستارہ اپنا گردش مین ہے آتش اس کی گردش سے
فلک کی تنگ چشمی سے ہماری تنگدستی ہے

کام ہمت سے جوان مرد اگر لیتا ہے
سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

ناگوارا کو جو کرتا ہے گوارا انسان
زہر پیکر مزۂ شیر و شکر لیتا ہے

ہالہ مین ماہ کا ہوتا ہے جنکو یہ یقین
کبھی انگڑائی جو وہ رشک قمر لیتا ہے

وہ زبون بخت شجر ہون کہ دہقان میرا
پیچھے بوتا ہے مجھے پہلے تبر لیتا ہے

منزل فقر و فنا جائے ادب ہے غافل
بادشاہ تخت سے یان اپنے اتر لیتا ہے

گنج پنہان ہے تصرف مین بنی آدم کے
کان سے لعل یہ دریا سے گہر لیتا ہے

ضبط کرتا ہے جو نالہ کا شب فرقت مین
زخم پہلو مین نمک پیس کے بھر لیتا ہے

نظر آجاتا ہے لے گل جسے رخسار ترا
پھول سے دامن نظارہ وہ بھر لیتا ہے

رہ پر خوف محبت مین جو رکھتا ہے قدم
گور مین گام نخستین کو وہ دھر لیتا ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

پیش کش گل سے طلب کرتے ہیں تحسین سخن
سرو سے باج مرا مصرع تر لیتا ہے

عقل کر دیتی ہے انسان کی جہالت زائل
موت سے جان چھپانے کو سپر لیتا ہے

نگہ لطف کی حسرت سے ہیں وابے نصیب
کسطرح سرمہ گھرا دن آنکھوں میں کر لیتا ہے

یاد رکھتا ہے عدم میں کوئی ساغر کش سے
ہچکیاں شیشہ مے شام و سحر لیتا ہے

روح و قالب کی جدائی ہے جدائی تیری
دم نکلتا ہے جو تو نام سفر لیتا ہے

ہجر میں وصل کا ملتا ہے مزا عاشق کو
شوق کا مرتبہ جب حد سے گذر لیتا ہے

عزت نالہ و فریاد نہ کھوا ے آتش
آشنا کوئی نہیں کون خبر لیتا ہے

اللہ ری روشنی مرے سینہ کے داغ کی
اندھیاری رات میں نہیں حاجت چراغ کی

ہستی چند روز نے تو تنگ ہی رکھا
خواب عدم میں دیکھینگے صورت فراغ کی

بے اعتبار نقش و نگار زمانہ ہے
اک رنگ پر ہوا نہیں رہتی ہے باغ کی

نسبت سیہ نے کام کیا بعد مرگ بھی
رنگین مرے لہو سے ہے منقار زاغ کی

ظاہر ہوا مجھے یہ بلندی سرو سے
کرتی ہے کام خاک بھی عالی دماغ کی

سو تاڑ سے بلند کرے باغبان تو کیا
ہمت کے آگے پست ہے دیوار باغ کی

اخگر کی طرح سے جو دہکتے ہیں داغ عشق
سینہ میں اپنے رہتی ہے گرمی اوجاغ کی

رخ کیا ملائیگا رخ رنگین یار سے
لالہ کو کیا خبر نہیں ہے حیا داغ کی

ابر کرم کے فیض نے ایسا کیا ہے سبز
مہندی کی ٹٹی ہو گئی دیوار باغ کی

شاعر ہوں بوئے سیب زنخداں میں سونگھتا
اصلاح رہتی ہے مجھے اپنے دماغ کی

گم ہونگے ایسے ڈھونڈھے بھی پا نہ جائینگے
کھو دے گی فکر تم کو تمہارے سراغ کی

جلتی ہے شوق آتش رخسار یار میں
ہے شمع سوختہ اسی چشم و چراغ کی

پاتے نہیں زمانہ میں آتش خوشی کا نام
عنقا ہے اپنے دور میں گردش ایاغ کی

حسن امرد کا بہت مائل دل بیباک ہے
گرد راہ سنے سواران آخر اپنی خاک ہے

خطِ روئے یار حجت بہر حسن پاک ہے
جانتے ہین سب کہ کعبہ کی سیہ پوشاک ہے

سُرخ شادی سے رُخِ ساغر کشِ بیباک ہے
زرد روئے محتسب سے سبز شاخِ تاک ہے

پامال کا رتبہ ہے بس قدِ موزون سرو کو
گل کو تیرے روبرو حکم خس و خاشاک ہے

خنجرِ قاتل سے کار روح کا طالب ہون مین
روح مدت سے گرفتار طلسمِ خاک ہے

قلبِ ماہیت سے جائے نفرت پاکان نہو
جوش کھا کر مے ہوا انگور جب ناپاک ہے

مومن و کافر جگہ دیتے ہین آنکھون مین اُسے
طور کا سرمہ کسی نقشِ قدم کی خاک ہے

جوشِ گریہ سے روان بہتا ہے دریا گرد پیش
اب پہونچتا ہے وہ مجھ تک جو کوئی تیراک ہے

بخت یاور نے دیا انگور ساقِ زندا سے
خاندان کا فخر اپنے سلسلہ مین تاک ہے

دستِ وحشت پنجۂ مژگان اشک افشان ہے یہان
آستین میری گریبان کی طرح سے چاک ہے

کلفتِ ایام سے پردہ نہین کچھ حسن کو
خوبرویون کو مزیب ملگجی پوشاک ہے

وہ گریبان گیر ہے تیرا مین دامن گیر یار
عشق یان گستاخ ہے وان حسن بیباک ہے

بہرۂ دردیدار سے یہ وصل کی حسرت اُسے
شاد ہین آنکھین ہماری دل مگر غمناک ہے

دورِ ساغر سے دگرگون رنگ ہو جاتا ہے یان
میکدہ مین لطف رکھتی گردشِ افلاک ہے

ڈھونڈھ لون گا چار دن مین قاتل اپنے واسطے
دیکھتا ہون آسمان کو کسقدر سفاک ہے

نارسائی طالعِ بد کی بیان کیا کیجئے
پاؤن شل ہو جائین قاصد کے اگر چالاک ہے

کون سے صیاد نے صید افگنی کی اختیار
حلقۂ گوشِ غزالان حلقۂ فتراک ہے

مرد سے بہتر ہے نامرد ہیچ ہے یہ مثل
پہلوانی ہے سو ہے رستم کی آتش منھ خاک ہے

کبھی جو جذبِ محبت سے کام ہوتا ہے
نقاب الٹتا ہے دیدار عام ہوتا ہے

وہ صبح عید جو بالائے بام ہوتا ہے
مہِ صیام مین روزہ حرام ہوتا ہے

بلائے بزمِ جہان ہے وہ چشم کی گردش
نگاہ پھرتی ہے دورہ تمام ہوتا ہے

اٹھاؤن کس لئے احسانِ یار گردن پر
مرا تو اُس کے تغافل سے کام ہوتا ہے

خدا کی یاد جوانی مین غافلو کر لو
وگرنہ وقتِ فضیلت تمام ہوتا ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

الٰہی کیوں نہیں خواہاں کوئی صنم اسکا / یہ دل تو شرط وفا پہ غلام ہوتا ہے

کسیکو کیا کوئی گھر اپنے دل میں کرنے دے / نگین سے دیکھنے پہ عکس نام ہوتا ہے

فرشتے سنتے ہیں آواز دورباش کا شور / کبھی ہمارا جو وان اہتمام ہوتا ہے

زیارت ان کی جو کرتے ہیں مومنین آکے / زبان حور میں ان سے کلام ہوتا ہے

ہزار لال ہوئے اخگروں سے داغ جنوں / ہنوز پختہ ہے سودائے خام ہوتا ہے

کوئی زمانہ سے جاتا ہے کوئی ہے آتا / کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

پھنسا جو زلف میں اس گل کے مرغ دل بولا / نہ تھی خبر یہ کہ سنبل بھی دام ہوتا ہے

ہمارے حلقہ میں کرتا ہے شیشہ دل خالی / ہمارے دور میں لبریز جام ہوتا ہے

کمند شوق ہو درگاہ عشق کی رہبر / یہ آستانہ بلندی میں بام ہوتا ہے

وہ کون ہے جو نہیں ان کو دیکھنے آتا / نظارہ بازوں سے ایک اژدہام ہوتا ہے

ملازموں میں ہیں سلطان عشق کے ہم بھی
کبھی ہمارا بھی آتش سلام ہوتا ہے

جمال حور و پری پہ ہے طعنہ زن مٹی / بلائے جان ہوئی سرخ و سفید بن مٹی

قدم پڑے جو ترا اس پہ اے گل رعنا / زمین شور کی ہو قابل چمن مٹی

خدا کے واسطے اے آسمان حوالہ کر / دھرے دھرے نہ کہیں ہو مرا کفن مٹی

یہی جو تیشہ زنی ہے تو ایک دن سننا / کرے گا اینٹ کا گھر اپنا کوہکن مٹی

جلا رقیب سیہ رو حسد سے میں سمجھا / ہوئی ہے گبر کے مردے کی شعلہ زن مٹی

ہمیشہ جھاڑتے ہیں گرد پیرہن غافل / نہیں سمجھتے کہ ہے زیر پیرہن مٹی

زمانہ میں کوئی عزت زدہ نہیں ہم سا / اڑی نہ اپنی کبھی جانب وطن مٹی

قبول خاطر مردم ہو توتیا کی طرح / عزیز تیری کریں شیخ و برہمن مٹی

ہوائے تند سے رہتا ہے ہم بربادی / تپ دروں نے کیا ہے زبس بدن مٹی

نہوئے قالب خاکی غبار خاطر روح / قبول سینہ کے اوپر ہزار من مٹی

نظارہ باز یہ در پہ وہ کون ہے اسکا / دکھاتی ہے کسے چشم و لب و دہن مٹی

http://muftbooks.blogspot.com/

زمیں سے ہوویگا اک آسمان نو پیدا
پس از فنا جو ہوئی اپنی چرخ زن مٹی

کسی کا یار برے وقت میں نہیں کوئی
نہ دیکھا رخ کو ہوتے شریک تن مٹی

گڑے ہیں اس میں صباحت کے سیکڑوں گلرو
عجب نہیں ہو جو دے بوئے یاسمن مٹی

مآل کار کا اپنے نہیں خیال آتا
بلایا کرتے ہیں مٹی میں گورکن مٹی

کسی نے اف بھی نہ کی شمع جل کے خاک ہوئی
نہ ہووے گی مگر آتش سا تمن مٹی

آبلوں سے خار صحرا ہی نہیں سر پہ کھنچے
بید کے بیتے بھی مجنوں پر میں خنجر سے کھنچے

کیمیا گر روغن گوگرد و اخگر سے کھنچے
ہم تری زلفوں کو دھو کر عطر عنبر کھنچے

ناتوانی کا برا ہو گر اثر ہوتا نہ کچھ
آ نہ ملنے کو تو نالے ہم مقرر کھنچے

ٹھوکریں کھائیں ہیں جو پہنچے بتوں کے عشق میں
آب ہو جاتے جو یہ آزار پتھر کھنچے

شاعروں نے تیرے قد سے دی ہے جو تشبیہ یار
قمریوں کو سرو ہیں سولی کے اوپر کھنچے

دیکھ کر وہ خال رخ ملتے ہیں روغن ساز ہاتھ
ان تلوں کا تیل کھنچتا تو مقرر کھنچے

فکر معنی خیز صفحہ کو بناتی صید گاہ
دام ہو کر مرغ مضموں تار مسطر کھنچے

رعشۂ پیری ہے وہ جوش جوانی کا عوض
یہی بدمستی کا خمیازہ نہ کیونکر کھنچے

بوالہوس عاشق کے جیتے جی نہیں پایاں قتل
دوست بھی میرے تو دشمن پر نہ خنجر کھنچے

جنبش مژگاں سے چل جاتے ہیں اپنے جان پر
دل شکنجے میں ہیں گیسوئے معنبر کھنچے

یاد کرتے ہیں تجھے تنہائی میں اے نازنیں
معتکف رہتے ہیں ہم چلے ہیں اکثر کھنچے

ہجر کی شب میں ہے روز وصل کا آنکھوں کو شوق
دسترس ہوتا تو ہم داماں محشر کھنچے

جب سے دیکھا ہے تجھے آنکھوں نے اے بالا بلند
قد کے سودے میں ہیں تصویر صنوبر کھنچے

زندگی میں سیر جنت کا جو ہوتا دل کو شوق
ہم تجھے اپنی طرف اے حور پیکر کھنچے

میں اڑا دیتا ہوں آنکھوں کے اک اک خط شوق
دام میں صیاد ہیں جو جو کبوتر کھنچے

قبر بھی صورت آئینہ کرتا جو اس محبوب سے
غیر سے مردہ ترا ہم اے سکندر کھنچے

روشنی حسن کرتے آتش اپنی گور پر
شمع رویوں کو شب آدینہ مر کر کھنچے

بے رخ یار مجھے جان سے بیزاری تھی
چاندنی رات نہ تھی گور کی اندھیاری تھی

کام ہی ہو گیا امید شفا مین آخر
دل کی بیماری تھی یا چشم کی بیماری تھی

کیا مزا کالبد خاک مین لے روح ملا
یا نکلتی ہی نہین یا تو وہ بیزاری تھی

یان مرے پاؤن مین زنجیر تھی وان گردن مین
یار سے مینے بدی شرط وفاداری تھی

نہ موا مین تو ہے قسمت کا قصور اے قاتل
ہاتھ کمزور نہ تلوار تری بھاری تھی

نالہ کرنے سے نہ کم ظرف کہو جلاد وا
ضبط فریاد بس اب آگئے دل آزاری تھی

وائے قسمت کبھی پہونچے بھی جو ہم کم طالع
میلے سے میدنی کے پھرنے کی تیاری تھی

بوسۂ لعل لب یار کی حسرت ہی رہی
مرد مفلس کو جواہر کی خریداری تھی

طور جس برق تجلی نے کیا خاک سیاہ
تیرے آتش کدۂ حسن کی چنگاری تھی

گاہ روتا کبھی ہنستا تھا نصیبون پر مین
خواب بد میرے لئے حالت بیداری تھی

چھوٹ کر عشق کے پھندے سے ہون تنگ اے آتش
مجھکو آزادی سے بہتر وہ گرفتاری تھی

ایڑیون تک تری چوٹی کی رسائی ہوتی
کل جو آئی تھی بلا آج ہی آئی ہوتی

روز ہجران شب تاریک جدائی ہوتی
مرض عشق و طبیعت سے لڑائی ہوتی

قد موزون رخ رنگین جو دکھاتا تو ہمین
سرو قمری گل و بلبل مین جدائی ہوتی

دست محبوب کا مرجان نے دیا تھا دھوکا
پنجہ جیسا تھا جو ویسی ہی کلائی ہوتی

چھین کر دل کو لیا خوب کیا اے شہ حسن
مانگ کر ہمسے جو لیتا تو گدائی ہوتی

دولت اللہ سے کرتے جو طلب دیوانے
نقرئی طوق تو زنجیر طلائی ہوتی

بزم رنگین مین تری سبز قدم رہنے دیائین
گھاس اکھڑتی جو چمن سے تو صفائی ہوتی

ذات باری کو لیا ظلم بتان نے ثابت
عدل کرتے یہ اگر ان کی خدائی ہوتی

چھوٹتے بند محبت سے گرفتار اگر
طوق سے گردن قمری کی رہائی ہوتی

عیش ہوتا مجھے اگر غم کدۂ دنیا مین
روح قالب مین خوشی سے نہ سمائی ہوتی

گھر گرایا جو مرا سیل حوادث نے تو کیا
چار دیوار عناصر کی گرائی ہوتی

http://muftbooks.blogspot.com/

توڑتے آبلے دیوانۂ دست رنگین
خار پر تہمت انگشت حنائی ہوتی

غیر کو دور سے نگہ بد سے تجھے حیف ہے یار
آنکھ ہم سے جو لڑاتا تو لڑائی ہوتی

اُن غدارون کی جو باتی یہ صباحت آتش
یاسمین باغ مین پھولے نہ سمائی ہوتی

پیرہن تیرے شہیدون کے گلستان ہوگئے
زخم خندان غیرت گلہائے خندان ہوگئے

آرزوئے دل رہی ناآشنائے گوش یار
حرف مطلب اپنے منہ تک آکے دندان ہوگئے

حسن وہ شے ہے کہ پتھر مین بھی کرتا ہے اثر
چشم عاشق کی طرح آئینے حیران ہوگئے

منزل دل کی خرابی کا الم کیا کیجئے
کیسے کیسے خانۂ آباد ویران ہوگئے

سیر نیرنگ جہان دیکھائے زندان عشق
شیعہ سنی ہوگئے ہندو مسلمان ہوگئے

عاشقون سے ٹیڑھے رہنے کی سزا آخر ملی
چشم سے برگشتہ تیرے موئے مژگان ہوگئے

کیا نفاق انگیز چلتی ہے زمانہ مین ہوا
سیکڑون مجموعۂ صحبت پریشان ہوگئے

آہ پر لب داغ پر دل بسکہ غیرت نے کیا
شمع و گل ہم بر سر گور غریبان ہوگئے

موسم گل کردیا اُن کی قبائے سرخ نے
چاک تا دامن ہزارون ہی گریبان ہوگئے

زخم کھانے کا مزا دل کو ملے گا وقت قتل
ابرو قاتل بھی جو دو تیغ عریان ہوگئے

دل نے جب سمجھا ہما سے یادگار رفتگان
یوسف اپنی آنکھ مین داغ عزیزان ہوگئے

جو چلن چاہین چلین آتش تلون ہوگیا
عشق جب پیدا ہو سب عیب پنہان ہوگئے

کوئے جانان چمن سے بہتر ہے
اُس کا کتا ہرن سے بہتر ہے

گل قبا پر ہو جامہ سے باہر
کب ترے پیرہن سے بہتر ہے

گور مین بھاگ اہل دنیا سے
خلوت اس انجمن سے بہتر ہے

چمن دہر کا ہے ہر گل خوب
نسترن یاسمن سے بہتر ہے

ہنسنے والا نہین ہے روتے پر
ہمکو غربت وطن سے بہتر ہے

ترک دنیا سمجھ جوان مردی
نفرت اس پیر زن سے بہتر ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

بازو اُس کا مکان شکم اُس کا — دھگدگی لوزتن سے بہتر ہے
نہیں کھلتا کسی طرح سے پھر — عیب پوشی کفن سے بہتر ہے
سیب ہے یہ تو پھر بھی ہے وہ — غبغب اے دل وقن سے بہتر ہے
مانگئے کیا خدا سے چشمۂ خضر — کیا صنم کے دہن سے بہتر ہے

دشمن جان اجل کو جان آتشؔ
دوستی گورکن سے بہتر ہے

کون سی شب ہے جو رو رو کے نہیں کٹتی ہے — شام ہوتی ہے ادھر چھاتی ادھر پھٹتی ہے
صورت شمع ہوں ہر چند فروغ محفل — بات کرنے نہیں پاتا کہ زبان کٹتی ہے
درد دل سے کبھی نالہ جو کر اُٹھتا ہوں میں — آسمان چرخ میں آتا ہے زمین پھٹتی ہے
کس کی دیوار کے سایہ کا میں دیوانہ ہوں — میری پرچھائیں سے دیوار پرے ہٹتی ہے
لاش پر لاش نکلتی ہے ترے کوچہ میں — کیا تماشہ ہے کہ پھر بھیڑ نہیں چھٹتی ہے
بینیٔ یار سے دعوی ہے گل زنبق کو — بے حیائی ہے مگر ناک نہیں کٹتی ہے
حسن سے اپنے وہ نادان ہوا ہے آگاہ — آرسی سامنے سے اسکے نہیں ہٹتی ہے
بوسہ کا اُس لب شیرین کے زبان نام نہ لے — جان جاتی ہے مٹھائی نہیں کچھ بٹتی ہے
عشق محبوب میں غم ہے کسے مرجانے کا — جان جاتی نہیں عاشق کی بلا کٹتی ہے
طلب آرام کی بیجا ہے گرفتاری میں — کب بھلا خانۂ زنجیر میں چھت پٹتی ہے
شب ہجران کی درازی کا گلا کیا کیجئے — خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے
گوش وہ ہے جو سنا کرتا ہے افسانۂ حسن — وہ زبان ہے جو صنم نام ترا رٹتی ہے

سائل دولت دنیا ہوں نہیں اے آتشؔ کیا
گنج قارون سے بھی اوقات نہیں کٹتی ہے

آنکھ پڑتے ہی قرار و صبر و طاقت لیگئے — خال مشکین دلبری میں گوئے سبقت لیگئے
خاک چھانی ہم نے سیکڑوں نے نقش گرد باد — وادیٔ پرخار سے تلوے سلامت لیگئے
زہر کھا کر اک شکر لب پہ موا ہوں دیکھنا — قبر پر دشمن گھڑے بھر بھر کے شربت لیگئے

http://muftbooks.blogspot.com/

عالمِ اسباب سے حاصل ہوا آخر کفن
چلتے چلتے آسمان سے ہم بھی خلعت لیگئے

ناتوانی سے فشارِ قبر کی طاقت نہ تھی
گور مین بھی تیرے عاشق کو امانت لیگئے

تیرہ بختی کے اثر نے شام سے گل کر دیا
صبح کو کوتے اُٹھا کر شمعِ تربت لیگئے

دیدۂ دل نے گھسیٹا کوچۂ محبوب مین
کھینچکر مجکو فرشتے سوئے جنت لیگئے

باغِ عالم مین ہے نافہمونکو بے برگی کا غم
سبز پتے اِس چمن سے زرد صورت لیگئے

کوئی مومن ہو نہ گل ورگلِ الٰہی بعد مرگ
وائے بر حال اُنکے جو دل مین کدورت لیگئے

گردشِ چشمِ غزالان نے ستایا دشت مین
ساتھ اپنے ہر جگہ ہم اپنی قسمت لیگئے

مصحفِ رخسار کے مضمون سوا مضمون نہین
سب کے مضمون پر مرے مضمون فضیلت لیگئے

دیکھ سکتے تھے کہان کافر مسلمان کی نمود
کھود کر بت سانہ آتش سنگِ تربت لیگئے

ہے یہ امید قوی زلفِ رسائے یار سے
گنج چھینے مہرہ اُگلائے وہان مار سے

سامنا جب اُس مسیحا کا ہوا بیمار سے
بھر دیے آنکھونکے کاسے شربتِ دیدار سے

نازک اندامی مین کیا نسبت کسی کو یار سے
بدھیان پڑتی ہین اُس گل کے بدن پر ہار سے

کم ہے ایذا ہو جو کچھ عاشق کو زلفِ یار سے
یہ بلائے بد زیادہ ہے شبِ بیمار سے

چاہیے لیکر جوابِ نامہ قاصد ہو پھرا
بالِ ہدہد کی ہوا آتی ہے کوئے یار سے

بعدِ مردن بھی رہیگا دل کو شوقِ قصرِ یار
سایہ بنکر روح لپٹے گی مری دیوار سے

عاشقونکے دل کو پیسا کرتی ہے مشقِ خرام
رہتی ہے پازیب نالان یار کی رفتار سے

وجدِ اہلِ حال سے یہ منکشف ہمکو ہوا
پردے کی آواز سُن لیتے ہین موسیقار سے

بادشاہِ حسن نے خلعت دیا ہے عشق کا
یہ علاقہ ہے ہمارے نام پر سرکار سے

مشتریِ حسن مجھسا دوسرا عاشق نہین
بوئے یوسف آتی ہے گھر مین مرے بازار سے

کر دیا ہے عشقِ زلفِ یار نے خوش ذائقہ
شہد کا ہمکو مزا ملتا ہے زہرِ مار سے

جان سو دین تمھارے خالِ رُخ کے جائیگی
رکھتی ہے پرہیز یہ جب شفا بیمار سے

دامنِ نظارہ لبریز جواہر کیجئے
ہنس کے دکھلا دیجئے دندانِ دُرِ شہوار سے

http://muftbooks.blogspot.com/

شب کی شب مین ہو گئی اس مرتبہ دن تشنگی
صبح کو روتی ہوئی شبنم گئی گلزار سے

دم فنا ہوتے ہین دیکھے سے تمھارا بانکپن
قتل کرتی ہے یہ شملے کی لٹک دستار سے

غیر سے احوال پرسی یار کرتا ہے مری
گوش گل بلبل کی سنتا ہے زبان خار سے

دل کو داغ عشق حسن آیا زمانہ مین پسند
یہ شگوفہ پھولے آکر ہم اس گلزار سے

بے سبب مشق خرام ناز صاحب کی نہین
کبک کو سیدھا کرو گے پائے کج رفتار سے

حسن سے ساقی کے حاصل ہو گی کیفیات عشق
مست ہو کر جائینگے ہم خانۂ خمار سے

آرزومند شہادت ہون ارادہ ہے یہی
بھیک مانگون زخم لے قاتل تری تلوار سے

کی ہے جن آنکھون نے بلبل کی نگہ سے سیر باغ
ہے یہ جانا کہ نابینا گئین گلزار سے

لوٹ لینے کا ارادہ مردم دیدہ کا ہے
سامنا تو ہونگا دولت دیدار سے

حشر کی گرمی مین تو یاد آئیگا اے قصر یار
دھوپ بچ جاتی ہے تیرے سایۂ دیوار سے

خار خار دل سے جاتی ہے ہماری جان زار
دور کر یہ غنچہ سا گھونگھٹ گل رخسار سے

آنکھ رغبت کی اگر میری طرح سے ڈالتا
پھانسی دلواتا برہمن کو وہ بت زنار سے

نیند آتی ہے کسے آتش فراق یار مین
خواب کو نفرت ہے اپنے دیدۂ بیدار سے

کوچہ یار مین چلیے تو غزل خوان چلیے
بلبل مست کی صورت سے گلستان چلیے

دن کو ملتا نہین وہ ماہ نہین تو کہتا
رات بھر کے لیے گھر مین مرے مہمان چلیے

پاؤن مین تار ہے رفتار کی طاقت باقی
پیچھے پیچھے ترے اے عمر گریزان چلیے

زلف مین لعل لب یار کا مشتاق ہے دل
ہند سے کو تہ جو کیجے تو بدخشان چلیے

شوق صحرا کا جو ہوتا ہے تو کہتا ہے جنون
تیغ کی طرح سے میدان مین عریان چلیے

دم فنا کیجیے اپنا نفس سرد کے ساتھ
ٹھنڈے ٹھنڈے طرف گور غریبان چلیے

کافر عشق فرشتہ کی نہین سنتے ہین
کس سے کہتا ہے وہ غارتگر ایمان چلیے

ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر وہ گئے ہین جب سے
غصہ رہتا ہے یہی پاؤن کو یان وان چلیے

رہتا جوش جنون سا ہے بہار گل مین
طوق و زنجیر پہن لیجیے زندان چلیے

http://muftbooks.blogspot.com/

زلف کے سودے مین اک عمر بسر کی آتش
بس بہت دیکھ چکے خواب پریشان چلئے

برنگ آئینہ انسان کی قسمت ہے اگر سیدھی
موافق ہے زمانہ دوست دشمن کی نظر سیدھی

زمین پر پاؤن رکھکر آسمان پہ ناز کرتا ہے
مگر ٹھوکر سے چرخ پیر کی ہوگی کمر سیدھی

سر مغرور زر کو جمعیت دنیا جھکاتی ہے
نہین دیکھی چمن مین ہمنے شاخ باردار سیدھی

ہمیشہ پستی و بلندی ہے نہ ایسے پھیر کے رستے
عدم کی راہ سب راہون سے ہے اے بیخبر سیدھی

نہین زور آوری مین بازوے قاتل کی شک ہرگز
کرے گی صاف دو ٹکڑے پڑی تلوار اگر سیدھی

پس از مردن بھی حسرت باقی رہتی ہے جوانی کی
لحد مین کرتے ہین پیران خم گشتہ کمر سیدھی

اثر کرتی نہین تعلیم تیرہ روزگارون کو
ادھر ٹیڑھی ہوئی شانہ نے کی وہ زلف ادھر سیدھی

کریگی صاف چین ان ابروؤن کی گرمی صہبا
کمان سرخ کرلی جب پھر وہ ہوگی آگ پر سیدھی

محبت ہے ہمیشہ ظالمونکو راست بازون سے
کمر مین رکھتے ہین تلوار ارادت بیشتر سیدھی

غریب آزار کا انجام کار اچھا نہین ہوتا
بس اب اے آہ چرخ پیر پر بھی نہ کر سیدھی

جو منھ مین یار کی آتا ہے بک جاتا ہے اے آتش
نہ الٹی ہی سمجھتا ہے نہ وہ رشک قمر سیدھی

کوچہ تیرا ایلیس باغ اے یار بے تاویل ہے
چشم اشک آلود عاشق اس مین موتی جھیل ہے

آفت جان سامنا اس کا ہے انسان کیلئے
خوبصورت جس کو کہتے ہین وہ عزرائیل ہے

معنی توریت موسائی سمجھتے ہین تجھے
واسطے عیسائیون کے مطلب انجیل ہے

بلبل و قمری ہین نالان راہ کوئے یار مین
گل جو ہے سنگ نشان ہے سرو جو ہے میل ہے

گرد رہتے ہین ستارے رات بھر پروانہ وار
ماہ تابان کون سے دروازے کی قندیل ہے

جلوۂ قربانیان عشق کس دن وان نہین
روز اس یوسف کی کو مین عید اسمعیل ہے

کیا سمجھ کر بلبلون کو حسن سے الجھے ہے عشق
چار دن مین رنگ رخسار چمن تبدیل ہے

عشقبازی مین ہمین فرہاد و مجنون سے ہے فوق
لیلی و شیرین سے تمکو حسن مین تفضیل ہے

بے سروپائی نے پایا ہے یہ عالم مین رواج
پا جو ہے بے کفش ہے سر ہے سو بے مندیل ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

بادشاہِ وقت اُس کے شیفتہ ہین اے صنم
گیسوؤن کا تیرے سودا ہند کی تحصیل ہے

شعر الہامی یہ پہونچاتی ہے وہ لاتا تھا وحی
فکر عالی منزلت بھی ہمرہ جبریل ہے

راہ پر لاتے ہین جب گمرہ ہوا ہے آسمان
بیشتر ہمنے بنایا ہے جو بگڑا نیل ہے

جو کہ دیوانہ ہے حاضر ہووے بازیگاہ مین
لڑکون کو چھٹی ہے روز جمعہ کی تعطیل ہے

عشق کے غم سے کوئی نعمت نہین لذت سرشت
نوش کیجے اس غذا کو جس قدر تحلیل ہے

منتظر ہے چشم روز وعدۂ دیدار کی
گوش مشتاق صدائے صور اسرافیل ہے

بستۂ عشق و جنون کی سیر کے قابل ہو تو
شیر کے مانند آتش تجھ مین زور فیل ہے

کیف مے نے سُرخ وہ رُخ کر دیا عناب سے
آتش گل کس مزے کی یا تھ بھڑکی آب سے

تیرے سودے مین کھلونا بن گیا ہے اے پری
کھیلنے آتے ہین طفل اپنے دل بیتاب سے

باغ عالم مین ہو تسکین خاک مجھ بیمار کو
اک زنخدان سیب سا دو لب شیرین عناب سے

سامنا ہوتا ہے بے تیرے جو اے آرام جان
مردم دیدہ چُرا لیتے ہین آنکھین خواب سے

دیکھتے ہین زرد اپنے ہاتھ کا وہ آج کل
خون عاشق سے لگے پنجہ کرتے ہین قصاب سے

تم اندھیری رات مین الٹو جو چہرے سے نقاب
روئے رشک مہر ذرون کو جگا دے خواب سے

رعشۂ پیری بھا تن کو گریۂ طفلی سے تھا
زلزلے سے ڈھے گیا بچ کر یہ گھر سیلاب سے

چاہتا ہون یار کو پیش نظر آٹھون پہر
مانگتا ہون رات پروانے سے دن سرخاب سے

کیمیا گر دیکھکر کہتے ہین خط سبز یار
کشتہ اس بوٹی سے ہونگے سیکڑون سیماب سے

حلقے اُن آنکھون کے ہین یون ابروؤن سے خوشنما
خوبصورت جیسے ہو جاتا ہے در محراب سے

جسم خاکی ہو گیا داخل گڑھے مین گور کے
کھنچ گئی آخر یہ کشتی جذبۂ گرداب سے

حُسن اگر چلنے لگے عاشق نوازی کا چلن
کبک مردہ کا کفن ہو چادر مہتاب سے

جان بھی عشق بازی مین نظر آتی نہین
دوستی رکھتا ہے دل اک دشمن احباب سے

بوسہ دینے کا نہین ہرگز زنخدان کا دہن
تشنہ لب محروم پھرتا ہے چہ بے آب سے

یار کے رخسار روشن پر ہے افشان کا عجب
کیونکر انجم پیش آئے مہر عالمتاب سے

http://muftbooks.blogspot.com/

دل نے اے آتش کیا داغ محبت کو پسند
ساتھ جاوے گی یہ شے اس عالم اسباب سے

گل سے افزون مری آنکھون مین ہین پیارے کانٹے
پھول رکھتا ہے تری بو تو تری خو کانٹے

شیفتہ سبزۂ خط کا نہ ہو اے دل ہرگز
بے شعور اپنے لیے آپ نہ بو لو کانٹے

ہمنشین دل نہین اک آبلہ سا لگتا ہے
جی مین آتا ہے بھرون چیر کے پہلو کانٹے

نہ تو بلبل نظر آتا ہے چمن مین نہ تو گل
اک طرف برگ خزان ڈھیر ہین یکسو کانٹے

کام اک آبلہ کا اُن سے نہین ہوتا ہے
نہین معلوم ہین کس درد کی دارو کانٹے

بدسرشتون کو نہ نیکون کا اثر ہو ہرگز
صحبت گل سے نہ ہو دین کبھی خوشبو کانٹے

گرم رفتاری سے ہر آبلہ اک اخگر ہے
پاؤن سے میرے تہی کرتے ہین پہلو کانٹے

زاہد خشک کے ایمان کا یقین ہو کیونکر
نہ مسلمان ہین ثابت نہ تو ہندو کانٹے

یا خراشی ہے مری کوہکنی سے افزون
پہلے پیدا تو کرین قوت بازو کانٹے

باغ عالم مین جو راحت ہے تو پھر رنج بھی ہے
تا کمر گل ہین تو یان تا سر زانو کانٹے

ایک دن دعوت جمازۂ لیلی ہوگی
اس لیے بیچ مین مجنون ہے یہ ہر سو کانٹے

دیکھتے ہی اُنھین تلوے مرے کھجلاتے ہین
اے جنون جانتے ہین کیا کوئی جادو کانٹے

خار خار غم اُلفت کا اثر کیا کہیے
نکلے آخر مرے تن پر عوض مو کانٹے

کیا سمجھ کر اُنھین خوش چشمون سے نسبت دیجے
پھول یہ سونگھتے ہین کھاتے ہین آہو کانٹے

جو نہ دے رنج کسی کو اُسے ہوتا نہین رنج
پاؤن پر میرے نہین پانے کے قابو کانٹے

یار و اغیار کو روپوستی ہے مجھ سے آتش
گل ہی یان سامنے آتا ہے نہ بر رو کانٹے

وہم سا اک اے بت مغرور پیراہن مین ہے
نام کو میرا تن رنجور پیراہن مین ہے

شمع ایمن وہ سراپا نور پیراہن مین ہے
داغ سینہ یان چراغ طور پیراہن مین ہے

شبنم کے جامہ کو بھی دیکھا تو ہے زندان تنگ
سخت دیوانہ ہے جو مستور پیراہن مین ہے

موج عنبر ہے کہ سیلی ہے شکم پر یار کے
ناف ہے یا چشمۂ کافور پیراہن مین ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

غش سی لگتی ہے ٹھنڈی سانس بھر یاد مین
روح قالب مین نہین زنبور پیراہن مین ہے

عطر کیا ملتا ہے غافل آخر کار اک دن
بوئے آب سدرہ کا فور پیراہن مین ہے

یار کی تصویر کھنچواؤن تو کہتا ہے وہ شوخ
قالب بیجان کسے منظور پیراہن مین ہے

چار دیوار مین ہے یان لباس خستہ تن
داغ کا گل زخم کا انگور پیراہن مین ہے

شبہ ہو جاتا ہے مجکو شمع کا فانوس مین
نور کا عالم ترا اے حور پیراہن مین ہے

ناتوانی سے ہے یکسان ظاہر و باطن مرا
تار پیراہن تن رنجور پیراہن مین ہے

عالم نیرنگ ہے دنیا طبائع مختلف
تنگ ہے غنچہ تو گل مسرور پیراہن مین ہے

مصرع رقت کو پڑھیے کپڑے آتش پھاڑیے
ہے قبا مین عقرب اور زنبور پیراہن مین ہے

پیری مین آئے وہ رخ روشن نظر مجھے
دکھلائے آفتاب کی صورت سحر مجھے

خال رخ صبیح ہے مد نظر مجھے
یوسف سے بھی عزیز ہے تل بھر مجھے

اے نونہال تو بھی دکھا چشم نرگسی
دکھلا رہے ہین اپنے شگوفے شجر مجھے

جاتا ہون اُڑ کے شہر سے صحرا بہار مین
جوش جنون پری کے لگاتا ہے پر مجھے

بے قصر یار مین گئے آیا نہین قرار
دیوار پھاندی بند ملا ہی جو در مجھے

گم ہون خیال مین دہن ناپدید کے
رکھتی ہے پیچ و تاب مین نازک کمر مجھے

قاصد کی طرح قتل جو کرتے تو عید تھی
ہونا تھا خط شوق کا خود نامہ بر مجھے

کانون نے میرے یار مرے ہوش اڑا دیئے
تیری خبر سنا کے کیا بے خبر مجھے

رسوا جو ہو رہے ہون سوا اُسکے عشق مین
پہچانتا ہے خوب وہ رشک قمر مجھے

لب بند ہوگئے لب شیرین کے وصف مین
میرا دہن ہوا گرہ نیشکر مجھے

کس مست کا خیال ہون حیران یا سما
عینک کی طرح رکھتے ہین پیش نظر مجھے

پیری مین چھپ سکی جو نہ بندی تو آئی یاد
دانتون سے کھولنی گرہ نیشکر مجھے

برسون سے مین خراب ہون دل کی تلاش مین
رکھتا ہے شوق کعبہ میان سفر مجھے

سودے مین تیغ ابروئے خمدار یار کے
گردن وبال ہوگئی ہے بوجھ سر مجھے

http://muftbooks.blogspot.com/

دونون جہان کے کام کا رکھا نہ عشق نے
دنیا و آخرت سے کیا بے خبر مجھے

واماندگی سے میری نہ نالان ہوا ے جرس
منزل مین سب سے دیکھیو تو پیشتر مجھے

معشوق تھے غرور سزاوار تھا تمھین
شکوہ نہین ہے تم نے نہ پوچھا اگر مجھے

حلقون سے زلف یار کے ٹھرا رہا ہون مین
پھانسی نہ دین کہین یہی رہتا ہی ڈر مجھے

ملتا نہین ہے دل سے بھی میرے مرا مزاج
صحبت کا تیری یار ہوا ہے اثر مجھے

طالب نہین ہے دولت دنیا کا دل مرا
اُس سیم تن کا وصل ہے تحصیل زر مجھے

جب دیکھتا ہے یار تو ہے دانت پیستا
ڈوبون گا مین ڈبوئے گا آب گہر مجھے

شمشیر خارجی نہین ہونیکی کارگر
حب علی کی کافی ہے آتش سپر مجھے

چمن کا رنگ تجھ بن اپنی آنکھون مین مبدل ہے
چراغ لالہ چشم غول ہے گلزار جنگل ہے

شب تاریک مرقد دیکھتے ہی یار کو دیکھے
دم آخر ہمارا عاشقی کا روز اول ہے

ہزارون حسرتون کے روز و شب ہوتی ہین خون سینہ مین
نہین معلوم دل ہے یا مرے پہلو مین مقتل ہے

بدن سے یار کے نرمی مین کچھ نسبت نہین اسکو
جو مخمل وہ شکم تا ناف ہے تو ٹاٹ مخمل ہے

قدم رکھے تو گل در گل رقیب روسیہ ہووے
گلی مین یار کی ایسی مرے اشکو نسے دلدل ہے

سوا تیرے کسی کا دھیان آتا ہو تو کافر ہون
دوئی جس دل مین ہے وہ دل نہین ہے چشم احول ہے

بنایا ہے اُسے شاید کہ دود روغن گل سے
ہزارون گل پھلاتا یار کی آنکھون کا کاجل ہے

جو عالم حسن رکھتا ہے تو حالت عشق غارت گر
کہین زلف مسلسل ہے کہین اشک مسلسل ہے

جو روتا ہون تو دو دو دن مرے آنسو نہین تھمتے
ہجوم یاس سے ابر مژہ ساون کا بادل ہے

فروغ ظاہری کمرتا ہے کیا باطن کو روشن کر
طلائی گو کہ ہو مطلب سے خارج خط جدول ہے

سیہ بختی ہے مجھے ہر صبح بے کوشش مری روزی
توکل آدمی کیواسطے گویا موکل ہے

وہی عالم ہے اب تک خاکساران محبت کا
وہی نقش قدم کی خاک پیشانی کا صندل ہے

ہوا ہے آج مجنون عشق مین لیلیٰ کے دیوانہ
یہ زنجیر اُسکی گردن مین مری طفلی کی ہیکل ہے

اندھیری رات مین دیتی ہے دھوکا روشنی مجکو
فروغ حسن سے کس کا رخ پرنور مشعل ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

بہار آئی ہے ہنگام جنون ہے کپڑے پھٹتے ہین
مسلسل ہون مین دیوانہ در زندان مقفل ہے

تفاوت ہے بڑا آئینہ و آئینہ رو مین
یہ صیقل کا نہین محتاج وہ محتاج صیقل ہے

فقیری جس نے کی گویا کہ اُس نے بادشاہی کی
جسے ظلِ ہما کہتے ہین درویشون کا کنبل ہے

کتابی چہرہ پہ زلف پریشان ہے وہ مجموعہ
کہ جس کے سامنے اک مختصر نسخہ مطول ہے

لب نانِ جوین جبتک رکھتا ہے دہن شیرین
قناعت شہد ہے آتش ہواے حرص حنظل ہے

ہاتھ مشتاقِ گریبان ہے جنون کا جوش ہے
پیرہن تن پہ مرے گرمی مین بالاپوش ہے

دور رہون یکجائی پر بھی صورتِ فانوس و شمع
ہے بغل مین یار پر خالی مرا آغوش ہے

کشورِ خوبان مین مرگ و زیست دونون ہین خراب
بارِ خاطر زندہ ہے مردہ وبالِ دوش ہے

جان جاتی ہے ولیکن آہ دل کرتا نہین
ناقۂ لیلیٰ روان ہے پر جرس خاموش ہے

کوچہ و بازار مین رسوا نہ کر عاشق کو تو
اے صنم اللہ کو سنتے ہین پردہ پوش ہے

غافل اتنے تو بکارِ خویش ہم دیوانے ہین
موسمِ گل تک گریبان پھاڑنے کا ہوش ہے

حالِ دل سنکر وہ چپکا ہو رہا مین خوش ہوا
نیم راضی کا نشان یعنی لبِ خاموش ہے

روتے روتے پانی ہو کر بہہ گیا آخر کو مین
قصرِ تن کے ڈھانے کو سیلابِ دل کا جوش ہے

ضعفِ پیری سے نہین ہوتا ہے قدِ انسان خم
توڑتی آخر کمر کو حسرتِ آغوش ہے

دردِ دل کہنے کی خو مجکو نہ سننے کی اُسے
عہد مین میری زبان نایاب عنقا گوش ہے

ہون وہ دیوانہ گرفتاری ہے جس کو زندگی
طوق کا حلقہ پری کا حلقۂ آغوش ہے

موت کا سامان ہے بے یار سامانِ نشاط
لب تو ساغر نوش ہین پر دل مرا خون نوش ہے

گور مین کیونکر قوی ہووے نہ امیدِ وصال
رات اندھیری ہے چراغِ خانہ تک خاموش ہے

ناگوارا آتش ہے اپنی ہمت مردانہ کو
باندھنا مضمونِ غیر اُتری ہوئی پاپوش ہے

فصلِ گل ہے خون حیضِ دخترِ رز کا جوش ہے
گردنِ قاضی مین دستِ رند ساغر نوش ہے

یار سے دست و بغل ہوتا ہے عنقا کا شکار
تنگ اُس گل کی قبا سے بھی مرا آغوش ہے

حالِ دل ہوتے ہین حسرت کی نگاہون سے عیان
میری اُس کی گفتگو مین اب زبان خاموش ہے

پشت بر دیوار حیرت ہین ہزارون صورتین
صاحب آئینہ خانہ آج تک روپوش ہے

جامۂ ہستی جنون مین مثل گل پرزے اُڑا
سنگ یان بہر شکست شیشۂ مے کا جوش ہے

موسم سرما مین رُلواتا ہے پہلوے تہی
اب کفِ دریا بدن پر میرے بالاپوش ہے

وصل کی شب کھوئی شادی مرگ ہو کر جانِ زار
تنگ مردے پر ہماری گور کا آغوش ہے

فرطِ الفت کا مآلِ کار ہے عاشق کو موت
عیب شرابی کو زیادہ نشہ ہو بیہوش ہے

مردہ کس بیکس کا دریا مین بہایا جائیگا
جس حباب بحر کو دیکھا سراپا دوش ہے

گفتگوئے اہل غفلت کی حقیقت کچھ نہین
خواب مین چلائے ہر چند آدمی خاموش ہے

اہل دنیا حال ہم دیگر سے کیا ہون مطلع
مجلس تصویر مین کس کو کسی کا ہوش ہے

یار سرگرم خرام ناز مین محو جمال
گو ہر جان گرامی صدقۂ پاپوش ہے

کنج تنہائی مین بھی چلا کے رو سکتا نہین
لوگ کہتے ہین در و دیوار کے بھی گوش ہے

گل ہر اک ساغر بکف بلبل ہر اک نغمہ طراز
سیر باغ آتش مجھے پیمانۂ نانوش ہے

پاس رسوائی سے دل پر مردے کا سا جبر ہے
ضبط نالہ ہجر کی شب مین فشارِ قبر ہے

صاف میرے آنسوؤن کا تار ہے اسکی جھڑی
دیدۂ تر کا کسی عاشق کے رومال ابر ہے

پہلے پروانہ سے مغزِ شمع مین لگتی ہے آگ
بیتاب حسن بھی ہے عشق اگر بے صبر ہے

کوچۂ محبوب مین مین خانۂ کعبہ مین شیخ
بتکدہ مین برہمن آتش کدہ مین گبر ہے

مصحفِ رخ کی تلاوت مین ہوا ہے دم فنا
نور سے ایمان کے روشن ہماری قبر ہے

کان کھولے رکھتے ہین سُن رکھ اسے اصحاب ار
اختیار آ گئے تو اب ہجر ہمکو جبر ہے

شغل مے خواری چمن مین چل کے آتش کیجیے
فرش سبزے کا لب جو ہے ہوا ہے ابر ہے

خون تیغ ز لون کے دم شمشیر سے ٹپکے
کیا کیا نہ کمان دار ترے تیر سے ٹپکے

وہ حسن جوانی ہے ترا لعل کے مانند
دیکھے سے جسے رال لب پیر سے ٹپکے

http://muftbooks.blogspot.com/

دیوان میں ہمارے ہے مرقع کا سا عالم
مضمون ہے زبس چاند سی تصویر سے ٹپکے

شب باش ہوں سایہ تلے مسکین بلاکش
شبنم سی وہ چھت شامت تقدیر سے ٹپکے

بیرنگی رہی مدّ نظر گو سحر و شام
رنگ شفق اس سقف زمین گیر سے ٹپکے

کٹواتی ہے سر شمع جو ثابت قدمی سے
آنسو بھی نہ اندیشۂ گلگیر سے ٹپکے

وصف لب شیرین وہ کرے اپنی زبان سے
یون شیرۂ جان جس کی کہ تقریر سے ٹپکے

آہن کو کیا آب تپ عار جنون نے
قطرے ہوئے دانے مری زنجیر سے ٹپکے

غصہ سے بھی کر لیجے سرخ آنکھوں کو صاحب
خون بھی مژۂ عاشق دلگیر سے ٹپکے

پونچھے نہ بھوؤن پر سے جو رومال پسینہ
آب ابروِ خمدار کی شمشیر سے ٹپکے

جس نے کہ لکھا اُسکو نہایت ہی وہ رویا
آنسو مرے حالات کی تحریر سے ٹپکے

کڑھوائے جو بشاشی سے سر سیر لگن شمع
تادم ہو پسینہ رخ گلگیر سے ٹپکے

دیکھے نگہ بد سے جو میلے نفسوں کو
کوڑھی کی طرح شومی تقدیر سے ٹپکے

سے ہم سے غریبوں نے پیے سیکڑوں چھالے
اس تابش خورشید کی تاثیر سے ٹپکے

اُس مست کے ہو تیر نگہ کا جو نشانہ
مے چشم کباب دل نخچیر سے ٹپکے

شل شفق چرخ وہ مہر آئے لب بام
رنگ اثر اس نالۂ شبگیر سے ٹپکے

گر ابر سیہ جھومتا آتا ہے تو بہ سے
یہ فیل سیہ مستی کی تاثیر سے ٹپکے

بیرنگ زمین ہو تو اسے کیا کرے شاعر
رنگینی ہو تو رنگریز کی تدبیر سے ٹپکے

مضمون کہو آتش العین یا آم الکین سمجھو
ہاتھ آئے ہیں دو چار یہ تقدیر سے ٹپکے

تیرۂ و تار جہان ہو دل روشن ٹوٹے
خاطر دوست نہ ہان خاطر دشمن ٹوٹے

آہ کھینچوں جو پیالہ کو کبھی ٹھیس لگے
سر کو پھوڑوں میں صراحی کی جو گردن ٹوٹے

مصحف رو سے ترے کفر کی بنیاد ہٹی
مسجدیں بننے لگیں دیر برہمن ٹوٹے

اثر سنگ کیا باد خزان نے پیدا
شیشۂ رنگ گل و لالہ و سوسن ٹوٹے

فکر درمان جو کروں درد کمر پیدا ہو
منتفق خار سے ہو پاؤں میں سوزن ٹوٹے

http://muftbooks.blogspot.com/

ہوں میں وہ کشت بچے برق سے بالائیں اگر
شکر ہو رہے غارتِ خرمن ٹوٹے

شاہدِ حسن کی بیدادگری سے ہے یقین
پائے بت کو جو چھوے دستِ برہمن ٹوٹے

ہائلِ منزلِ مقصود سیہ بختی ہے
یا الٰہی کمرِ افعیِ رہزن ٹوٹے

اُڑ چلے پرزے جو آڑنے تھے گریباں کے بہر
بس نہ اب سلسلۂ جنبشِ دامن ٹوٹے

سایہ ساں لگ چلی دیوار سے تیری جو نگاہ
تجلی بن بن کے ہر اک ذرۂ روزن ٹوٹے

پشت پا سنگ کو لگجائے تو ٹھکرا جائے
سر پٹکیے تو درِ قلعۂ آہن ٹوٹے

جلوۂ یار سے داغِ دلِ بیتاب ہوں دور
کشت پر یاس کے برقِ شرر افگن ٹوٹے

کوچۂ یار کی زینت ہے مری چشمِ پُر آب
رونقِ باغ کہاں جب چہ گلشن ٹوٹے

اہلِ دنیا کی خرابی ہوئی ظاہر مجکو
نظر آئے جو کہیں گنبدِ مدفن ٹوٹے

اس رہِ سخت میں لائی ہے پیادہ قسمت
گر سوار آئے یقیں ہے سمِ توسن ٹوٹے

آرزو ہے یہی آتش کی خدا سے دوست
تیری پاپوش سے اک دن سرِ دشمن ٹوٹے

چلی ہے ایسی زمانہ میں کچھ ہوا اُلٹی
کہ سیدھی بات سمجھتے ہیں آشنا اُلٹی

بیانِ حالتِ دل پیشِ یار ہو نہ سکا
زباں کبھی نہ دمِ عرضِ مدعا اُلٹی

نہ روزِ ہجر ہی کچھ خوب ہے نہ شامِ فراق
گلیمِ بختِ سیہ سیدھی ہووے یا اُلٹی

نگاہِ ناز ہے ترچھی کچھ اُس صنم کی نہیں
خلافِ عشوہ و انداز ہے ادا اُلٹی

ہمارے خون سے ہووے دستِ یار نہ سرخ
نصیب اپنے پھرے قسمت حنا اُلٹی

کسی طرح سے نہ ٹوٹا طلسمِ حسرت و یاس
درِ قبول سے ٹکرا کے سر دعا اُلٹی

خلافِ وضع ہے انسان کیواسطے معیوب
بدن کی زیب نہ ہووے کبھی قبا اُلٹی

شبِ فراق میں میں نے جو منہ لپیٹا ہے
خیالِ وصل میں پہروں نہیں ردا اُلٹی

گلہ ہے حشر کے دن ہم کو سخت جانی سے
ہزار بار پھری آن کر قضا اُلٹی

نگاہ یار کی پھرتے ہی ہم سے اے آتش
زمانہ پھر گیا چلنے لگی ہوا اُلٹی

http://muftbooks.blogspot.com/

سر شمع سان کٹائیے پر دم نہ ماریے — منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہاریے
مسموم کا جو ہے سو وہ پہونچیگا آپ سے — پھیلائیے نہ ہاتھ نہ دامن پساریے
طالب کو اپنے رکھتی ہے دنیا ذلیل و خوار — زر کی طمع سے چھانتے ہین خاک نیاریے
برہم نہ ہو مزاج کسی وقت آپ کا — ابتر ہوئی ہین زلفین نہایت سنواریے
بیوصل رنگ زرد نے دی تہمت طلا — اک عمر میری خاک کو چھانین گے نیاریے
نرگس کو صدقہ کیجیے بیمار چشم کے — زلف سیاہ پر تری سنبل کو واریے
تنہائی ہے غریبی ہے صحرا ہے خار ہے — کون آشنائے حال ہے کس کو پکاریے
اے ماہ ناز ہے یہی اُس شاہ حسن کو — چین جبین کو قتل جہان پر ابھاریے
تبدیل روز وصل سے فرقت کی شب ہوئی — آئی ہوئی بلا ٹلی صدقہ اُتاریے
تم فاتحہ بھی پڑھ چکے ہم دفن بھی ہوئے — بس خاک مین ملا چکے چلیے سدھاریے
دکھلائی دے جو آنکھون کو یوسف سا کاروان — چلائیے جرس کی طرح سے پکاریے

نازک دلون کو شرط ہے آتش خیال یار
شیشہ خدا جو دے تو پری کو اُتاریے

یار قاتل ہے تو کس کو موت سے پرہیز ہے — سر تصدق ہے اگر مژگان کا خنجر تیز ہے
توڑیے زنجیر ہستی مثل تار عنکبوت — آج کل جوش جنون کا اپنے لوہا تیز ہے
طول عمر خضر دے تم کو خدائے ہیچو — چشمۂ حیوان ہمین پیمانۂ لبریز ہے
رو دیے جس جا یقین ہے وان سے پیدا ہو چنار — آتش پنہان اس آب اشک مین آمیز ہے
زندگی کی کونسی صورت فراق یار مین — فتنہ انگیز آہ ہے نالہ بلا انگیز ہے
سر کو لیکر ہاتھ پر رکھ کوچۂ قاتل مین پانون — آسمان سے بھی سوا یان کی زمین خونریز ہے
افعی رہزن ہے سنبل حسن کے گلزار کا — کہنہ گرگ اس بوستان کا سبزۂ نوخیز ہے
کاتب قدرت سے اپنی گفتگو ہے روز حشر — خط پیشانی ہمارے پاس دست آویز ہے
پرزے اُڑتے ہین ہمارے خط کے کوئے یار مین — خون قاصد سے در و دیوار رنگ آمیز ہے
یار بن ساقی قیامت ہے مجھے ساغر کشی — قلقل مینا نہین ہے شور رستاخیز ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

زہر کھانا ہے نہ پینا اب شراب شوق کا
وصل کی شب ہے پیالہ ہجر کا لبریز ہے

غیر رسوائی کبھی ان سے نہ کچھ حاصل ہوا
عشق سے نفرت ہے مجکو حسن سے پرہیز ہے

منزل مقصود تک اللہ پہونچائے ہمیں
وقت شب ہے ابر ہے صحرا ہے آفت خیز ہے

عشق کی نیرنگ سازی کا بیاں کیا کیجئے
کوہکن ان پر مرے جو کشتۂ پرویز ہے

ظلم کرتے ہیں بتان سنگدل بہر نمود
شہرۂ آفاق خون خلق سے چنگیز ہے

فکر کی دقت سے یاں طبع رواں آگہ نہیں
توسن چالاک کو کیا حاجت مہمیز ہے

بلبل بستاں کے نالہ سے یہ آتی ہے صدا
گوش گل نا آشنائے حرف شوق آمیز ہے

اشک کے شامل ہے خوناب دل پر داغ بھی
الحذر اے آستیں یہ آب آتش بیز ہے

تختہ پارہ کی طرح ہے حال دل آتش تباہ
بیقراری لجۂ دریائے طوفاں خیز ہے

کوچۂ یار کے نظارہ میں اغیار الجھے
سیر گلزار میں دامن سے مرے خار الجھے

پائے قاتل پہ کبھی سر مغرور جھکے
رگ گردن سے مری خنجر خونخوار الجھے

چین جبیں پر نہ ہو ہر چند وہ ابرو کج ہوں
بھوں نہ ٹیڑھی ہو جو زلف سیہ یار الجھے

فرصت وقت ہے تدبیر کے خاطر لازم
پھر سلجھتے نہیں جب آنسوؤں کے تار الجھے

باغبانوں سے ترے شیفتۂ زلف اے گل
سنبل الطیب کے ہو ہو کے خریدار الجھے

جوش اشکوں کا یہی ہے تو یقیں ہے دلکو
دامن سیل سے خار سر دیوار الجھے

ناتوانی نے یہ دم بند کیا تار نفس
سینہ میں صورت موئے سر سمار الجھے

کفر و اسلام سے آزاد ہوں بے قید ہوں میں
مجھ سے کافر ہی نہ جھگڑے نہ تو دیندار الجھے

روئے رنگیں سے ترے باغ میں وا ہو جو نقاب
صحبت گل سے دل بلبل گلزار الجھے

کوچۂ یار میں ہنگامہ رہا غیروں سے
دن کو دو چار سے رات کو دو چار الجھے

حسن کو ایک طرح پر نہیں اک لحظہ قرار
صاف سو بار وہ گیسو ہوئے سو بار الجھے

شیشہ گر کرتے ہیں بند اپنی دکانیں آتش
کس کے دیوانہ سے لڑکے سر بازار الجھے

منزلِ گور اب مجھے اے آسمان درکار ہے
مردمِ بیمار کو نقلِ مکان درکار ہے

ہجر کی شب مین کہانی سے کوئی آتی نہین نیند
قصہ خوان کے بدلے یان یٰسین خوان درکار ہے

ساحلِ دریائے ہستی ہے کنارہ گور کا
کشتیِ تن کے لئے بھی بادبان درکار ہے

دیکھیے کس کس نظارہ باز کا دل ڈوب جائے
یار کو پیراہنِ آبِ روان درکار ہے

کچھ علاجِ وحشتِ عاشق نہین جز خوابِ گ
ایسے دیوانے کو زنجیرِ گران درکار ہے

آدمی کے واسطے کچھ اور ہووے یا نہ ہو
ساقی دے سبزہ و آبِ روان درکار ہے

سیرِ بامِ عرش کی دکھلاتی ہے دل کی تڑپ
صاحبِ تاثیر کو کیا نردبان درکار ہے

قیمتِ دل ان بتون سے کیا سمجھ کر مانگئے
رہزنون کو مفت مالِ کاروان درکار ہے

خالی ہاتھ آئے ہین خالی ہاتھ عاشق جائینگے
وان نہ کچھ منظور تھا ہمکو نہ یان درکار ہے

ابرو و مژگان معما ہے جو تو سمجھے اسے
ترکِ حسنِ یار کو تیر و کمان درکار ہے

شہر و صحرا مین پھرا کرتا ہون اس امید پر
وہ جگہ دیکھون مری مٹی جہان درکار ہے

میری پامالی اگر مقصود ہے اے آسمان
کہہ خدا سے مجکو اک سرو روان درکار ہے

سبزۂ خط کے تماشے سے مجھے ظاہر ہوا
حسن کو رشکِ بہارِ گل خزان درکار ہے

چاہے سگ کو دے اسے چاہے ہما کو دے اسے
آسمان لے لے جو مشتِ استخوان درکار ہے

بیشتر بندھتے ہین مضمونِ ہم آغوشیِ یار
بہرِ فکرِ شعر اک تنہا مکان درکار ہے

نالۂ بلبل کو سن کر اُف نہین کرتا کبھی
گوشِ گل کے واسطے آتش زبان درکار ہے

شبِ برات جو زلفِ سیاہِ یار ہوئی
جبین سے صبحِ مہِ عید آشکار ہوئی

یہ سرخ نشہ مین چشمِ سیاہِ یار ہوئی
زیادہ تر شفقِ شام سے بہار ہوئی

تپِ درون نے نہ رکھا نشان تک باقی
ہمین حرارتِ قلب آتشِ چنار ہوئی

گذر ہوا جو کبھی مرقدِ غریبان پر
گھٹائین پھوٹ بہین برق بیقرار ہوئی

شبِ فراق کی ظلمت جو آئی گور مین یاد
سفیدۂ صبح کا تاریکیِ مزار ہوئی

پیادہ پا جو چمن مین بہار کو دیکھا
ہوا کے گھوڑے کے اوپر خزان سوار ہوئی

http://muftbooks.blogspot.com/

بڑی خرابی و جانکاہی سے اسے کاٹا
شبِ فراق مجھے فیل کا تسکار ہوئی

زمین کو زلزلہ آئے گا چرخ کو چکر
ہماری روح لحد مین جو بیقرار ہوئی

شبِ فراق کے صدمون سے جان بچ جاتی
عنانِ مرگ نہ انسان کے اختیار ہوئی

وہ کوہ ہون مین پرِ کاہ ہے گران جسکو
وہ کاہ ہون کہ کوہ پہ جو بار ہوئی

بھری ہے دل مین زبس آرزو شہادت کی
تڑپ گیا مین جو تلوار آبدار ہوئی

یہ کیسا تیشہ سے فرہاد نے اِسے کاٹا
بلند و پست بہت راہ کوہسار ہوئی

وفا سرشت ہون شیوہ ہے دوستی میرا
نہ کی وہ بات جو دشمن کو ناگوار ہوئی

سنا ہے قصۂ مجنون و وامق و فرہاد
کسیکو عاشقی آتش نہ سازوار ہوئی

غم نہین کوئے بتان مین جو نہین جا خالی
باغِ فردوس مین ہے پہلوے حورا خالی

اے صنم مہر و وفا سے نہین دنیا خالی
کون سا دل ہے نہین جسمین تری جا خالی

نیچی نظرون سے ہوا اُسکی زمانہ پامال
آنکھ اُٹھائی تو کیا عالمِ بالا خالی

شبِ تنہائی مین کیا گرم ہو پہلو اس سے
ناز و انداز سے ہے صورتِ زیبا خالی

دیکھکر جان نکلتے ہوے بھاگے اغیار
مین نے مر کر بھی کیا یارون کا پالا خالی

گردشِ چشم کہان گردشِ ساغر بھی نہین
نظر آیا یہ مجھے گنبدِ مینا خالی

نکلے پہلو مین ہر اک نام کے ستر ستر
نہ ملی بعدِ فنا گور مین بھی جا خالی

سر بکف کوچۂ جلاد مین حاضر ہون مین
فتنہ سمجھے نہ مرے عہد مین دنیا خالی

پیاس بجھتی نہین مستسقیٔ الفت کی ترے
سوکھ جاتے ہین کنوئین ہوتے ہین دریا خالی

گردشِ چشم نہین گردشِ افلاک سے کم
گھر کے گھر کرتی ہے وہ نرگسِ شہلا خالی

شکر کس منہ سے کرون گوشۂ تنہائی کا
مجکو دل کھول کے رونیکو ملی جا خالی

جوش کھایا جو مرے خون نے نہین رہنے کی
پائے محبوب مین جائے کفِ پا خالی

سمجھے آتش نہ کوئی آدمِ خاکی کو حقیر
نہین اسرار سے یہ خاک کا پتلا خالی

http://muftbooks.blogspot.com/

موت مانگوں تو رہے آرزوئے خواب مجھے
ڈوبنے جاؤں تو دریا ملے پایاب مجھے

میری ایذا کیلئے مردے میں جان آتی ہے
کاٹنے دوڑتی ہے ماہیٔ بے آب مجھے

دہنِ گرگ سے جیتا جو بچوں صحرا میں
ذبح کرنے کیلئے سول لے قصاب مجھے

ہوں تصور میں صفائے بدنِ یار کے غرق
حلقۂ ناف ہوا حلقۂ گرداب مجھے

مردمِ دیدۂ قربانی ہوں میں دیوانہ
آئے دروازہ کھلے بن نہ کبھی خواب مجھے

اے فلک ہے دستِ عریاں ہی بس از مرگ بھی تو
سونپتا کیا ہے کفن دزد کا اسباب مجھے

نہیں رکھتے ہیں امیری کی ہوس مردِ فقیر
شیر کی کھال ہی ہے قاقم و سنجاب مجھے

جوش سے اشکوں کے پھر جائے گا سر پر پانی
کھینچ لیجائے گا دریا میں یہ سیلاب مجھے

دیر و کعبہ میں ان آنکھوں سے نہیں حلقۂ در
کوئی ابرو سے دکھاتا نہیں محراب مجھے

فرقتِ یار میں کرتی ہے قیامت برپا
روزِ محشر سے نہیں کم شبِ مہتاب مجھے

مرضِ عشق سے بچ جاؤں جو تم دلوا دو
صدقہ اپنے لبِ جاں بخش کا عناب مجھے

چین لینے نہ دیا دردِ جدائی نے کبھی
کب میں سویا کہ جگایا نہیں بدخواب مجھے

نہیں بھولا ہے جنوں میں وہ حواس اڑ جانا
یاد ہے برہمیٔ صحبتِ احباب مجھے

نام کو میرے بھی احباب میں اپنے لکھے
ذرہ سمجھا رہے وہ مہرِ جہاں تاب مجھے

دل غنی چاہیئے گو ہوں میں فقیر اے آتش
شیر کی کھال ہی ہے قاقم و سنجاب مجھے

برق بے پردہ اگر چہرۂ نورانی ہے
پردہ پوشی تری تلوار کی عریانی ہے

ایک عالم ہے صنم بس کہ ترا فریادی
عرصۂ حشر جلوخانۂ سلطانی ہے

دل کے خوں ہونے سے لے جان نہ اتنا گھبرا
ایک دن تو بھی غمِ یار کی مہمانی ہے

یار جلادی میں یکتا ہے زمانہ ہے اگر
واجب القتل نہیں کوئی مرا ثانی ہے

حال پر اپنے کسی وقت تو کر چشم کو تر
ہے پھرا اندھا وہ کنواں جس میں نہیں پانی ہے

صورتِ غنچۂ گل ہے دلِ بستہ میرا
مجھکو واشد کی طلب فکرِ پریشانی ہے

سرنگوں خاک میں ملوا کے ہوا مجھکو فلک
کارِ بد کردہ کا انجام پشیمانی ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

بے تمیزی سے ہے اپنی مجھے امید نجات
باعث بیگنہی طفل کی نادانی ہے

ہو نمک چھڑکا ہے تا حال محبت کا مزا
زخم دل پر وہی یا تپک نمک افشانی ہے

زندگانی میں ہوں میں مردہ سے بدتر آتش
نقش تعویذ لحد کا خط پیشانی ہے

روئے خورشید سے روشن رخ نورانی ہے
صبح صادق سے کشادہ تری پیشانی ہے

تاب نظارہ کہاں اور کہاں دیدۂ شوق
صورت یار میں آئینہ کو حیرانی ہے

شام ہوتے ہی نہ معلوم ہوئی پھر شب وصل
عمر کوتہ سے وفا چاہنی نادانی ہے

ٹھوکریں رہگذر یار میں کھاتا ہوں میں
عاشق نقش کف پا مری پیشانی ہے

تا دم مرگ رہا منتظر قاتل میں
شاہد حال مرا دیدۂ قربانی ہے

صورت یار میں اٹکیگا دم بازپسیں
حالت نزع سے مشکل مری آسانی ہے

نیم جان چھوڑ کے نادم نہ ہوا ہوگا یار
سر جھکا کر جو ہوئی مجکو پشیمانی ہے

آئینہ دیکھ ہوا یار عرق حیرت
منزل خوف شناور کو بندھا پانی ہے

دل سا دشمن ہے شب و روز عزیز پہلو
اپنے قاتل سے مجھے الفت روحانی ہے

وعدہ ہوتا نہیں تا چند برابر میرا
اے اجل دیکھوں تو کب تک نگہبانی ہے

نوجوانی میں غم عشق نہ بڑھنا معلوم
شب کوتاہ ہے افسانہ طولانی ہے

دشمنی ہے عوض دوستی یاں اے آتش
درد سر ہی سبب صندل پیشانی ہے

کیا کیا نہ رنگ تیرے طلبگار لا چکے
مستوں کو جوش صوفیوں کو حال آ چکے

ہستی کو مثل نقش کف پا مٹا چکے
عاشق نقاب شاہد مقصود اٹھا چکے

کعبے سے دیر دیر سے کعبہ کو جا چکے
کیا کیا نہ اس دو راہے میں ہم پھیر کھا چکے

گستاخ ہاتھ طوق کمر یار کے ہوئے
حد ادب سے پاؤں کو آگے بڑھا چکے

کنعان سے شہر مصر میں یوسف کو لیگئے
بازار میں بھی حسن کو آخر دکھا چکے

پہونچے تڑپ تڑپ کے بھی جلاد تک نہ ہم
طاقت سے ہاتھ پاؤں زیادہ ہلا چکے

http://muftbooks.blogspot.com/

ہوتی ہے تن میں روح پیام اجل سے شاد
دن وعدۂ وصال کے نزدیک آ چکے

پیمانہ میری عمر کا لبریز ہو کہیں
ساقی مجھے بھی اب تو پیالہ پلا چکے

دیوانہ جانتے ہیں ترا ہوشیار بھی
جامہ کو جسم کے بھی جو پرزے اڑا چکے

ہو جو ہر دم آئینہ پیش نظر نہیں
سمجھے ہم آپ آنکھوں میں اپنی سما چکے

اس دلربا سے وصل ہوا دے کے جان کو
یوسف کو مول لے چکے قیمت چکا چکے

اُٹھا نقاب چہرۂ زیبائے یار سے
دیوار درمیان جو تھی ہم اسکو ڈھا چکے

زیر زمین بھی تڑپین گے اے آسمانِ حسن
بیتاب تیرے گور میں بھی تاب لا چکے

آرائشِ جمال بلا کا نزول ہے
اندھیر کر دیا جو وہ مسّی لگا چکے

دو ابرو اور دو لب جان بخش یار کے
زندوں کو قتل کر چکے مردے جلا چکے

مجبور کر دیا ہے محبت نے یار کی
باہر ہم اختیار سے ہیں اپنے جا چکے

صدموں نے عشق و حسن کے دم کر دیا فنا
آتش سزا گناہِ محبت کی پا چکے

زلزلہ گاہ گہے چشمۂ خون جاری ہے
گور پر بھی مرے مردے کا قدم بھاری ہے

دور اتنا بھی بس اے منزلِ مقصود نہ کھینچ
تھک گیا لاکھ میں ہمت تو نہیں ہاری ہے

شاق کیونکر نہ ہو عاشق کو جدائی تیری
کون ہے وہ کہ جسے جان نہیں پیاری ہے

غم کونین فراموش ہوا الفت میں
لاکھ آزادی نہ اک دل کی گرفتاری ہے

رات آرام سے کٹتی ہے نہ دن راحت سے
زندگانی دو روزہ مجھے بھاری ہے

نہ کر اے باد بہاری مجھے تکلیف شراب
آگے ہی گٹھری گناہوں کی مری بھاری ہے

وصل میں ہجر کا دھڑکا ہے بجا عاشق کو
چار دن چاندنی ہے چار دن اندھیاری ہے

سایۂ دامنِ جلاّد میں ٹھنڈا ہو لوں
منزلِ سخت ہے پشتارہ بہت بھاری ہے

نسبت اے پردہ نشین تجھسے نہیں یوسف کو
قدر اُس کی نہیں جو حسن کہ بازاری ہے

دل کا گاہک وہ بلا کو ہے خدا خیر کرے
بد بلا حاکم ظالم کی خریداری ہے

نہیں معشوق جو آتش نہیں میسر اسلوب
سکّۂ عشق مرے نام پر اب جاری ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

دیدۂ مشتاق کو منظور تو عالم مین ہے — دم ترا بھرتے ہین دم جبتک کہ اپنے دم مین ہے
خوش قدی کا تجسے دعوے کرکے اس تقصیر پر — سرو دن بھر دھوپ مین ہے رات بھر شبنم مین ہے
اک نہ اِک دن یار ہوگا مہربان کام آئیگا — سو ہنر سے بہتر اک عیب محبت ہم مین ہے
خندہ زن دشمن نہ کر اے دوست میرے حال پر — رتبۂ موتا ہے بے وارث مجھے عالم مین ہے
اس قدر پیٹے حنائی ہوگئے یارون کے ہاتھ — صرف سینہ پنجہ بھر جان مرے ماتم مین ہے
آئینہ دل کا ریاضت سے اگر ہو جائے صاف — پھر تماشہ ہے وہی ممکن جو جام جم مین ہے
آنکھ رغبت کی نہین بیوجہ ذرے ڈالتے — روشنی اُس رُخ کی کچھ کچھ نیر اعظم مین ہے
توڑتا ہے کس طرح دست جنون زنجیر و طوق — دیکھتا ہون مین بھی کتنا زور اس رستم مین ہے
گرد پھرنا تیرے اے بت عاشقون کو ہے طواف — عالم محراب کعبہ ابروؤن کے خم مین ہے
دشمن جان سنتے تھے مہر و محبت کا مزا — چکھ کے دیکھا تو حلاوت شہد کی اس سم مین ہے
ایک بوسہ بھی غنیمت ہے لب جان بخش کا — وہ کرے تکرار حجت جسکو بیش و کم مین ہے
غیر عاشق دیکھ سکتا ہے تجھے کون اے حسین — ایسی یار آئی نظر کب چشم نامحرم مین ہے
قید عفت مین ہے وہ محبوب عاشق جان بلب — نزع مین بیمار عیسے دامنِ مریم مین ہے
کھینچ لائے یار کو بھر دے مرا زخم فراق — وہ اثر ہو جذب دل مین جو اثر مرہم مین ہے

قالب خاکی کو تو سنتے ہین آتش زیر خاک
کچھ نہین معلوم ہم کو روح کس عالم مین ہے

الٰہی انھی گیسوئے دلستان کالے — اجل کہین مرے پاؤن کی بیڑیان کاٹے
برنگ غنچۂ پژمردہ دل گرفتہ چلے — شگفتہ ہو کے نہ وہ دن بھی ہم نے یان کاٹے
لگا لے پہلے ہی تیشہ کو اپنے سر پہ کاش — بڑا پہاڑ یہ فرہادِ خستہ جان کاٹے
کہے گا اُس سے پیام زبانی کیا قاصد — جو ذکر سے مرے غماز کی زبان کاٹے
منھ آئینہ مین جو دیکھے وہ غیرت یوسف — ادھر یہ اور اُدھر عکس انگلیان کاٹے
ہزار بار اگر زندہ ہون نئے سر سے — تو پھر بھی سر وہ مرا بہر امتحان کاٹے
نکل چلا ہے حسینون کے قدِ موزون سے — درختِ سرو کو تھوڑا سا باغبان کاٹے

خدا کے واسطے اک وار اور بھی قاتل
تڑپ تڑپ کے کہان تک یہ نیم جان کاٹے

تبر لگا کے گیا تھا وہ ترک گلشن مین
شہید ناز جو یاد آئے ارغوان کاٹے

قیامت آتی ہے اس عمر چند روزہ کو
زمین کی طرح عزیزی سے آسمان کاٹے

بناتا ہے خط گل چہرہ یار یون حجام
چمن کی گھاس کو جس طرح باغبان کاٹے

زبان چلتی ہے قینچی کی طرح سے ہر بار
یقین ہے بات کو پیر دن کی وہ جوان کاٹے

سزا ضعیف کا ایذا دہندہ پاتا ہے
وہ زرد ہوتا ہے جو کشت زعفران کاٹے

ملاؤن خاک مین اہل سخن کے دشمن کو
اکھیڑ دون جڑ سے مین وہ دانت جو زبان کاٹے

کسی کا ہو رہے آتش کسی کو کر رکھے
دو روزہ زیست کو انسان نہ رائیگان کاٹے

مردم دیدہ رہے سایۂ مژگان کے تلے
زیست کا لطف ملا خنجر بران کے تلے

عیب لگتا ہے کسے جامۂ عریانی سے
اے جنون داغ نہین اپنے گریبان کے تلے

دوست یاران وطن سے نہین مٹی درکار
دب مرونگا مین کہین ریگ بیابان کے تلے

شجر خشک ہون رہتا ہون گرفتار بلا
آرہ کے نیچے سے جاتا ہون مین سوہان کے تلے

لیچلے وحشت دل اب کی جو صحرا کی طرف
فرش آنکھون کو کرون پائے غزالان کے تلے

نیند آتی نہین اک دم اسے بے گل تکیے
تکیہ دیکھا تھا مرے یار نے قرآن کے تلے

اسقدر دانت مرے قتل پہ لے یار نہیں
سودہ الماس کا آجائیگا دندان کے تلے

آسمان میری طرف سے نہ عداوت رکھے
روند ڈالے قدم گبر و مسلمان کے تلے

رنج دنیا سے زیادہ ہے عذاب مرقد
جائے آرام نہین گنبد گردان کے تلے

حسرت بوسہ سے ہونٹھو نکو چباتا ہون مین
زہر بنتی ہے مٹھائی مرے دندان کے تلے

دستخط فرد تو قسمت کی ہوئی ہے لیکن
بھولے سے رہگئی ہے سند سلطان کے تلے

بوجھ شانے کا نہ اُسپر پڑے اے شاطہ
کمر یار بھی ہے زلف پریشان کے تلے

بد بلا لعل لب یار ہے اور مسّی
سرمہ آسیب پری سایۂ مژگان کے تلے

لاکھ نعمت کے برابر ہے کلام شیرین
ذائقہ بس ہے زبان کا مرے دندانکے تلے

http://muftbooks.blogspot.com/

بخت بد نے مجھے ہر چند مٹایا آتش
رہ گیا نام مرا گنبد گرداں کے تلے

اب کے زندہ ہم اگر یار کے در تک پہونچے
مردہ بھی اُٹھ کے یقیں ہے کہ نہ گھر تک پہونچے

شعلۂ حسن نے کی ہے یہ حرارت پیدا
آگ لگ اُٹھے جو پردہ بھی در تک پہونچے

حسرتِ بوسہ سے پانی مرے منھ میں بھر آئے
دہنِ مور اگر تنگ شکر تک پہونچے

دمِ آخر ہی وہ کاش آئے گلہ کچھ نہیں پھر
دستِ رخصت کو جو ہنگام سفر تک پہونچے

منتِ سفلہ اُٹھائیں نہ کبھی عالی جاہ
اڑ کے کا نور کہاں داغِ قمر تک پہونچے

گرم جوشی نہ کرے یار کسی سے یہ نہ ہو
آگ لگ کر مرے گھر غیر کے گھر تک پہونچے

موت ہی آئے جو آنسو نہیں تھمتے یارب
دامنِ خاک ہی اس دیدۂ تر تک پہونچے

صورتِ آئینہ حسرت سے ہوئے ہیں بیخود
سامنے سے ترے پھر کر ہیں جو گھر تک پہونچے

دلِ خونخوار سے ہوتی ہے کدورت کوئی دور
زنگِ شمشیر نہ نکلے جو جگر تک پہونچے

آئینہ آپ نے دیکھا ہے تو توڑیں اُس کو
تم سے منھ پھیر کے ثابت نہ یہ گھر تک پہونچے

جان بچنے کی خوشی ایسی ہو نوبت رکھوں
نوبتِ شام جدائی جو سحر تک پہونچے

رگِ گل کہتے ہیں شاعر کبھی تارِ سنبل
دستِ فکر اُن کے نہیں تیری کمر تک پہونچے

خدمتِ یار میں ہو اپنی رسائی یارب
مہر تک ذرہ جگر اُڑ کے قمر تک پہونچے

حسن و خوبی کا ہوا نصف جہاں سودائی
اے پری بال ترے سر کے کمر تک پہونچے

تیغِ ابرو کی محبت میں گل اُس پر کھائے
پھول بارے مرے سینہ کی سپر تک پہونچے

وائے قسمت ہمیں حسرت رہی سرگوشی کی
کان تک یار کے یاقوت و گہر تک پہونچے

جسمِ خاکی کی تمنا ہے یہی بعدِ فنا
مشتِ خاک اپنی تری راہ گذر تک پہونچے

آبِ شمشیر جو یہ تا کمرِ قاتل ہے
جوش میں آ کے کبھی میرے سر تک پہونچے

عشقِ طفلاں سے ہے خطِ شوق ہمارا آتش
پڑھ سکے یار نہ ہر چند نظر تک پہونچے

ابلیس حسد سے رہے تدبیر میں میری
تدبیر کو کیا دخل ہے تقدیر میں میری

http://muftbooks.blogspot.com/

خال رخ محبوب کے مضمون مین اک لخت
نقطہ کی جگہ اب نہین تحریر مین میری

معشوق بھی کوئی نظر آتا ہے تو ڈھونڈا
اوقات بسر ہوتی ہے کشمیر مین میری

دنیا مین محبت کا کہین نام نہین ہے
گم عقل ہے ربط شکر و شیر مین میری

ہر لحظہ ہے یان درد زبان ذکر الٰہی
دم مارنے کی جا نہین تقریر مین میری

دل کو نہین اس گوشۂ ابرو کے سوا چین
آسودگی ہے سایۂ شمشیر مین میری

ہر لحظہ دگرگون ہے مرا حال پریشان
صورت نہین ملتی مری تصویر مین میری

اس رعشۂ پیری سے تو موت آتی ہے بہتر
دن رات ہے اک زلزلہ تعمیر مین میری

پھر بھی چلے شمشیر گلے پر نہین آتش
جلاد کو شک آتا ہے تقصیر مین میری

زاہد فریفتہ ہین مرے نونہال کے
عاشق بزرگ لوگ ہین اس خردسال کے

ہر شب برات ہے ہر روز روز عید
سوتا ہون ہاتھ گردن مینا مین ڈال کے

مضمون رفتگان سے طبیعت کو اپنی ننگ
گاہک نہو دین ہم کبھی مردے کے مال کے

شان و شکوہ نے ہمین برباد کر دیا
مثل حباب اڑ گئے خیمہ نکال کے

رنج خمار اٹھانے کی طاقت نہین مجھے
پیتا ہون مین شراب مین بھی نین ڈال کے

بے عشق لوگ کہتے ہین ماہ چہار دہ
سنگ مقر ہوئے ہین تمھارے کمال کے

اس ترک کی نگہ جو کرے ناوک افگنی
تو دے لگائے خاک سپاہیان کمال کے

سرمہ نشین ہوا ہے تجلی سے طور ہی
ہم بھی ہین سوختہ تری برق جمال کے

شام شب فراق سے پہلے موئے جو لوگ
آئی ہوئی بلا گئے سر پر سے ٹال کے

اُس مشعرو کا واہ رے جسم گداز و صاف
اللہ نے بنایا ہے سانچے مین ڈھال کے

افعی ہے زلف خال ہے افعی کی مردمک
عقدے کھلے یہ فکر سے اُس زلف و خال کے

آنکھون مین اپنی رکھتے ہین اہل نظر انھین
سرمہ ہوئے ہین پیسے ہوئے تیری چال کے

اخوان دہر سے عیب اسکا نجا سنے
یوسف کی فکر مین جو پھرین گرگ پال کے

معنی کے شوق مین جو ہوا دل کو میل فکر
تصویر شعر بنگئے پتلے خیال کے

http://muftbooks.blogspot.com/

سودائی جانکر تری چشم سیاہ کا
ڈھیلے لگاتے ہین مجھے دیدے غزال کے

شک ہوتا تیرے ہاتھ کا ہوتے جو اے صنم
پنجہ مین آفتاب کے ناخن ہلال کے

آئینہ سے کلام کو کیونکر کیا ہے صاف
حیران کار رحم بھی ہین آتش کے حال کے

رخصت یار کا جس وقت خیال آتا ہے
عمر رفتہ کو مجھے یاد دلا جاتا ہے

آتش گل سے کیا ہے مری طینت کو خمیر
دامن باد بہاری مجھے بھڑکاتا ہے

اے ہما منھ نہ لگانا تو مری ہڈیون کو
سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مر جاتا ہے

ذرے اُس کوچہ مین جا سکتے نہین روزن تک
سایہ دیوار سے لگ چلنے نہین پاتا ہے

گوش زد یار کے ہوتی نہین فریاد دلا
عالم خواب مین گویا کہ تو برّاتا ہے

خار سے خشک ہون گو ہجر مین اُس گلرو کے
پردہ کانٹا ہون جو دامن نہین الجھاتا ہے

خس و خاشاک کا رتبہ ہے مجھے عالم مین
پہلے پھنکتا ہون مین جو آگ کو سلگاتا ہے

امتحان عاشق صادق کا سزاوار نہین
زر خالص کو بھی اے یار کوئی تاتا ہے

مشت خاک اپنی ہون گردون کے حوالہ کرتا
دامن گرد مرے سامنے پھیلاتا ہے

جان کھوتا ہے عبث عشق بتان مین آتش
سر کو نادان کوئی کہسار سے ٹکراتا ہے

میری قسمت مین لکھی موت جو تلوار کی تھی
شیر دایہ مین حلاوت نئی ہر دھار کی تھی

آب شمشیر دوا عشق کے بیمار کی تھی
چاشنی اس مین مگر شربت دیدار کی تھی

جلے بھر ہوئے تن لے کاش مین گردن رکھتا
آب ابرو کی ہر اک بال مین تلوار کی تھی

آرزو رہ گئی اُس کوچہ مین پامالی کی
دھوم ہی دھوم فقط چرخ جفاکار کی تھی

دل دیوانہ زبس عشق صنم رکھتا تھا
ہر نفس کاٹنی منزل مجھے کہسار کی تھی

کیا بناتا ہے شکستہ نفسون کو صیاد
فکر لازم دل مرغان گرفتار کی تھی

گرم جوشی سے تپ عشق کی کیونکر بچتا
نبض اول ہی سے دودی ترے بیمار کی تھی

پا بہ گل بیخودی شوق سے مین رہتا تھا
کوچۂ یار مین حالت مری دیوار کی تھی

حسنِ یوسف ہے وہی رونقِ بازار اب تک
وہی کثرت ہے جو کثرت کہ خریدار کی تھی

ایڑیان راہ مین رگڑا کیے ہم واماندے
پہونچے منزل مین وہ طاقت جنھین رفتار کی تھی

پیچھے کنجِ قفس مین بھی وہی باغ کے ہین
سر بلبل مین ہوا تھی وہ جو گلزار کی تھی

تیغ ابرو سے مجھے قتل کیا قاتل نے
وہ سزا دی جو محبت کے گنہگار کی تھی

مصلحت تھی وہی جو کچھ کہ کیا جس سے سلوک
دل جو تھا یار کا تھا جان جو تھی یار کی تھی

راہِ صحرا مین جنون کیون نہ رکھے سرگشتہ
جستجو آبلہ پایون کو ترے خار کی تھی

شب جو تھی پیش نظر صورت زیبائے حبیب
روشنی گھر مین مرے چاند سے رخسار کی تھی

طرہ سمجھا کیے مضمون کو اُس کے شاعر
چست اسطرح کی بندش تری دستار کی تھی

جو محبت کی نظر سے تھے خریدار اے یار
پھونک دیتی اُنھین گرمی ترے بازار کی تھی

طور پر بھیجو آتش کو عزیزو تم دفن
آرزو اُسکو بہت جلوۂ دیدار کی تھی

ہر دم تفِ درون سے ہم آفت طلب رہے
ہے دشمنِ حیات جگر مین جو تب رہے

جاگی ہے تو نے منزلِ دل مین تو اے صنم
آنکھون کا بھی حجاب یہ ہے نہ اب رہے

دامان دوست کی ہے سکندر کو آرزو
باہر کفن سے ہاتھ نہین بے سبب رہے

اللہ رے بے نیازی محبوب آفرین
دل سے قریب ہو کے کوئی دور جب رہے

معدوم جوشِ گریہ سے کیا ہو بخارِ دل
کچھ گرد تو نہین جو یہ باران سے دب رہے

مانع تھا عرض حال کا از بسکہ رعب حسن
منھ دیکھتے ہی یار کا محفل مین سب رہے

روپوشی حبیب کا کشتہ ہون چاہیے
مرقد بھی بے چراغ مرا شب کی شب رہے

عزلت گزین کو عیب لگاتی ہے سرکشی
دندان وہ بد نما ہے نہ جو زیر لب رہے

آتش ظہور مہدی دین ہو خدا کرے
تا چند بے چراغ یہ معمورہ اب رہے

عاشق روے کتابی اگر انسان ہووے
اُس سے بہتر ہے جو یہ حافظ قرآن ہووے

میرے مرنے کی خبر ہو نہ کسی کو معلوم
دوست گریان نہ تو دشمن کی خندان ہووے

http://muftbooks.blogspot.com/

نفسِ سرد سے یہ صبح کو آتی ہے صدا — ٹھنڈے ٹھنڈے وہ سدھارے کہ جو مہمان ہووے
قدرتِ اللہ کی اے بت ہے ترا حسن و جمال — کافرِ عشق عجب کیا جو مسلمان ہووے
کون سا بال ہے اس زلف کا بکھرا جو نہیں — کوئی مجموعہ نہ اتنا بھی پریشان ہووے
دوربیں دل ہو صفا سے تو تماشہ دکھلائے — آشکارا ہو وہ آنکھوں سے جو پنہان ہووے
چاندنی چھٹکے اندھیرے میں تم الٹو جو نقاب — حسن کی جوت سے کارِ مہِ تاباں ہووے
جی میں آتا ہے کہ سیکھیں فسوں عیسیٰ سے — دلِ بیمار کی مشکل کہیں آسان ہووے
جان بھی جائے تو نکلے نہ زباں سے کبھی آہ — چاہیے سینہ ترا گورِ غریبان ہووے
بے حجابی ہے حیا سے بھی تمھاری قاتل — تشنۂ خون ہے وہ شمشیر جو عریان ہووے
رخِ رنگیں رہے منظورِ نظر اے آنکھو — دیکھیے اس کا تماشہ جو گلستان ہووے
عاشقوں کا تجھے لازم ہے خیال اے شہِ حسن — بےخبر ہو نہ رعیت سے جو سلطان ہووے
موسمِ گل میں اڑا دے گی ہوا صحرا کی — باغ ہر چند کہ دیوانوں کا زندان ہووے
حسنِ بے عیب خدا نے وہ دیا ہے تم کو — مدعی ہو کے جو دیکھے وہ پشیمان ہووے

کفر و اسلام کی کچھ قید نہیں اے آتش — شیخ ہو یا کہ برہمن ہو پر انسان ہووے

رشکِ پنجۂ مرجاں پنجۂ حنائی ہے — صاف ہیرے کی ترشی یار کی کلائی ہے
کیا چمن شگفتہ ہیں کیا بہار آئی ہے — کیا دماغِ بلبل میں بوئے گل سمائی ہے
اشتیاقِ وصلت میں جان لب تک آئی ہے — عشق نے ستایا ہے حسن کی دہائی ہے
دیر سے نہیں واقف بےخبر ہیں کعبے سے — قصرِ یار کے در پر شوقِ جبہہ سائی ہے
عرش سے بھی عالی ہے بامِ یار کا پایہ — آہ کی کمندوں کو عذرِ نارسائی ہے
مر بھی دیکھیے شاید گور پر وہ شوخ آوے — یہ بھی آخری اپنی قسمت آزمائی ہے
عشق ہے مرے دل کو حسن کے نظارہ کا — آنکھ کے پیالے سے حسرتِ گدائی ہے
پھر رہا ہے آنکھوں میں حسنِ پردہ سوز اس کا — بے نقاب یوسف سے ہم سے آشنائی ہے
جس قدر بڑھیں انکو چند روز نہ بڑھنے دو — دیکھیے تو زلفوں کی کس قدر رسائی ہے

زندگی ہے وابستہ اس مسیح کے دم سے
مژدہ فنا ہمکو یار سے جدائی ہے

سامنے سے تیرے ہے رنگ مدعی اُڑتا
ماہتاب کے منہ پر چھوٹتی ہوائی ہے

اور کچھ نہیں رکھتے اس پری کے دیوانے
سر برہنگی ہے یاں یا برہنہ پائی ہے

مرغ روح قیدی ہے جسم کے تعلق سے
صورت قفس چھوڑا جب اسے رہائی ہے

جان زار پاتی ہے لطفِ یار سے تسکین
دل شکستہ عاشق کے حق مین مومیائی ہے

دل فریب عالم ہے حسن اے صنم تیرا
دم تیری محبت کا بھر رہی خدائی ہے

روسیاہ زاہد ہے سجدۂ ریائی سے
اسکے ماتھے کا گھٹا داغ پارسائی ہے

بھاگتے ہین وہ آتش اُن سے ہم لپٹتے ہین
وان وہی کدورت ہے یان وہی صفائی ہے

دیوانہ اک پری کا ہے رکھتی ہوا مجھے
زندان سے تنگ تر ہے یہ وحشت سرا مجھے

ہوتا ہے لقمہ میرے دہن کا نصیب غیر
کم بختی نے کیا ہے سفال گدا مجھے

ظاہر مین گرچہ کاہ ہون باطن مین کوہ ہون
اپنی طرف نہ کھینچ سکے کہربا مجھے

ہے اتحاد میرے سے تیرے موج و آب کا
اے بحر حسن اپنا سمجھ آشنا مجھے

نازک حباب جو سے بھی میرا مزاج تھا
راس آئی اس چمن کی نہ آب و ہوا مجھے

کافر سے بھی نہ ہو سکے کرتا جو کچھ کہ عقل
بندہ جو ان بتون کا بناتا خدا مجھے

کب سے ہون اشتیاق مین قاتل کے جان بلب
یادش بخیر بھول گئی ہے قضا مجھے

پیتا ہون مین ہنوز چھپا کر شراب کو
تا حال رند جانتے ہین پارسا مجھے

ناز و نیاز کی ہے ترقی وہی ہنوز
صد آفرین ہے یار تجھے مرحبا مجھے

دل مثل غنچہ خون نہ کیا مجھ برہنہ نے
کیا لطف تھا جو ملتی پھٹی اک قبا مجھے

دانہ کی طرح رنج ضعیف و قوی سے ہے
ہے کام مور بھی دہنِ آسیا مجھے

افشان چھڑا کے چہرے سے تم نے دکھا دیا
ذرون کا آفتاب سے ہونا جدا مجھے

صوت حزین نصیب گلوئے بریدہ ہے
آتش حلال کرتی ہے بانگ درا مجھے

http://muftbooks.blogspot.com/

گوش گل کو نالۂ مرغ خوش الحان چاہیے
ناقۂ لیلیٰ کو مجنون سا حدی خوان چاہیے

روح کو تن مین خیالِ باغ رضوان چاہیے
تا قفس مین بند ہے شوق گلستان چاہیے

چہرۂ محبوب پھیکا ہے جو خال اُس مین نہ ہو
خوانِ نعمت پر مقرر اک نمکدان چاہیے

روز محشر تو بھلا سر کو جھکا کر مین چلون
تیغ قاتل کا مری گردن پر احسان چاہیے

چاہتا ہون اس پری پیکر سے دستاویزِ وصل
عہد نامہ پر مگر مہرِ سلیمان چاہیے

عشق مین اللہ رے ہون ہو گیا دیوانہ مین
کعبہ کے نقشہ کا مجھ مجنون کا زندان چاہیے

دشنۂ قصاب سے ہے تیز ہر موئے مژہ
روز مرہ تم کو شغلِ عیدِ قربان چاہیے

اے جنون دیوانۂ دست حنائی ہون مجھے
پنجۂ مرجان پئے چاکِ گریبان چاہیے

کچھ سوا اس کے علاجِ وحشتِ عاشق نہین
موت سی زنجیر یا مرقد سا زندان چاہیے

گل چراغ زندگی کرنے کا ہے دل کو خیال
جامہ زیبون کی قبا سے بادِ دامان چاہیے

بادشاہِ حسن بھی کہتے ہین عاشق پیار سے
چین جبین پر آپکی مانندِ سلطان چاہیے

کہتے ہین بیمارِ عشق اُس نونہالِ حُسن سے
سونگھ لینے کے لئے سیبِ زنخدان چاہیے

دل کو لازم ہے خیالِ چہرۂ پُر نورِ یار
چودھوین کے چاند سا اس گھر مین مہمان چاہیے

زلف کا اُس غیرت لیلیٰ کے سودا ہو جسے
بیدِ مجنون کی طرح سے مو پریشان چاہیے

موسم گل کی ہوا ہے یہ اشارہ کر رہی
اندنون جامہ سے باہر اپنے انسان چاہیے

اس خرابے کو کیا کرتے ہو تم زیر و زبر
آشکارا ہووے آتش گنج پنہان چاہیے

تری ابروئے پیوستہ کا عالم مین فسانہ ہے
کسی اُستاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے

کفن دوز دون مین فقرا اہلِ دولت کا فسانہ ہے
تمامی کی ہے چادر بادلے کا شامیانہ ہے

جو دیوانہ ہے صحرا مین وہ بھاگے میرے سایہ سے
سوارِ شیر مین مجنون ہون افعی تازیانہ ہے

گریبان پھاڑ کر دیوانہ نے زنجیر کیون پہنی
کرے کیا عقل دخل اس مین جنون کا کارخانہ ہے

کبھی کچھ ہے تلون سے کبھی کچھ ہے تلون سے
مزاجِ یار بھی نیرنگ سازی مین زمانہ ہے

کہا مجنون نے دنیا سے گذر نا سنکے لیلےٰ کا
کوئی آگے روانہ ہے کوئی پیچھے روانہ ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

نظر آتی نہین آنکھونکو باریکی کے باعث سے
کمر سے یار کی ہمکو محبت غائبانہ ہے

صفا کا اُس رُخِ زیبا کی ہے حیران آئینہ
لٹک پر گیسوؤن کی پیستا دانت اپنے شانہ ہے

سمندِ حُسن کو وہ ترک اُڑادے جسقدر چاہے
مژہ مہمیز ہے گیسوئے مشکین تازیانہ ہے

پھر آتا ہے عبث واعظ سر اپنا بک کے رندونسے
تکلف برطرف یان لااُبالی کارخانہ ہے

سیاہی دور کر دل کی تو پیدا نورِ عرفان ہو
سرِ افعی کو کچلا جس نے مال اس کا خزانہ ہے

بلند اختر بلند اقبال قصرِ یار کو کہیئے
ہوائے بام رکھتا ہے وہ عالی آستانہ ہے

چمن کی سیر مین لطفِ شکار آنکھونکو اُٹھیگا
ترے تیرِ نگہ کا بلبل اے گلرو نشانہ ہے

گلے مین اپنے باہین ہنستے ہنستے ڈال سکتے ہو
کرم ڈھونڈھے تمھارا تو بہانہ ہی بہانہ ہے

وبالِ جان ہوا ہے جسمِ خاکی ضعفِ پیری سے
قفس ہے تنگ بلبل کو خزان مین آشیانہ ہے

نہین معلوم اُن آنکھون نے آنکھون مین کیا کہا
دمِ بیگانگی بھرتا مرے دل سا یگانہ ہے

نہ مطلب کشت سے رکھیے نہ خرمن سے غرض آتش
سمجھ لے اپنے منہ مین مور جو قسمت کا دانہ ہے

اے جنون ہوتے ہین صحرا پر اتارے شہر سے
فصلِ گل آئی کہ دیوانے سدھارے شہر سے

خوب روئے حال پر اپنے وطن کا سنکے حال
کوئی غربت مین جو آنکلا ہمارے شہر سے

جان دون گا مین اسیر اے دوستو چپکے رہو
ذکر کیا اُس کا کہ دیوانہ سدھارے شہر سے

موسمِ گل مین رہا زندان مین اور آئی نہ موت
سامنے ہوتی نہین ہے آنکھ سارے شہر سے

جوشِ وحشت مین جو لی زندان سے مینے راہِ دشت
کودکان مجکو خدا حافظ پکارے شہر سے

پائون مین مجنون کے تو طاقت نہین اے کودکو
موسمِ گل کی ہوا اُنکو اُبھارے شہر سے

اک نظر للہ ہم کو صورتِ زیبا دکھاؤ
تشنۂ دیدار جاتے ہین تمھارے شہر سے

دشت گردی کی نہین دیوانہ کو کچھ احتیاج
جامہ سے باہر جو ہے باہر ہے سارے شہر سے

چوٹ سی لگتی ہے دل جنگل سے ہوتا ہے اُچاٹ
سنگِ طفلان کرتے ہین مجکو اشارے شہر سے

جوشِ وحشت سے نہین پہونچا مین صحرا تک ہنوز
جانیوالے گور کے پہونچے کنارے شہر سے

موسمِ گل آئی نیت سیرِ دیوانون کی ہو
میوۂ صحرا کی یہ ہین مُنہ پسارے شہر سے

http://muftbooks.blogspot.com/

اب تو آزردہ ہے تو لیکن ملے گا ہاتھ پھر
جس گھڑی آتش نکلجاوے گا بیارے شہر سے

دل کو گھر اُس گل کی الفت کا بنایا چاہیے
بوئے یوسف سے یہ پیراہن بسایا چاہیے

نرگسِ جادو کو اُس گل کی دکھایا چاہیے
سامری کافر کو گوسالہ بنایا چاہیے

روزنِ دیوار چشمون کو بنایا چاہیے
خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیے

اُس کے کوچہ کے تصور مین غش آیا ہے مجھے
آستانِ یار کی مٹی سنگھایا چاہیے

وعدۂ دیدار آتا ہے اُلٹتا ہے نقاب
ٹکٹکی باندھین یہ آنکھون کو سمجھایا چاہیے

کوچۂ گیسو کے سودے مین فنا ہوتی ہے رُوح
خانۂ زنجیر مین اے دل در آیا چاہیے

بھولی ہے بلبل خزان کے جور سے لطفِ بہار
پھر گلستان چند روز اُس کو پڑھایا چاہیے

برہمن کہتے ہین تیرا مصحفِ رو دیکھکر
کفر سے باز آئیے ایمان لایا چاہیے

گفتگو اللہ نے موسیٰ سے کی ہے اے صنم
ہم کو بھی آواز پردے سے سنایا چاہیے

ساعدِ زیبا تو ہین الماس کے ترشے ہوے
اک نظر ساقِ بلورین بھی دکھایا چاہیے

دل کڑھاتی ہے بہایت نرگسِ بیمار یار
صدقے کر کے مرغِ زر اُس پر اُڑایا چاہیے

اک راہ اتحاد اے دل یہ ہے جو ہو سکے
یاد مین اُسکی دو عالم بھول جایا چاہیے

عاشقِ بیخود کو بوسہ دیجئے مولا مرے
بندۂ مسکین کے اُوپر رحم کھایا چاہیے

آسمان شمس و قمر پر اپنے نازان ہے کمال
تاج زرین کجکلاہون کے دکھایا چاہیے

سیرِ دریا نشہ کے عالم مین دیکھیگا وہ شوخ
کشتیِ مے گھاٹ پر ساقی لگایا چاہیے

سر پھرا سیرانہ مین بیدار ہون لے نفخِ صور
بے خبر سوتے جو ہون اُنکو جگایا چاہیے

گیسوئے مشکین کی دکھلا کر لٹک کہتا ہے دل
آتش اس افعی کے اوپر زہر کھایا چاہیے

عاشق ہوئین نفرت ہے مرے رنگ کو بُو سے
پیوند نہین چاک گریبان کو رفو سے

دامن مرے قاتل کا نہ رنگین ہو لہو سے
ہر چند کہ نزدیک ہو رگہاے گلو سے

گلزار جہان پر نہ پڑی آنکھ ہماری
کوتاہ بھی عمر اپنی حباب لبِ جو سے

http://muftbooks.blogspot.com/

پیشانی بت پر اُسے ملتا ہے برہمن
آتی ہے جو خاک اُڑ کے مری یار کے کو سے

کرتا ہے وہ سفاک خط شوق کے پرزے
مہندی ملی جاتی ہے کبوتر کے لہو سے

منہ پھیرتے ہی یار کو صورت بھی گئی بھول
ہم چشم وفا رکھتے تھے اُس آئینہ رو سے

عاشق ہوں مگر کرتے ہیں معشوق خوشامد
نازک ہے طبیعت مری بیمار کی خو سے

زلفوں سے پھنسایا دل نالاں کو صنم نے
طوطی کو گرفتار کیا حلقۂ مو سے

دیوانہ شرابی ہوں خرابات مغاں میں
ہے ننگ سے الفت تو مجھے عشق سبو سے

تھی اُس میں زبس کاکل مشکیں کی سیاہی
نیند آ گئی مجکو بغل گور کی بو سے

آ رہتا ہے خود یار بغل میں مری ہر شب
دربان سے نہ جھگڑا نہ خلش پاس سگ کو سے

کافر کو نہ ہو میل کبھی جانب مصحف
زلف سیہ یار پھری رہتی ہے رو سے

ہوں نزع کی حالت میں جو ہیں منتظر یار
رک رک کے مری جان نکلتی ہے گلو سے

عاشق ہوں برابر مجھے اندیشۂ جان ہے
بل کھائے ہوئے سانپ سے بکھرے ہوئے گیسو سے

ازبسکہ سمجھتا ہوں اُسے دشمن جان میں
ہوتا ہے مجھے مرتبۂ عشق عدو سے

کشتہ ہوں میں بیزاری جلاد کا آتش
تلوار نہیں رنگ پکڑتی ہے لہو سے

یہ وصیت مری ساقی نہ فراموش کرے
کاسۂ سر کو خم بادہ کا سرپوش کرے

کشتۂ عالم عریانی خوباں ہوں فلک
ہے سزاوار جو مجکو نہ کفن پوش کرے

گردش چشم بتاں سے نہ ہو کیونکر دل غش
ٹھگ مسافر کو یقیں ہے یہ کہ بیہوش کرے

صورت قطرۂ شبنم ہوں عزیز ہر دل
کھینچے خورشید تو گل مجکو در گوش کرے

عاشقوں سے ہے اشارہ یہی اُن مژگاں کا
نشتروں سے ہیں بھرے کنج لہو جوش کرے

ہو کبھی تو سبب خیر عدو اپنا بھی
نشۂ حسن الٰہی اسے مدہوش کرے

اُس گذرگاہ میں لازم ہے گنہ سے پرہیز
راہرو چاہیے اپنا نہ گراں دوش کرے

داغ دل ہو دیں چراغوں کی طرح سے معدوم
جلوہ فرمائی جو وہ صبح بناگوش کرے

اس تماشہ کی ہیں مشتاق ہماری آنکھیں
کبک ٹیڑھا چلے سیدھا تری پاپوش کرے

دشمنِ جان بھی تغافل کا نہووے کشتہ	خاطرِ دوست کسی کو نہ فراموش کرے

آرزو ہے یہی آتش کی خدا اے زاہد
تجکو غم نوش کرے مجکو قدح نوش کرے

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے	ہم اور بلبلِ بیتاب گفتگو کرتے
پیام بر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا	زبانِ غیر سے کیا شرحِ آرزو کرتے
مری طرح سے مہ و مہر بھی ہیں آوارہ	کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے
ہمیشہ رنگ زمانہ بدلتا رہتا ہے	سفید رنگ ہیں آخر سیاہ مو کرتے
لٹاتے دولت دنیا کو میکدے میں ہم	طلائی ساغرِ مے نقرئی سبو کرتے
ہمیشہ میں نے گریبان کو چاک چاک کیا	تمام عمر رفوگر رہے رفو کرتے
جو دیکھتے تری زنجیرِ زلف کا عالم	اسیر ہونے کی آزاد آرزو کرتے
بیاضِ گردنِ جانان کو صبح کہتے جو ہم	ستارۂ سحری تکمۂ گلو کرتے
یہ کعبہ سے نہیں بے وجہ نسبتِ رخ یار	یہ بے سبب نہیں مردے کو قبلہ رو کرتے
سکھاتے نالۂ شبگیر کو در اندازی	غمِ فراق کا اس چرخ کو عدو کرتے
وہ جانِ جان نہیں آتا تو موت ہی آتی	دل و جگر کو کہاں تک بھلا لہو کرتے

نہ پوچھ عالمِ برگشتہ طالعی آتش
برستی آگ جو باران کی آرزو کرتے

خاک ہونے سے درِ دلدار نے جا دی مجھے	ہو گئی اقبالِ آخر میری بربادی مجھے
ایک دن میں منزلِ ہستی سے جا پہنچا عدم	راہزن سنتا تھا جس کو ہو گیا ہادی مجھے
کم نصیب ایسا ہوں گر ہو خرمی کو اذن عام	ہو نہ شادی مرگ ہونیکے سوا شادی مجھے
ترک کرنا جامۂ تن کا ہے یاں ترکِ لباس	روح کی قالب سے آزادی ہے آزادی مجھے
یاد دلوا کر لڑکپن یار کا بسمل کیا	تیغ چوبیں بھی ہوئی شمشیرِ فولادی مجھے
تلخ کامی شہد ہے سودائے زلفِ یار میں	عشقِ افعی نے کیا ہے زہر سے عادی مجھے
پابہ گل جب فرقۂ آزاد پایا مثلِ سرو	ہو گئی بدتر گرفتاری سے آزادی مجھے

روز و شب رہتی ہے مرغان مضامین کی تلاش
فکر سے کرنا پڑا ہے کار صیادی مجھے

کس قدر آدم کو تھی دلبستگی حوا کے ساتھ
حسن عالم گیر سے ہے عشق بنیادی مجھے

یہ عروس فاحشہ آتی نہیں دلکو پسند
زال دنیا کی نہیں منظور دامادی مجھے

اے بتو تیغ تغافل سے نہ چھوڑو نیم جان
سامنے اللہ کے بھیجو نہ فریادی مجھے

حسن قاتل سے ازل سے دلکو عشق پاک ہے
خوبصورت کی پسند آتی ہے جلادی مجھے

دل گذرگاہ حسینان تھا تصور سے کبھی
یاد اس ویرانہ کی آتی ہے آبادی مجھے

میں نے فن شعر اے آتش پڑھایا ہے تجھے
تجکو شاگردی ہے زیبا اور استادی مجھے

مرغ دل کو ہدف ناوک مژگان کرتے
کسی ابرو کی کمان پر اسے قربان کرتے

دل پُر داغ کو مدفون بیابان کرتے
کسی ویرانہ میں اس گنج کو پنہان کرتے

گنج تنہائی میں رہتا ہے نہایت دل تنگ
چار دیوار گرا کر اسے میدان کرتے

اور کوئی طلب ابنائے زمانہ سے نہیں
مجھپر احسان جو نکرتے تو یہ احسان کرتے

بے وفائی کا اگر عیب نہ ہوتا تم میں
اے بتو سجدہ خدا کو نہ مسلمان کرتے

قامت یار کا عالم اسے دکھلاتے ہم
منکر روز قیامت کو پشیمان کرتے

یار سے وعدۂ فردا ہے جو ممکن ہوتا
شام سے صبح کا ہم چاک گریبان کرتے

موج زن رہتے جو دریا نہ مرے اشکوں کے
سفر آب نہ ہندو نہ مسلمان کرتے

اس پری رونے سنی ایک نہ دیوانوں کی
غل رہے خانۂ زنجیر کے مہمان کرتے

دل میں رکھتے ہیں محبت جو تری پوشیدہ
حسن یوسف سے ہیں روشن وہی زندان کرتے

مرغ دل سیکڑوں ہی لٹکے ہوئے پاتا ہوں میں
پیچش دام ہیں وہ گیسوے پیچان کرتے

شربت وصل تو ناممکن و ناپیدا ہے
زہر ملتا تو علاج تپ ہجران کرتے

دل یوسف سے نہ کیوں داغ محبت ہو عزیز
صاحب خانہ ہیں کیا خاطر مہمان کرتے

گیسوؤں کو نہ ہوا سے اُنھیں الجھانا تھا
اپنے سودائیوں کے دل نہ پریشان کرتے

دم فنا کرتی چمک اپنی دکھا کر آتش
کار الماس وہ الماس سے دندان کرتے

ظاہر ہے یہ اے یار تری کم سخنی سے
لب بند ہوئے جاتے ہیں شیرین دہنی سے

اخوان کی عداوت سے ہوا شہرہ یوسف
کچھ پیش نہین جاتی ہے قسمت کے دھنی سے

بوسہ سے لبِ یار کے کھوئی ہے تپ غم
یہ آگ بجھائی ہے عقیق یمنی سے

افسانہ سے بدتر ہے جو ہو راز ہویدا
اظہار فقیری نہین بہتر کفنی سے

روتا ہے اِدھر ابر اُدھر ہنس رہی ہے برق
گریہ سے کوئی خوش ہے کوئی خندہ زنی سے

طفلی مین اشارہ تھا یہ اس چشم سیہ کا
ہم آنکھ لڑا دین گے غزال ختنی سے

وہ صدمے اُٹھائے ہین تپِ عشق سے مینے
اندیشہ نہین نزع کی اعضا شکنی سے

گردون سے نہ ہو دولتِ دنیا کا طلب گار
کب فیض کو پہونچا ہے کوئی مال دنی سے

افسوس کہ فرہاد کو پہلے ہی نہ سوجھی
سر پھوڑ کے مر جائیے اس تیشہ زنی سے

اللہ رے مغرور زمین پر نہ رکھا پانون
پھولے نہ سمائے کبھی گل پیرہنی سے

کیا چیز ہے اے آہ ترے سامنے گردون
فولادی سپر لوٹی ہے برچھی کی انی سے

کرتے ہین عبث یار ملامت سب مجھے آتش
مجبور ہے یہ خاک کا پتلا شدنی سے

دمِ شمشیر کی موج نفس مین یان روانی ہے
گلے تک حسرت جلاّدین لوہے کا پانی ہے

چمن مین جا کے کن آنکھون سے دیکھون داغ لالہ کا
یہ میرا داغِ دل ہے داغ لالہ کی نشانی ہے

دلِ نازک نہین تابِ جمال یار لائے گا
مجھے پردے مین عزرائیل کو صورت دکھانی ہے

نسیم صبح سے مرجھایا جاتا ہون وہ غنچہ ہون
وہ گل ہون مین جسے شبنم بلائے آسمانی ہے

عبث کرتا ہے واعظ میرے آگے ذکر حورون کا
سُنی مین نے بہت تیری پری تیری کہانی ہے

خرابی سے ارادہ ہے مکان تعمیر کرنے کا
گرا کر قصرِ تن کو گور کی منزل اُٹھانی ہے

شبِ فرقت نہین یہ واسطے شبنم بچانے کے
سیہ بختی نے کملی میرے سر پر لا کے تانی ہے

الٰہی طولِ عمرِ خضر دے بادِ بہاری کو
مزارِ بیکسان پر پھولون کی چادر چڑھانی ہے

نہین یہ بے جہت سوبان چوٹی مین تمامی کا
تجھے ابرِ سیہ سے اے پری بجلی گرانی ہے

ارادہ عرش اعظم کا ہے آہ صبح گاہی کو
درِ فریاد رس پر چل کے اب دھونی لگانی ہے

کوئی ویرانہ آتش کوئی آبادی نہین باقی
تلاش گوہر مقصود مین کیا خاک چھانی ہے

سینہ پر سنگ ملامت جو گران جان روکے
گرز رستم کو یقین ہے کہ وہ انسان روکے

عرصۂ روئے زمین صحن گلستان روکے
چار دیوار چمن سارا یہ میدان روکے

نکہت گل ہون مین کیا مجکو گلستان روکے
بوئے پیراہن یوسف کو نہ زندان روکے

برق رفتار ہون منزل ہے مرے زیر قدم
ابر گھیرے مجھے ہر چند کہ باران روکے

ہو خلش آبلون سے ہوا ہو صحرائی مین ہو
راستے مین نہ مجھے خار مغیلان روکے

حشر کے روز وہ نامرد ہے گردن زدنی
ڈھال پر تیری سروہی کو جو انسان روکے

کوچۂ تنگ مین ملتا ہے تو کہتا ہے وہ شوخ
مرد ہے وہ کہ جو ہم کو سر میدان روکے

بلبلون کے لئے ہے دام رگ گل کافی
جال پھیلا کے نہ صیاد گلستان پر روکے

لذت زخم سے محروم نہ رکھے قاتل
ہاتھ کو اپنے نہ خیرات سے انسان روکے

انگلیان یا خون ترا دست نگارین توڑے
ایک زور ناخن کا اگر پنجۂ مرجان روکے

شوق سے لٹکے کمر پر ہین کچھ کام نہین
سامنا رخ کا نہ وہ زلف پریشان روکے

دوڑا آتا ہون جلو مین انھین مین دیوانہ
زعم مین اپنے مجھے لشکر طفلان روکے

غیرت عشق عطا شہپر توفیق کرے
اے چکور اڑکے تو راہ مہ تابان روکے

دھجیان کرکے رہ دامن صحراؤن کا
تنگ مجکو نہ کرے دم نہ گریبان روکے

حافظ اللہ ہے ہم بے سروسامانون کا
اوس جس کملی سے چھنتی ہے وہ باران روکے

شوق صحرا سے نہین پاؤن زمین پر پڑتے
کس کو ٹھہرائے الجھکے کسے دامان روکے

دل مین اُس بت کے الٰہی ہو ادھر ایسا
ہر طرف اسکو کرے مجکو جو دربان روکے

چار دن موسم گل مین تو ہون دشت نورد
راہ کھوٹی نکرے مجکو نہ زندان روکے

ہنستے ہین گل کی طرح اہل جہان کیا آتش
مثل شبنم گئے اس باغ سے مہمان رو کے

پو جنابت کا نماز زاہد سالوس ہے
نعرۂ اللہ اکبر نعرۂ ناقوس ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

زلف و رخ سے تیرے وابستہ جو ہی ناموس ہی
چشم حیرت آئینہ تشانہ کف افسوس ہے

قدر نعمت بعد نعمت کے ہے کرتا آدمی
عہد پیری مین جوانی کا مجھے افسوس ہے

زلف کے سودے کو اپنے سر مین جسنے دی جگہ
یہ سمجھ لے خانۂ زنجیر مین محبوس ہے

یہ صدا دیتی ہے خلخال انکی ہنگام خرام
خاک مین ملجائے جس کو حسرت پابوس ہے

حسن بے پردہ سے کیا کیا نوجوان ہوتے ہین قتل
شمع بھی شمشیر عریان ہے جو بے فانوس ہے

خوشنما ہے یار کے اندام پر یون پیرہن
روح کو جیسے مرتب جسم کا ملبوس ہے

آہ سرد و اشک گرم و رنگ زرد و درد عشق
دے جو اس معجون کو ترکیب جالینوس ہے

بخشے جاوینگے گنہگار محبت اے صنم
رحمت اللہ سے کافر ہے جو مایوس ہے

دیکھیئے آغاز الفت کا ہو کیا انجام کار
بیوفا محبوب سے خاطر مری مانوس ہے

باغ مین دکھلا رہی ہے اپنی نیرنگی بہار
کثرت گل سے جو بوٹا ہے دم طاؤس ہے

بادشاہ وقت ہے لیلی کا دیوانہ نہین
غلغلۂ زنجیر مجنون کا صدائے کوس ہے

محو حیرت کر دیا ہے اس صنم کے حسن نے
یون خموشی سے ہمارا بے صدا ناقوس ہے

عاشق بیخود کو اندیشہ ملامت کا نہین
مرد دیوانہ جو ہے بے ننگ بے ناموس ہے

ہجر کی شب صبح ہوگی وصل کا دن آئیگا
خواب بد بھی نیک ہے تعبیر اگر معکوس ہے

عاشقون سے اس پری رخسار کا یہ ہے کلام
پھاڑ کر کپڑے جو دیوانہ بنے سالوس ہے

خط نکلنا روے رنگین پر ہے پیغام خزان
اس گلستان پر قدم اس سبزہ کا منحوس ہے

سر کو تیرے جب سے ہے سودائے پابوسی یار
ہاتھ ملتا ہون مین اے آتش کمال افسوس ہے

تصویر کھینچی اس کے رخ سرخ فام کی
اک صفحہ مین قلم نے گلستان تمام کی

اللہ رے تکلف ساقی بہار مین
مے کی گلابیان ہین مرصع کے کام کی

ناساز ہے یہ انجمن دہر کی ہوا
مطرب نے راہ بھولی ہے اپنے مقام کی

کیا اپنی انجمن مین صبا کو مین راہ دون
کلیون مین بوئے خلوت خاص اپنے عام کی

خط سیہ ہوا رخ پر نور رشک باغ
صبح بہار سبزۂ نورس نے شام کی

http://muftbooks.blogspot.com/

اصلاح لینے آتے ہین رنگین خیال لوگ
خدمت ہے اس چمن مین مجھے انتظام کی

اس پر چلین گے مثل قلم پائے خوشخطان
تربت ہماری تختی ہے مشق خرام کی

سر توڑنے تمحتسب کا جو اس میکدہ مین آئے
جام آہنی صراحی ہے سنگ رخام کی

بلبل قفس مین عرش کے اوپر دماغ ہے
حالت وہی ہے نکہت گل سے مشام کی

صورت پذیر ہو حرکت بے خبر کی کیا
پتلا بنا سکے نہ منی احتلام کی

حجت ہے بہر مذہب عشق ایک ایک داغ
سینہ مرا کتاب ہے علم کلام کی

اللہ رے پھڑکنا اسیران تازہ کا
صیاد خیر مانگتا ہے اپنے دام کی

نظارہ کرے قلزم حسن و جمال کا ئے
مثل حباب ہے تجھے فرصت قیام کی

استادہ دیکھتا ہون گلستان مین سرو کو
آزادی پر بھی جو نہین بدلی غلام کی

ملتا ہون متصل کف افسوس روز و شب
حسرت ہے میرے ہاتھ کو کیسے سلام کی

مضمون کا چور ہوتا ہے رسوا جہان مین
چکھی خراب کرتی ہے مال حرام کی

آتش کمال مہدی دین کا ہے اشتیاق
آنکھون کو آرزو ہے ظہور امام کی

فرقت کی شب مین گرمی ہے روز قیام کی
مردونکی نیند نالون نے میرے حرام کی

گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے
قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی

سرخی پان ہو لعل مسی زیب یار پر
پھولی شفق دیار بدخشان کی شام کی

گھر سے خدا کے ملتے ہین مضمون مجھے بلند
فکر رسا کمند ہے کعبہ کے بام کی

اچھا نہین ہے صورت عاشق سے بھاگنا
صاحب سمجھ لین خود ہے یہ حرکت غلام کی

بلبل موا پھڑک کے تو کیا دے گا خون بہا
خالی ہر اک گرہ نظر آتی ہے دام کی

پہونچا دہ عرش پر جو در دل تلک گیا
رفعت ہے آستانہ مین اس گھر کے بام کی

پیش از سوال دون مین نکیرین کا جواب
ہے التجا زبان سے مجھے اتنے کام کی

باغ جہان مین گل کی قناعت ہے جائے رشک
عمر دو روزہ ایک قبا مین تمام کی

غلمان و حور ہین مری خدمت کو خلد مین
پروا نہین جہان مین کنیز و غلام کی

http://muftbooks.blogspot.com/

بیجا ناحق کو چاردہ معصوم کے طفیل
زینہ سے رہنمائی ہوئی مجھکو بام کی

بیمار عشق ہون مجھے عیسے جواب دے
کانون کو آرزو ہے اجل کے پیام کی

موئے سیاہ ہوگئے دو روز مین سفید
ثابت تھی پختگی نہین اس رنگ خام کی

صرف نگین ہے لعل و زمرد بھی روز و شب
حسرت نہین عقیق ہی کو تیرے نام کی

پیدا نہ ہوگا دوسرا مجسا شراب خوار
مٹی خراب ہوگی مرے بعد جام کی

بیماری فراق سے ہے تلخ ہو گئی
شیرینی آب کی نمکینی طعام کی

اندیشۂ بہار سے رنگ خزان ہے زرد
دہشت لگی ہوئی ہے اسے انتقام کی

آتش خدا کیواسطے موقوف فکر شعر
طاقت نہین دماغ کو نظم کلام کی

شب فرقت مین یار جانی کی
درد پہلو نے مہربانی کی

منھ دکھاؤ بہت رہی تکرار
ارنی اور لن ترانی کی

جس کو کہتے ہین چودھوین کا چاند
تیری تصویر ہے جوانی کی

کمر یار ہو گئی غائب
سن کے دھوم اپنی ناتوانی کی

صورت حال پہ ہمارے مہر
داغ نے زخم نے نشانی کی

سیر نعمت سے دو جہان کی کیا
دے کے شبنم کو بوند پانی کی

ہو گیا عشق حسن سے ناگاہ
پوچھتے کیا ہو ناگہانی کی

دل برشتہ ہوا جو شکل کباب
مین نے ترکون کی مہمانی کی

لب جان بخش کے قریب وہ خط
شرح ہے متن زندگانی کی

گوش زد ہوتے ہی ہوئی دشمن
نیند تیری مری کہانی کی

کھلتے اس غزال کی صورت
چوکڑی بھولتی ہے مانی کی

مجکو بٹھلا کے یار سوتا ہے
عاشقی کی کہ پاسبانی کی

رہ گیا شوق منزل مقصود
پائے خفتہ نے سرگرانی کی

مثل شبنم ہون صاف دل قانع
مجکو دریا ہے بوند پانی کی

http://muftbooks.blogspot.com/

برق چمکی تو سر فرار کیا
ابر آیا تو مہربانی کی

راحت مرگ کو نہ پوچھ آتش
نہ رہی قدر زندگانی کی ۴

واقف ہوئی خزان نہ ہماری بہار سے
بدلا نہ رنگ نشہ نے اپنے خمار سے

بعد فنا وصال ہوا ہم کو یار سے
توڑا طلسم ہجر کو لوح مزار سے

بے روئے یار گل نظر آتے ہین خار سے
صوت ہزار کم نہین صوت حمار سے

توڑون وہ گل جو سرخ ہووے نگار سے
کاٹون مین سرو کو جو بڑھے قد یار سے

سرمہ کا چشم یار کی دل کشتہ ہو گیا
مارا پڑا مین زنگی ابلق سوار سے

چاہے وہ جس طرح سے کرے مرغ دل اسیر
صیاد مطلع ہے کمین شکار سے

افسردہ دل وہ ہون جو مری قبر پر نصب
مانند خشت سنگ تہی ہو شرار سے

اُس بیوفا کے چہرہ سے تشبیہ ہی نہین
بھاگین گے دور شمع و گل اپنے مزار سے

جولان مین ہے سمند یہ کس رشک ماہ کا
ہر ذرہ اک ستارہ ہے گرد و غبار سے

خاموش دیکھتا ہون گل و سرو کی بہار
حیرت مین ہون زمانہ کے نقش و نگار سے

عشرت کدہ ہے تیغ سے قاتل کی قتل گاہ
زخمون کی بڑھی ملتی ہے پھولون کے ہار سے

کوچہ مین تیرے کشتون کا رہے ہجوم
خالی یہ صید گاہ نہ ہووے شکار سے

اور دن سے پیچھے وعدۂ دیدار حشر پر
مرنا نہین قبول ہمین انتظار سے

بعد فنا قبول نہین ذکر نیک و بد
مٹ جائے پہلے نام نشان مزار سے

سمجھے تو رنج و راحت بلبل ہے مدعا
اس مطلع دو لخت خزان و بہار سے

خطا وار عارضون سے ہون ناقص پسند چشم
رغبت نہین مجھے ثمر داغ دار سے

بیہودہ خاک اُڑانے سے کیا حاصل اے صبا
ناوک فگن سوار ہو پیدا غبار سے

ممکن ہوا نہ خون شہیدان کو دست رس
نکلا نہ پائے یار حنا کے حصار سے

کٹتے ہین میری اُس کی محبت سے مدعی
دو دم ہوے جو ایک ہوے ذوالفقار سے

رکھدین برہنہ گور مین اہل جہان مجھے
دامن اگر کفن قبول نہین روزگار سے

http://muftbooks.blogspot.com/

نیرنگ روزگار سے آتش عجب نہین
چھلا اُتارے دزد حنا دست یار سے

بہار آئی چھلکا ساقی شراب روح پرور سے
خزان کا غم بھلا دے بادۂ گلگون کے ساغر سے

صفائے قلب کو حاصل کیا مین نے مقدر سے
یہ آئینہ مرے ہاتھ آگیا بخت سکندر سے

نگاہ ناز کا سائل ہون خوبان ستم گر سے
قضا کے تیر کا مشتاق ہون ترکون کے لشکر سے

جدائی دل کو پیش آئی ہے کس پاکیزہ گوہر سے
قوی ہے رشتۂ باریک اپنے جسم لاغر سے

کیا ہے عشق پیدا گردشِ چشم فسون گر سے
یہ کیفیت ہمین حاصل ہوئی ہے دورِ ساغر سے

نہ خط لیجائے میرا کوئی پھر جان کے ڈر سے
جواب نامہ لکھا یار نے خون کبوتر سے

لکھے ہین سیکڑون یک تحت مضمونِ لب شیرین
گلوئے خامہ کو بھر بھر دیا ہے مین نے شکر سے

کمال عشق و حسن گل سے بلبل کو ہوا حاصل
صبا دو پھول اڑا لائی تھی اکدن تیرے بستر سے

شگفتہ خاطر افسردہ کئے خالون کے بوسے نے
دل بیمار کو صحت ہوئی معجونِ عنبر سے

پھنسایا چاہتا ہے باغبان بلبل کو پھندے مین
کمر بند ہوائی ہے صیاد کی پھولونکی چادر سے

صف مژگان کی جنبش نے غبار خط کیا پیدا
نمود گرد کی بنیاد ہے تحریکِ لشکر سے

کسی دیوار کے سایہ کا عالم یاد آئے گا
قیامت ہوگی ہم پر گرمی خورشید محشر سے

خریدار اک نہین اس کا ہزارون سکے گاہک مین
دل وحشی مرا بے قدر ہے جنگلی کبوتر سے

ملے گا وہ پری رو مجکو مین دیوانہ ہون جس کا
شکر خورے کو رزق اللہ پہونچاتا ہے شکر سے

جفائے حسن کا جس کو گلہ ہے سخت نادان ہے
نہین خالی کوئی شمشیر خونریزی کے جوہر سے

قفس مین بھی بہار باغ سے حاصل حضوری ہے
چمن کی سیر کر لیتا ہون مین دل کے صنوبر سے

خیال سینہ کب آتا ہے دل کو کعبۂ در مین
پھرا ہے کون جا کر آج تک اللہ کے گھر سے

عداوت بے شعورون کی ضرر پہونچا نہین سکتی
ہوا کس روز دیوانہ کوئی لڑکون کے پتھر سے

خدا نے حسن کا رتبہ کیا ہے عشق پر غالب
جو اُس کو باز سے ہے شوق تو مجکو کبوتر سے

پریزادون کے کوچے مین ہوئے ہین گرد آلودہ
ہمارے پانؤن کو دھو دین گے آب حوض کوثر سے

ہوس بوسے کی خط پشت لب سے کوئی جاتی ہے
کسی نے شہد کو چھوڑا نہین زنبور کے ڈر سے

http://muftbooks.blogspot.com/

قیامت کی دل مشتاق پر سیر گلستان نے
اکو کی بوٹا سا قد یاد آگیا مجکو صنوبر سے

وہ ماتم دوست ہون رویا کیا ہون رات بھر آتش
چراغ گور اگر گل ہوگیا ہے باد صرصر سے

وہی جنون کی خونخواری جو آگے تھی سو اب بھی ہے
تری آنکھون کی بیماری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

وہی نشو و نمائے سبزہ ہے گور غریبان پر
ہوائے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

تعلق ہے وہی تا حال ان زلفون کے سودے سے
سلاسل کی گرفتاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

وہی سر کا پٹکنا ہے وہی رونا ہے دن بھر کا
وہی راتون کی بیداری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

رواج عشق کے آئین وہی ہین کشور دل مین
رہ و رسم وفاداری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

وہی جی کا جلانا ہے پکانا ہے وہی دل کا
وہ اس کی گرم بازاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

نیاز خادمانہ ہے وہی فضل الہی سے
بتون کی ناز برداری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

فراق یار مین جس طرح سے مرتا تھا مرتا ہون
وہی روح و تن کی بیزاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

وہی سودائے کاکل کا ہے عالم جو کہ سابق تھا
یہ شب بیمار پر بھاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

جنون کی گرم جوشی ہے وہی دیوانون سے اپنے
وہی داغون کی گلکاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

وہی بازار گرمی ہے محبت کی ہنوز آتش
وہ یوسف کی خریداری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

عارف ہے وہ جو حسن کا جویا جہان میں ہے
باہر نہین ہے یوسف اسی کاروان مین ہے

پیری مین شغل مے ہے جوانانہ روز و شب
بوئے بہار آتی ہماری خزان مین ہے

ہوتا ہے گل کے سونگھنے سے دونا گرفتہ دل
مجھسا بھی بد دماغ کم اس بوستان مین ہے

پشت خمیدہ دیکھ کے ہوتا ہون نعرہ زن
کرتا ہون صرف تیر جو زور اس کمان مین ہے

دکھلا رہی ہے دل کی صفا دو جہانکی سیر
گویا آئینہ لگا ہوا اپنے مکان مین ہے

دیوانہ جو نہ عشق سے ہو آدمی نہین
حسن پری کا جلوہ طلسم جہان مین ہے

پروانون کی طرح ہے ہجوم قدح کشان
روشن چراغ بادہ جو مغ کی دکان مین ہے

آتش دلربا کے کوچہ مین آگے ہوا سے جائے
اتنی تو جان اب بھی تن ناتوان مین ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

دنیا سے کوچ کرنا ہے اک روز رہرو
بانگ جرس سے شور ہی کاروان مین ہے

پڑھ سکتا سرنوشت کا مطلب کوئی نہین
معلوم کچھ نہین کہ یہ خط کس زبان مین ہے

آئندہ و روندہ کی چلتی ہین ٹھوکرین
جادہ جو اپنا تھا اُسی خواب گران مین ہے

کشتے ہین باغ مین بھی تری تیغ ناز کے
بوئے شہید لالہ مین ارغوان مین ہے

عاشق کے رنگ زرد کو دیکھو تو ہنس پڑو
تاثیر اسمین بھی ہے وہ جو زعفران مین ہے

معدوم وہ کمر ہے نہ موہوم وہ دہن
کہتے ہین شاعران کے جو کچھ گمان مین ہے

گل توڑتے ہین ہوتے ہین بلبل اسیر دام
صیاد مستعد مدد باغبان مین ہے

سرکش کی منزلت ہے سبک پیش خاکسار
وہ تمکنت زمین کی کہان آسمان مین ہے

سنبل سے حال گل ہون مین یہ کہتے پوچھتا
کس سلسلہ مین تو ہے یہ کس خاندان مین ہے

دل مین خیال گیسوئے مشکین ہے بدبلا
یہ مرغ روح کے لیے سانپ آشیان مین ہے

حکمت سے ہے یہ خاک کا پتلا بنا ہوا
نور آنکھ مین ہے اسکے تو مغز استخوان مین ہے

آتش بلند پایہ ہے درگاہ یار کی
ہفتم فلک کی رفعت اسی آستان مین ہے

طفلی مین بھی شادی متوحش رہی ہمسے
چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے

ہاتھ آتا تعجب نہین اس رشک پری کا
جل جائے تو کیا داغ جنون کم ہے درم سے

وہ گرم رو بادیہ عشق جنون ہون
جلتا ہے چراغ آج مرے نقش قدم سے

دکھلاتے نہین دانت وہ ہنسکر ہین دکھلاتے
چشمک زنی برق غضب ابر کرم سے

ہو حسن کا عاشق جو مری طرح برہمن
زنار کو دو تار ملین زلف صنم سے

ہستی مین مری فکر رسا باندھ کے اکثر
مضمون کمر یار کے لاتی ہے عدم سے

آنکھون کو رہے مدنظر مشتری دل
دلال خریدار لگا لاتے ہین دم سے

کعبہ مین بھی بت خانہ کی شکلونکو نہ بھولا
یاد آگئی ابرو مجھے محراب حرم سے

وہ رشک پری ذکر جو کرتا ہے ہمارا
کہتی ہے صبا آکے سلیمان کی قسم سے

گالی نہین زیبا لب شیرین سے تمہارے
یہ شہد کرو تلخ نہ آمیزش سم سے

http://muftbooks.blogspot.com/

میراث سمجھتا ہے جو فردوس برین کو
فرزند وہ آدم کا ہے ہوا کے شکم سے

اے چرخ نہین بندے ہی بیداد سے نالان
فریادی ہین مردے بھی ترے ظلم و ستم سے

دیوانہ کو اطفال نہ گھیرے رہین کیونکر
خالی کوئی لشکر نہین دیکھا ہے علم سے

ہوتا ہے خط پشت لب یار سے ظاہر
کاتب کوئی بہتر نہین یاقوت رقم سے

جان بخشی بلبل ہو بہار آئے خزان جائے
کانٹا ہوا ہے سوکھ کے گلزار کے غم سے

دیکھا ہے تماشائے جہان آنکھون سے برسون
کیفیت اُٹھائی ہے بہت ساغر جم سے

ایسا بھی کوئی دور رہو گردش سے فلک کی
وہ لوگ زیادہ ہون جو جھک جاتے ہین کم سے

برچھی سے سوا توڑ ہے اُس موئے مژہ مین
ابرو کی کجی تیز ہے تلوار کے خم سے

تا چند کرے گا رقم سوز دل آتش
رکھ ہاتھ نکلتا ہے دھوان مغز قلم سے

قاتل عاشق ہر اک اُس ترک کا انداز ہے
تیغ گویائی خموشی تیر بے آواز ہے

گرم جوشی محبت کا وہی انداز ہے
داغ دل سے ربط ہے سوز جگر سے ساز ہے

خانہ صیاد کی ایسی ہوا ناساز ہے
روح بلبل کی قفس سے مائل پرواز ہے

مرد میدان وجد کرتے ہین جو سنتے ہین کبھی
نے گلو اپنا ہے نالہ شیر کی آواز ہے

سونگھنا گیسوئے مشکین کا کرے گا دم فنا
کونسا سودا نہین سر کے لئے ناساز ہے

اُڑتی پھرتی ہے ہماری خاک ہمراہ صبا
بے پر و بالی مین بھی اپنی وہی پرواز ہے

بادشاہ وقت ہے دیوانہ تیرا اے پری
نالۂ زنجیر نوبت خانہ کی آواز ہے

صید گاہ عشق سے مایوس پھر نکلا نہین
عاشق تیر نگہ ہے مرغ دل جانباز ہے

صورت محبوب کو آنکھون نے تو دیکھا نہین
گوش نے البتہ پردے سے سنی آواز ہے

حُسن نے خط غلامی لکھ دیا ہے یار کو
گل سے گالون پر نہین یہ سبزہ کا آغاز ہے

اُنگلیان کانون مین دیتے ہین وہ میرے ذکر سے
کاٹتا اپنی زبان کو دانت سے غماز ہے

بے مئے گلرنگ فصل گل مین کیفیت نہین
مشکل بچاوے جو تو اسکو تو اے دل راز ہے

لپٹے جاتے ہین ہم اُن سے ہم سے ہین وہ بھاگتے
اس طرف سے ہے نیاز اور اُسطرف سے ناز ہے

روے روشن کم ید بیضاے موسیٰ سے نہین
ساحری وقت وہ چشم فسون پرداز ہے

باندھتے ہین شعر مین مضمون چشم و لب شریک
ایک مصرع ہے فسون اپنا تو اک اعجاز ہے

محو رہتا ہون مین یاد حسن عالمگیر مین
ذکر سلطان مجھ فقیر مست کا دمساز ہے

دل کو رکھ دیتے ہین یہ کہکر کماندارون مین ہم
اس نشانہ کو اڑا دے جو وہ تیرانداز ہے

رمز کی تقریر ہم سے پیش جانے کی نہین
بات اپنی بھی کنایہ ہے جو اے طناز ہے

ڈھونڈھتا ہون اک حسین قاتل نظر آتا نہین
صیدگاہ عشق مین قحط شکار انداز ہے

مرغ دل عاشق کا چشم یار سے بچتا نہین
تیز پر شاہین سے بھی اُس کی نگہ کا باز ہے

فصل گل ہے شیشۂ و پیمانہ کا ہے دور دور
خانقاہین بند ہین میخانہ کا در باز ہے

لعل سے لب دُر سے دندان کے ہے مضمون باندھنا
مرد شاعر تو نہین **آتش** مرصع ساز ہے

خرمن عمر جلے تیرے لب خندان سے
برق کا کام تبسم نے لیا دندان سے

زلف سے چھٹکے نگہ اچھی رخ جانان سے
لیگئی کعبہ کو قسمت مجھے ہندستان سے

الحذر گردش چشم سیہ جانان سے
درہم اک خلق ہے برہم زدن مژگان سے

روز مولود سے ہے اصل حقیقت کا خیال
بوے خون آتی تھی دایہ کی مجھے پستان سے

مثل گل یار کو خندان نہ کیا گریہ نے
تخم امید نہ سرسبز ہوا باران سے

حالت نزع حرارت سے بہم پہونچی ہے
سر کٹے پر نہ ہٹے پانون مرا میدان سے

نیک طینت کو بدی کا نہین منظور عوض
انتقام اپنا نہ یوسف نے لیا اخوان سے

وحشت آباد جہان مین نکر آرام طلب
کب مسافر کو ملا چین وہ ویران سے

زمہریر اور جہنم ہے مجھے بے محبوب
استراحت ہے زمستان سے نہ تابستان سے

صحبت یار و رقیب آنکھون مین پھر جاتی ہے
داغ ہوتا ہے مجھے لالۂ نافرمان سے

آخر کار جہان سے ہوا گر آگاہی
صاحب خانہ نظر آنے لگین مہمان سے

پست فطرت کو نہ ہو رتبۂ اعلیٰ حاصل
ایک تہ خانہ کو دیکھا نہ بلند ایوان سے

امن چاہے تو نہ رکھ عالم اسباب سے کچھ
ہاتھ آتا ہے کفن دزد کو کیا عریان سے

بےخبر کو ہو خبر شوق کی اپنے آتش
یار تک نامہ پہونچ جائے کسی عنوان سے

عام کو شادی ہے غم بخشنے کو ہے احسان سے
کشت کو نفع ہے خرمن کو ضرر باران سے

کرم حق سے ہون ایمن ستم دوران سے
پانے کا ڈر نہین رہتا اثر باران سے

آستین ہون وہ کہ مربوط گریبان سے نہین
وہ گریبان ہون جسے قرب نہین داماں سے

تیغ قاتل سے اڑا یون سر شوریدہ مرا
جس طرح سے حرکت گوے کو ہو چوگان سے

خط نو رس نے جگہ کی رخ رشک گل پہ
آشنا سبزۂ بیگانہ ہوا بستان سے

عشق آنکھون کو ترازو کے بنائے پلے
حسن انصاف طلب ہوے اگر میزان سے

آسمان سے ہے توقع کسے سرسبزی کی
ہون وہ افتادہ زمین جو نہ اٹھے دہقان سے

رنج دنیا مین زیادہ ہے تو راحت کم ہے
وصل کا روز ہے کوتاہ شب ہجران سے

سجدہ آدم کو فرشتون نے کیا خوب کیا
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہے انسان سے

شمع کافوری کی حاجت نہین کچھ مدفن پہ
دل منور ہے اگر روشنی ایمان سے

نالہ کش جب سے ترے حسن کو مطلوب ہوے
عشق گل ترک ہوا بلبل خوش الحان سے

بخت خفتہ کو جگاکر اسے نوکر رکھون
خواب کا روکنا ممکن ہوا گر دربان سے

کون سا لطف ترے روئے کتابی مین نہین
رطب و یابس کوئی باہر نہین ہے قرآن سے

شیر ہم اور نیستان ہے حصیر اس آتش
سلسلہ فقر کا اپنے ہے سہ مردان سے

کام آخر نہ ہوا اپنا صف مژگان سے
حسرت تیر لئے جاتے ہین ترکستان سے

وصل کے بعد کھلا ہم کو غم ہجران سے
یہین ہوتی ہے مکافات عمل انسان سے

حیف ہے خاک کا پتلا نہ کرے یاد اسکو
الفت اللہ کو کس مرتبہ ہے انسان سے

زخم خندان سے تری تیغ کے کچھ فرق نہین
عشق بلبل کا سبب ہے گل خندان سے

رنگین زنجیرین ہین مین روح ہون یہ قالب ہے
ملک الموت چھڑا دے گا مجھے زندان سے

کعبہ و دیر مین نافہمی سے پھرتا ہے خراب
دور سمجھا ہے جسے ہے وہ قریب انسان سے

قسمت مرغ گرفتاری کی اللہ رے بدی
دام کو دانہ کا محتاج کیا دہقان سے

بسکہ رکھتا ہے اُسے وحش پرلے قاتل تو
مثل گردن ہے تری تیغ خم احسان سے

طرفہ گرمی مرے محبوب قبا پوش نے کی
شمع کشتہ کو فروزندہ کیا داماں سے

سائل صبر سکونت ہون خدا سے شب و روز
منصب فقر ہے مطلوب مجھے سلطان سے

آتش و دود کا عالم نظر آیا بے یار
خفقان مجکو ہوا لالہ و نافرمان سے

خشمگین آنکھ دکھائی جسے وہ قتل ہوا
برچھیان چل گئین اے ترک تری مژگان سے

باغ مین زلف و خط یار ہے یاد آجاتا
کبھی سنبل سے الجھتا ہون کبھی ریحان سے

گردش بخت ہے یا گردش پرکار آتش
پانون اُٹھتا نہین اس دائرہ دوران سے

ساغر صاف مے حب علی مشرب ہے
مرد مومن ہون مین اثنا عشری مذہب ہے

سن انسان سے ہر اک شعر مین یان مطلب ہے
روح معنی ہے جو ہے بیت مری قالب ہے

سرو اولی ہے مری آنکھون مین گل انسب ہے
جو کہ ہے خوب ہے اللہ کا عالم سب ہے

ابلق یار کا پھرتا ہے خیال آنکھون مین
روز نقرہ جو ہمارا ہے تو مشکی شب ہے

تو امیر اے بت سرکش تو یہ عاجز ہے فقیر
حسن جاگیر تری عشق مرا منصب ہے

مرد میدان کی حرارت ہے شجاعت کی دلیل
دائمی شیر نیستان کے لئے ایک تب ہے

کنج تنہائی مین آگے خفقان ہوتا تھا
اپنی پرچھائین کی صورت سے بھی نفرت اب ہے

وصل کی شب بھی وہ کافر نہین عریان ہوتا
مثل گل پیرہن یار بکر قالب ہے

عشق نے حسن کا دیوانہ کیا ہے مجکو
زلف زنجیر ہے زندان مجھے کنج لب ہے

ایک سے ایک کو پاتا ہون مین یان بالادست
زیر لب ہے جو ذقن زیر ذقن غبغب ہے

حکمت حسن ہویدا ہے رخ دلبر سے
چاہ نخشب ہے ذقن چہرہ مہ نخشب ہے

ترک خونخوار ہے یار اور مین مسکین شاعر
تیغ مقصود اُسے جوہر سے مجھے مطلب ہے

جلوہ یار سے یان سینہ ہوا ہے روشن
مین وہ ذرہ ہون کہ خورشید مرا کوکب ہے

عشق کامل ہے سبب حسن سے یکرنگی کا
شمع و پروانہ کا جل جانے مین اک مذہب ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

موذیونکا بھی ہے یہ خاک کا پتلا موذی
زیر پا پوش سر مار و سر عقرب ہے

شہسوارون کو گراتا ہے یہ پشت زین سے
کس قدر ابلق ایام برا مرکب ہے

حیف ہے سوزش دل کا نہوا شکوے سے علاج
بیشتر ورنہ پسینے سے اُترتی تب ہے

دوست ہو جائے جو دشمن مرے اشعار سُنے
مدعا مہر و محبت سے وفا مطلب ہے

مرض عشق سے اک خلق خدا ہے رنجور
جلوۂ حُسن جہان سوز بھی فصلی تب ہے

کونسی شے ہے زمانہ مین نہین جو اسمین
سیر کر دل ہی مین دنیا کا تماشہ سب ہے

حشر پر وعدۂ دیدار نہ کر عاشق سے
کس کو معلوم ہے فردائے قیامت کب ہے

جسم کو جانتے ہین صنعتِ دست قدرت
روح کو ہم یہ سمجھتے ہین کہ امر رب ہے

عدوئے انور سے مقدم ہے تری زلف سیاہ
عید کے روز سے اول رمضان کی شب ہے

مجکو لغزش نہ ہو ہر چند زمانہ ہل جائے
قطب تارہ جسے کہتے ہین مرا کوکب ہے

روح کی طرح سے مہمان رہا کرتا ہون
گھر کو اپنے یہ سمجھتا ہون مرا قالب ہے

زور و قوت سے ڈراتا ہے یہ کسکو آتش
مین بھی شمشیر علی ہون جو عدو مرحب ہے

اے صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے
اُسی اللہ نے مجکو بھی محبت دی ہے

تیغ بے آب ہے نے بازوئے قاتل کمزور
کچھ گران جانی ہے کچھ موت نے فرصت دی ہے

اس قدر کس لئے یہ جنگ جدل اے گردون
نہ نشان مجکو دیا ہے نہ تو نوبت دی ہے

سانپ کے کاٹے کی لہرین ہین شب و روز آتین
کاکُل یار کے سودے نے اذیت دی ہے

کوئی اکسیر غنی دل نہین رکھتی ایسا
خاکساری نہین دی ہے مجھے دولت دی ہے

آہ کا اپنے فتیلہ نہین کس رات جلا
عمل حُب کی بہت ہم نے بھی دعوت دی ہے

جسم کو زیر زمین بھی وہی پہونچاوے گا
رُوح کو جس نے فلک سیر کی طاقت دی ہے

فرقت یار مین رو رو کے بسر کرتا ہون
زندگانی مجھے کیا دی ہے مصیبت دی ہے

یادِ محبوب فراموش نہووے اے دل
حُسن نیت نے مجھے عشق سی نعمت دی ہے

گوش پیدا کئے سننے کو ترا ذکر جمال
دیکھنے کو ترے آنکھون مین بصارت دی ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

لطف دل تنگی عاشق شیدا کو نہ پوچھ / دو جہان سے اس اسیری نے فراغت دی ہے

کمر یار کے مضمون کو باندھو آتش
زلف خوبان سی رسا مجکو طبیعت دی ہے

نفس شقی بھی روح کے ہمراہ تن میں ہے / یوسف کے ساتھ گرگ بھی اس پیرہن میں ہے
حجت جو ایک حور کے شیرین دہن میں ہے / شہد بہشت کا مزا اپنے سخن میں ہے
دیوانہ تیرے دونوں ہوئے اے بہار حسن / زندہ نہ پیرہن میں نہ مردہ کفن میں ہے
عاشق کو زہر دیجئے صاحب نہ پیس کر / الماس ہے جو دانت تمھارے دہن میں ہے
کیا طفل اشک کو مری رسوائی کا ہو پاس / نو واردان گنبد چرخ کہن میں ہے
سونگھے سے زلف یار کے سودا کیا عجب / عنبر میں ہے یہ بو نہ تو مشک ختن میں ہے
سرمہ لگا کے آنکھ وہ دکھلائیں تو کہاں / خوش چشمی کی یہ شاخ لگی جو ہرن میں ہے
خالی زمانہ کو نہ سمجھ حسن و عشق سے / پروانہ اور شمع ہنوز انجمن میں ہے
زلفیں ہٹائیے رُخ روشن سے مہربان / اختر شناس کہتے ہیں سورج گہن میں ہے
دکھلائے گا بہار کو حسن اپنا باغبان / آئینہ آب جو کا لگا یا چمن میں ہے
دھوکا نہ دے سکے گی مجھے رنگ یار کا / سرخی نہیں سفیدی اگر یاسمن میں ہے
حسن و جمال کا ترے شہرہ ہے دور دور / آب حیات حسرت چاہِ ذقن میں ہے
ابرو ہر اِک صنم کا ہے رشک ہلال عید / خوش دقتی ہے تو بت کدۂ برہمن میں ہے

فرقت میں دل جلاتا ہے شوق وصال یار
اک آگ سی لگی ہوئی آتش بدن میں ہے

تازہ ہو داغ اپنا تمنا ہے تو یہ ہے / اُس زلف کی بو سونگھیے سودا ہی تو یہ ہے
تیغی نہیں چلوائی مرے نامہ نے کس پر / پروار کبوتر ہو جو عنقا ہے تو یہ ہے
کم سرو کا رتبہ ہی نہیں قد سے ترے پست / شمشاد و صنوبر سے بھی بالا ہی تو یہ ہے
ملتا جو نہیں یار تو ہم بھی نہیں ملتے / غیرت کا اب اپنے بھی تقاضا ہی تو یہ ہے
اے نور نظر معجزۂ حسن سے تیرے / اندھے بھی کہیں گے کہ مسیحا ہے تو یہ ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

محشر کو بھی دیدار کا پردہ نہ رہے یار
عاشق کو جو اندیشۂ فردا ہے تو یہ ہے

بینا ہوں جو آنکھیں تو رخ یار کو دیکھیں
نظارہ کے قابل جو تماشہ ہے تو یہ ہے

مضمون دہن یار کا کیا فکر سے نکلے
لا حل جو مضمون میں معما ہے تو یہ ہے

گہ یاد صنم دل میں ہے گہ یاد الٰہی
کعبہ ہے تو یہ ہے جو کلیسا ہے تو یہ ہے

معشوق ہے و خانۂ خالی و شب ماہ
عاشق کے لئے حاصل دنیا ہے تو یہ ہے

دیوانے نہ کیونکر غل و زنجیر پہنتے
سر کار جنون کا جو سراپا ہے تو یہ ہے

دل کے لئے ہے عشق تو دل عشق کی خاطر
مے ہے تو یہ ہے اور جو مینا ہے تو یہ ہے

دیوانۂ قد کے کبھی نالوں کو تو سنیئے
ہنگامۂ محشر کا سا غوغا ہے تو یہ ہے

ثابت دہن یار دلیلوں سے کر آتش
حجت کی جو شاعر کے لئے جا ہے تو یہ ہے

ایذا میں روح ہے تن خانہ خراب سے
پائے سمند الجھا ہوا ہے رکاب سے

بیخود ہے یار دولت حسن شباب سے
سچ ہے زیادہ نشۂ زر ہے شراب سے

افشان روئے یار وقوع محال ہے
ممکن وصال ذرہ نہ تھا آفتاب سے

جاتا ہے جو تو گور غریبان کی سیر کو
مردے نجات پاتے ہیں اپنے عذاب سے

مضمون لب خیال رخ یار میں ملا
پیدا کیا ہے ہم نے یہ لعل آفتاب سے

نازک خیال اب بھی ہیں موجود اے فلک
خالی رہا نہیں کبھی دریا حباب سے

کھاتا نہیں ہوں اسکو میں کھاتا ہوں اپنا گوشت
دل لوٹتا ہے گریۂ چشم کباب سے

برسائیں گی ہماری بھی آنکھیں لہو کا مینھ
بجلی گرائیے نہ نگاہ عتاب سے

سیر درون سے کنہ حقیقت کھلی مجھے
باہر نہیں کتاب کا مطلب کتاب سے

بیدار بخت ایسا میں دیوانہ ہوں جسے
پریاں اٹھا کے لے گئیں ہیں فرش خواب سے

اُس سے ہرے درخت ہوں اِس سے شگفتہ گل
رتبہ میں اپنی خاک برابر ہے آب سے

قاتل لہو کو دیکھ کے غش آئے گا تجھے
تلوار کھینچ منہ کو چھپا لے نقاب سے

کیا سرخ کر دیا مرے قاتل کا پیرہن
کچھ کم نہیں ہے خون شہیدان شہاب سے

http://muftbooks.blogspot.com/

نیرنگ حسن یار کا دلمین خیال ہے
شیشہ بھرا ہے ہم نے شفق گون شراب سے

نافہمی اپنی کرتی ہے انسان کو ذلیل
مطعون خلق صوفی ہے حال خراب سے

آتش وہ گنج حسن ملے تجکو چاہیے
ظاہر یہ ہوتا ہے ترے حال خراب سے

ظاہر ہوا ہین یہ تمھارے حجاب سے
یوسف چھپائے رکھتا تھا منھ کو نقاب سے

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
طاؤس وجد کرتے ہین ساقی سحاب سے

یوسف مین اور یار مین اتنا ہی فرق ہے
اُس کو چھپایا اس کو نکالا نقاب سے

حیرت کی جا ہے خارج آتشین یار
نکلا ہے شپرہ بغل آفتاب سے

اے شہسوار پاؤن کا تیرے خیال ہے
آنکھون نے حلقہ دام لئے ہین رکاب سے

اُس بحر مین کھلاتی ہے غوطے مجھے قضا
ٹکرا کے پارہ پارہ ہو کشتی حباب سے

بیخود ہوئے نہ رند چڑھا کر خم و سبو
چکر مین چرخ ہے قدح آفتاب سے

یاد آگیا ہے بوسۂ چشم سیاہ یار
وحشت ہوئی ہے مجکو ہرن کے کباب سے

گلہائے زخم کے لئے خوشبو ضرور ہے
اے ترک اپنی تیغ کو بجھوا گلاب سے

دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائین گے
خارج ہے سرنوشت ہماری حساب سے

گریہ سے اپنے اُس گل خندان کو آیا رحم
تسخیر قلب کرتے ہین ہم نقش آب سے

ہووے اگر حقیقت آدم سے مطلع
شیطان ہو منفعل عمل ناصواب سے

کہتے ہین ہاتھ دیکھ کے اُس بت کا برہمن
تم عاشقون کو قتل کروگے حجاب سے

عمر دو روزہ ہو گئی اک حال پر بسر
خالی رہا زمانہ مرا انقلاب سے

باتون مین بند ہو گیا غماز پوچ گو
ٹیڑھے سوال رد ہوے سیدھے جواب سے

روتا ہے وہ تو ہنستی ہے یہ اُس کے حال پر
نفرت ہے مجکو صحبت برق و سحاب سے

آتش کو حق نے قتل کیا اُس نے اسلئے
ہوتی ہے قدر شعر بلند انتخاب سے

کوئی اچھا نہین ہوتا ہے بری چالون سے
لب بام آکے کھڑے ہو نہ کھلے بالون سے

روز و شب کس لئے رہتا ہون الٰہی بیتاب
نہ تو گورون سے محبت نہ مجھے کالون سے

جوشِ وحشت مین جو جنگل کی طرف جا نکلا
تپ چڑھی شیرِ نیستان کو مرے نالون سے

کوئی کچھ عشق کا کرتا ہے بیان کوئی کچھ
تنگ آیا ہون مین اس قضیہ کے دلالون سے

پیشتر صبحِ شبِ وصل سے ہم گذرین گے
زور ادبار چلے گا نہ خوش اقبالون سے

مست ہاتھی ہے تری چشمِ سیہ مست اے یار
صفِ مژگان اُسے گھیرے ہوے ہے بھالون سے

روے خوبان سے ملے گا ہمین بوسہ کہ نہین
حال ان شکلون کا کچھ پوچھئے رمالون سے

عارضی حسن سے نفرت یہ ہوئی ہے دل کو
رتبہ زلفون کو نہین مکڑیون کے جالون سے

خطِ شب گون نے نکل کر عبث اندھیر کیا
کافرستان تو وہ رخ آگے ہی تھا خالون سے

دو جہان حشر کے دن ہووین گے باہم موجود
متفق ہون گے اِدھر والے اُدھر والون سے

دل حسینون کے تصور سے بنایا خالی
آئینہ خانون مین کثرت رہی تمثالون سے

کچھ تو ہلکا کرین خارِ رہِ صحرا اے جنون
بوجھ لشکر کا ہوئے ہین کفِ پا چھالون سے

اُن کے بوسون کی تمنا ہے لبون کو آتش
آئینہ کسبِ صفا کرتے ہین جن گالون سے

اُتار اُتار تا ساقی جو شیشہ طاق سے ہے
لبون پہ آئی مری جان اشتیاق سے ہے

جواب دون ترے نالہ کا کیا مین اے بلبل
کراہنا مجھے تکلیفِ ہاے شاق سے ہے

نہ سوؤ ساتھ مرے رکھکے درمیان شمشیر
یہ اتفاق بھی کچھ کم نہین نفاق سے ہے

مقامِ شکر ہے ایذا جو دردِ عشق سے ہو
غنیمت اُس کو سمجھ حسنِ اتفاق سے ہے

ہمارے دل کو جلاتا ہے شمع کا جلنا
مشابہت بہت اسکو کسیکی ساق سے ہے

یہ وہ بلا نہین بے جان کے لئے جو ٹلے
یقین صبح کا کس کو شبِ فراق سے ہے

جمالِ چہرہ خورشید بھی ہے کیا نعمت
کرورون ذرہ ہوا اسیر الطاق سے ہے

نظارہ کے لئے ہے قمر حسن نوخیزان
کمال تنگ دل اب اس کہن رواق سے ہے

نہ بیٹھ پھول کے تو شاخِ گل پہ اے بلبل
خرابی ہی خس و آتش کے اتفاق سے ہے

خدا کے واسطے کشتی مے کو لا ساقی
تباہ حال بہت آتش اشتیاق سے ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

خواہان ترے ہر رنگ مین اے یار ہمین تھے
یوسف تھا اگر تو تو خریدار ہمین تھے

بیداد کی محفل مین سزاوار ہمین تھے
تقصیر کسی کی ہو گنہگار ہمین تھے

وعدہ تھا ہمین سے لب بام آنے کا ہونا
سایہ کی طرح سے پس دیوار ہمین تھے

کنگھی تری زلفون کی ہمین پہ تھی مقرر
آئینہ دکھانے تجھے ہر بار ہمین تھے

نعمت تھی ترے حسن کی حصہ مین ہمارے
تو کان ملاحت تھا خریدار ہمین تھے

سودا زدہ زلفون کا نہ تھا اپنے سوا ایک
آزاد دو عالم تھا گرفتار ہمین تھے

تو اور ہم اے دوست تھے یکجان دو قالب
تھا غیر سوا اپنے جو تھا یار ہمین تھے

بیمار محبت تھا سوا اپنے نہ کوئی
اک مستحق شربت دیدار ہمین تھے

بے اپنے بہلتی تھی طبیعت نہ کسی سے
دلسوز ہمین تھے ترے غمخوار ہمین تھے

اک جنبش مژگان سے غش آتا تھا ہمین کو
وو نرگس بیمار کے بیمار ہمین تھے

جب چاہتے تھے لیتے تھے آغوش مین تجھ کو
مجبور سے رہ جاتے تھے مختار ہمین تھے

ہم سا نہ کوئی چاہنے والا تھا تمھارا
مرتے تھے ہمین جان سے بیزار ہمین تھے

بدنام محبت نے تری ہم کو کیا تھا
رسوائے سر کوچہ و بازار ہمین تھے

دل ٹھوکرین کھاتا تھا نہ ہر گام کسی کا
اک خاک مین ملتے دم رفتار ہمین تھے

بھڑکانے سے آتش کو جلانے لگے یا تو
الطاف و عنایت کے سزاوار ہمین تھے

کلک آیا لب یار سے گویا ہووے
آنکھین تلوؤن سے ملے کور تو بینا ہووے

حبذا یار کا در باب سعادت کہئے
زہے دیوار ہما سایہ سے پیدا ہووے

چھپ سکی باد سحر سے نہ تری زلف کی بو
مشک کا جوہر یقین ہے یہ کہ رسوا ہووے

یار نے پردہ کیا ہم سے بہت خوب کیا
حسن ہے وہ بھی کوئی جو کہ تماشہ ہووے

اس بیابان مین پیادہ مجھے لائی ہے قضا
شہسوارون کی جہان گرد نہ پیدا ہووے

ناف پر تیری ہو کیونکر نہ نگاہون کا ہجوم
ہالہ بے ماہ جو ہو جاوے تماشا ہووے

دل نہین داغ ہے جس مین نہین کیفیت عشق
جسم بے روح ہے بے بادہ جو مینا ہووے

http://muftbooks.blogspot.com/

آبرو جاتی ہے اگر معرکۂ الفت مین
کود پڑنا ہمین کنوان ہووے کہ دریا ہووے

روز و شب چرخ ہنڈولہ کی طرح پھرتا ہے
کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہووے

حشر کا روز گذر جائے ملے حور و بہشت
وہ بھی دن ہو کہ نہ اندیشۂ فردا ہووے

نفرت آنے مین جو کی تھی عوض اُس کا یہ سمجھ
روح کو جسم کے چھٹنے مین جو ایذا ہووے

میری تکبیر کی آواز جو راہب سن پائے
درد سر نالۂ ناقوس کلیسا ہووے

روشنی سے مجھے اس کی یہ یقین ہوتا ہے
پنج شاخہ ترے در کا ید بیضا ہووے

دل کو خوش رکھتی ہے نافہمی کم عمر آتش
کوئی دیوانہ ہو لڑکون کو تماشا ہووے

سر کاٹ کے کر دیجیے قاتل کے حوالے
ہمت مری کہتی ہے کہ احسان بلا لے

ہر قطرۂ خون سوز دروں سے ہے اک اخگر
جلاد کی تلوار مین پڑ جائین گے چھالے

یون دیتے ہین وہ عاشق بے صبر کو بوسہ
جیسے کوئی صدقہ کرے بھوکے کے حوالے

شمشیر پھرا اے ترک نہین تیغ یہ تیری
سیفی ہے مرے سر کی بلا کو جو یہ ٹالے

نادان نہ ہو عقل عطا کی ہے خدا نے
یوسف کی طرح تمکو کوئی بیچ نہ ڈالے

نقاش ازل نے تری تصویر مین رکھے
انداز رخ و زلف زمانہ سے نرالے

ہستی کی اسیری سے شرر سے ہین ہوا تنگ
چھوٹے تو ادھر پھر کے نہین دیکھنے والے

سالک کو یہی جادہ سے آواز ہے آتی
پامال جو ہو راہ وہ منزل کی نکالے

کچھ اور لب یار کی تعریف کرون کیا
وہ لعل کہ دیکھے سے پڑین جان کے لالے

گرد رخ زیبا رہین کیونکر نہ وہ زلفین
دو سانپ حفاظت کو ہین اک گنج کے پالے

صیاد چمن ہی مین کرے مرغ چمن ذبح
لبریز لہو سے بھی درختون سے ہون تھالے

پیغام اجل ہوتے ہین اس عشق کے صدمے
پالا نفس سرد سے اللہ نہ ڈالے

دشمن سے سمجھتے ہین ہم اُس دوست کو بدتر
مشتاق کو منہ اپنا دکھا کر جو چھپا لے

مضمون ہے تو شمع رخ یار کا آتش
شاعر ہے اسے فکر کے سانچے مین جو ڈھالے

http://muftbooks.blogspot.com/

آبلے پاؤن کے کیا تو نے ہمارے توڑے
خار صحرائے جنون عرش کے تارے توڑے

تو قن و رُخ مین نہ جا بوسون سے باقی رکھی
ثمر و گل چمنِ حسن کے سارے توڑے

سلسلہ اپنی گرفتاری کا کب قطع ہوا
پہنی پازیب انھون نے جو اُتارے توڑے

مست مجھ سا بھی کوئی نشہ کا ہوگا نہ حریص
پی کے مے جام کے دانتون سے کنارے توڑے

شربت وصل ہے تنقیہ کی خاطر موجود
تپ ہجر آکے بدن کو نہ ہمارے توڑے

خشم و زدیدہ نگہ پر ہے تری طراری
دل نہین توڑے اچکے پٹارے توڑے

آگیا وہ بتِ حسن نظر جب ہم کو
بوسہ لیکر لب شیرین کے چھوارے توڑے

عشق بے درد سے کرنیکو کہا تھا کس نے
سر کو ٹکرا کے نہ دل درد کے مارے توڑے

کنج عزلت مین بٹھایا ہے خدا نے آتش
اب جو تم یان سے ملے پاؤن تمھارے توڑے

پاتا ہون ہر دمہ کو ہی عدل و داد سے
خالی یہ کعبتین سے ہے نقش مراد سے

سودا ہے سر کو زلف گرہ گیر یار کا
دل بستگی ہے کافر خوش اعتقاد سے

زندہ نہ چھوڑے گی نگہ خشمگین یار
نیکی کی چشم داشت نہین بد نہاد سے

پار اُترین خاک بحر محبت کی کشتیان
طوفان نوح رہتا ہے باد مراد سے

شہرہ تمھارے حسن کا پہونچا ہے دور دور
مکتوب شوق آتے ہین کس کس بلاد سے

زور آوری پر اپنے نہ سرکش کرین غرور
عاجز نہین خدا کا غضب قوم عاد سے

مر کر ملائی سرکشی نفس خاک مین
کی جان کھو کے ہم نے فراغت جہاد سے

عاشق کے حال سے نہین معشوق بیخبر
بندہ کو بھولتا نہین اللہ یاد سے

دیوانہ ہو نہ دیکھ کے دل حسن عارضی
اچھا نہین ہے سابقہ بے اعتماد سے

اللہ سے مراد دلی کا ہون ملتجی
سائل ہون مین فقیر کریم و جواد سے

جو کچھ کہ ہو نہین خوب اُسے جانتا ہی دوست
دشمن ہزار بد کہے میرے عناد سے

بے درد و درد مند کا احوال کھل گیا
بیمار تندرست سے ناشاد شاد سے

ہنگامہ حسن و عشق کا یونہی رہیگا گرم
فتنے نہ باز آئین گے شر و فساد سے

http://muftbooks.blogspot.com/

مالوف یار مجھسے ہین شیدا اسے یار ہون
مشتاق ہم دگر ہین دو دل اتحاد سے

خون جگر سے پرورش شعر ہم نے کی
فرزند کا سلوک کیا خانہ زاد سے

دشمن جو ہو حسین علیہ السلام کا
آتش نہ کم سمجھ اسے ابن زیاد سے

یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہے
زمین یان کی چہارم آسمان ہے

خدا پنہان ہے عالم آشکارا
نہان ہے گنج ویرانہ عیان ہے

دل روشن ہے روشن گر کی منزل
یہ آئینہ سکندر کا مکان ہے

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی
قبائے گل مین گل بوٹا کہان ہے

پسیجے گا کبھی تو دل کسی کا
ہمیشہ اپنی آہونکا دھوان ہے

برنگ بو ہون گلشن مین مین بلبل
بغل غنچہ کی میرا آشیان ہے

شگفتہ رہتی ہے خاطر ہمیشہ
قناعت بھی بہار بے خزان ہے

چمن کی سیر پر ہوتا ہے جھگڑا
کمر میری ہے دست باغبان ہے

بہت آتا ہے یاد اے صبر مسکین
خدا خوش رکھے تجکو تو جہان ہے

الہی ایک دل کس کس کو دون مین
ہزارون بت ہین یان ہندوستان ہے

یقین ہوتا ہے خوشبوئی سے اسکے
کسی گلرو کا غنچہ عطر دان ہے

وطن مین اپنے اہل شوق کی طرح
سفر مین روز و شب ریگ روان ہے

سحر ہووے کہین شبنم کرے کوچ
گل و بلبل کے دریا درمیان ہے

سعادتمند قسمت پر ہین شاکر
ہما کو مغز بادام استخوان ہے

دل بیتاب جو اس مین گرے ہین
ذقن جانان کا پارہ کا کنوان ہے

جرس کے ساتھ دل رہتے ہین نالان
مرے یوسف کا عاشق کاروان ہے

نہ کہہ رندونکو حرف سخت واعظ
درشت اہل جہنم کی زبان ہے

قد محبوب کو شاعر کہین سرو
قیامت کا یہ اے آتش نشان ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

آتش نالۂ بلبل سے دھوان ہوتا ہے
سیر گلزار سے مجکو خفقان ہوتا ہے

روئے گل کو رخ رنگین سے ترے کیا نسبت
قد صنوبر کا یہ بوٹا سا کہان ہوتا ہے

ظاہر بازی ایام ہے باطن سے خلاف
دانہ ہوتا ہے عیان دام نہان ہوتا ہے

وعدۂ شب نہ کرا اے مہر لقا جھوٹ نہ بول
جلوہ گر رات کو خورشید کہان ہوتا ہے

باتین کرتا ہون نگاہون سے پریزادون سے
دیدۂ شوق سے یان کار زبان ہوتا ہے

ابروئے یار سے قوت ہے مژہ کو ساری
تیر کے واسطے سب زور کمان ہوتا ہے

فرش گل پر وہ نزاکت سے نہین سو سکتے
تن نازک مین رگ گل کا نشان ہوتا ہے

حسن کو داغ لگاوے گی یہ سیر گلزار
آپ پر حور بہشتی کا گمان ہوتا ہے

صورت کعبہ دکھاتے ہین جو طاق ابرو
چاہ زمزم وہ زنخدان کا کنوان ہوتا ہے

حسرت انجام جہان گذران ہے غافل
حسن رہتا نہین گلزار خزان ہوتا ہے

جذبۂ دل سے الٹتا ہے نقاب رخ یار
پردۂ غیب کا احوال عیان ہوتا ہے

چشم تر عالم نیرنگ دکھاتی ہے مجھے
برج آبی مرے رہنے کا مکان ہوتا ہے

زیر دیوار جو بیٹھون تو حسد سے میرے
سایہ سر پر سے دبے پاؤن روان ہوتا ہے

جائے نامرد نہین بزم مین اپنے آتش
مصرع تیغ کے مطلب کا بیان ہوتا ہے

خدا محفوظ رکھے دل کو اس افعی کاکل سے
نہین ممکن سلامت چھوٹنا موذی کے جنگل سے

شراب سرخ کا ساغر چلے ساقی لب جو پر
چمن سر سبز ہے باران رحمت کے تفضل سے

اگر نام آوری مقصود ہے نیکون سے صحبت رکھ
ہوا ہے شہرۂ آفاق لفظ طیب سنبل سے

پری لاتی ہے صندل گھسکے مجھ دیوانے کی خاطر
جو سر مین درد ہوتا ہے کبھی زنجیر کے غل سے

اٹھائی آستین جو چشم دریا بار سے اپنی
بنے گرداب دور دامن اشکون کے تسلسل سے

چمن کی سیر سے نفرت ہمارے دل کو ہوتی ہے
طبیعت کو خفا کرتی ہے صحبت خار کی گل سے

خدا پر رکھ نظر طالب اگر ہے دین و دنیا کا
یقین ہے دولت کونین حاصل ہو توکل سے

ضرر پہونچاتی ہے معشوق کو بیتابی عاشق
پھٹے ہین پردہ ہائے گوش گل فریاد بلبل سے

http://muftbooks.blogspot.com/

اثر پیدا کیا گردش نے اس کے دور ساغر کا
تری آنکھون نے کیفیت اٹھائی ساغر مل سے

منغض کی طبیعت یار بن سامان عشرت نے
دماغ اپنا پریشان ہو گیا مینا کی قلقل سے

شب مہ مین جو دریا کے کنارے جاکے روتا ہون
گذر جاتی ہے کشتی مار کر ٹھوکر سر پل سے

قیامت مین بھی کوئی حال کو انکے نہ پوچھے گا
کیا ہے کشتہ تو نے جنکو شمشیر تغافل سے

نہایت مشت خاک آتش بیکس کو حسرت ہے
کسی دامن تلک پہونچے صبا تیرے توسل سے

بالائے بام خانہ وہ عالی جناب ہے
منزل سے اپنی جلوہ نما آفتاب ہے

دیکھے جو بے نقاب تجھے کس کو تاب ہے
خورشید تیرے آگے گل آفتاب ہے

فصل بہار آئی ہے دور شراب ہے
قاضی و محتسب کا کلیجہ کباب ہے

زیر زمین بھی چین کی صورت نہین کوئی
آسودگان خاک کی مٹی خراب ہے

بیدار آج ہووے تو فردائے حشر کو
خواب اپنے بخت کا نہین مردہ کا خواب ہے

فصل بہار آکے خزان بار ہا ہوئی
انگور مین ہنوز ہمارے شراب ہے

دیوانگان عشق گرفتار حال ہین کہ
تو اے پری اسیر طلسم حجاب ہے

تصویر یار دیکھی ہے فردائے حشر کو
اتنا تو ہم کہین گے دہن لاجواب ہے

شاعر پسند حسن پر آشوب ہے ترا
دیوان روزگار کا تو انتخاب ہے

دوزخ بہشت ہو اگر اس کو نچوڑیے
ہر پاٹ اپنے دامن تر کا سحاب ہے

بہلائیے شراب سے دل کو کوئی گھڑی
لہرا رہا ہے سبزہ رواں جوئے آب ہے

دریا مین ایک روز نہانے گیا تھا یار
اُس دن سے اب تک آنکھون مین جان حباب ہے

چندے مین پاک صحبت طاہر سے ہو نجس
سرکہ نمک سے چار گھڑی مین شراب ہے

بیداری سے زیادہ تڑپتا ہون خواب مین
آسودگی مین برق کا یان اضطراب ہے

خاطر نہ اس کی توڑیے جام شراب سے
مہمان چند روزہ یہ عہد شباب ہے

غافل ہو آشکار رہو صورت سے حال دل
چین جبین مرد دلیل عتاب ہے

ساقی ملے گا باغ مین دیکھا ہے خواب مین
جنت ہے دست حور مین جام شراب ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

ڈورا کھینچا ہے کون سے قاتل کی تیغ پر
گردن مین کچھ رگونکو بہت پیچ و تاب ہے

ملتے نہین ہین سامنے سے اشک ایک دم
آتش ہمارا تشنۂ دیدار آب ہے

تنگ دنیا کی خرابی مین ہون نازک خو سے
درد سر ہونے لگا فاختہ کی کوکو سے

ماہ نو دیکھ کے دیکھا کئے ہم صورت یار
ہر مہینے مین ہوا عید کا چاند ابرو سے

سیر گلشن مین ہوا یار برابر جو کھڑا
مصرع سرو کیا بیت قد دلجو سے

شمع بیدود یہ آئینۂ بے زنگ ہے وہ
کم نہین خوبی مین کچھ ساق صنم زانو سے

حسن کافر کو کیا ہم نے مطیع الاسلام
بوسۂ خال لیا جزیہ لیا ہندو سے

غسل کر لے نہین دریا مین نہانے کو نہ جا
مچھلیان لپٹین گی اے یار ترے بازو سے

لب جان بخش سے ہے چشم فسون گر کا سوال
زندہ اعجاز سے ہووے جو مرے جادو سے

جسقدر ہووے دراز اسکو صنم ہونے دے
سنبل باغ کو بڑھ چلنے نہ دے گیسو سے

نہین معلوم اُن آنکھون کا ارادہ کیا ہے
کچھ اشارت مین تو مژگان نے کہا ابرو سے

زخم خندان ہے بعینہ گل خندان ہر ایک
بوئے خون آتی ہے اس باغ مین آب جو سے

صورت جام سبو ہجر کی شب گھبرا کر
خم گردون کو مین توڑون گا دم یاہو سے

سونگھکر منھ کو ترے سونگھا تو بدتر نکلی
دہن غنچہ کی بو گندہ بغل کی بو سے

دیکھکر چشم سیہ کو ترے کہتے ہین عرب
شتر مست کو اندیشہ ہے اس آہو سے

حور بنکر مرے پاس آئیو اے عزرائیل
مرد ہون عشق مین رکھتا ہون زن خوش رو سے

رحم کر واسطے اللہ کے خاموش آتش
پردۂ گوش جلے نالۂ آتش خو سے

شہرۂ آفاق مجھ سا کون سا دیوانہ ہے
ہند مین مین ہون پرستان مین مرا افسانہ ہے

صید گاہ مرغ دل رخسارۂ جانانہ ہے
دام زلف عنبرین ہے خال مشکین دانہ ہے

حسن سے رتبہ ہے اپنے عشق کامل کا بلند
آستانہ پر پری ہے بام پر دیوانہ ہے

آئینہ رہتا ہے صفائے روئے جانان کا خیال
دل نہین پہلو مین اپنے آئینہ کا خانہ ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

بیچتا ہون دل کو جو محبوب چاہے مول لے
بوسہ قیمت ہے توجہ کی نظر بیعانہ ہے

پھوٹین وہ آنکھین نگاہ بد سے جو دیکھین تجھے
آتشین رخسار مجمر خال کالا دانہ ہے

روز و شب اُس شمع رو کو بھیجتا ہون خط شوق
نامہ بر دن کو کبوتر رات کو پروانہ ہے

خار خار دل غنیمت جانتا ہون عشق مین
زلف دود آہ کی آراستگی کا شانہ ہے

شرح لکھا چاہیے اس کی بیاض صبح پر
مطلع خورشید بیت ابروے جانانہ ہے

حالت آئینہ رکھتا ہے صفا سے دل مرا
آشنا سے آشنا بیگانہ سے بیگانہ ہے

قتل سے مجھ سخت جان کے منکر اے قاتل نہو
حجت قاطع تری تلوار کا دندانہ ہے

واسطے ہر شے کے دنیا مین مقرر ہین محل
شہر مین جب تک ہے مجنون گنج بے ویرانہ ہے

باغ عالم مین نہین اُس شوخ سا کوئی حسین
گل ہے اپنا یار یوسف سبزہ بیگانہ ہے

اب نہین اے یار حسن کو ترے بیم زوال
خط شکین حسن کی جاگیر کا پروانہ ہے

حال ہے جسکا اسی کے واسطے ہے خوشنما
نقص ہے تلوار کا وصف آرہ کا دندانہ ہے

یار کھینچے تیغ تیرے قتل کرنے کے لئے
سر جھکا آتش یہ جائے سجدہ شکرانہ ہے

سائل نجات کا ہون خدائے کریم سے
رحمت بزرگ تر ہے گناہ عظیم سے

آئی تھی کس کے سنبل عنبر شمیم سے
گلزار ہو رہے ہین معطر نسیم سے

حاضر ہے مرغ دل جو در گوش یار لے
اک مشت پر عزیز نہین اس لئیم سے

تو شاہ حسن حسن ہے تیرا فقیر یار
خط سیہ اشارہ سمجھ لے گلیم سے

دل دادہ جب سے ہون کہ مری جان آنکی
آواز آشنا نہ تھی گوش کلیم سے

بیدار بخت ہون مین ہوس مرے لئے
آتی ہے حور خواب مین باغ نعیم سے

یاد آئی بوئے پیرہن یار باغ مین
بہرون ہی بد دماغ رہے ہم شمیم سے

اللہ سے بھی انکو زیادہ غرور ہے
وہ باتین کین نہ ایک صنم نے کلیم سے

کشمیر و طوس لگئے آکر دو شالہ باف
کچھ پشم چھڑا گئے تھے ہمارے گلیم سے

کھلوایا غیر اجلیے سے کھائے جو اسنے پان
بندھوائی مہندی پانون مین دست کلیم سے

خوش ہو نہ دیکھکر قد و زلف و دہان یار — حرف الم عیان ہے الف لام میم سے
پھندے مین عشق کے نہین غنچہ کہ دل پھنسا — نکلے گی جان انکی عذاب الیم سے
صیاد نے بہار سے پہلے کیا حلال — شرمندہ ہوئے گل کے نہین ہم نسیم سے
مرجاؤن پر نہ راز محبت ہو آشکار — واقف نہ ہو کوئی مرے حال سقیم سے
اب کی بہار مین تو مجھے یار اُتار دے — کشتی ہے دو آیۂ امید و بیم سے
سائل ہین آسمان سے سب نان کے کون کو — گل کھانیکو تو آپ ہی نہ لین ہم لئیم سے
دنیا کو ٹھوکتے نہین دیوانگان عشق — یان طوق ہے طلا سے نہ زنجیر سیم سے
اک مشت استخوان پہ نہ اتنا غرور کر — قبرین بھری ہوئی ہین عظام رمیم سے
بیقدر رہے سخن جو سخندان کوئی نہین — قدر اس گہر کی ہوتی ہے گوش فہیم سے
اللہ رے ہوا لب بام قصر یار — اڑ کر کبوتر آگے گیا ہے نسیم سے
داغ غم فراق کی کرتا ہون جلین سیر — آنکھون کو سینکتا ہون مین نار جحیم سے
طفلی سے سامنا غم و اندوہ کا رہا — کیا کیا نہ حادثے ہوئے ہمپر قدیم سے
پھر گل شگفتہ ہوتے ہین لیتے ہی انتقام — غافل نہین بہار خزان سے غنیم سے

شیشہ پری سے جان لے آتش بھرا ہوا
خالی سمجھ نہ خم کو فلاطون حکیم سے

آج تک واقف نہین کوئی ہمارے حال سے — سامنا آئینہ کا ہے عالم تمثال سے
پھنسکے اس مین مرغ جان چھوٹا نہ گیسو کے جال سے — اپنی دلچسپی ہوئی زلف پریشان حال سے
سامنے سینہ نہ کرے دل دہن کے خال سے — رکتی ہے بندوق کی گولی کہین بھی ڈھال سے
فتنے کا اثر رکھتا ہے مطرب کا سماع — کچھ خبر رہتی نہین صوفی کو اپنے حال سے
مطلب دیدار کے خاطر جو پھینکواؤن اگر سے — منہ چھپاوین سعد شکلین قرعۂ رمال سے
جب جتا ہے روئے نورانی پر افشان یار نے — اڑ گیا ہے مطلع خورشید بیت المال سے
افشرے کا بوسہ بازی مین مجھے ملتا ہے لطف — قند کی ڈلیان وہ لب ہین خال لب مین خال سے
باندھتا ہون شعر مین مضمون طلائی رنگ کے — مرغ زرین صید کرتا ہون مین اپنے جال سے

http://muftbooks.blogspot.com/

کار اعلی گو کرے ادنی وہی بیقدر ہے
دیکھلے قیمت میں کم ہوتا ہے کمبخت شال سے

ہاتھ ملکر رہ گیا صیاد اُڑا کر لے گئی
دانہ قسمت ہوا میرے پرون کی جال سے

ناتوان ہرچند مین مجنون ہون آنے دے بہار
اے جنون زنجیر توڑدون کا ترے اقبال سے

کسکو ہے فکر کفن پروانہ مردہ ہون مین
شمع کشتہ ہون مجھے کیا کام ہے غسّال سے

ماہ رو کیونکر کہین تجکو نہ ہم صاحب کمال
سینۂ عارف نہو گا صاف تیرے گال سے

دل اُلجھتا ہے نہایت دیکھیے ہوتا ہے کیا
زلف پیچان کچھ اشارہ کر رہی ہے خال سے

حشر تک ہووے نہ وہ زلف سیہ آتش سفید
دو دن جسے تشبیہ اپنے نامہ اعمال سے

خرام ناز مین شمشیر بُرّان کی روانی ہے
تری پاپوش اے ترک ستمگر سیف خانی ہے

ہر ایک شعر اپنا معشوقون کو پیغام زبانی ہے
دلیل اُسیر ہمارے نظم کا کاف بیانی ہے

وہ ایسا کونسا معشوق ہے جسکو نہین چاہا
یہ فردین جتنی ہین اُن پہ ہماری بھی نشانی ہے

ترقی حُسن کی کھینچنے نہین دیتی شبیہ اُسکی
اِدھر بہزاد عاجز ہے اُدھر مجبور مانی ہے

خوش الحان نالہ کش مجھسا نہوگا باغ عالم مین
غذا میری دو نان گندم داو دخانی ہے

ہوا ے اُڑکے پہونچا اُس پری پیکر کے کوچے مین
وہ مجنون ہون جسے تخت سلیمان ناتوانی ہے

مٹالے چار دن مجکو گیا جس روز جنت مین
کہان پیری وہی مین ہون وہی میری جوانی ہے

تری فرقت مین اے یوسف خلیل وقت ہین عاشق
غم و اندوہ حرمان کی ہمیشہ میہمانی ہے

خیال آیا ہے ہمکو اندلون مضمون گیسو کا
زمین شعر پر نازل بلائے آسمانی ہے

جسے دیکھا وہ ماہ چار دہ مطلوب ہے اُسکو
عزیز دل نہ ہو کیونکر عجب یوسف جوانی ہے

فقیر مست ہون نعمت مری حاضر ہے جو چاہے
کباب نرگسی ہے یا شراب ارغوانی ہے

نہین بننے کا سودا ہم سے اس بازار عالم مین
عداوت کی ہے ارزانی محبت کی گرانی ہے

نگہ پھرتی ہے اُس کی یک بیک دیوانہ ہو دیگا
پری سمجھا ہے دل جسکو بلائے ناگہانی ہے

ستارہ آج کل چمکا ہوا ہے اپنا اے آتش
موافق ہے فلک اُس ماہ رو کی مہربانی ہے

بہار باغ آیا ہے شراب ارغوانی ہے
تسلسل خواہ دور جام دور آسمانی ہے

سخن گوئی کا باعث عشق چشم یار جانی ہے
فسون پرداز کی دولت سے یہ معجز بیانی ہے

تجھے اے ترک زیبا دعوے صاحب قرانی ہے
گلو خنجر ترا لوح طلسم زندگانی ہے

کمر سے ہاتھون کو کسکا طوق کسکا بوسہ لے عاشق
دہن وہمی کمر اُس آفت جان کی گمانی ہے

فراق یار مین رو رو کے آنکھونکو مین کھوؤنگا
مین ہون یعقوب کا ہم چشم و یوسف کا ثانی ہے

حذر کر میرے گریہ سے نہ رلوا آسمان مجکو
یہ وہ سیلاب ہے جو خانہ ویرانی کا بانی ہے

نصیحت کرتے کرتے اُسنے دیوانہ کیا مجکو
ابھی بند ناصح ہے کہ پریون کی کہانی ہے

وہ مکھڑا دیکھکر بھولین گے اپنی کشتِ کو دہقان
خط اُس محبوب کے رخسار گندم گون کا دھانی ہے

نہ آوارہ ہو دیمین ڈھونڈھ اُسے جو یا ہے تو جسکا
یہی ویرانہ ہے جسمین کہ وہ گنج نہانی ہے

غنیمت سمجھین اس وحشی کو کم سن دلم مین اپنے
پھڑک کر جب اُڑا عنقا یہ طاؤس جوانی ہے

جو روتا ہون تو کہتا ہے وہ ہنسکر مجھ سے اے آتش
یہ کیا آزار ہے تجکو نہین پچتا جو پانی ہے

کہاں تک آنکھون مین سُرخی شراب خواری سے
سفید مو ہوے باز آ سیاہ کاری سے

رہا نہ پیچھے مین گرباں تری سواری سے
بلند گرد نہ ہونے دی اشکباری سے

سبوئے غنچہ ہے معمور جام گل لبریز
ٹپک رہی ہے شراب ابر نوبہاری سے

جمال دوست ہون یٰسین کے بدلے وقت اخیر
سنونگا سورۂ یوسف زبان قاری سے

وصال شاہد مقصود ہوگا بعدِ فنا
وہ دلربا جو ملے گا تو جان نثاری سے

مڑوڑون کان کو مجنون کے مثل طفل شریر
عجب نہین یہ جنون کی بزرگواری سے

دکھاؤ ہنسکے صفا اگر ان اپنے دندان کی
گہر ہین آگ کے مول اپنی آبداری سے

رقیب کو تری تلوار نیم جان رکھے
جو سرفراز ہو عاشق تو زخم کاری سے

ہماری خاک سمجھنا اُسے ہمارے بعد
رہے جو گرد نہ پیچھے تری سواری سے

ترے دہان و کمر کا ہے ذکر در وزبان
ہمیشہ بحث ہے فرضی و اعتباری سے

چمک رہی ہے بہت برق کو ملاؤنگا
ترے دوپٹے کی اُڑتی ہوئی کناری سے

http://muftbooks.blogspot.com/

تناسبِ حسن میں اسکو غدار روان رکھے
سوال بوسہ پر انکار جبر کرنا ہے
ہرا بھرا رہے اے باغبان ترا گلزار
اکیلا پا کے نہین چھوڑنے کا مین تم کو
حقیقت چمن دہر سے جو ہو آگاہ

قلم نے پانون نکالے ہین سر گزاری سے
کنارہ کرتے ہو کیا امر اختیاری سے
دماغ تازہ رہین نکہت بہاری سے
خیال خام ہے یہ میری پختہ کاری سے
گل مراد چنے تو ہر اک کیاری سے

وصال یار نہین تو وصال گو رہی ہو
جو کچھ کہ ہونا ہو آتش ہو آہ وزاری سے

عاشق جانباز کی گردن پر احسان کیجئے
وصل کی شب عیش و عشرت کا یہ سامان کیجئے
اپنی صورت دیکھنے سے ایکدن فرصت نہین
کم نہین خورشید سے داغ جنون مین روشنی
راہ مین اکثر کنوان ہوتے ہین لوگ آپ بھی
منھ تو دکھلا دے خدا تیرا گلون سے پیشتر
پر سیہ دل صورت گیسو ہو گا روسفید
چھپکے آؤ آشکارا میرے گھر آئے تو کیا
بلبل شیدا کے نالون سے یہ آتی ہے صدا
اپنے کہنے سے اگر آپ تلخ تم ہوتے نہین
یہ صدا ہے اسکے مشتاقون کے گھر مین سے بلند

طشت و سر موجود ہے شمشیر عریان کیجئے
تو بھی عریان ہو جئے اسکو بھی عریان کیجئے
توڑ کر آئینہ اس خودبین کو حیران کیجئے
صبح ہو جائے جو چاک اپنا گریبان کیجئے
فی سبیل اللہ یہ چاہ زنخدان کیجئے
چاک اے صبح بہار اپنا گریبان کیجئے
خال وہ ہندو نہین جسکو مسلمان کیجئے
اجر ہے اسکا بڑا جو خیر پنہان کیجئے
فصل گل ہے چار دن سیر گلستان کیجئے
آگ مین ہم کودتے ہین آپ اگر ہان کیجئے
دیدہ و دل فرش یا انداز مہمان کیجئے

تم بھی دیوانے ہو آتش سنتے ہین آئی بہار
بیٹھے کیا کرتے ہو چاک اٹھکر گریبان کیجئے

پیری سے مرا نوع دگر حال ہوا ہے
مقبول مرے قول سے قوال ہوا ہے
ان ہاتھون کی دولت سے کرامال ہوا ہے

وہ قد جو الف سا تھا سو اب دال ہوا ہے
صوفی کو غزل سن کے مری حال ہوا ہے
ان پانون سے آوارۂ ضلال ہوا ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

البتہ اللہ بصد منت ادھر سے
انکار تھا جس شے کا اب اقبال ہوا ہے

جب قتل کیا ہے کسی عاشق کو تو وان سے
جلاد کی تلوار کو رومال ہوا ہے

کس عقدہ کو اُس زلف کے کھولا نہین ہنسنے
سلجھایا ہے اُلجھایا ہوا جو بال ہوا ہے

کس سر کو نہین یار کی رفتار کا سودا
معراج وہ سمجھا ہے جو پامال ہوا ہے

بیمار رہا برسون ہی عیسیٰ نفسون مین
پوچھا نہ کسی نے کبھی کیا حال ہوا ہے

جاوے جو صبا کوچہ گیسو مین تو کہنا
سودائیون کا تیرے برا حال ہوا ہے

بو مشک کی ہمین ہے تو عنبر کی بھرا ٗمین
کچھ زلف سے بھی طرہ ترا خال ہوا ہے

لڑواتا ہے آپسمین خریدارونکو تیرے
دلال ترا قضیہ کا دلال ہوا ہے

دیدار ہے عام اہل نظر سے ہے اگر تو
دولت تیری خاطر سے جو کچھ مال ہوا ہے

اے ابر کرم تو ہی سفید اسکو کرے گا
برسون مین سیہ نامہ اعمال ہوا ہے

جو ناز کرے یار سزاوار ہے آتش
خوشتر وہ خوش اسلوب دخوش اقبال ہوا ہے

یہ کمانداری ہے دم تک عاشق دلگیر کے
اس نشانہ کو اڑا کر یہ کٹین گے تیر کے

وا ہوے ہرگز نہ وہ عقدے جو تھے تقدیر کے
سعی کرتے کرتے ناخن گھس گئے تدبیر کے

بسکہ قامت سے ہے آثار قیامت آشکار
فتنے ہوتے ہین مرید اُس کافر بے پیر کے

آشنا معنی سے بھی ہو جائین گے صورت پرست
دیکھ لین گے تجکو بھی عاشق تری تصویر کے

ایک میرے قتل سے دو لطف اے قاتل ہوے
رنگ دل تیرا مٹا جوہر کھلے شمشیر کے

کھائے ہین دو چار گل خوبان گل رخسار پر
داغ چند اس عشق مین کھلے اپنی بھی تقدیر کے

بوسہ لیتا ہون تو کہتا ہے طمانچہ مار کر
دیکھئے تعزیر اُسے قابل جو ہو تعزیر کے

گفتگو تو نے غرور حسن سے اے بت نہ کی
رکھئے مشتاق گوش اپنے تری تقریر کے

شہرہ ہے گیسوے پیچان کا تمھارے ہر طرف
غلغلے ہین چار سو اس بے صدا زنجیر کے

جنبش مژگان سے وہ خونخوار کھیلے گا شکار
صید کے تودے لگا دین گے یہ دستے تیر کے

اپنے دیوانون کو صحراے عدم بھو نچادیا
چیر ڈالا ارہ سے مانگ اُس پری نے چیر کے

http://muftbooks.blogspot.com/

آج کل سے حسن پردہ نازنین نازان نہین
عاشقون پر پیکر توڑے ہین دندان شیر کے

ٹھٹھے کرتے ہین مثل کبک نالون کے عوض
عاشقِ شیدا تمھاری چاندسی تصویر کے

دولتِ دنیا سے آتش ہمنے جب پھیری نگاہ
جس طرف آنکھ اُٹھ گئی تودے لگے اکسیر کے

تیغ ابرو نہیں دی جانے کی اے دل خالی
سہل اس چوٹ کا کھا لینا ہے مشکل خالی

جو ستم چاہے سو کر یار نہ بد بر ہوں گے
کینہ سے رکھتے ہین سینہ ترے مائل خالی

تیغ خونش آب سے تیری ہے توقع قاتل
سر سے پا تک نہ رہے زخم سے بسمل خالی

کیا پتنگے کی طرح ہم سے بھرا پھرتا ہے
کھینچ کر تیغ دل اپنا کرے قاتل خالی

دیتی ہے شانِ کریمی اُسے حسبِ دلخواہ
تیری درگاہ سے پھرتا نہیں سائل خالی

قصرِ تن سا بھی نہ دلچسپ کوئی گھر ہوگا
روح مہمان اسے کرتی ہے بہ مشکل خالی

دلِ بیدرد سے رہتی ہے گران خاطرِ روح
بوجھ ناقہ کو ہے لیلیٰ سے یہ محمل خالی

برق وش یار کی فرقت میں ہوے جب بیتاب
ابر باران کی طرح رو کے کیا دل خالی

ہفت اقلیم ترا بھرتی ہے دم اے محبوب
حُسن کے عشق سے کوئی نہین منزل خالی

فرقت یار مین جامہ سے ہون باہر رہتا
بیخودی رکھتی ہے مجھسے مری منزل خالی

تیرے دم سے ہین بجا اپنے حواس خمسہ
اٹھ گیا تو تو ہوئی یار یہ محفل خالی

جنگ جو یار کا اصلاح پر آیا نہ مزاج
عقل سے ہوتا ہے فی الواقعی جاہل خالی

کعبہ مین ہم کو ہے مقصود بہارِ فردوس
دل مین جا ہے تری اے حور شمائل خالی

دل کے بہلانے کو گلزار مین آنکلا ہون
سر کو میرے نہ کرے شورِ عنادل خالی

روشنی حُسن کی رکھے گی زمانہ روشن
شمع رویون سے رہیگی نہ یہ محفل خالی

جام مین قطرۂ مے لب نہ مرے چھوڑینگے
مال کشتی کو کیا کرتے ہین ساحل خالی

قیس و فرہاد سے دل دادہ ہزارون آتش
تیشہ بیکار رہے گا نہ سلاسل خالی

نکلے تیشہ کھینچنا رنج و محن کیا چاہیے
جان شیرین کھو نیکو اسے کوہکن کیا چاہیے

http://muftbooks.blogspot.com/

تیرے کشتوں کو نہیں پروائے رخت آخرت
ہو نہ ممکن تو شہیدوں کو کفن کیا چاہیئے

میں گدائے حسن ہوں صورت ہی میری ہے سوال
پھر عرض مدعا مجھکو دہن کیا چاہیئے

دل جلا لینا کہیں تیری طرح سے اے چراغ
ہمکو بالین مزار وانجمن کیا چاہیئے

جامۂ عریانی ہی سے تنگ میں دیوانہ ہوں
پھاڑ کھانیکو بدن کے پیرہن کیا چاہیئے

ہو تو سودائی نہیں میری طرح سے زلف کی
دخل روغن میں تجھے اے یاسمن کیا چاہیئے

جان کھونے کے لئے لازم نہیں ہے عشق حسن
ڈوب مرنے کے لئے چاہ ذقن کیا چاہیئے

تیوری رہتی ہے چڑھی کچھ تم کو سودا تو نہیں
اس جبین پر گیسوؤنکی سی شکن کیا چاہیئے

یہ اشارہ کرتی ہے غربت میں شمشیر قضا
کہلے کہنا ہو جو کچھ اے بیوطن کیا چاہیئے

فکر رنگین ہم کو دکھلاتی ہے گھر بیٹھے بہار
مثل بلبل نالہ کرنے کو چمن کیا چاہیئے

چومتا ہوں پاؤں اے آتش تو کہتا ہے وہ بت
مرد مومن کو طریق برہمن کیا چاہیئے

صورت سے اسکی بہتر صورت نہیں ہے کوئی
دیدار یار سی بھی دولت نہیں ہے کوئی

آنکھونکو کھول اگر تو دیدار کا ہے بھوکا
چودہ طبق سے باہر نعمت نہیں ہے کوئی

ثابت ترے دہن کو کیا منطقی کرینگے
ایسی دلیل ایسی حجت نہیں ہے کوئی

یہ کیا سمجھ کے کڑوے ہوتے ہیں آپ ہمسے
پی جائے گا کسی کو شربت نہیں ہے کوئی

میں نے کہا کبھی تو تشریف لاؤ بولے
معذور رکھیئے وقت فرصت نہیں ہے کوئی

ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہے طریق اپنا
مذہب نہیں ہے کوئی ملت نہیں ہے کوئی

دل لیکے جان کے بھی سائل جو ہو تو حاضر
حاضر جو کچھ ہے اسمین حجت نہیں ہے کوئی

ہم شاعروں کا حلقہ حلقہ ہے عارفوں کا
ناآشنائے معنی صورت نہیں ہے کوئی

دیوانوں سے ہے اپنے یہ قول اس پری کا
خاکی و آتشی سے نسبت نہیں ہے کوئی

ہژدہ ہزار عالم دم بھر رہا ہے تیرا
تجکو نہ چاہے ایسی خلقت نہیں ہے کوئی

تا زان نہ حسن پر ہو مہمان ہے چار دنکا
بے اعتبار ایسی دولت نہیں ہے کوئی

جان سے عزیز دلکو رکھتا ہوں آدمی ہوں
کیونکر کہوں میں مجکو حسرت نہیں ہے کوئی

http://muftbooks.blogspot.com/

یوں بد کہا کرو تم یون مال کچھ نہ سمجھو
ہم سا بھی خیر خواہ دولت نہین ہے کوئی

میں پانچ وقت سجدہ کرتا ہون اُس صنم کو
مجکو بھی ایسی ویسی خدمت نہین ہے کوئی

مادشما کہہ دمہ کرتا ہے ذکر تیرا
اس داستان سے خالی صحبت نہین ہے کوئی

شہر بتان ہے آتش اللہ کو کرو یاد
کس کو پکارتے ہو حضرت نہین ہے کوئی

بازار دہر مین تری منزل کہان نہ تھی
یوسف نہ جس مین ہو کوئی ایسی دکان نہ تھی

زردی نے سیرے رنگ کی مجکو رُلادیا
ہنسوائے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی

ظاہر سے خوبرویون کو باطن خلاف تھا
شیرین لبون کی طرح سے اُنکی زبان نہ تھی

منزل ہی دور ہے جو یہ پہونچے نہین ہنوز
دم لینے والی راہ مین عمر روان نہ تھی

دکھلائی سیر آنکھون کو بام مراد کی
ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی

قوسِ قزح سے ہم نے بھی تشبیہ دی اُسے
چلہ نہ ہونے سے جو وہ ابرو کمان نہ تھی

آگاہ جذب عشق زلیخا سے تھا نہ حسن
یوسف کو چاہ مین خبر کاروان نہ تھی

یاد آگئی جو سلک گہر تیرے گوش کی
سو ہانِ روح تھی مجھے شب کہکشان نہ تھی

رہ جانا پیچھے جسم کا جان سے عجب نہین
کس کاروان کی گرد پسِ کاروان نہ تھی

نافہمی کی دلیل ہے یہ سجدہ سے ابا
ابلیس کو حقیقت آدم عیان نہ تھی

عاشق کے سر کے ساتھ ہے سودائے گیسوئے یار
مومن نہ تھا وہ جسکو ہوائے بتان نہ تھی

بانگ جرس سے آگے ہر ایک کا قدم رہا
گرد اپنے کاروان کی پس کاروان نہ تھی

افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجئے
وہ کونسی بہار تھی جسکو خزان نہ تھی

نالون سے ایک دن نہ کئے گرم گوش یار
آتش مگر تمہارے دہن مین زبان نہ تھی

لخت جگر کو کیونکر مژگان تر سنبھالے
یہ شاخ وہ نہین جو بارِ ثمر سنبھالے

دیوانہ ہوکے کوئی پھاڑا کرے گریبان
ممکن نہین کہ دامن وہ بخیہ گر سنبھالے

تلوار کھینچکر وہ خونخوار ہے یہ کہتا
منہ پر جو کھاتے ڈرتا ہو وہ سپر سنبھالے

http://muftbooks.blogspot.com/

اللہ ناتواں کو دے طاقت تو انا — ہیکل کا بوجھ اُنکی نازک کمر سنبھالے
تکیہ میں آدمی کو لازم کفن ہے رکھنا — بیٹھا رہے مسافر رخت سفر سنبھالے
اکرم نہ بیٹھنے دیتی اُن کی تنک مزاجی — رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سنبھالے
وہ نخل خشک ہون میں اِس گلشن جہاں میں — پھرتا ہے باغبان بھی مجھپر تبر سنبھالے
اُڑتے ہیں ہوش تیرے دیکھے سے اے پریرو — ممکن نہیں جو اس خمسہ نیشتر سنبھالے
حرف درشت سنکر ہیں کان دل دکھاتے — اپنی زبان ذرا وہ رشک قمر سنبھالے
ہر گام پر خوشی سے وارفتگی سی ہو گی — لانا جواب خط کو اے نامہ بر سنبھالے
یا پھر کتر پہ لسکے صیاد یا چھری پھیر — بے بال و پر نے تیرے پھر بال و پر سنبھالے

درد فراق آتش تڑپا رہا ہے ہم کو
اک ہاتھ دل سنبھالے ہے اک جگر سنبھالے

وہ کاوش خار غم کی ہم اے گلبدن بھولے — تری بشاش صورت دیکھکر رنج و محن بھولے
جسے دیکھا وہ دیوانہ ہے تیرا باغ عالم میں — برنگ بوئے گل پھرتے ہیں مردم پیرہن بھولے
جو دے تکلیف تیرا مصحف رو انکو آیا کی — کہے اللہ اکبر بت پرستی برہمن بھولے
لحد میں جاکے بزم دہر پھر ہمکو نہ یاد آئی — مزہ پایا یہ خلوت میں کہ لطف انجمن بھولے
فسون پرداز ہے شیرین زبانی میرے دلبر کی — کلام اللہ حافظ سُن کے اُس بت کا سخن بھولے
مزہ رکھتا نہیں ہے صندہم کا مجتمع ہونا — الٰہی تلخ کوئی کُنکے وہ شیرین دہن بھولے
نہیں اسباب دنیا کونسا کشتی گر دون میں — وہ اُٹھ کر پہنے خلعت کو جو بیٹھا ہو کفن بھولے
کسی دن تو ہوا اے یوسف لقا تازہ دماغ اپنا — کبھی تو راہ اِدھر بھی تیری بوئے پیرہن بھولے
اُٹھا پردہ دوئی کا شاہد توحید کے رخ سے — ہوے ہم دم بخود ایسے کہ ساری ما و من بھولے
گل رخسارہ صیاد سے جو عشق کامل ہو — قفس میں آشیانے کی ہوا مرغ چمن بھولے
تماشا گوشہ گیری دشت غربت کا دکھاتی ہے — وطن میں ہون مگر مجکو ہیں یاران وطن بھولے

یہی اللہ سے آتش دعا ہے مرد مومن ہون
حواس خمسہ زائل ہون جو یاد پنجتن بھولے

http://muftbooks.blogspot.com/

دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی
صبح تک شام سے یا ہو کے سوا بات نہ تھی

التجا تجھ سے کب اے قبلۂ حاجات نہ تھی
تیری درگاہ میں کس روز مناجات نہ تھی

اب ملاقات ہوئی ہے تو ملاقات رہے
نہ ملاقات تھی جب تک کہ ملاقات نہ تھی

غنچۂ گل کو نہ ہنسنا تھا تری صورت سے
چھوٹے سے منھ کی سزاوار بڑی بات نہ تھی

ابتدا سے تجھے موجود سمجھتا تھا میں
میرے تیرے کبھی پردے کی ملاقات نہ تھی

اے نسیم سحری بہر اسیران قفس
تحفۂ نکہت گل سے کوئی سوغات نہ تھی

جن دنوں عشق رلاتا تھا ہمیں صورت ابر
کون سی فصل تھی وہ جس میں کہ برسات نہ تھی

کیا کہوں اسکے جو مجھ پر کرم پنہاں تھے
ظاہری یار سے ہر چند ملاقات نہ تھی

جسنے باندھے ہوئے گاتی تجھے دیکھا پھڑکا
دلربا شے تھی مری جان تری گات نہ تھی

خاک میں ملگئے اے شاہ سوار اہل نیاز
ناز معشوق تھا توسن کی ترے لات نہ تھی

لب کے بوسہ کا ہے انکار تعجب اے یار
پھیرے سائل سے جو منھ کو وہ تری ذات نہ تھی

کمر یار تھی از بسکہ نہایت نازک
سوجھتی بندش مضمون کی کوئی گھات نہ تھی

جن دنوں ہوتا تھا تو گھر میں ہمارے شب باش
روز روشن سے کم اے مہر لقا رات نہ تھی

بے شعوروں نے نہ سمجھا تو نہ سمجھا آتش
نکتہ سنجوں کو لطیفہ تھی تری بات نہ تھی

ناز و ادا ہے تجھ سے دلارام کے لیے
یہ جامہ قطع ہے ترے اندام کیلئے

وحشت میں کعبہ کو جو گیا کوئے یار سے
لئے جنون نے جامۂ احرام کیلئے

عاشق ہوں ہر طرح سے گنہگار ہوں ترا
حاجت قصور کی نہیں الزام کیلئے

کیا کیا جپے گی کیسا رٹے گی زبان اسے
تسبیح ہمنے لی ہے ترے نام کیلئے

طفلی کے گریہ کا یہ کھلا حال وقت مرگ
آغاز ہی میں روتے تھے انجام کیلئے

اچھا نہیں مقابلہ اس چشم شوخ سے
اکڑن شکست فاش ہے بادام کیلئے

وہ نونہال آئے الٰہی مراد پر
حاصل ہو پختگی ثمر خام کیلئے

ہر چند اپنا نامۂ عصیان سیاہ ہو
ہوگا سفید صبح ہے ہر شام کیلئے

نامرد اور مرد مین اتنا ہی فرق ہے / وہ نان کیلئے مرے یہ نام کیلئے

مثل کمند اپنی رسائی ہوئی اگر / اے قصر یار بوسے لب بام کیلئے

کیا چشم مست یار سے تشبیہ دیجئے / کیفیت نگاہ نہین جام کے لئے

رکھوا کے زلفین یار نے لاکھون ہی مرغ دل / پیدا کئے ہین کشمکش دام کیلئے

دل مین سوائے یار جگہ ہو نہ غیر کی / خلوت سرا ہے خاص نہین عام کیلئے

جاتا ہے بہر غسل جو اے خوش دماغ تو / جلتا ہے عود گرمی حمام کیلئے

آتش جو چاہے پائے توکل کی مملکی
جو صبح کو ملے نہ رہے شام کے لئے

قفل در قبول نہ کھولے بعید ہے / انسان کے پاس دست دعا ہے کلید ہے

دل کو خیال یار نہ ہووے بعید ہے / جوہر ہے آئینہ مین تو صورت کی دید ہے

نقصان جان بھی راہ خدا مین مفید ہے / مارا گیا جہاد مین جو وہ شہید ہے

انگشتری کا حلقہ ہے وہ ناف حلقہ دار / خال سیاہ اُس مین نگین حدید ہے

نقرِ دفنا کی بو نہین کس کے دماغ مین / عطار اپنے شہر کا ہر ایک فرید ہے

پاس ادب سے چلتے ہین عشاق سر کے بل / کوچہ مین اُس کے نقش قدم ناپدید ہے

آیا تو ہے وہ شوخ تماشائے باغ کو / مہندی ملے چمن مین تو لالہ شہید ہے

یہ ترک کردہ ہے شہ مردان سے پیر کی / دنیا کا خواستگار جو ہے زن مرید ہے

افطاری جام مے سحری ساغر شراب / مجھ رند کو شب رمضان روز عید ہے

کس کس ستارے نے شب ہجران دکھائی آنکھ / پیر فلک کا لاکھون ہی فتنہ مرید ہے

گل چاک کر رہے ہین اپنے پیرہن / شاید قبائے یار کی قطع و برید ہے

صانع ہے وہ یہ صورتین ہین اسکی صنعتین / اللہ ہے قدیم یہ عالم جدید ہے

ہمکو بھی قید غم سے چھڑا دے گلے لگو / زندانی چھوٹتے ہین تصدق مین عید ہے

ملک چل نہ گلرخون سے نسیم چمن کیطرح / بوئے حسین ان مین تو خوئے یزید ہے

اے بت اسیر عشق نکر زاہدون کو تو / قید نماز سے نہین قید شدید ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

تحسین سمجھ اُسے جو یہ نفرین کرے تجھے
انصاف ان قریبون سے آتش بعید ہے

ہر چشم کو دیدار ترا مد نظر ہے | ہر گوش ہے مقصود اُسے تیری خبر ہے
اُس خال اُس ابرو کی ہین خوب خبر ہے | یہ گوئے سعادت ہے وہ چوگان ظفر ہے
موہی رگ گل ہے کہ وہ باریک کمر ہے | ہین ہیچمدان ہون مجھے کیا اسکی خبر ہے
بیکار بنائے نہین آنکھون کے پیالے | دیدار کا سائل ہو جو یارائے نظر ہے
قالب کی طرح روح دکھائی نہین دیتی | پنہان یہ مسافر ہے عیان گرد سفر ہے
گردش ہے اشارے سے ترے ہفت فلک کو | چشمک زنی انجم کی تجھے مد نظر ہے
سونگھے جو اُسے سانپ کے سونگھے کا ہو عالم | اُس زلف کی بو مین ہم افعی کا اثر ہے
دید کمر یار کی مشتاق ہین آنکھین | ہستی مین تماشائے عدم مد نظر ہے
یہ صدمے اُٹھائے ہین جدائی مین کسیکی | دو قطرہ خون ہین نہ تو دل ہے نہ جگر ہے
شبنم کو رُلا کر وہ ہنساتا ہے گلون کو | خورشید سے بھی گرم مرا رشک قمر ہے
آفت ہے کوئی ذکر فقیرانہ ہمارا | اک نعرہ ہو مین دو جہان زیر و زبر ہے
کھول آنکھ کو اُٹھ خواب سے بیدار ہو غافل | حاضر لئے آئینہ خورشید سحر ہے

کس گل کے ہوا خواہ ہوئین ہے آتش مسکین
کس نور کے تکے کے لئے خاک بسر ہے

آسمان مرکے تو راحت ہو ہمین تھوڑی سی | پاؤن پھیلانے کو ہاتھ آئے زمین تھوڑی سی
تو بھی جو دیکھ دل شیدا کو ہے اندوہ و ملال | کس جبین کے لئے درکار ہے چین تھوڑی سی
مجکو حیرت ہے حسینون سے بچی ہے کیونکر | بادشاہون کے لئے چین جبین تھوڑی سی
نعمت فقر ہے سو جو وجسے رغبت ہو | آب شیرین مین ہے نان نمکین تھوڑی سی
کونسا گل نہین گلزار جہان مین مغرور | کسکے چہرے مین ہے یان چین جبین تھوڑی سی
میہمانون مین ہین اس خوان فلک کے ہم بھی | اپنی قسمت کی بھی ہے نان جوین تھوڑی سی
ہرگز اُن دانتون سے کرنا نہ صفا کا دعویٰ | آبرو تیری ہے اے دُر ثمین تھوڑی سی

عفو ہو جائیں گے ہر چند کہ لاکھوں ہوں گناہ
یہ عطا ہے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی

چار دن اپنے محبوں سے محبت کر لے
لذت عشق بھی چکھتے یہ حسین تھوڑی سی

اے جنوں تنگ نہ ہو وسعت کونین کو دیکھ
یہیں تھوڑی سی جگہ ہے نہ وہیں تھوڑی سی

چند پریاں بھی کریں مثل سلیماں تسخیر
یہ قلمرو بھی رہے زیر نگیں تھوڑی سی

میہمان ہوں میں جگہ دیں مجھے تکلیف کریں
اسکے اصحاب یسار اور یمیں تھوڑی سی

گوش زد ہو وہ کہ جو وہم و گماں میں بھی نہ ہو
سنیں باتیں بھی جو ارباب یقیں تھوڑی سی

توبہ کرنی ہے گناہوں سے تو کر لے غافل
ورنہ فرصت ہے دم بازپسیں تھوڑی سی

مدت العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ
کرلیں ہو حق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی

فکر رنگیں سے لگا اسمیں بھی اک باغ آتش
ربع مسکوں سے الگ ہے یہ زمیں تھوڑی سی

موت کو سمجھے رہیں گبر و مسلمان آئی
روح قالب میں ہے دو روز کو مہمان آئی

بوئے یوسف سے ہوا تازہ دماغ یعقوب
للہ الحمد صبا مصر سے کنعان آئی

ہم سے دیوانے بھی ہو دیں گے پری کے سائل
اس طرف سے جو سواری سلیمان آئی

آئینہ نے رخ انور پہ اجارا باندھا
شانہ کے حصے میں وہ زلف پریشان آئی

یہ صفاتن میں کہاں کتم عدم سے باہر
جسم کی طرح تری روح ہے عریان آئی

ڈھونڈیں اپنے لئے معشوق کوئی گرما گرم
فکر پہلو کی کریں فصل زمستان آئی

گلشن دہر بھی ہے کوئی سرائے ماتم
شبنم اس باغ میں جب آئی تو گریان آئی

جو گنہ وصل میں سرزد ہوئے تھے عفو ہوئے
فارغ البال ہوا میں شب ہجران آئی

خط کا آغاز ہوا اُس رخ نورانی پر
چل بسی صبح وطن شام غریبان آئی

سر شوریدہ کو اُس زلف کا سودا نہیں خوب
اس بلا میں جو پھنسا شامت انسان آئی

عشق بلبل میں اثر ہے تو قفس میں آتش
بوئے گل پھاند کے دیوار گلستان آئی

بادبان کا کام کرتی ہے گھٹا برسات کی
کشتی مے سے موافق ہے ہوا برسات کی

http://muftbooks.blogspot.com/

جھومتی آتی ہے مستانہ گھٹا برسات کی
ساتھ کیفیت کے چلتی ہے ہوا برسات کی

سبزۂ مینا کا عالم دیدنی ہے آجکل
سیکڑے کو دوڑی جاتی ہے گھٹا برسات کی

دیدۂ تر سے ہمارے ہو گیا ہے سامنا
آبرو ہم چشم سے رکھ لے خدا برسات کی

پنجۂ مرجان نہین گے تیرے ہاتھ اے بحر حسن
بے کئے شوخی نہین رہتی حنا برسات کی

روتے روتے عاشق شیدا ہزارون مر گئے
مانگی اس دہقان پسر نے جو دعا برسات کی

اڑ کے ٹپکا دے گی مجھ مخمور کے منھ مین شراب
پر لگا دے گی بط مے کو ہوا برسات کی

غسل کر کے تجکو بھی لازم ہے تبدیل لباس
چاندنی نکھری ہے خوب اے مہ لقا برسات کی

ابر مین بے نشہ کے الدم رہا جاتا نہین
دختر رز ہے ہماری آشنا برسات کی

حسرت ساقی مین روتا ہون جو مین دل کھولکر
گریون مین چلنے لگتی ہے ہوا برسات کی

غم بہت کھلوا نہ مجھ گریان کو تو اے ہجر یار
خوف بدہضمی کا رکھتی ہے غذا برسات کی

مے نہ دینا مجھ کو بیدردی ہے ابتو ساقیا
ابتدا جاڑے کی ہے اور انتہا برسات کی

ساتھ دے گی کیا مرا رونیمن ساون کی جھڑی
سوزش دل سے نہین گرمی سوا برسات کی

پیکے مے دستار لالہ کی اچھالا چاہیئے
دیکھتا تھا راہ وہ گلگون قبا برسات کی

کیف مے کا ابر باران مین ہوا دل کو جو دونی
ہم نے بے ساقی کے رو رو کر جدا برسات کی

روتے روتے مرگیا اک برق وش کی یاد مین
قسمت آتش مین لکھی تھی قضا برسات کی

غم نہین ثابت قدم کو گو جہان گردش مین ہے
قطب کو جنبش نہین ہے آسمان گردش مین ہے

حیف ہے بے نشہ اس میخانہ مین انسان رہے
روز و شب جام مہ و خورشیدیان گردش مین ہے

تیغ ابرو جسقدر رجا ہے برش پیدا کرے
چشم فتان یار کی مثل فسان گردش مین ہے

پار اترے کیا سلامت بحر الفت سے کوئی
سیکڑون گرداب اسکے درمیان گردش مین ہے

گرد پھرنیکا ترے سودا ہوا ہے ہم کو یار
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہر زمان گردش مین ہے

دائرہ مین عشق کے جس نے کہ مارا ہے قدم
صفحۂ ہستی مین وہ پرکار سان گردش مین ہے

خال و چشم یار کی تعریف ہو سکتی نہین
تمکنت مین یہ زمین وہ آسمان گردش مین ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

جستجو مین تیرا انجم کی طرح اے ماہ حسن
ذرّہ ذرّہ ہو کے خاک عاشقان گردش مین ہے

گنبد گردون سے نکلون کس طرح سے ہو سکے
ڈر ہے گر پڑنے کا آتش یہ مکان گردش مین ہے

ماسوا تیرے نہین رہنے کا کچھ یا باقی
جو ہے فانی ہے تری ذات ہے الا باقی

نوجوانی کی ہے پیری مین تمنا باقی
موسم گل کے گئے پر بھی ہے سودا باقی

دل کو اک سرو سے قد کی ہے تمنا باقی
روح کو ہے ہوسِ عالم بالا باقی

دیکھین ہے جو قیامت کا تماشا باقی
ہو چکے وہ بھی جو ہے صحبت فردا باقی

تنگ غنچہ سے دہن گو کہ ہے اُس گلرو کا
پھر بھی ہے بوسۂ عاشق کیلئے جا باقی

رقص کرتے ہین جو بسمل تو یہ کہتا ہے وہ ترک
مجلس آخر ہوئی لیکن ہے تماشا باقی

جان پر بن گئی دم گننے لگا مین شب ہجر
گنتے گنتے نہ رہا جب کوئی تارا باقی

ساقیا گردش ساغر مین تامل کیا ہے
خم و خمخانہ ہے باقی مے و مینا باقی

میری تعظیم نے مجلس سے نکالا مجکو
اُٹھتے اُٹھتے نہ رہی بیٹھنے کی جا باقی

عشق کی شرط ادا کرتے ہین انشاء اللہ
کوئی دن ہے یہ محبت کا تقاضا باقی

آخر کار رہے میلے سے جہان کے چلتا
سیر کرتا نہ رہے کوئی تماشا باقی

کون وارفتہ ترے گیسوئے پیچان کا نہین
کسکو سودا نہین یہ سلسلہ ہے تا باقی

فرقت یار مین مردہ سا پڑا رہتا ہون
روح قالب مین نہین جسم ہے تنہا باقی

ٹھوکرین مار کے مردونکو ہے زندہ کرتا
میرے یوسف سے ہے اعجاز مسیحا باقی

یار سے کہیو یہ پیغام زبانی قاصد
کچھ نہین یاد تری یاد ہے الا باقی

دہن یار کا مضمون بھی کوئی باندھو نہین
مرد شاعر ہون نہ رہ جائے معمّا باقی

گرمیان ہین جو یہی آہِ شرر افشان کی
نہین رہنے کا مرے یار کے پردا باقی

فرقت یار مبدل نہین وصلت سے ہوئی
تیرنا ہے در مقصود کا دریا باقی

قامت یار سے کسدن ہو قیامت دیکھین
آج تک تو ہے وہی وعدہ فردا باقی

صبح تک وصل کی شب شام سے عریان تھا
نہ رہا پیرہن یار کا پردا باقی

http://muftbooks.blogspot.com/

مشکل نزع بھی آسان ہوئی جاتی ہے
نفس چندکی ہے روح کو ایذا باقی

اس قدر سینہ غم عشق سے معمور ہوا
نہ رہی دل مین مرے حسرت دنیا باقی

دہن یار کی شہرت سے دہن ثابت ہے
نام باقی ہنین گویا کہ ہے عنقا باقی

ٹکڑے ایسا مجھے قاتل نے کیا ہے کہ نہین
گور مین جا کے جدا ہونے کو اعضا باقی

دل مین لالہ ہی کے داغ رخ بیداغ نہین
سر سنبل مین بھی ہے زلف کا سودا باقی

محفل آباد ہے منھ پر سے نقاب الٹو تو
دیکھ لیگا کوئی ہووے گا جو بینا باقی

چھیڑ بیٹھے جو ہم افسانہ گیسوئے دراز
صبح ہو گی نہ رہے گی شب یلدا باقی

یہی آتش کی دعا ہے یہی آتش کی دعا
مغفرت ہووے مری بعد فنا یا باقی

کچھ نظر آیا نہ پھر جب تو نظر آیا مجھے
جس طرف دیکھا مقام ہو نظر آیا مجھے

حسن سے قدرت خدا کی رو نظر آیا مجھے
ریش پیغمبر ترا گیسو نظر آیا مجھے

روے گل بے چشم و بے ابرو نظر آیا مجھے
سرو باغی قد بے بازو نظر آیا مجھے

راز دل افشا نہ ہو اسے دل کہے رکھتا ہے
پھوڑ ڈالی آنکھ اگر آنسو نظر آیا مجھے

تیری تلوار اس کو سمجھا مین اسے مشتاق زخم
جب کوئی تشنہ کنار جو نظر آیا مجھے

دیدۂ یعقوب سے دیکھا جو عالم کیطرف
یوسف اس بازار مین ہر سو نظر آیا مجھے

دل شب فرقت رہا سینہ مین مردے کیطرح
گور کا پہلو مرا پہلو نظر آیا مجھے

کہکشان نے ساق پائے یار کا دھوکا دیا
ماہ تابان کاسہ زانو نظر آیا مجھے

سامنا رخ کا ترے گل نے کیا تھا ایک روز
رنگ اڑا ایسا گل شب بو نظر آیا مجھے

خال مشکین کا ترے جس رات افسانہ سنا
سو گیا تو خواب مین ہندو نظر آیا مجھے

اے فراق اب عہد وصل دائمی ہے یار سے
بے طرح سمجھا اگر بھیر تو نظر آیا مجھے

جب ترے روئے عتاب آلودہ سے تشبیہ دی
لالہ آتش رنگ و آتش خو نظر آیا مجھے

تو وہ گل ہے باغ عالم مین کہ جسکے واسطے
گل بھی آوارہ بہ رنگ بو نظر آیا مجھے

حاجیون کیطرح سے مین نے کیا اس کا طواف
کعبہ سنتا تھا جسے وہ کو نظر آیا مجھے

http://muftbooks.blogspot.com/

تو نے دکھلائی صنم برقع کی جالی سے جو آنکھ / دام مین صیاد کے آہو نظر آیا مجھے

وصل کی شب کر دیا بیکار عیب حسن نے / دست و پا ہر ایک بے قابو نظر آیا مجھے

مہرہ کی وصلی سے بہتا وہ صفحۂ رو بسکہ صاف / قطعۂ اُستاد چار ابرو نظر آیا مجھے

چشم بے سرمہ جو دکھلائی کسی محبوب نے / سامری ناواقفِ جادو نظر آیا مجھے

تو نے زلفون کو اُلجھ پڑتے سے منڈوایا جو یار / شاہ بازِ حسن بے بازو نظر آیا مجھے

تیرے دندان مین دکھائی دی جو مسی کی لکیر / اے پری دُرِّ نجف مین مو نظر آیا مجھے

مشک و عنبر کی بھی بو چین شکن کے ساتھ ہے / طرۂ سنبل پہ بھی وہ گیسو نظر آیا مجھے

بے تصنع اُس کو سمجھا مین نے تیغ بے نیام / جیب ترا بے آستین بازو نظر آیا مجھے

یاد کر اُس گل کو آتش مثل شبنم رو دیا / پیرہن کوئی اگر خوشبو نظر آیا مجھے

کیا کہئے کہ ہے سوزشِ داغِ جگر ایسی / سنتا نہین وہ غیرتِ شمس و قمر ایسی

کوشش کا ارادہ ہے رہِ مہر و وفا مین / پھر کھل نہ سکے باندھیے کس کر کمر ایسی

پیری مین جلاتا ہے جو دل داغِ جوانی / منہ سے بھی گری نہین کرتا شرر ایسی

نازک ہے رگِ گل سے فزون بال سے باریک / دیکھی نہین البتہ سنی ہے کمر ایسی

نازک ہے رگِ گل سے فزون بال سے نازک

مشکل ہوئی ہے روح کو قالب سے جدائی / چھٹتی ہی نہین لپٹی ہے گردِ سفر ایسی

کیونکر نہ مرا شعر ہو عالم کی زبان زد / مشہور بہت ہوتی ہے جھوٹی خبر ایسی

بیدار رہون منہ دیکھ کے اُس مہر لقا کا / وہ شام کہان ہے جو دکھائے سحر ایسی

ہووے نہ صفا مین ترے دانتون کے مقابل / پیدا تو کرے قدر و شرافت گہر ایسی

کیا سینہ اُس ابرو سے بچا سکتا ہے دلکو / شمشیر قضا روکے نہین ہے سپر ایسی

زلفون کی طرح تا کمر یار ہو پہنچتی / اے کاش رسا ہوتی یہ عقلِ بشر ایسی

محبوب نہین باغ جہان مین کوئی تجھسا / بو رکھتا ہے گل ایسی نہ لذت ثمر ایسی

تیرے لب لعلین کا نہین سہل پرکھنا / وہ جوہری ہے جس کو خدا دے نظر ایسی

دنیا کی نہ ہے فکر نہ عقبٰے کا تردد / آتش کہو آئی ہے طبیعت کدھر ایسی

http://muftbooks.blogspot.com/

جان بخش لب کا یار کے رتبہ بلند ہے
فی الواقعی مقام مسیحا بلند ہے

مدہوش کیف مے سے وہ بالا بلند ہے
اقبال ساغر و خم و مینا بلند ہے

بالائے بام خانہ وہ بالا بلند ہے
گردن وہ ہے جو بہر تماشا بلند ہے

پروانے جلتے ہین تری برق جمال سے
شمعون کے سر سے آتش سودا بلند ہے

بیداغ ہونے سے رخ رنگین یار کے
داغ جگر سے لالہ کے شعلا بلند ہے

دو ساغر شراب ہین دو چشم مست یار
گردن مثال گردن مینا بلند ہے

خال سیہ بناتا ہے رخسار پر وہ ماہ
کیا اندنون زحل کا ستارا بلند ہے

طوفان نوح ہے مرے اشکون کے جوش سے
مرغ ہوا سے ماہی دریا بلند ہے

افضل نہ ہوگا بڑھ کے ترے قد سے سرو باغ
کعبے سے کیا شرف جو کلیسا بلند ہے

باغ جہان مین فتنۂ محشر سے کم نہین
بالشت بھر زمین سے جو بوٹا بلند ہے

دل کا مرے بخار نکالا ہے آہ نے
شعلہ ثرے سے تا بہ ثریا بلند ہے

سبزہ سے روئے یار کے ہے ابرو کو فوق
فرمان کے خط سے منزل طغرا بلند ہے

بحر جہان مین حالت مجنون بنائیے
ہر ایک حباب محمل لیلے بلند ہے

پوشاک سرخ پہنے ہین وہ بام پر کھڑے
اپنی نظر مین طور سے شعلا بلند ہے

آتش یہ جان لے جو سر مو سفید ہو
شب ہے اخیر صبح کا تارا بلند ہے

مجھ سے مستی مین جو ہون شیشہ و ساغر ٹکڑے
ساقیا کیجیو میرے بھی برابر ٹکڑے

موسم گل ہے جنون خیز بہار گل ہے
اڑتے پھرتے ہین گریبان کے ہوا پر ٹکڑے

مستحق اس کا ہما بھی ہے سگ یار بھی ہے
استخوانون کے مرے دو ہون برابر ٹکڑے

مجھ گدا کو جو ہے گدڑی مین تکلف منظور
ہوتے ہین اطلس و کمخواب و مشجر ٹکڑے

دل صد پارہ کو ڈھونڈھا ہے جو اس کوچہ مین
ہاتھ آئے ہین مجھے شیشے کے اکثر ٹکڑے

نعمت فقر سے محظوظ ہوا ہون ایسا
خشک کر کے انھین کھاؤن جو ملین تر ٹکڑے

تری تلوار کی برش کا ہے شہرہ قاتل
ہم بھی دیکھین تو ہمین کرتے ہو کیونکر ٹکڑے

http://muftbooks.blogspot.com/

آشنا صورتِ ہفتاد و دو ملت سے ہو ہین
آئینہ دل کا ہے پہلو مین بہتّر ٹکڑے

سنگ در پر کسی محبوب کے دے پٹکون گا
بد دماغی جو یہی ہے تو ہوا سر ٹکڑے

نعمتِ فقر مین بھی خو نہین تنہا خوری
بانٹ کھاتا ہون جو ہوتے ہین میسر ٹکڑے

نامۂ شوق کا عاشق کے ہے وہانسے یہ جواب
پرزے خط ہوتا ہے بازوئے کبوتر ٹکڑے

سرِ فرہاد کے تیشہ سے یہ آتی ہے صدا
کھائے یہ چوٹ جو پتھر تو ہو پتھر ٹکڑے

جڑ دئے ہین دہنِ یار مین دانتون کی جگہ
دستِ قدرت نے یہ الماس کے کیونکر ٹکڑے

زخمِ کاری کا جو سائل ہون کسی ترک سے مین
یہ گدائی کا اثر ہو کہ ہو خنجر ٹکڑے

ستم و قہر و غضب ہے روشِ مستانہ
شیشۂ دل کو کرے گی تری ٹھوکر ٹکڑے

چند بوسون سے بسر ہوتی ہے مجھ سائل کی
در گہِ حسن سے ہین میرے مقرر ٹکڑے

نظر آئی مرے بدخو کو جو صورت ٹیڑھی
ساتھ آئینہ کے ہووے گا سکندر ٹکڑے

اڑہ کی چال جو گلشن مین چلا وہ خوش قد
دل عاشق کی طرح ہون گے صنوبر ٹکڑے

درِ سلطان کا گدا ہون مین گدا اے آتش
نانِ نعمت کے کھلاتا ہے مقدر ٹکڑے

خوشخطون پر جو طبیعت مری آئی ہوتی
تجھسے وصلی کی طرح پھر نہ جدائی ہوتی

آنکھ آئینہ سے تمنے جو لڑائی ہوتی
رات بھر میری طرح نیند نہ آئی ہوتی

تارِ سنبل کوئی کہتا ہے رگِ گل کوئی
کمرِ یار جو ہوتی تو دکھائی ہوتی

عہد کرتے تو تری طرح نہ پھرتے لے یار
اپنے دل سے نہ نکلتی جو سمائی ہوتی

خواب مین وہ قدِ دلکش جو نظر آجاتا
جاگتا پھر نہ قیامت بھی جو آئی ہوتی

کمرِ یار بھی آنکھون کو دکھائی دیگی
ناف تک تو ہے نگاہون کی رسائی ہوتی

صاحبِ ظرف جو ہوتا نہ ہمارے دل سا
دو جہان مین نہ محبت کی سمائی ہوتی

چشمِ بلبل سے جو احباب نظارہ کرتے
بوئے گل پیرہنِ یار سے آئی ہوتی

میرے گریہ کا فسانہ وہ پری رو سنتا
گوشِ گل تک در شبنم کی رسائی ہوتی

ہمنے چوما دہنِ یار کو گستاخی سے
مانگتا بوسہ وہ جس سے کہ گدائی ہوتی

کلیان آب گہر کی بھی جو خوش رو کرتے
تیرے دانتون کی نہ دانتون مین صفائی ہوتی

سہل چھٹنا نہین اس راحتِ جان کا آتش
روح و قالب مین ہے مشکل سے جدائی ہوتی

تیغ مین جوہر کہان وہ ابروے خمدار کے
زخم دکھلائی نہین دیتے مرے اس تلوار کے

ڈال دیتا ہون جو مین اُسکو گلے مین یار کے
بوے یوسف آنے لگتی ہے گلون سے ہار کے

رہ گئے مشتاق طالب جلوۂ دیدار کے
مار ڈالا اُس پری پیکر نے جھرمٹ مار کے

حلقۂ چشم پری روزن ہین قصر یار کے
جن چڑھے اُس پر جو ٹھہرے سایہ مین دیوار کے

گوش افسانے سُنے تو تجھسے خوش دیدار کے
آنکھ دے اللہ تو قابل ترے دیدار کے

دن بسر ہوتا ہے یون سودے مین کوے یار کے
دھوپ سے اُٹھے تو بیٹھے سایہ مین دیوار کے

فرش گل کو بھی قدم سے کیجئے اپنے سرفراز
گل بھی سبزہ کی طرح پامال ہون رفتار کے

لالہ ہی داغی غلام اُس گل سے چہرے کا نہین
سرو بھی ہین بندۂ آزاد قدِ یار کے

چھوڑ کر ہم نے امیری کی فقیری اختیار
بوریے پر بیٹھے ہین قالین کو ٹھوکر مار کے

چشم وحدت بین سے لازم ہے تماشائے چمن
خار و گل دونون بغل پروردہ ہین گلزار کے

کس طرف بھجوائے ہمکو دیکھئے سلطانِ عشق
کوہ و صحرا دو علاقے ہین یہ اس سرکار کے

مرہم زنگار ہے زخمی کو خطِ سبز یار
تھال لب حب شفا ہے واسطے بیمار کے

دیکھکر آئینہ کہتا ہے وہ آرایش پسند
طُرہ کے قابل ہے سر گردن ہے لائق ہار کے

بلبلون کا نکہت گل سے معطر ہے دماغ
غنچے کیا چٹکے ہین شیشے ٹوٹے ہین عطار کے

ہمکو در پردہ محبت غائبانہ عشق ہے
لن ترانی اُن سے ہو سائل جو ہون دیدار کے

خواہ مروارید گل کے خواہ سیم و زر کے ہون
طرے جتنے ہین وہ جویا ہین تری دستار کے

کام ہے اللہ سے عالم سے کچھ مطلب نہین
مشتری یوسف کے ہین خواہان نہین بازار کے

حُسن کا نظارہ وہ نعمت نہین جو دل بھرے
سیر ہونے کے نہین بھوکے ترے دیدار کے

روے رنگین کا ترے سودا ہوا ہے باغ کو
لالہ و گل کی رگین ہین اور نشتر خار کے

واقعہ منصور کا سُن کر کھلا ہم کو یہ راز
حق کہے سے آدمی ہوتا ہے قابل دار کے

http://muftbooks.blogspot.com/

کچھ جو غیرت ہے تو اے سفاک کٹوا دے مجھی
زخم اوچھے ہنستے ہین مُنھ پر تری تلوار کے

جو کوئی بیٹھا نہ اٹھا پھر وہ پشتے کی طرح
ڈھیر ہو کر رہ گیا نیچے تری دیوار کے

باغ مین پی ہے شراب اُس گلبدنے بارہا
چیتھڑے اکثر کیے ہین لالہ کی دستار کے

کعبہ مقصود کا کس دن نہین کرتا طواف
گرد پھرتا ہون مین آتش روز کوئے یار کے

تا ہمی اپنی پردہ ہے دیدار کے لیے
ورنہ کوئی نقاب نہین یار کے لیے

نور تجلی ہے ترے رخسار کے لیے
آنکھین مری کلیم ہین دیدار کے لیے

خدیے بہت اُس ابروِ خمدار کے لیے
جو رنگ کی کمی نہین تلوار کے لیے

قول اپنا ہے یہ سجہ و زنار کے لیے
دو پھندے ہین یہ کافر و دیندار کیلیے

لطفِ چمن ہے بلبلِ گلزار کے لیے
کیفیت شراب ہے میخوار کے لیے

سیری نہ ہوگی تشنۂ دیدار کے لیے
پانی نہین چہِ ذقنِ یار کے لیے

اُتنی ہی ہے نمود میرے یار کے لیے
شہرہ ہے جس قدر مرے اشعار کے لیے

دشت عدم سے آتے ہین باغ جہان مین ہم
بے داغ لالہ و گل بیخار کے لیے

شمشاد اپنے طُرّے کو بیچے تو لیجیے
اُس لالہ رو کی پٹیٹی دستار کے لیے

دو آنکھین چہرہ پر نہین تیرے فقیر کے
دو ٹھیکرے ہین بھیک کے دیدار کیلیے

سرمہ لگایا کیجیے آنکھون مین مہربان
اکسیر یہ سفوف ہے بیمار کے لیے

حلقہ مین زلفِ یار کے موتی پرویے
دندان ضرور ہین دہنِ مار کے لیے

گفت و شنید مین ہون بسر دن بہار کے
گل کے لیے ہے گوش زبان خار کیلیے

بے یار سر پٹکنے سے ہلتا ہے گھر مرا
رہتا ہے زلزلہ در و دیوار کے لیے

بیٹھا جو اُس کے سایہ مین دیوانہ ہوگیا
سایہ پری کا ہے تری دیوار کے لیے

بلبل ہی کو بہار کے جانیکا غم نہین
ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لیے

اے شاہِ حُسن زلف و رُخ و گوش و چشم و لب
کیا کیا ملاقے ہین تری سرکار کے لیے

چال ابر کی چلا جو گلستان مین جھوم کر
طاؤس نے قدم ترے رہوار کے لیے

http://muftbooks.blogspot.com/

آیا جو دیکھنے ترے حُسن و جمال کو
پکڑا گیا وہ عشق کی بیگار کے لئے

حاجت نہیں بناؤ کی اے نازنین تجھے
زیور ہے سادگی ترے رخسار کے لئے

بیمار تندرست ہو دیکھے جو روئے یار
کیا چاشنی ہے شربتِ دیدار کے لئے

اُس بادشاہِ حُسن کی منزل مین چاہیئے
بالِ ہُما کی پرچھتی دیوار کے لئے

سودائے زلفِ یار مین کافر ہوا ہوں مین
سنبل کے تار چاہئین زنار کے لئے

زنجیر و طوق جو کہ ہے بازارِ دہر مین
سودا ہے اُس پری کے خریدار کے لئے

چنوائین گے بعد فنا اپنے اُستخوان
دولت سرائے یار کی دیوار کے لئے

معشوق کی زبان سے ہے دشنام دلپذیر
شیرینی زہر ہے تری گفتار کے لئے

جان سے عزیز تر ہے مرے دلکو داغِ عشق
مہتاب ہے لحد کی شبِ تار کے لئے

دوست خوابِ چشم ہے کوئی بلائے بد
کیا مرتبہ ہے فتنۂ بیدار کے لئے

خلوت سے انجمن کا کہان یار کو دماغ
وہ جنس بے بہا نہین بازار کے لئے

پہنا ہے جب سے تو نے شبِ ماہ مین گُہنے
کیا کیا شگوفے پھولتے ہین ہار کے لئے

چھکڑا ہوے ہین سوچ کے راہِ وفا مین دل
پہیے لگایئے انھین رفتار کے لئے

جو مشتری ہے بندہ ہے اُس خوش جمال کا
یوسف بنے غلام خریدار کے لئے

سونے کے پتے ہووین ہر اک گل کے کان مین
مقدور ہو جو بلبلِ گلزار کے لئے

گلہائے زخم سے ہون شہادت طلب نہال
توفیقِ خیر ہو تری تلوار کے لئے

اندھیر ہے جو دم کی ثنا اُس کے ہو روشنی
یوسف مرا چراغ ہے بازار کے لئے

احسان جو ابتدا سے ہے آتش وہی ہے آج
کچھ انتہا نہین کرمِ یار کے لئے

ٹھہرے نہ پھر جو راہ مین تیرے نکل چلے
شل ہو گئے جو پاؤن تو ہم سر کے بل چلے

جوبن سے اپنے زیب دہ بلغ ڈھل چلے
رنگ ان گلون کے جا رہی دین بدل چلے

لیجا سکینگے بہا کے خطِ شوق یار تک
قاصد سے کم نہین ہین جو آنسو نکل چلے

خطِ یادگار چھوڑ چلے گیسوانِ یار
یہ سانپ چلتے چلتے بلا زہر اُگل چلے

http://muftbooks.blogspot.com/

اژدہ کی پھبتی کہکے افعین کاٹیے ذرا
شمشاد سرو قد سے تمھارے نکل چلے

ساقی معاف رکھ مجھے ساغرکشی سے تو
مے کیا ہے وہ دودھ جو پیکر ابل چلے

درگاہ یار سے یہ کرامت نہین بعید
کھلجی مین پاؤن راہ مین اسکے جو شل چلے

سرہاتھ پہ لئے ہوئے ہین کشتنی کھڑے
وہ تیغ ناز آج چلے خواہ کل سے چلے

جو کچھ عذاب زیر زمین ہو عجب نہین
ساتھ اپنے گور مین بھی ہمارے عمل چلے

کی دلولون نے شوق کی تکلیف کوئے یار
لیکر مجھے بہشت مین حسن عمل سے چلے

اتنی شکارگاہ جہان مین ہے آرزو
ہم سامنے ہون اور تمھارے رفل چلے

اٹھتے ہی تیرے ہونے لگے منتشر حواس
وہ کوہ سے تھے جو صبر و تحمل وہ ٹل چلے

ثابت ہوا جو کشتۂ دندان یار مین
ہنس ہنس کے قبر پہ مری موتی اوگل چلے

بانکی ادا سے قتل انھون نے کیا ہمین
مہندی لگا کے پاؤن مین بچھونکے بل چلے

دل بھر کے سیر کی نہ مزا بات دہر کی
سیلاب کی طرح سے ہم آج آئے کل چلے

بے دام و دانہ چاہیئے بلبل اسیر ہو
عطر گلاب باغ مین صیاد مل چلے

طرفہ پری ہے کوئی نسیم بہار بھی
دیوانے اپنے جامہ سے باہر نکل چلے

آنکھین تمھاری پھر گئین آئینہ دیکھکر
آخر غرور حسن سے تیور بدل چلے

آسودہ سیر ہو کے ہوئے اپنی جان سے
خوان فلک سے ہم غم و غصہ نگل چلے

یاد آگئے چمن مین وہ مہندی لگائے پاؤن
مہندی کی بہتی دیکھ کے ہم ہاتھ مل چلے

آئے جو کیف سے مین وہ گلگشت باغ کو
غنچہ سے لوٹی لالہ سے پگڑی بدل چلے

تڑپا جو مین فشار لحد کے عذاب سے
تھرائی گور قبر کے تختے نکل چلے

یلٹر چلیے سایۂ دیوار یار مین
گرمی سے آفتاب کے آتش پگھل چلے

چھکارتے ہین مرغ خوش الحان نئے نئے
دکھلا رہا ہے رنگ گلستان نئے نئے

کرتا ہے ناز وہ شہ خوبان نئے نئے
آئین تازہ تازہ ہین فرمان نئے نئے

سودائے زلف یار مین یہ چاہتا ہے شوق
آنکھین ہون اور خواب پریشان نئے نئے

http://muftbooks.blogspot.com/

کیونکر چبا چبا کے نہ باتین کرے وہ شوخ
نکلے ہین منھ مین یار کے دندان نئے نئے

پروانون کے شریک ہون چلنے مین قربان
روشن ہوئے ہین سرو چراغان نئے نئے

بدتر ہے حال اُس بُتِ غبغب کے شوق مین
دیتا ہے داغ سیب زنخدان نئے نئے

دریائے قہر یار جو آجائے جوش مین
پیدا ہون ہر تنور سے طوفان نئے نئے

ویرانہ شہر ہون تری شمشیر ناز سے
آباد ہو وین گنج شہیدان نئے نئے

وہ زخم تیغ عشق ہون مین روزگار مین
مُنھ سے لگے ہین جس کے نمکدان نئے نئے

اے ترک جیسے منزل سودا ہے سر مرا
گیسو ترے ہوئے تھے پریشان نئے نئے

گہ تیر بنتی ہے کبھی خنجر کبھی سنان
لاتی ہے سانگ یار کی مژگان نئے نئے

ہون کہنہ عاشق رُخ محبوب آئینہ سے
سویم مین میرے حافظ قرآن نئے نئے

رہتی ہے فکر تازہ مضامین کی منتظر
اس گھر مین آنکلتے ہین مہمان نئے نئے

رخسار خط نکالے گا اُس شاہ حُسن کا
پیدا کرے گا مور سلیمان نئے نئے

قید نقاب و قید حیا و حجاب و شرم
یوسف ہمارا رکھتا ہے زندان نئے نئے

کیا باغ کوئے یار ہے سیر اسکی کیجئے
آتش شگوفے پھوٹتے ہین یان نئے نئے

جوہر نہین ہمارے ہین صیاد پر کھلے
لیکر قفس کو اُڑ گئے رکھا جو پر کھلے

شیشے شراب کے رہین آٹھون پہر کھلے
ایسا گھرے کہ پھر نہ کبھی ابر تر کھلے

کچھ تو ہین حقیقت شمس و قمر کھلے
کس کجکلہ کے عشق مین پھرتے ہین سر کھلے

انصاف کو ہین دیدۂ اہل نظر کھلے
پردہ اُٹھا کہ پردۂ شمس و قمر کھلے

رنگریز کی دُکان مین بھرے ہین ہزار رنگ
طرّہ وہ ہے جو یار کی دستار پر کھلے

کیا جیز ہے عبارت رنگین مین شرح شوق
خط کی طرح طبیعت بستہ اگر کھلے

جو چاہین یار سے کہین اغیار غم نہین
خواجہ کو ہین غلام کے عیب و ہنر کھلے

حیوان پر آدمی کو شرف نطق سے ہوا
شکر خدا کرے جو زبانِ بشر کھلے

یوسف کی اک دُکان مین نہ توتے تلاش کی
بازار کون کون سے اے بے خبر کھلے

http://muftbooks.blogspot.com/

شیرین دہن سے تیرے تعجب ہے گفتگو
اعجاز ہے اگر گرہ نیشکر کھلے،

کٹ جائے وہ زبان نہ ہو جس سے دعائے خیر
پھوٹے وہ آنکھ جو کہ نہ وقت سحر کھلے،

کوتہ ہے اسقدر مرے قد پر ردائے عیش
ڈھانکو ڈھانکون جو پانؤن کو تو یقین ہے کہ سر کھلے

قاتل جزائے خیر ملے تیری تیغ کو
زخمون کے مُنہ کھلے نہین جنت کے در کھلے

فصل بہار آئی ہے چلتا ہے دور جام
مے کی دُکان شام کھلے یا سحر کھلے

پاپوش ہم نے ماری ہے دستار و تاج پر
سودائے زلف یار مین رہتے ہین سر کھلے

کیفیت شراب ناب کا انجام ہو بخیر
شلوار بند ساقی رشک قمر کھلے

ناخواندہ شرح شوق جلائے گئے خطوط
باندھے گئے وہ جو کہ مرے نامہ بر کھلے

چاہے صفا تو ساتھ طہارت کے ذکر کر
پرہیز کر تو تجکو دوا کا اثر کھلے

ہنسکر دکھائے دانت جو ہمکو تو کیا ہوا
لے لیجئے جو قیمت سلک گہر کھلے

کہتا ہون راز عشق مگر ساتھ شرط کے
کانون ہی تک رہے نہ زبان کو خبر کھلے

مشتاق بند شون کے ہین خوبون کو چاہیئے
بندھوائین شاعرون سے جو اُنکی کمر کھلے

رُکتی نہ اُس سے چوٹ نہ چلتی یہ قاتلا
ہاتھون سے تیرے جوہر تیغ و سپر کھلے

مطلب نہ سرنوشت کا سمجھا تو شکر کر
دیوانہ ہو جو حال قضاؤ قدر کھلے

چلنا پڑے گا یار کی خدمت مین سر کے بل
سمجھے ہو کیا جو بیٹھے ہو آتش کمر کھلے

نکہت گل سے مجھے یار کی بو آتی ہے
خار سے یاد اُلجھ پڑنے کی خو آتی ہے

شرم تجکو بہت اے آئینہ رو آتی ہے
میری صورت سے مگر عشق کی بو آتی ہے

صبح تک دیدۂ تر سے نہین آنسو تھمتے
پانی کرنے کو شب ہجر لہو آتی ہے

موسم گل کی ہوا نے کئے ساقی بیکار
بطے اُڑ کے لب مست کو چھو آتی ہے

فصل گل باقی ہے کرون گا گریبان پھر چاک
آنے دو سوزن اگر بہر رفو آتی ہے

پاک دامانی معشوق کا سودا ہے جنھین
نیند اُن کو نہین بے قید وضو آتی ہے

کون سا نقش قدم چاند سی تصویر نہین
اُس صنم کو روش خامۂ مو آتی ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

سازکی طرح رہا کرتے ہیں عاشق نالاں
چھیڑ طرفہ تجھے اے عربدہ جو آتی ہے

خون دل آنکھوں میں اسطرح سے بھر جاتا ہے
جام میں جیسے کہ صہبائے سبو آتی ہے

قد مین اُس حور کے طوبا کا ہے سارا انداز
زلف سے سنبل فردوس کی بو آتی ہے

کمر یار کی قمری ہے مگر دیوانی
غیب سے پہنے ہوئے طوق گلو آتی ہے

دور پہونچا ہے کمال اُس کی صفا کا شہرہ
دیکھنے حور وہ آئینۂ رو آتی ہے

کرم حق سے ہے گلزار تو گُل سر سبز
گنگے دریا سے مرے باغ میں جو آتی ہے

خوش تماشی وہ نہیں جامۂ عریانی کی
اس میں کب نوبت پیوند و رفو آتی ہے

یار جانی کا ذرا بھیس بدل لے اے موت
قبض کرنے کو مری روح جو تو آتی ہے

مے سے کرتا نہیں لبریز اسے تو ساقی
قالب جام مین یہ روح سبو آتی ہے

سرو قد کا ترے سودا جو سنا ہے قمری
میرے سر مارنے کو طوق گلو آتی ہے

حلقۂ ناف سے یہ عقدہ کھلا اے آتش
کمر یار کو بھی پیچش مو آتی ہے

تمام ہوا دیوان اوّل

خواجہ حیدر علی متخلص بہ آتش

http://muftbooks.blogspot.com/

http://muftbooks.blogspot.com/

دیوان دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاشقِ شیدا علی مرتضےٰ کا ہو گیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہو گیا

قرب حق حاصل ہے اُسکو مرد عارف ہے وہی
یا علی پیرو جو تجھسے پیشوا کا ہو گیا

ساختہ پرداختہ تیری ہے ساری کائنات
حکمِ حضرت سے وجودِ ارض و سما کا ہو گیا

وقت مشکل مین کہا جوقت یا مشکلکشا
سہل چھٹکارا گرفتار بلا کا ہو گیا

کون تجھ سا ہے ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدایش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا

وہ رنگ سرخ ہے کیف شراب سے ہوتا
ظہور لعل کا ہے آفتاب سے ہوتا

غرور حسن نے نازان کیا انھیں ورنہ
نیاز نامہ مشرف جواب سے ہوتا

نزاکتِ بدنِ نازنینِ یار نہ پوچھ
کمر مین درد رہا پیچ و تاب سے ہوتا

شراب تھوڑی سی پینا مناسب آپکو ہے
ستم بہت ہے تمھارے حجاب سے ہوتا

ترے پسینہ کا دھوکا ہی دے دیا کرتے
عرق عرق ہون مین بوے گلاب سے ہوتا

یہ کیسے نالے ہین سودائے چشم مین اپنے
کوئی جو فتنہ ہو بیدار خواب سے ہوتا

نظارہ بازی بحر جہان ہے شغل اپنا
وہ ہم بھی کرتے ہین جو ہے حباب سے ہوتا

تمھارے کشتہ رخسار کی جو خاک اُڑتی
ہر ایک ذرہ بلند آفتاب سے ہوتا

دلِ برشتہ کو وہ ترک یاد آتا ہے
جگر کباب ہے بڑے کباب سے ہوتا

چکور رہوتے ہیں رخسارِ یار کے صدقے
کمال ماہ ہے حُسن شباب سے ہوتا

کھلا یہ روئے مخطط سے یار کے ہم کو
یہ مدعا نہیں حاصل کتاب سے ہوتا

قریب ہے کہ کرے آفتاب حشر طلوع
کمال تنگ ہے یوسف نقاب سے ہوتا

وہ گلعذار منڈھا آتا ہے خط نورس کو
چمن کا سبزہ ہے خارج حساب سے ہوتا

کمی محال ہے تیرے کرم میں اے محبوب
کنارہ کش نہیں دریا حباب سے ہوتا

چھپاؤں بجلے سے میں خاک داغ سودا کو
درشت رو نہیں یوسف نقاب سے ہوتا

غبار بن کے لپٹتا میں دامنِ زین سے
جدا جو ہاتھ تمھاری رکاب سے ہوتا

پھندا یا یار کے گھر میں تو کیا کیا۔ کم تھا
جو کچھ کہ ہمت عالی جناب سے ہوتا

شراب خواری رندان سمجھ نہ سہل آتش
شناوروں کا گذارا ہے آب سے ہوتا

ہزار طرح سے ثابت ہے وہ وہان ہوتا
کلام کرتے ہم اُس سے جو رمزدان ہوتا

بتوں کے حُسن سے ہے نورِ حق عیان ہوتا
مجاز پر بھی حقیقت کا ہے گمان ہوتا

فغان و آہ سے ہے سوزِ دل عیان ہوتا
دلیل آگ کے ہونے کی ہے دھوان ہوتا

بنے ہوئے ہیں یہ محبوب چار عنصر سے
حکیم تھا وہ جوان کا مزا جدان ہوتا

یہی رہا ذقن یار دیکھ کر افسوس
اُچک کے گرتے ہم اُس میں اگر کنوان ہوتا

جواب رکھتا نہ گیسوئے یار کُشتی میں
بلا کے پیچ یہ کرتا جو پہلوان ہوتا

یقین ہے مردِ مسلمان بھی سجدہ کرتے اُسے
تراش کے بت جو ترا سنگ آستان ہوتا

مہِ صیام میں نعمت جو کچھ ملے کم ہے
خدا کا بندۂ مومن ہے میہمان ہوتا

نہ پوچھ علم محبت سے کیا کھلا مجھ کو
یقین ہوا وہ کہ جس کا نہ تھا گمان ہوتا

وہی ہے صدر نشین بزمِ خاکساران میں
صفِ نعال میں جس کا کہ ہے مکان ہوتا

اُداس قالب خاکی میں روح رہتی ہے
مکان سے تنگ ہے مشتاق لامکان ہوتا

فراغ حال ہے دشوار خوشنوایون کو
قفس سے تنگ ہے بلبل کا آشیان ہوتا

http://muftbooks.blogspot.com/

ترے شہید کا دھوکا تھا دیکھ کے اے ترک
جو کربلائے معلیٰ مین ارغوان ہوتا

ہنساتے یار کو ہم حال زار دکھلا کر
یہ رنگ زرد تماشائے زعفران ہوتا

زیادہ چشم سے لازم ہے روشنی دل مین
خیال یار رہے اس گھر مین مہمان ہوتا

گلون سے نالۂ بلبل کی وجہ کیا پوچھون
زبان کا درد ہنین گوش سے بیان ہوتا

جو کرتی آتش سودائے زلف یار اُسے زرد
یقین ہے مشک سیہ نام زعفران ہوتا

یہ جوئے آب بھی نیرنگ اپنا دکھلاتی
محیط خون تری شمشیر سے روان ہوتا

لباس سرخ سے کرتا ہے یار خونریزی
حسینون مین بھی ہے مریخ سا جوان ہوتا

کرایہ رہنے کو سودائے زلف مین لیتے
کوئی جو خانۂ زنجیر سا مکان ہوتا

خدا کے خوان کرم سے ہو سیر جو چاہے
نہ مہر ہوتی ہے اُس پہ نہ ہے نشان ہوتا

جو لکھتے ہم خم ابروے یار کی توصیف
قلم جو تیر بھی ہوتا تو پھر کمان ہوتا

نیاز مند نہ ہوتا تو پوچھتا ہون مین
یہ ناز آپ جو کرتے ہین پھر کہان ہوتا

دکھاتے ہین رقم خال دہ ابرو کو
سر حساب ہے اُن سے سیاق دان ہوتا

گلوری پان کی کھا کر جو آپ ہنس پڑتے
شگفتہ گل کی طرح غنچۂ دہان ہوتا

نگاہ ناز تمھاری ہی رُخ جدھر کرتی
نشست تیر کے قابل ہے وہ مکان ہوتا

صدا جرس کی ہے غنچون کے کھلنے سے آتی
روانہ نکہت گل کا ہے کاروان ہوتا

خوشا نصیب ہوا فرط سے یہ جس دل مین
کمال ذوق سے ہے وصل جاودان ہوتا

بلند پایہ کرے گی وہ زلف شانہ کو
کمند سے بھی تو ہے کار نردبان ہوتا

تم اپنے چاند سے منھ کو نہ پھیرتے پیارے
خلاف ہم سے جو ہوتا تو آسمان ہوتا

حقیقت دہن یار عقل سے یہ کھلی
اُسی محل مین خموشی کا ہے مکان ہوتا

بقدر حوصلہ جو چاہے لے لے داغ جنون
بہار گل مین یہ سودا ہنین گران ہوتا

کہین جگہ ترے مردود کو ہنین رہتی
ہر اک طرف سے ہے اُس پر کہان کہان ہوتا

نقاب اُلٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہین
قیامت آئی اکٹھا ہے دو جہان ہوتا

کوئی ہزار کہے کب کسی کی سنتا ہے
بہار گل مین ہے دیوانہ باغبان ہوتا

http://muftbooks.blogspot.com/

یہ ناگوار طبیعت سے نعمت دنیا
نوالہ حلق میں اپنے ہے استخوان ہوتا

یقین ہے آبلے پڑ پڑ کے پھوٹ بہتے تو
بیان حال جو آتش کا اے زبان ہوتا

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

اپنی قسمت کا ہو وہ بوسۂ لب
ہمکو چکھوائے سمرقند اپنا

دیکھیے کستے ہیں کب تک وہ ہمیں
امتحان ہوتا ہے تا چند اپنا

اے پری رو ہوں ترے دیوانے
دیکھیں سودا جو خردمند اپنا

کیا ملائے گا ذقن سے تیرے
زرد رو سیب سمرقند اپنا

کیوں نہ یعقوب کو یوسف ہو عزیز
کس کو پیارا نہیں فرزند اپنا

سیر رکھتا ہے وہ گل ہنس ہنس کر
رزق ہے شہد شکر خند اپنا

سر کو سودا ہے کسی کاکل کا
دل ہے زنجیر کا پابند اپنا

شجر قدس ہیں ہم عالم میں
اس چمن میں نہیں پیوند اپنا

تیغ قاتل سے اُڑینگے ٹکڑے
بند سے ہوگا جدا بند اپنا

ناصحا چپ نہ بس اب بکبک کر
سر پھراتی ہے تری پند اپنا

وہ دبائیں گے نہ ہم آپ کی طرح
پاس تم کو نہ ہو ہر چند اپنا

سر ترا ہم کو ہے مصحف کی جگہ
ہے یہ ایمان تری سوگند اپنا

دولت فقر سے رکھتا ہے غنی،
ہم کو آتش دل خرسند اپنا،

پامال کیجیے انہیں رفتار ناز کا
طاؤس و کبک رکھتے ہیں دعویٰ نیاز کا

لکھتا ہوں وصف اُن مژہائے دراز کا
لیتا قلم سے کام ہوں میں نیزہ باز کا

ساقی سمائے اُس میں ہزاروں خم شراب
کشتی سے کو ظرف خدا دے جہاز کا

اللہ رے صفائے بیان حدیث دوست
دم بند ہے فصاحت اہل حجاز کا

ہوتا ہے شعبدوں سے ترے آسمان سفید
اُڑتا ہے رنگ چہرۂ نیرنگ ساز کا

کیونکر وہ نازنین نہ کرے بے نیازیان
انداز سے بھی حوصلہ عالی ہے ناز کا

ظاہر ہے گرم جوشی پروانہ کا اثر
روشن ہے حال شمع کے سوز و گداز کا

ساقی زلال دور جو توفیق ہو سودے
مستون کو تیرے ہوش کہان امتیاز کا

ہو جائے حُسن معنی بے صورت آشکار
روئے حقیقت اُلٹے جو پردہ مجاز کا

آنکھین ہین ہجر یار مین لبریز اشک سُرخ
سوز جگر کو شغل ہے دل کے گداز کا

ہر جمعہ کو ظہور کا رہتا ہون منتظر
مشتاق ہون امام کے پیچھے نماز کا

ہجران یار مین تنِ خاکی سے تنگ ہون
ایذائے مُرغ روح کو چنگل ہے باز کا

سودائے عشق مین نہ رہی شانِ خواجگی
محمود بندہ ہو گیا حُسنِ ایاز کا

پتلون سے خاک کے یہ گڑھے بھر چکین کہین
وقبلائے زمین کے نشیب و فراز کا

ساحل سمجھتے ہین تہ دریائے عشق کو
طوفان ناخدا ہے ہمارے جہاز کا

حُسن و جمال نور جو اسلام کا دکھائے
دیوانہ پری ہو معتقد نماز کا

عمر خضر سے اُس کی زیادہ ہو زندگی
دھوون پیئے جو یار کی زلف دراز کا

اللہ کے فقیر کا دل کیون نہ ہو غنی
تکیہ ہے کیسے خسرو مسکین نواز کا

نیرنگ حُسن و عشق کی اللہ رے بہار
بے کار کوئی فعل نہین کارساز کا

عشق نہفتہ ہووے گا اشکون سے آشکار
یہ طفل کھیل کھیلین گے افشائے راز کا

بیمار عشق کے لئے ممکن نہین شفا
پرہیز سے مقام ہے یہ احتراز کا

چھپکر کیا ہے قتل مجھے تیغ یار نے
کشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا

مجھ رند کو حلال ہے گو مے حرام ہو
پیر مغان کا حکم ہے اُس مین جواز کا

آتش جگہ نہ دل مین ہوا و ہوس کو ہو
کم زہر سے اثر نہین اس شہد آز کا

حُسن سے دنیا مین دل کو عشق پیدا ہو گیا
آ کے اِس بازار مین یوسف کا سودا ہو گیا

بوسہ لینے نے کیا ثابت دہانِ یار کو
جس کو ناپیدا سمجھتے تھے وہ پیدا ہو گیا

موسمِ گل کی ہوا کرنے لگی ناز پری
سکۂ بازار جنون کا داغ سودا ہو گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

ہوش اُڑائے صورت آبادجہان کی دیکھ / پتلیون کو دیکھکر محو تماشا ہو گیا
دل تصور کا ترے مسکن ہوا اے بحرِ حُسن / بند جذبِ عشق سے کوزے مین دریا ہوگیا
جلوہ فرمائی نئی صورت سے کی ہر رنگ مین / تونے جس جامہ کو پہنا تجکو زیبا ہوگیا
سچ ہے جو جیسا کرے ویسا ہی آجاتا ہے پیش / عشق کو بدنام کر کے حُسن رسوا ہوگیا
اشک افشانی سے مجھ مجنون کے ہین اطفال محو / کھیلنا لڑکون کا لڑکون کو تماشا ہوگیا
فی الحقیقت روشن آئینہ کو کرتا ہے غبار / خاکساری سے ہمارا دل مُصفّا ہو گیا
تو جو آنکلا چمن کی سیر کو اے رشکِ حور / گل ہوئے گلہائے جنت سرو طوبا ہوگیا
آنکھین دکھلانے غزال آئے جو مجنون کو ترے / ایک تختہ نرگسِ شہلا کا صحرا ہوگیا
آگ پر رکھوا کے جلوانا نہ تھا فرعون کو / پنجتا خے سے بھی روشن دست موسیٰ ہوگیا
میکدے مین عالم طفلی کی کیفیت ملی / شیر دایہ میکشون کو خون مینا ہوگیا
تیغ سے وہ ابر دحمذار ہے خونریز تر / جوہر ادراک سے حل یہ معمّا ہوگیا
گوش زد کی اُس صنم کے داستانِ شرحِ شوق / دل مرا نالون سے ناقوس کلیسا ہوگیا
کور مادرزاد بینا اپنے جلوہ سے کئے / حُسن روئے یار یوسف سے مسیحا ہوگیا
عشق کرتے ہی ہوئے خواہان جان سوز و گداز / قرض خواہانِ محبت کا تقاضا ہوگیا
مرچکے تھے یاس کے مارے ترے مشتاق یار / زندگانی وعدہ دیدار فردا ہوگیا
تو نے لٹکایا جو گچھا موتیون کا کان مین / آسمانِ حُسن پر طالع ثریا ہو گیا

ہوسکا ممکن نہ دام فکر آتش سے شکار
مرغ مضمونِ دہان یار عنقا ہو گیا

لباس یار کو مین پارہ پارہ کیا کرتا / قبائے گل سے اُسے استعارہ کیا کرتا
بہارِ گل مین ہین دریا کے جوش کی لہرین / بھلا مین کشتی مے سے کنارہ کیا کرتا
نقاب اُلٹ کے جو منھ عاشقون کو دکھلاتے / تمھین کہو کہ تمھارا نظارہ کیا کرتا
سُنا جو حالِ دلِ زار یار نے تو کہا / طبیب مرتے ہوئے کا ہے چارہ کیا کرتا
ہلال عید کا ہر چند ہو جہان مشتاق / تمھاری ابرؤون کا سا اشارہ کیا کرتا

http://muftbooks.blogspot.com/

حقیقت دہنِ یار کھولتا کیونکر / نہفتہ راز کو مین آشکارہ کیا کرتا
قدم کو پیچھے رہ خوفناکِ عشق مین رکھ / یہ پہلے دیکھ لے دل ہے اشارہ کیا کرتا
خمِ شراب سے مجھ مست نے نہ منھ پھیرا / کنارِ آب سے پیاسا کنارہ کیا کرتا
بہار تھی جو وہ گل چہرہ یار بھی ہوتا / اکیلے جا کے چمن کا نظارہ کیا کرتا
پڑی ہے خالِ رخِ یار پر نظر دیکھین / اثر ہے اپنا یہ مشکین ستارہ کیا کرتا
گداز موم سے ہر استخوان کو پاتا ہون / پھر اور سوزشِ دل کا حرارہ کیا کرتا
بڑا ہی خوار علاقہ ہے گلشنِ الفت / مری طرح کوئی اُس مین اجارہ کیا کرتا
شرابِ خلد کی خاطر دہن ہے رکھتا صاف / وضو مین ورنہ یہ زاہد غرارہ کیا کرتا
شکستہ دل نہ ہوا اُس بت کے ناز سے کیونکر / سلوک شیشہ سے ہے سنگ خارہ کیا کرتا
بہارِ گل مین پیالہ لگا لیا منھ سے / شراب پینے کو مین استخارہ کیا کرتا
فقیر کو نہین درکار شان امیرون کی / سرِ برہنہ سپر گوشوارہ کیا کرتا

بہارِ گل مین تھا جامہ سے باہر اے آتش
نہ کرتا مین جو گریبان کو پارہ کیا کرتا

ساقی ہون تیس روز سے مشتاق دید کا / دکھلا دے جام مے مین مجھے چاند عید کا
موقع ہوا نہ اُس رخِ روشن کی دید کا / افسانہ ہی سنا کئے ہم صبحِ عید کا
افسانہ سنیئے یار کا ذکر اُس کا کیجئے / مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا
شیدائے حسنِ یار کس اقلیم مین نہین / محبوب ہے وہ ماہ قریب و بعید کا
حاضر ہے چاہے جو کوئی نعمت فقیر کی / شیرین کلام اپنا ہے توشہ فرید کا
مریخ کا ہے ظلم و ستم کس شمار مین / پیرِ فلک کو رتبہ ہے تیرے مرید کا
حجت دہانِ یار مین کیونکر نہ کیجئے / منظور ہے ثبوت ہمین ناپدید کا
لیتا ہے بوسہ دیکھے وہ ہمین غدار دل / یہ حال عاشقون کا ہے جو زر خرید کا
آرایش اُن کی قتل کرے ہم کو بیگناہ / درکار مہندی گندھنے کو ہو خون شہید کا
بندِ قبائے یار کے عقدے ہون لاکھ قفل / گستاخ ہاتھ کام کرین گے کلید کا

http://muftbooks.blogspot.com/

ہوش اُڑائے صورت آبادجہان کی دید نے
پتلیون کو دیکھکر محو تماشا ہو گیا

دل تصور کا ترے مسکن ہوا بحرِ حسن
بند جذبِ عشق سے کوزے مین دریا ہوگیا

جلوہ فرمائی نئی صورت سے کی ہر رنگ مین
تو نے جس جامہ کو پہنا تجکو زیبا ہوگیا

سچ ہے جو جیسا کرے ویسا ہی آجاتا ہے پیش
عشق کو بدنام کرکے حسن رسوا ہوگیا

اشک افشانی سے مجھ مجنون کے ہین اطفال محو
کھیلنا لڑکون کا لڑکون کو تماشا ہوگیا

فی الحقیقت روشن آئینہ کو کرتا ہے غبار
خاکساری سے ہمارا دل مُصفّا ہوگیا

تو جو آنکلا چمن کی سیر کو اے رشکِ حور
گُل ہوئے گلہائے جنت سرو طوبا ہوگیا

آنکھین دکھلانے غزال آئے جو مجنون کو ترے
ایک تختہ نرگسِ شہلا کا صحرا ہوگیا

آگ پر رکھوا کے جلوانا نہ تھا فرعون کو
پنجہ شانے سے بھی روشن دستِ موسیٰ ہوگیا

جھگڑے مین عالم طفلی کی کیفیت ملی
شیر دایہ میکشون کو خونِ مینا ہوگیا

تیغ سے وہ ابروِ خمدار ہے خونریز تر
جوہر ادراک سے حل یہ معما ہوگیا

گوش زد کی اُس صنم کے داستانِ شرحِ شوق
دل مرا نالون سے ناقوسِ کلیسا ہوگیا

کور مادر زاد بینا اپنے جلوہ سے کئے
حسنِ روئے یار یوسف سے مسیحا ہوگیا

عشق کرتے ہی ہوئے خواہان جان سوز و گداز
قرض خواہان محبت کا تقاضا ہوگیا

مرچکے تھے یاس کے مارے ترے مشتاقِ یار
زندگانی وعدۂ دیدارِ فردا ہوگیا

تو نے لٹکایا جو گچھا موتیون کا کان مین
آسمانِ حسن پر طالع ثریا ہو گیا

ہوسکا ممکن نہ دامِ فکرِ آتش سے شکار
مرغِ مضمون دہانِ یار عنقا ہوگیا

لباسِ یار کو مین پارہ پارہ کیا کرتا
قبائے گل سے اُسے استعارہ کیا کرتا

بہار گل مین ہین دریا کے جوش کی لہرین
بھلا مین کشتیِ مے سے کنارہ کیا کرتا

نقاب اُلٹ کے جو مُنہ عاشقون کو دکھلاتے
تمھین کہو کہ تمھارا نظارہ کیا کرتا

سُنا جو حالِ دلِ زار یار نے تو کہا
طبیب مرتے ہوئے کا ہے چارہ کیا کرتا

ہلال عید کا ہر چند ہو جہان مشتاق
تمھاری ابروؤن کا سا اشارہ کیا کرتا

http://muftbooks.blogspot.com/

حقیقت دہنِ یار کھولتا کیونکر
نہفتہ راز کو مین آشکارہ کیا کرتا

قدم کو پیچھے رہِ خوفناکِ عشق مین رکھو
یہ پہلے دیکھ لے دل ہے اشارہ کیا کرتا

خمِ شراب سے مجھ مست نے نہ منھ پھیرا
کنارِ آب سے پیاسا کنارہ کیا کرتا

بہار تھی جو وہ گل چہرہ یار بھی ہوتا
اکیلے جا کے چمن کا نظارہ کیا کرتا

پڑی ہے خالِ رخِ یار پر نظر دیکھین
اثر ہے اپنا یہ شکین ستارہ کیا کرتا

گداز موم سے ہر استخوان کو پاتا ہون
پھر اور سوزشِ دل کا حرارہ کیا کرتا

بڑا ہی خوار علاقہ ہے گلشنِ الفت
مری طرح کوئی اُس مین اجارہ کیا کرتا

شراب خلد کی خاطر دہن ہے رکھتا صاف
وضو مین ورنہ یہ زاہد غرارہ کیا کرتا

شکستہ دل نہ ہوا اُس بت کے ناز سے کیونکر
سلوک شیشہ سے ہے سنگ خارہ کیا کرتا

بہارِ گل مین پیالہ لگا لیا منھ سے
شراب پینے کو مین استخارہ کیا کرتا

فقیر کو نہین درکار شان امیرون کی
سرِ برہنہ سپر گوشوارہ کیا کرتا

بہارِ گل مین تھا جامہ سے باہر اے آتش
نہ کرتا مین جو گریبان کو پارہ کیا کرتا

ساقی ہون تیس روز سے مشتاق دید کا
دکھلا دے جام مے مین مجھے چاند عید کا

موقع ہوا نہ اُس رخِ روشن کی دید کا
افسانہ ہی سنا کئے ہم صبحِ عید کا

افسانہ سنیئے یار کا ذکر اُس کا کیجئے
مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا

شیدائے حسنِ یار کس اقلیم مین نہین
محبوب ہے وہ ماہ قریب و بعید کا

حاضر ہے جا ہے جو کوئی نعمت فقیر کی
شیرین کلام اپنا ہے توشہ فرید کا

مریخ کا ہے ظلم و ستم کس شمار مین
پیرِ فلک کو رتبہ ہے تیرے مرید کا

حجت دہانِ یار مین کیونکر نہ کیجئے
منظور ہے ثبوت ہمین ناپدید کا

لیتا ہے بوسہ دیکے وہ ہمین عذار دل
یہ حال عاشقون کا ہے جو زرخرید کا

آرایش اُن کی قتل کرے ہم کو بیگناہ
درکار مہندی گندھنے کو ہو خون شہید کا

بندِ قبائے یار کے عقدے ہون لاکھ قفل
گستاخ ہاتھ کام کرین گے کلید کا

http://muftbooks.blogspot.com/

دل بیچتے ہین عاشق بیتاب لیجئے
قیمت وہ ہے جو مول ہو مال مزید کا

اپنی طرف اُن ابروؤن کے رُخ کو پھیر لے
اللہ زور دے جو کمان کی کشید کا

سودائیون کو حاکم ظالم سے ڈر نہین
داغ جنون ہر ایک نگین ہے حدید کا

اُس رُخ پہ ابروؤن سے سونکو سمجھ نہ کم
ہر آیہ ہے فصیح کلام مجید کا

کنج قفس مین پہونچی صبا لیکے بوئے گل
خط آگیا بہار چمن کی رسید کا

شادی بے محل سے بھی ہوتا ہے دلکو غم
اندوہ طفل جمعہ کو ہوتا ہے عید کا

قائل رہا کرے گی شب جمعہ روشنی
کوچہ مین تیرے ڈھیر ہو تیرے شہید کا

موسیٰ کی طرح ہم کو بھی دیدار کا ہے شوق
آنکھون کو حوصلہ ہے تجلی کی دید کا

صورت کو تیری دیکھنے آتے ہین مہ جبین
رُخ پر یقین ہے اُنھین شکل سعید کا

چھپان بدن سے یار کے ہو کر قبائے ناز
حیران کار رکھتی ہے قطع و برید کا

بے جرم تیغ عشق سے دل ہو گیا ہے قتل
سینہ مرا مقام ہے مرد شہید کا

دیوانہ زلف یار کی زنجیر کا ہے دل
رہتا ہے صدمہ روح کو قید شدید کا

خونریز جس قدر کہ ہو اُس سے عجب نہین
آتش مزاج یار پہ ہے یزید کا

عشق مژگان کا مزہ بھی کوئی دم بھر ملتا
کاٹتے اپنے گلے ہم کو جو خنجر ملتا

عشق کا آئینۂ دل کو ہے جوہر ملتا
تن کو سودے کے لئے یار کے ہے سر ملتا

تیرے ستائون کو جنت مین کہین گھر ملتا
ہاتھ سے حور کے جام مے کوثر ملتا

دہن یار نہ آنکھون کو دکھائی دے گا
زندگی مین ہے کسے چشمۂ کوثر ملتا

ہاتھ پر بیٹھ کے اُس ترک کو دیتا خط شوق
کوئی ایسا نہین شاہین کبوتر ملتا

وحشت دل کبھی صحرا کو جو لیجاتی ہے
ہر بگولا ہے گلے سے مرے اُٹھکر ملتا

فی الحقیقت تری زلفون کی جو ہوتی خوشبو
مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا

واہ ری پست و بلند رہ اُلفت اُس مین
کوئی تختہ جو زمین کا ہو برابر ملتا

خلعت بال ہما دیکے روانہ کرتے
نامۂ شوق کا حامل جو کبوتر ملتا

http://muftbooks.blogspot.com/

نقش بر نقش محبت سا نہ ہوگا کوئی
سیکڑوں مہرۂ گل ہے مجھے ششدر ملتا

سامنا آنکھ اُٹھا کر نہیں نرگس کرتی
جھک کے اس سرو روان سے ہے صنوبر ملتا

دل بہت سینہ میں بیتاب ہے اسپر رکھتے
صبر سے بھی کوئی بھاری سا جو پتھر ملتا

عید کا روز ہے سکین ہین قطرہ سیتے
جز خم ہم کو بھی ساقی کوئی ساغر ملتا

لب شیرین سے وہ دشنام دیا کرتے ہین
زہر ہو کر ہے سبھے قند مکرر ملتا

بادشہ حسن نے اے یار بنایا ہے تجھے
خطبہ پڑھتا ہون ترا مین جو ہے منبر ملتا

ہم بھی اللہ سے دولت کی تمنا کرتے
سیمبر یار جو کوئی عوض زر ملتا

نہ کیا تو نے تعین ہی مکان کا ورنہ
دل مومن مین سمجھتا جو ترا گھر ملتا

ابر نیسان کا کرم رہتا ہے ہر سال اسپر
تیرے دندان سا صدف کو نہین گوہر ملتا

کیا سمجھ کر اُسے اخوان نے کنوئین مین پھینکا
خوبصورت نہین یوسفؑ سا برادر ملتا

نالہ بلبل کا نہ سنتا یہ غرور آجاتا
گوش گل کو جو ترے کان کا زیور ملتا

وحشت دل کا تقاضا ہے نکل چلنے کا
تنگ ہون گنبد گردون کا نہین در ملتا

اے پری شیفتہ ہوتے ترے جن و انسان
عشقبازون سے سلیمان کا لشکر ملتا

تیری تمثال سے روشن یہ ہوا آتش حسن
آئینہ کو بھی ہے اقبال سکندر ملتا

بیٹھ جاتا نہ کھڑے رہنے کی طاقت رہتی
چرخ کو میری طرح سے کبھی چکر ملتا

کیا عجب عاشق بے صبر کو بوسہ جو دہ دین
بتواضع بھی ہے مفلس سے تو انگر ملتا

دھجیان خوب ہی لیتا مین بہار گل مین
مجکو آتش جو گریبان رفوگر ملتا،

دل کو فزون چمن کی مٹی سے سرد پایا
گیندے سے مین نے اپنے چہرے کو زرد پایا

حسن و جمال پر ہے زیبا غرور تجکو
بے مثل بے نظیر و یکتا و فرد پایا

پارس کا کام سنگ در سے عجب نہین ہے
اکسیر کو تمھارے کوچے کی گرد پایا

ہر چند حالت دل ناگفتنی تھی لیکن
رو کر کہا کچھ اُس سے جو اہل درد پایا

اندھیر ہے جو تیری چشم سیہ سے کم ہے
گردش کا اُس کے سرمہ دنبالہ گرد پایا

http://muftbooks.blogspot.com/

باغِ جہان مین حقِ انصاف سے نگذرے
شربت بنایا بہرِ بلبل جو درد پایا

سودے مین گیسوؤن کی زنجیر کے جنون نے
مجنون سے مجکو طرّۂ صحرا نورد پایا

خالِ رخِ صنم نے گولی کی کی نہ گرمی
کافور کی طرح سے یہ مشک سرد پایا

ہونے لگی ہویدا نیرنگ سازیِ عشق
گاہے سپید گاہے رنگ اپنا زرد پایا

کس کس ستارہ سے شب اے مہ لقا لڑی ہین
آنکھون کو تیری ہم نے مردِ نبرد پایا

کرتے مصوّر اُس کو تصویر حضر مین صرف
ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا

مین بھاگتا ہون دنیا آ آکے ہے لپٹتی
آتش مجھی کو اُسنے شاید کہ مرد پایا

خدا نے برقِ تجلّی تجھے جمال دیا
ہماری آنکھون کو دیدار کا خیال دیا

کسی کو ملک دیا ہے کسی کو مال دیا
فقیر ہون مجھے اللہ نے ہے حال دیا

فریبِ حُسن نے سکھلائی اُن کو عیّاری
شکار کھیلنے کو گیسوؤن کا جال دیا

چلا تو بتکدے کی سیر کو مؤذّن ہے
ہلا دیا جو بتون کو پہاڑ ڈال دیا

یقین ہے صورتِ عاشق سے اُنکو وحشت ہو
فسون سرمہ نے ہے دیدۂ غزال دیا

لبون تک آئی ہوئی بات پی گئے سو بار
زبان کو دل نے نہ اذنِ بیانِ حال دیا

دکھا کے حُسنِ زنخدانِ یار کا عالم
ہماری آنکھون نے دل کو کنوئین مین ڈالدیا

شراب ابر مین کیونکر پئین نہ اے ساقی
ترے کرم سا ہے ہمکو شفیق حال دیا

گلے مین ڈالتے ہی پوست کی طرح لپٹی
قبا نے سانچے مین اندامِ یار ڈھال دیا

بنایا جب ترے پتلے کو دستِ قدرت نے
ہر ایک عضوِ بدن اُس کو بے مثال دیا

مرید کرکے مجھے پیرِ عشق نے اپنا
مشاہدے کو اک آئینۂ جمال دیا

ہوا ہون اہلِ دول سکۂ داغ سے مین
جنون نے صدقۂ حُسنِ پری ہے مال دیا

چلین گے باغ اگر ہم کو بھی مقدّر نے
رفیق سبزۂ چمن کوئی نونہال دیا

چکھا کے خوان کا اپنے نمک توکل نے
زبان کو مزۂ نعمتِ حلال دیا

نظر پڑا کئی دن سے نہین وہ ابروِ کج
چھپا ہے جب سے دکھائی نہین ہلال دیا

http://muftbooks.blogspot.com/

ہوا ہے سامنے جب تیرے روئے رنگین کے
صبا نے گل کو ہے آزار گوشمال دیا

جو دیکھتا ہے وہ کہتا ہے چودھوین کا چاند
شباب حسن نے ہے یار کو کمال دیا

بہت مرے دل صد چاک سے الجھتی تھی
تمھاری زلف کا شانہ نے بل نکال دیا

تپ فراق سے جان اپنی جا چکی ہوتی
صنم نے راہ خدا شربت وصال دیا

صفا مین تیرے سے چمکے ہوئے بنائے دانت
لبون کو رنگ ترے لعل سے بھی لال دیا

ہوئی بہ خال رخ یار پر ملاحت ختم
نمک یہ حسن نے زنگی کو خال خال دیا

جلائے آئینۂ رخ سے نشۂ مے نے
جمال یار کو ہے خلعت جلال دیا

غرور حسن سے بیجا جو ناز کرنے لگے
بتون کو کعبہ سے اللہ نے نکال دیا

ادا ہو شکر ترے فیض عام کا کس سے
ہر ایک ذرہ کو خورشید لا زوال دیا

صفائے رخ کا ملا لطف خط کے بوسے سے
قضا نے درد مین ہے نشۂ زلال دیا

شرف سے دستخط یار کے پھرا محروم
جواب صاف ملائکہ کے جب سوال دیا

سرور یار سے حاصل ہوا سرور تجھے
ملال دوست نے دل کو مرے ملال دیا

شب وصال مین اُس چہرۂ منور سے
ہٹا کے زلف کو آتش بلا کو ٹال دیا

غزل جو ہم سے وہ محبوب نکتہ دان سنتا
زمین شعر کا افسانہ آسمان سنتا

فراق رنج سے ہے بعد مرگ بھی دشوار
زمین کے نیچے بھی ہوتین تو آسمان سنتا

کھلے نہ حالت دل کو زبان کا احوال
سنا کرے ہے اگر گوش بے زبان سنتا

خوشی سے جامہ مین پھولا نہین سماتا ہے
بہار گل کی جو آمد ہے باغبان سنتا

زبان کون سی مشغول ذکر خیر نہین
کہان کہان نہین مین تیری داستان سنتا

قریب ہے یہ کہ حاصل کرون حضور رسی
پتا لگایا ہے دل ہون ترا مکان سنتا

خوشی کے مارے زمین پر قدم نہین پڑتے
جرس سے مژدۂ منزل ہے کاروان سنتا

نہ پوچھ کان مین کیا کیا کہا ہے کس کس نے
پھرا ہون تیری خبر مین کہان کہان سنتا

فسانۂ رخ رنگین یار کیا کہتے ہے
چمن کو آگ لگاتا جو باغبان سنتا

http://muftbooks.blogspot.com/

زبان سے مرے یوسف نہیں کہا جاتا
تمھارے حسن کے سودے کو ہون گران سنتا

نکلتا ہے جو وہ خونخوار اونچی بن کر
ہر اک طرف سے ہون آوازِ الامان سنتا

کچھ احتیاج نہیں مجھکو حرز بازو کی
اجل کو اپنی ہون اپنا نگاہبان سنتا

مری فغان سے ہے گیسوئے یار بل کھاتا
ملال ہوتا ہے کافر ہے جب اذان سنتا

بہار آئینہ دکھلا رہی ہے حیران ہے
ہزار کہئیے نہیں ایک باغبان سنتا

کیا ہے زرد یہ سودا لئے خال مشکین نے
وہ رنگ ہے کہ جو تمھارا رنگ زعفران سنتا

چمن کو کوچۂ قاتل مگر ہے سمجھا تو
شہید تجھکو ہون اے نخل ارغوان سنتا

یہ شوق بوسہ ہے مجھکو اُس کا چوم لیتا ہون
زبان سے جسکی ترے رخ مین ہون وہان سنتا

مجھے وہ روشنی حنا نہ یاد آتا ہے
کسی کے گھر مین جو ہون دوستِ میہمان سنتا

جواب اُس کے نہ کیونکر مین اُسکے بدلے دون
لڑی مری لئے ہے گوشِ بے زبان سنتا

رسائی دیر مین ہوتی جو برہمن کی طرح
بتون کو چھیڑ کے دو چار گالیان سنتا

اُن ابروؤن کو مین شاعر بھی کہہ رہے کچھ کچھ
کسی سے تیغ کسی سے ہون مین کمان سنتا

کہون مین بال جو اُس کو تو بال شیشہ کا
کمر کو ہون تن نازک کے درمیان سنتا

فراق یار کو اے صبر زور تو نہ جتا
پچھاڑتا ہے یہ جس کو ہے پہلوان سنتا

قضا کے تیر کو دے کر نشانہ بنتا مین
کوئی جو ابروئے خمدار سی کمان سنتا

قصور مجھ سے ہوا ہو جو کچھ معاف کرو
خفا مزاج تمھارا ہون مہربان سنتا

جہاد جور و ستم مین مقابلہ کرتا
وہ ترک اگر فلک پیر کو جوان سنتا

یہ چل رہی ہے ہوا باغِ دہر مین کیسی
نہ گل سا رخ نہ تو غنچہ سا ہون دہان سنتا

نہال قد کے ہو سودے مین جب سے زرد آتش
تمھارا نام ہون مین شاخِ زعفران سنتا

لباس سرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا
پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا

خراب پھرتے تھے عالم مین دلکو بھولے ہوئے
مکان یار کا دیوار درمیان نکلا

وہ زلف ہو گئی زنجیر اپنے سودے کو
کہان سے جا کے ہے یہ سلسلہ کہان نکلا

http://muftbooks.blogspot.com/

ملاحت ذقن یار کا ہے ہر سو شور
عجب لطف کا کھاری ہے یہ کنوان نکلا

بندھے دہان و کمر کے ہزارہا مضمون
زمین شعر سے گنجینۂ نہان نکلا

کھلا نہ آتش سودائے عشق کا پردہ
وہ سو ہوا جو مرے مغز سے دھوان نکلا

تلاش ہم نے ہزارون ہی لشکرون کی
قد بلند سا تیرے نہ اک نشان نکلا

سنینگے قصۂ یوسف زبان سے اُسکی
کوئی ہماری طرف سے جو کاروان نکلا

شباب کھو کے گئی جان رنج پیری سے
بہار لوٹ کے گلشن سے باغبان نکلا

کہا جو شاعرون نے اُس کو چشمۂ شیرین
کھلا یہین کہ اب اُن سے ترا دہان نکلا

دیا نہ تم نے کبھی بوسۂ لب شیرین
مزہ نہ مہر و محبت کا مہربان نکلا

سنا ہے شور سگ کوئے یار جب ہم نے
خوشی سے پوست کے باہر ہے استخوان نکلا

جنون عشق مین کی کوچۂ بتان کی جو سیر
بلند کعبہ سے ہر گھر کا آستان نکلا

دکھائی دیتی ہین آنکھون کو صورتین ہر سو
یہ گنبد فلک آئینہ کا مکان نکلا

مقام شکر ہے دے آسمان جو خرقۂ فقر
کفن یہین کے ہے اس گھر سے میہمان نکلا

شب فراق مین بے چہرۂ منور یار
ہوا ہے داغ مجھے چاند سے جہان نکلا

کرے گا کیا کوئی دنیا مین سرکشی آتش
یہ وہ مقام ہے جھک کر ہے آسمان نکلا

جا کر قفس مین عاشق صیاد ہو گیا
بلبل کا حال قابل فریاد ہو گیا

تو روشنی عالم ایجاد ہو گیا
ویرانہ تیرے جلوے سے آباد ہو گیا

سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد
موم ہماری آہ سے فولاد ہو گیا

حافظ رُخ کتابی محبوب کے ہین ہم
یہ احسن القصص ہے ہمین یاد ہو گیا

اللہ کے سوا نہ کسی نے کبھی سُنا
نالہ مرا غریب کی فریاد ہو گیا

پھر آئے رنگ رفتہ جو رُخ پر عجب نہین
اکثر شبیہ چہرۂ نظری صاد ہو گیا

وہ شب ہے کون سی کہ نہین لطف نوشہی
فکر سخن عروس مین داماد ہو گیا

زلفون کو دیکھ کے مایۂ سودا ہوا وہ شوخ
دو پر لگا کے یار پری زاد ہو گیا

http://muftbooks.blogspot.com/

ساقی ماہرو نے پلائی شراب عشق
تفریح روح کو ہوئی دل شاد ہوگیا

دکھلایا آب جو نے چمن مین جو آئینہ
گلچین باغ حسن وہ صیاد ہوگیا

سایہ کی طرح سے مرے پھرتا ہے ساتھ ساتھ
عشق اُس پری جمال کا ہمزاد ہوگیا

کم حکم شرع سے نہیں ایمائے حسن بھی
بے جرم بے قصور وہ جلاد ہوگیا

کپڑے رنگے جو خون احبا سے یار نے
مریخ چرخ کشتۂ بیداد ہوگیا

سرمہ سے چشم یار بنی مفسدون کی جڑ
لب رنگ پان سے ظلم کی بنیاد ہوگیا

رنگوایا بلبلون کے جو خون سے بہار مین
گلزار رشکِ خانۂ صیاد ہوگیا

خورشید سے زیادہ ہوئی اسمین روشنی
جو ذرہ تیری راہ مین برباد ہوگیا

اے سوز عشق نرم دل سخت یار کر
اکسیر ہے جو کشتہ یہ فولاد ہوگیا

ہجر صنم مین پھوڑ کے سر دل نے جان دی
فارغ پہاڑ کاٹ کے فرہاد ہوگیا

نقش اُس الف سے قد کا کیا جبکہ عشق نے
دل صاف ہو کے چہرۂ آزاد ہوگیا

قدِ بلند یار کو شمشاد جو کہا
گیسو لٹک کے طرۂ شمشاد ہوگیا

غیرت کے مارے یار ہوا غیر سے خلاف
یہ اتفاق بھی ہے خداداد ہوگیا

موقوف سخت روئی ہوئی خط سے یار کے
بوٹی سے کشتہ بیضۂ فولاد ہوگیا

پھرتے ہین ڈھونڈھتے نظر آتا نہین کہین
کوئے بتان بھی گلشن شداد ہوگیا

زنجیر اس بہار مین ہلکی اگر گھڑی
ہاتھ اپنا طوقِ گردنِ حداد ہوگیا

مژگان کی طرح گردش چشمان یار سے
زیر و زبر ہی عالم ایجاد ہوگیا

تحصیل علم روح کی شائق ہوئی جو روح
شاگرد کر کے مجکو دل استاد ہوگیا

بلبل کے نالے لے اڑے فصلِ بہار مین
دیوانہ کپڑے پھاڑ کے صیاد ہوگیا

دیوانگی نے دام خرد سے نجات دی
عشق پری کے صدقے سے آزاد ہوگیا

کرتا ہے یار دست حنائی سے قتل عام
مہندی کا خون کر کے ہے جلاد ہوگیا

ساقی حدیث اُس کو سمجھتے ہین تیرے مست
پیر مغان کے منھ سے جو ارشاد ہوگیا

رسوا ہوا مین پردہ کھلا تیرے عشق کا
اشکون سے رنج ناخلف اولاد ہوگیا

بوسون کے بدلے ملتی ہین آتش کو گالیان
شایان لطف مورد بیداد ہو گیا

سامنے جو پڑ گیا دیوانہ بیباک تھا
پھاڑ کر آنکھین جسے دیکھا گریبان چاک تھا

عالم ایجاد بھی طرفہ طلسم خاک تھا
کاسہ گر مٹی تھا مٹی کاسہ مٹی چاک تھا

یون تو تیرے تیر کے نخچیر تھے سب خوش نصیب
وہ بلند اقبال تھا جو بستۂ فتراک تھا

بے ترے شب کو چھری چلتی تھی اے خورشید حسن
جو ستارہ تھا سو مریخ سے سفاک تھا

لعل لب کے جس سے مضمون ڈھل گئے فکر اسکی ہے
ان نگینون کو ترا شا جس نے وہ حکاک تھا

جامہ زیبی مین نہ دی تشبیہ مین نے یار سے
وہ خوش اندامی نہ تھی گل لاکھ خوش پوشاک تھا

اینڈتا تھا تیرے ستون کی طرح سے باغ مین
صاحب نسبت اپنے سلسلہ مین تاک تھا

بوئے گل کیطرح گرد راہ دکھلائی نہ دی
یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا

ہر دم دیدہ ترا رو رو کے جب کرتے تھے ذکر
اشک جو تھا دانۂ تسبیح خاک پاک تھا

پار اُترا صاف بحر بیکنار عشق سے
روتے روتے مر گیا جو بحر مین تیراک تھا

دیدۂ عارف سے جب دیکھا تو یہ روشن ہوا
مظہر نور الٰہی حسن مشت خاک تھا

چشم نامحرم کو برق حسن کر دیتی تھی بند
دامن عصمت ترا آلودگی سے پاک تھا

ساتھ دے سکتے نہ تھے صحرا نوردی مین مرا
جوش وحشت مین غزالون سے بھی مین چالاک تھا

تیرے کوچہ کا چمن پر دل کو آ جاتا تھا شک
سنبل و گل اپنی آنکھون مین خس و خاشاک تھا

صید بندی کا تجھے جب شوق تھا اے شہسوار
حلقۂ دام محبت رشتۂ فتراک تھا

جسم گل کھائے ہوئے ساعد ترے جلو نکلے تھے
غیرت صبح بہار اُس آستین کا چاک تھا

جائے آب اُس مست کو ملتی ہے انگوری شراب
اعتقاد پاک سے جو خوشہ چین تاک تھا

جب رُلاتا تھا تصور لالہ رویون کا ہمین
طفل اشک ایک ایک مست نشۂ تریاک تھا

عالم تشبیہ مین کہتا صنوبر کس کو مین
یار کا بوٹا سا قد موزون تھا وہ کاواک تھا

رات بھر تھا چشم غول آنکھون مین اپنے ہر چراغ
شہر بھی بے یار اک صحرائے وحشتناک تھا

اُڑ گئی جب روح مرجع کیطرف اپنے رجوع
خاک مین وہ مل گیا جو جسم آتش خاک تھا

http://muftbooks.blogspot.com/

ساقی شراب سے رہے قصر فلک بھرا
شیشہ کیطرح مے سے شکم حلق تک بھرا

صحبت برار ہونے کی صورت نہین کوئی
مین بدگمان ہون اور مرا یار رشک بھرا

حسن ملیح پر نہ کرو اس قدر گھمنڈ
کان نمک مین لاکھون ہی من ہے نمک بھرا

رو رو کے مین نے دل نہین خالی کیا ہنوز
پانی ابھی سما ہے کہان تا سمک بھرا

صحرا مین جاکے لائے حرارت جو آبلے
پاؤن نے اُن مین پیس کے خار خسک بھرا

آئی بہار رکھدے مرے آگے ساقیا
لبریز بادہ جام پیالہ گزک بھرا

رات انتظار یار مین جھپکین جو نیند سے
آنکھون کو اپنی چیر کے مین نے نمک بھرا

قتل ہو فراق یار مین کس کس کا دیکھیے
تارون کے نقل سے ہے یہ خوان فلک بھرا

آتش ہمیشہ سیر ہوا احسان حسن سے
نیت کو رکھے بوسۂ لب کی چٹک بھرا

عشق کے سودے سے پہلے دردِ سر کوئی نہ تھا
داغ دل خندان زن زخم جگر کوئی نہ تھا

غیر یار آنکھون مین اپنی جلوہ گر کوئی نہ تھا
مردمان چشم سا اہل نظر کوئی نہ تھا

روئے رنگین سا ہو گل جبین شجر کوئی نہ تھا
باغ مین سیب زنخدان سا ثمر کوئی نہ تھا

جوہری کی آنکھ سے دیکھے جواہر بیشتر
لعل لب سا لعل دندان سا گہر کوئی نہ تھا

خوبصورت یون تو بہتیرے تھے لیکن پارسا
نازنین نازک بدن نازک کمر کوئی نہ تھا

رہ گئی دل ہی مین اپنے حسرت اظہار شوق
لکھ کے خط جب ہم نے ڈھونڈھا نامہ بر کوئی نہ تھا

میرے نالون نے جو شب کی تھی قیامت آشکار
جاگتا تھا فتنہ جو تھا بیخبر کوئی نہ تھا

دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز
عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا

کھینچ لاتا تھا ہمارا جذبۂ دل یار کو
نالہ و افغان سے جو تھا بے اثر کوئی نہ تھا

کون سے حلقہ مین اُن زلفون کے تھے اک دو دل
خانۂ زنجیر سا آباد گھر کوئی نہ تھا

تیغ کے جوہر دکھاتی تھی وہ ابرو جن دنون
آشنا گردن سے اپنی اپنی سر کوئی نہ تھا

دیدہ و دل تھے منور تیرے نور حسن سے
جلوہ فرما ہو نہ تو جس مین وہ گھر کوئی نہ تھا

رکھتی تھی زلف رسائے یار ہر اک مو دراز
کون سے قصہ کو کہتا مختصر کوئی نہ تھا

عہد پیری مین جوانی تھی نہ اُس کے ولولے
محفل شب مین سے ہنگام سحر کوئی نہ تھا

بلبل تصویر تھا باغ جہان مین تیری طرح
باوجود بال و پر بے بال و پر کوئی نہ تھا

معرکہ مین عشق کے سر ہاتھ پر رکھے ہوے
واپسین دم تک تو مجھ سے پیشتر کوئی نہ تھا

یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا مین کسے
چھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا

عشق کس کو حسن دلکش سے نہ تھا اے جان جان
فکر سے غافل تری جن و بشر کوئی نہ تھا

چاشنی دونون کی چکھی ہے جو حق حق پوچھیے
اُن لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا

لے چلے ہستی سے داغ عشق آتش شکر ہے
منزل ملک عدم کا ہم سفر کوئی نہ تھا

دیوانہ ہے دل یار تری جلوہ گری کا
مشتاق نہایت ہی یہ شیشہ ہے پری کا

انداز کہان یہ روش حور و پری کا
دم بند ہے ٹھوکر سے تری کبک دری کا

ہنگامہ گل و لالہ کی ہے جیب دری کا
دیوانہ ہوا چاہیے شیشہ کی پری کا

ساقی کی نگاہون نے مرے ہوش اُڑائے
آنکھون سے دیا جام مے بے خبری کا

ایک بوٹے سے قد کا ہے زبس نقش جو بیٹھا
دل زنگ دکھاتا ہے عقیق شجری کا

پیری مین رُخ اُن ابروؤن کا اپنی طرف چاہ
سیفی کا سا ہے حال دعاے سحری کا

تلوار کے مقتولون مین محسوب ہے وہ بھی
کشتہ ہے جو اے ترک تری کج نظری کا

آئینہ نہین دیکھتے زلفین نہین بنتین
کم سن ہین وہ عالم ہے ابھی بے خبری کا

سبزہ مری تربت کا ہرا خوب ہوا ہے
ایسے مین ہرن آئین تو موقع ہے چری کا

کیا جاے ادب ہے ترے کوچہ کی زمین پر
پایا نہ کہین نقش قدم رہ گذری کا

اک گل کی جدائی ہے شب و روز رُلاتی
مژگان نہین گرد آنکھ کے سبزہ ہے پری کا

لکھتا ہون جو مین شرح تری خوش روشی کی
بنتا ہے سر خامہ قدم کبک دری کا

کرتا ہون جو مین حسرت پرواز مین نالے
صیاد کو غم ہے مری بے بال و پری کا

بیوجہ لباس اپنا نہین سرخ یہ رکھتا
مریخ ہے پیرو تری بیدادگری کا

کس مار سیہ پر نہین اُس زلف کی لہرین
کس مور کو دعوی نہین نازک کمری کا

http://muftbooks.blogspot.com/

گل پھولے سماتے نہیں ہیں جامہ میں اپنے
اُڑنے یہ شگوفہ ہے نسیم سحری کا

اک کان ملاحت کے ہیں پامال ہیں ہم بھی
چکھا ہے مزا ہمنے بھی شوریدہ سری کا

دم لاکھ محبت کا تری غیر بھریں یار
باور نہ کیا چاہیے گھونٹوں کی کھری کا

اورنگ نشین ملک جنون میں نہو کیونکر
افسر سر دیوانہ کو سایہ ہے پری کا

طے مرحلۂ عشق خدا چاہے تو ہووے
اُس راہ میں توشہ ہے توکل سفری کا

پیری میں رہا روشنی فکر سے عالم
خورشید لب بام چراغ سحری کا

دیوانہ ہے کس چاند سے رخسار کا آتش
زنجیر کا غل قہقہہ ہے کبک دری کا

اک سال میں دس دن بھی جسے غم نہیں ہوتا
وہ شہر ہے جس میں کہ محرم نہیں ہوتا

سنبل میں تری زلف کا عالم نہیں ہوتا
یہ پیچ نہیں ہوتے ہیں یہ خم نہیں ہوتا

کعبہ میں رخِ یار کا عالم نہیں ہوتا
محراب میں اُن ابروؤں کا خم نہیں ہوتا

اک جام میں کھلتا ہے طلسمات جہان کا
ہستی میں کسے مرتبۂ جم نہیں ہوتا

نشتر کیطرح چھیڑتی رہتی ہیں وہ مژگان
کس چاہنے والے کا لہو کم نہیں ہوتا

تلوار کی موت اسکے نصیبوں میں نہیں ہے
ابرو کے اشارے سے جو بیدم نہیں ہوتا

بے عشق سے زنہار نہ کر تذکرۂ حسن
کہتے نہیں راز اُس سے جو محرم نہیں ہوتا

اک رشک مسیحا کے تصور میں ہے یہ حال
آنکھوں میں ہے جان اور فنا دم نہیں ہوتا

فرقت میں تری کونسی شب کو نہیں روتا
کب سینہ زنی سے مری ماتم نہیں ہوتا

پیدا کرے گو موم کی وہ جسم گدازی
زخمِ دلِ احباب کا مرہم نہیں ہوتا

آتی ہے یہی معرکۂ عشق سے آواز
یاں کشتہ نہو جو وہ مسلم نہیں ہوتا

کم موت کے آنے سے نہیں یار کا جانا
قالب میں جو ڈھونڈو تو کہیں دم نہیں ہوتا

اُس زلف کی بو سونگھی ہو جس نے وہی جلنے
افعیٔ سیہ رنگ میں یہ سم نہیں ہوتا

مقبول ہے جو ذرہ کہ درگاہ کو تیرے
وہ ملتفتِ نیر اعظم نہیں ہوتا

شیشے میں جو ہے روشنی بادۂ گلگون
فانوس میں یہ شمع کا عالم نہیں ہوتا

http://muftbooks.blogspot.com/

بے صرفہ لٹے دولت دیدار شب و روز
معشوقون مین ایسا کوئی عالم نہین ہوتا

زنجیر کا اُس زلف کے سودا نہ ہو کیونکر
یہ سلسلہ درہم و برہم نہین ہوتا

افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جویا
وہ مال ہے یہ صرف سے جو کم نہین ہوتا

اولاد سے اب تک ہے خصومت وہی باقی
ابلیس سا بھی دشمن آدم نہین ہوتا

اُس باغ کے ناظر نگہ پاک سے ہین ہم
گل جس مین کہ آلودۂ شبنم نہین ہوتا

ثابت قدم فقر کو ہے نفس کشی شرط
بے دیو کے مارے ہوے رستم نہین ہوتا

یہ نکتہ ہمارا ہے سخن چین کو نصیحت
الزام جو دیتا نہین ملزم نہین ہوتا

تا چند بہار آئی نہین دیکھیے آتش
کب تک شرف نیر اعظم نہین ہوتا

وصف کیجیے جو تیری قامت کا
کہیے اُس کو الف قیامت کا

نیم جان چھوڑتا نہ اے قاتل
فعل ہے یہ بڑی ندامت کا

نعمت عشق بٹتی ہے لے لے
مستحق ہو جو اس کرامت کا

پیروی پیشوا کی لازم ہے
روسیہ منکر امامت کا

مرد میدان کا حال کیا جانے
راہرو کوچۂ سلامت کا

حُسن سے عشق ہے ہمین ازلی
ہم بھی دم بھرتے ہین قدامت کا

واہ ری عاشقون کی دلجوئی
کس سے وعدہ نہین قیامت کا

وصل مین ہجر کی خبر تھی کسے
تھا نہ معلوم روز شامت کا

گھر بناتے اگر یقین ہوتا
اس خرابہ مین استقامت کا

حسب دلخواہ دے مجھے آتش
وہ جو ہے خاتمہ امامت کا

تیری جو یاد اے دلخواہ بھولا
یا اللہ بھولا وا اللہ بھولا

فرقت کی شب مین جانسوز دل نے
اُف اُف کیا جو آہ آہ بھولا

کج رکھ نہ پا کو جادے سے غافل
پھر اُس نے کھایا جو راہ بھولا

http://muftbooks.blogspot.com/

زنار ڈالا تسبیح پھینکی — عشق صنم مین اللہ بھولا
غور نے گرایا اُس کو نظر سے — جو ذرہ تیری درگاہ بھولا
زلف رسا کو سمجھا جو افعی — چوکا وہ قصہ کوتاہ بھولا
دیکھے سے تیرا روئے منور — ہم مہر بھولا ہم ماہ بھولا
محروم رکھا ساقی نے ہم کو — اپنے گدا کو جم جاہ بھولا
بت خانہ چھوڑا باز آئے بت سے — وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا

شرط وفا کی کس بیوفا سے
آتش سا عارف آگاہ بھولا

مشتاق اسقدر ہون خدا کے حضور کا — سجدہ کرون جو بت بھی ملے سنگ طور کا
دکھلا کے جلوہ آنکھون نے اک شمع نور کا — گل کردیا چراغ ہمارے شعور کا
موسم ہوا بہار چمن سے سرور کا — آیا زمانہ داغ جنون کے ظہور کا
سب کو خیال رہتا ہے اک رشک طور کا — ظلمت مین دل مرا تلاشی ہے نور کا
منھ کو چھپایئے نہ مرے قتل کے لئے — شمشیر بے نیام ہے پردہ حضور کا
کرتا ہے نغمہ صورت داؤد عندلیب — عالم ہوا ہے دفتر گل پر زبور کا
گردن ہی اپنی پھانسی کے قابل نہین ہنوز — کیا شکوہ اُن کی زلف رسا کے قصور کا
کس کس کو خاک مین نہین ملوایا آپ نے — کشتہ ہے کون کون تمھارے غرور کا
دکھلا کے ساق پا جسے مارا ہے یار نے — گنبد بنا ہے قبر پہ اُس کے بلور کا
کس ترک کی کلاہ کو زینت ہوئی پسند — کھینچا گیا ہے پوست ہزارون سمور کا
لیتا ہین دوڑ کر جو پری رو نظر پڑا — دیوانہ بن کے کام کیا ذی شعور کا
قبرون کو عاشقون کی نہ کھدوا ستم نکر — بیدرد یون عمل نہین کشف قبور کا

یمن قدم سے یار کے فردوس باغ ہوا — نرگس کے پھول کام کرین چشم حور کا

اس ہمائے حسن کا عنقا مقابل ہوگیا — حق جو کچھ تھا حق جو باطل تھا سو باطل ہوگیا
عاشقون کو رتبہ پروانوں کا حاصل ہوگیا — تو فروغ حسن سے جو شمع محفل ہوگیا

http://muftbooks.blogspot.com/

دلبرون کی انجمن مین حال بسمل ہو گیا
تیغ سی ابرو کو دیکھا جسکی قاتل ہو گیا

ہوش اڑے ایسے بہار رنگ گل کو دیکھکر
بلبلون کی فکر سے صیاد غافل ہو گیا

عہد طفلی سے جوانی مین ہوا دو چند حسن
جب وہ خوش رو تھا ہلال اب ماہ کامل ہو گیا

گریبان تیری طرح سے آتش گل نے جو کین
پانؤن رکھنا باغ مین بلبل کو مشکل ہو گیا

گرد دیوانہ کے رہنے سے ہوا یہ آشکار
چشم طفلان مین کھلونا مہرۂ گل ہو گیا

کون سا کونا نہ جھانکا کی نہ کس گھر مین تلاش
جستجو مین تیری ششدر مہرۂ گل ہو گیا

چار عنصر چار رہ ہین منتشر ہوش و حواس
اٹھ گئے تم کیا دگرگون رنگ محفل ہو گیا

صورت پروانہ مجنون نے کبھی ڈالی جو آنکھ
شمع لیلی ہو گئی فانوس محمل ہو گیا

حسن معنی نے کیا صورت سے آدم کے ظہور
سجدہ گاہ قدسیان یہ کعبۂ گل ہو گیا

نقش صورت کو مٹا کر آشنا معنی کا ہو
قطرہ بھی دریا ہے جو دریا سے واصل ہو گیا

قطع ہو جاوے گی گام چند مین سختی راہ
خضر ہے جب آگے آگے شوق منزل ہو گیا

نکہت زلف اس پری کی جو کبھی لائی صبا
حاصل تاتار دیوانون کو حاصل ہو گیا

کردیا تیری توجہ کے کرم نے بے نیاز
دولت حاتم سے مالا مال سائل ہو گیا

شب کو دم دیدیکے لیجاتا ہے کوے یار مین
مین تو تھا ہی مجھسے بھی مرشد مرا دل ہو گیا

جنبش ابرو نے رکھ لی آبروے تیغ یار
نیم بسمل رہ گیا تھا جو وہ بسمل ہو گیا

شاعرون مین کوئی آتش سا ہنو گا حسن دوست
خوبصورت پر پڑی جب آنکھ مائل ہو گیا

قوی دماغ رہے بلبل خوش الحان کا
قفس مین بھی ہے وہی چہچہا گلستان کا

پھرا ہے ہم سے رخ اس بادشاہ خوبان کا
کچھ اعتماد نہین ہے مزاج سلطان کا

ان ابروؤن سے اشارہ یہی ہے مژگان کا
کمان ہو تو کرے قصد تیر باران کا

ہنسا وہ گل تو یقین ہے چمک گئی بجلی
لبون کے کھلتے ہی پردہ کھلیگا دندان کا

دکھائیے گا اگر چہرہ کتابی آپ
ثواب بخشئے گا ہمکو ختم قرآن کا

جگہ ہے دل مین ترے داغ عشق کی خالی
جو سرفراز کرے تو یہ گھر ہے مہمان کا

http://muftbooks.blogspot.com/

قفس میں نالۂ بلبل سے یہ صدا ہے بلند
بہشت ہے جو تصور رہے گلستان کا

دکھائی دے مرے یوسف کی شکل آنکھوں کو
حجاب ٹوٹے تو دروازہ ٹوٹے زندان کا

نقاب الٹ کے دکھا یار چہرۂ رنگین
کبھی تو کھول دے دروازہ اس گلستاں کا

وہ اپنی زلفوں میں گھڑیوں ہی کرتے ہیں کنگھی
خیال جو کبھی آتا ہے مجھ پریشان کا

لباس ہی نہیں اُس گل کا قتل کرتا ہے
برہنگی میں بھی عالم ہے تیغ عریان کا

جنون کے جوش میں روتا جو ہوں دیوانہ
ارادہ کرتا ہے ہر طفل اشک طوفان کا

سنا ہے اپنا جو دیوانہ اُس صنم نے مجھے
اشارہ رہتا ہے لڑکوں کو سنگباران کا

چھڑکنے سے رخ پرنور پر پسینے اے ماہ
ستارہ بن گیا ہر ایک ذرہ افشان کا

کعبہ و دیر میں ہے کس کے لئے دل جاتا
یار ملتا ہے تو پہلو ہی میں ہے مل جاتا

خدمت یار میں میں جبکہ ہوں سائل جاتا
کچھ نہ کچھ بوسہ و دشنام سے ہے مل جاتا

ترے دانتوں سے جو ہونے کو مقابل جاتا
صورت اشک گہر خاک میں مل مل جاتا

پھل ملا ہے یہ تری تیغ سے ہلواۓ ترک
پھوٹ کی طرح ہر اک زخم ہے کھل کھل جاتا

رخ کے ہوتے ہوئے ڈھونڈھا نہ دہن کا مضمون
سہل کو چھوڑ کے کیوں جانب مشکل جاتا

پرتو کرتے ہیں یقین ہے کہ چھری بھی پھیرے
زمزموں سے مرے صیاد سے ہے ہل ہل جاتا

زخم کاری کی تری تیغ سے اللہ ری خوشی
رقص کرتا ہوا دنیا سے ہے بسمل جاتا

راہ بھولے ہوئے حاجی ہے بھٹکتا ناحق
کعبۃ اللہ جو جاتا تو سوئے دل جاتا

طرفہ رکھتی ہے خرابات مغاں کیفیت
ہوشیار آکے ہے اس بزم سے غافل جاتا

راہ میں شان کریمی ہے تری پھر دیتی
پھر کے خالی کسی در سے جو ہے سائل جاتا

اے صبا تو ہی اڑا کر رخ لیلیٰ دکھلا
دست مجنوں نہیں تا پردۂ محمل جاتا

کون سی راحت جاں کی ہیں یہ آنکھیں مشتاق
گھر کے اندھیرے ہے وہ رونق محفل جاتا

آمد یار کی کانوں سے سنی ہے جو خبر
جھپکے پہلو سے ہے آنکھوں کی طرف دل جاتا

باران کی طرح لطف و کرم عام کیے جا
آیا ہے جو دنیا میں تو کچھ نام کیے جا

غمزے نئے اے سرو گل اندام کیے جا
جو کام ہے معشوق کا وہ کام کیے جا

اے نرگس خود کام ملے خاک میں کوئی
تو پھیر دی گردش ایام کیے جا

کاکل کا اشارہ یہی اُس رُخ سے ہے رہتا
مشتاق سے اپنے سحر و شام کیے جا

مُرغ دل احباب خود اُڑ اُڑ کے پھنستے ہیں
اے زلف سیہ کشمکش دام کیے جا

مژگان یہی اُس چشم سیہ کو ہیں سوجھاتیں
چشمک طرف نرگس و بادام کیے جا

رکھتا ہے اثر شوق کا اظہار بھی غافل
یار آئے ہی گا نامہ و پیغام کیے جا

عاشق کا جنازہ ہے ملا راہ میں پیارے
تو بھی تو مشیعت کوئی دو گام کیے جا

شفتالوے لب کو بھی تا کا تو وہ بولے
ملنے کا نہیں کچھ طمع خام کیے جا

اُلٹی ہے مت اُلٹی تجھے بوسہ ہی ملے گا
آتش حرکت قابل دشنام کیے جا

صحرائے مغیلان کا اگر مرحلہ آیا
پھوٹی ہوئی قسمت کو لیے آبلہ آیا

استادہ کمر باندھے ہوئے راہ میں ہیں ہم
لوٹا اُسے یوسف کا اگر قافلہ آیا

سودا ہی رہا گیسوے پیچان کا تھارے
شانہ کیطرح ہاتھ نہ یہ سلسلہ آیا

یاقوتی لب کی تری اللہ ری تفریح
پیری میں جوانی کا مجھے ولولہ آیا

ہر چند کرے ظلم و ستم جور و جفا یار
دانتوں سے ہی کاٹا جو زبان پر گلہ آیا

یکدم نہ جدا ہوتے تھے یا پھرتے ہوں غائب
کیا اس کا سبب ہے کہ جو یہ فاصلہ آیا

فریاد کو میری نہ سمجھ بے اثر اے بت
کہسار کو ان نالوں سے ہے زلزلہ آیا

بے آہ کیے جان نہیں بچتی اب اے دل
بیتابی سے تنگ مرا حوصلہ آیا

تھا شوق زبس منزل مقصود کا آتش
طے اُس کو کیا سامنے جو مرحلہ آیا

طریق عشق میں مارا پڑا جو دل بھٹکا
یہی وہ راہ ہے جس میں ہے جان کا کھٹکا

سزا ہے اپنی جو دے یار ہجر کا جھٹکا
شب وصال کی گستاخیوں کا ہے کھٹکا

http://muftbooks.blogspot.com/

علاج ہی نہین کچھ ترے نام کی رٹ کا ۔۔۔ چھڑائے سے نہین چھٹتا زبان کا ٹپکا
کسی کے سر مین ہوا درد مجھ مرا چھٹکا ۔۔۔ کسی کے پاؤن مین موچ آئی مینے سر ٹپکا
کیا ہے بادہ خواری نے بلبلون کو مست ۔۔۔ ہوا ہے پھول کے ہر گل شراب کا مٹکا
نہ بوریا بھی میسر ہوا بچھانے کو ۔۔۔ ہمیشہ خواب ہی دیکھا کیے چھپر کھٹ کا
شب فراق مین اُس غیرت مسیح بغیر ۔۔۔ اُٹھا اُٹھا کے مجھے درد دل نے دے ٹپکا
کہون جو عرش برین بھی تو کہہ نہین سکتا ۔۔۔ بہت بلند ہے پایہ ترے چھپر کھٹ کا
خدا نے دی ہے تجھے اے صنم فضیلت حسُن ۔۔۔ زیادہ طرۂ گیسو سے شملہ کو لٹکا
شب وصال مین کھولے قبائے یار کے بند ۔۔۔ کمر سے کھینچ کے پٹکے کو ہم نے دے ٹپکا
پری سے چہرے کو اپنے وہ نازنین دکھلائے ۔۔۔ حجاب دور ہو ٹوٹے طلسم گھونگھٹ کا
مطیع نفس نہ اللہ نے کیا مجکو ۔۔۔ نہ مین نے پیروی غول کی نہ مین بھٹکا
شراب پینے کا کیا ذکر یار بے تیرے ۔۔۔ پیا جو پانی بھی ہم نے تو حلق مین اٹکا
چمن کی سیر مین سنبل سے پہلوانی کی ۔۔۔ چڑھا کے پیچ پر اُن گیسوؤن نے دے ٹپکا
شراب صاف نہ باقی رہی تو اے ساقی ۔۔۔ لوٹائیگا مجھے کیچڑ مین نشہ تلچھٹ کا
کبھی تو ہوگا ہمارے بھی یار پہلو مین ۔۔۔ کبھی تو قصد کرے گا زمانہ کروٹ کا
بس اپنی مستی کو گردش ہے چشم ساقی کی ۔۔۔ ہمارا پیٹ نہین ہے شراب کا مٹکا
خدا کو حشر کے دن مُنھ دکھائے گا تو کیا ۔۔۔ نہی جو شرم پرائے بت ہے طرہ گھونگھٹ کا
سرائے یار مین پہنچین گے ہم لگا کے کمند ۔۔۔ بلند بام سے رتبہ ہے اُس کی چوکھٹ کا
کلاہ کج کا ہے طرہ قبا ہے چسپان بر ۔۔۔ جوان آج نہین ہے تری سجاوٹ کا
لن ترانی عشق کے منھ چڑھ دلا خدا سے ڈر ۔۔۔ اُسی گڑھے مین تو جی چھوٹتا ہے جو ٹکا
اُڑائی ہے تری رنگین اداؤن نے نیند ۔۔۔ عروس کے دل کو ہے مہندی کے چور کا کھٹکا
نہ پھول بیٹھ کے بالائے سرو لب قمری ۔۔۔ چڑھے جو بانس کے اوپر یہ کام ہے نٹ کا
پری سے چہرے کے اوپر نہین ہین لہراتے ۔۔۔ یہ منھ چڑھاتے ہین گیسوئے یار گھونگھٹ کا
یہ جانتے تو تمھین ہم نہ باندھنے دیتے ۔۔۔ کمر کے ساتھ لپٹے گا نات کو ٹپکا

http://muftbooks.blogspot.com/

عجب بھول بھلیان ہے غفلت ہستی
جسے کہ راہ ہوئی اُس سے خوب ہی بھٹکا

عجب نہین ہے جو سودا ہو شعر گوئی سے
خراب کرتا ہے آتش زبان کا چٹکا

عزیز روح کے دم تک ہے کالبد گل کا
خراب حال ہے بے مغز جب ہوا چھلکا

لہو سے سرخ رہے رنگ تیغ قاتل کا
وہ ترک اور تماشا ہو رقص بسمل کا

بہار آئی ہے دیوانے وجد کرتے ہین
سرود کی ہے صدا غلغلہ سلاسل کا

رُخ ملیح کے خالون سے یہ ہوا ظاہر
نمک کے ساتھ مزا ہے سیاہ فلفل کا

عجب نہین شرف خواجگی مری خاطر
ذلیل بندہ ہون کیسے عزیز ہر دل کا

کہا جو مین نے مجھے ذبح کیجیے تو کہا
یہ کام ہے ملک الموت نام قاتل کا

فراق یار مین ممکن نہین تحمل و صبر
نہ ہو سکے گا یہ ہم سے ہے کام مشکل کا

ہمیشہ یار رہے پیش چشم عالم مین
نہ منھ دکھائے خدا بے چراغ محفل کا

پھرا ہون گرد مین سودائے خال مین گھڑیون
نظر پڑا ہے کہین پیڑ جو کوئی تل کا

کہے جو یوسف انھین کوئی تو یہ کہتے ہین
ہمین بھی سمجھے ہو تم بیچنے کے قابل کا

خیال زلف ہے اُس رُخ کے شوق مین آتا
دکھائی دینے لگا ہے سواد منزل کا

گئی ہے روح بدن مین سے وجد کرتی ہوئی
عجیب حال ہوا ہے تمھارے بسمل کا

نظارۂ رُخ لیلی کرو میان مجنون
بٹھا کے ناقہ کو پردہ اُٹھاؤ محمل کا

کھلا یہ ہم کو دم نزع کے نفس سے
کشان کشان لیے جاتا ہے شوق منزل کا

خدا سے مانگ جو کچھ مانگتا ہے اے آتش
کریم رو نہین کرتا سوال سائل کا

رعد کا شور ہو مور دکی صدا سے پیدا
جھومتا ابر بہاری ہو ہوا سے پیدا

اے جنون خار ہون صحرا کی ہوا سے پیدا
آبلے ہوتے ہین اپنے کف پا سے پیدا

نہ تو بھوکے ہوئے تھے ہم نہ تو پیاسے پیدا
ہو گئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا

چاہیے اشک بھی ہون نالہ کے پیچھے پیچھے
آمد قافلہ ہے بانگ درا سے پیدا

لالہ و گل ہین زمین پر تو فلک پہ ہے شفق
رنگ کیا کیا ہوئے خون شہدا سے پیدا

قد کشی آج وہ سرو دون سے ہین کرتے جاتے
گل کی ہے بات ہوے تھے جو ذرا سے پیدا

تخت پریون کے اُڑا لائے جو دیوانون تک
یارب ایسی کوئی آندھی ہو ہوا سے پیدا

دھوپ مین تو جو نکلتا ہے کبھی اے شہ حسن
سایہ ہوتا ہے پرِ بال ہما سے پیدا

مشک بو زلف کا ہے لطف رخ رنگین پر
سنبل الطیب چمن مین ہو بلا سے پیدا

شاہد گل کو ہے مقصود شکار بلبل
مٹھیان باغ مین ہوتی ہین حنا سے پیدا

پا برہنہ سر عریان و تن گرد آلود
ہے کرامات گدا حال گدا سے پیدا

حسن بت سے جو بنی جان پہ اپنی تو کھلا
حال ہوتا ہے یہی عشق خدا سے پیدا

فی الحقیقت ہے اگر چشمۂ حیوان وہ دہن
سیکڑون خضر سے ہو جائینگے پیاسے پیدا

بوسہ بازی سے مری ہوتی ہے ایذا انکو
منہ چھپاتے ہین جو ہوتے ہین حیا سے پیدا

عہد پیری مین جوانی ہے بہت یاد آتی
کیجیے زور کمان پشت دوتا سے پیدا

اب نقاب الٹے ہوا بھی تو نہین کچھ ہوتا
تم نے کرلی ہے بڑی آڑ صبا سے پیدا

مجکو ڈر ہے کہین طوق کمر یار نہون
حلقے ہوتے ہین بہت زلف رسا سے پیدا

بند کردے گی تری برق جمال آنکھون کو
ہونے دے شربت دیدار کے پیاسے پیدا

دیکھکر آئینہ بیزار نہ ہو صورت سے
ہوتے ہین جوش جوانی مین مہاسے پیدا

بندہ عالم نہین ہوسکنے کا بے دلجوئی
بت گمراہ کرین راہ خدا سے پیدا

لب شیرین کی ترے چاشنی ممکن نہ ہوئی
رس سے شکر ہوئی شکر سے بتاسے پیدا

اے شہ حسن ترے عشق مین مرنے کیلیے
لڑکے ہوتے ہین فقیرون کی دعا سے پیدا

غور ہو موسم سرما ہے قریب اے آتش
کیجیے ربط کسی ماہ لقا سے پیدا

ردیف باے موحدہ

ہر حال مین ہے اپنے مرا یار دلفریب
گفتار دلفریب ہے رفتار دلفریب

مژگان کی طرح گرد ہون دیکھین اگر طبیب
اتنی تو ہے وہ نرگس بیمار دلفریب

مژگان چشم یار کی تعریف کیا کرون / جانکاہ جان خراش دل آزار دلفریب
انداز حسن یار مین اک اک سے خوشنما / رکھتا ہے ہر شگوفہ یہ گلزار دلفریب
مشتاق زخم کے رہین اے ترک کشتنی / ابروسے تیرے ہو تری تلوار دلفریب
دیوانے گرد رہتے ہین گھر مین ہین یار کے / چشم پری سے روزن دیوار دلفریب
دنیا مین آکے جی نہین جانے کو چاہتا / دلکش ہر ایک دکان ہے بازار دلفریب
سودائے عشق کے لئے ہے خوشجمال شرط / یہ جنس چاہتی ہے خریدار دلفریب
عالم مین مجکو قاتل خوشرو کی ہے تلاش / جلاد ڈھونڈھتا ہے گنہگار دلفریب
دیوان حسن مین سے ہے اک بیت انتخاب / کیونکر نہ ہو وہ ابروئے خمدار دلفریب

اُس گل نے گوش دل سے سنا ایکدن نحیف
آتش یہ کیسے ہین ترے اشعار دلفریب

چلتے ہین ناز سے جو وہ رفتار آفتاب / پانؤن کو پوجتے ہین پرستار آفتاب
منھ پر نقاب ڈالا ہے جیسے کہ یار نے / آنکھون مین اپنے بند ہے بازار آفتاب
پیکر شراب مست جو رہتے ہین نشہ سے / وہ لوٹتے ہین دولت سرکار آفتاب
حسن و جمال یار کا اللہ رے فروغ / آتے ہین سجدہ کرنے پرستار آفتاب
اس طفل مہ جبین نے رکھی کلاہ کج / پیر فلک نے پھینک دی دستار آفتاب
زیر زمین ہے گاہ گہے آسمان پر / عقل حکیم سے ہے نہین رفتار آفتاب
البتہ روئے یار کا ہم کو ہوا اشتباہ / لب لعل سے دکھائے جو رخسار آفتاب
جھلائیے نہ دھوپ مین ہو کر خفا مجھے / مجرم ہون آپ کا نہ گنہگار آفتاب
اللہ نے دیا ہے رخ آتشین تمھین / وہ گرمیان ہون ہون جو سزاوار آفتاب
پلکر چمن مین پختہ کرو میوہ ہائے خام / ظاہر ہین رخ سے آپ کے آثار آفتاب
پیدا ہوا ہون عشق رخ یار کے لئے / دیکھا ہے آنکھ کھول کے دیدار آفتاب
کھلتا ہے حال رخ لب جان بخش یار سے / سن لیتے ہین مسیح سے اخبار آفتاب
سیر جہان کیا کرے دن کو غرض نہین / شب کو ہمارے گھر مین ہوا قرار آفتاب

http://muftbooks.blogspot.com/

گرمی حسن کا ہے اشارہ یہی ہمین — وہ کام کیجیے کہ جو ہو کار آفتاب
بندھتی ہین یار ٹکٹکیان اب تری طرف — آتے ہین دیکھنے تجھے نظار آفتاب
چوتھے فلک سے کم نہین ستون کو میکدہ — ہے آفتاب ساغر سرشار آفتاب
ایسا کھرا ہے سکہ ترے داغ عشق کا — کھوٹا ہے جسکے سامنے دینار آفتاب
ہنگام صبح تم بھی جو بالائے بام ہو — آنکھون مین رہرو کی ہو تکرار آفتاب
رخسار دلفریب ہو نظارہ کے لیے — خواہان ماہ ہون نہ طلب گار آفتاب

اندھیر اپنی آنکھون مین آتش ہے روشنی
بے رشئے یار داغ ہے رخسار آفتاب

روشنی اُس رُخ کی کم جاتی ہے کار آفتاب — حسن سے پیدا کیا ہے اعتبار آفتاب
سامنا اُس آتشین رخسار کا اندھیر ہے — ہم کیے رکھتے ہین آگے اختیار آفتاب
ہجر کی شب مین زبس ہے اشتیاق روز وصل — رات بھر رہتی ہین آنکھین انتظار آفتاب
نقش کس دل مین نہین رخسار روشن کا ترے — کونسا گھر ہے نہین جس مین گذار آفتاب
منھ ملاتا ہے تمھارے چہرۂ پرنور سے — کیجیے اپنی کف پا کو دوچار آفتاب
حسن مخلوقات سے اشرف جمال یار ہے — بیحساب اُن عارضون ہے شمار آفتاب
یہ دعا کرتے ہین اُس رُخ کو ترقی خواہ حسن — روشنی طور وسے پر ورد گار آفتاب
کیف مے سے سُرخ جو وہ چہرۂ روشن ہوا — ہم بہار باغ لوٹی ہم بہار آفتاب
خانۂ دل مین جگہ دیجیے خیال یار کو — دیکھیے برج شرف مین اقتدار آفتاب
دم فنا اُس روئے روشن کے نظارہ نے کیا — طائر جان ہو گیا اپنا شکار آفتاب
روتے روتے پہلوئے گل مین گذر جاتی ہے رات — یاد آتا ہے جو شبنم کو کنار آفتاب
صبح محشر کا ہے آنکھون کو آنکھون کے اشتیاق — ہجر کی شب مین ہین جو امیدوار آفتاب
حور رہتے ہین تصور سے شب سرما مین گرم — روئے روشن یار کا ہے یادگار آفتاب
مر گئے پر بھی نہ بھولے گا رُخ زیبا سے یار — ذرّے اپنی خاک کے ہون گے نثار آفتاب
پا لگن تیرے اُس مین اے محبوب دھو یا کیجیے — ہاتھ آ جائے جو طشت زرنگار آفتاب

http://muftbooks.blogspot.com/

دل جلا ہے گرمیوں سے آتشِ بے یار سقدر
بھاگ جاؤں واں نہ جس جا ہو گذار آفتاب

روئے یار اپنی طرف سے پھیرنے اے آتش نہ دیں
ہو جو ہاتھ اپنے عنانِ اختیار آفتاب

ردیف بائے فارسی

دکھلاتی ہے رنگینیٔ رخسار عجب روپ
رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار عجب روپ

کہتا ہے گل و لالہ کوئی کوئی مہ و مہر
لایا ہے ترا جلوۂ دیدار عجب روپ

نظارۂ یوسف ہو زلیخا کو مبارک
بدلے ہوئے ہے مصر کا بازار عجب روپ

مشتاق نہ کیونکر ہوں تری دید کی آنکھیں
دیکھا نہیں سنتے ہیں گر یار عجب روپ

دلوانے کی قیمت کا یقیں آتا ہے کسکو
پاتے ہیں ترا تیرے خریدار عجب روپ

اُس رشکِ مسیحا کا جو کرتا ہے کوئی ذکر
ہوتا ہے بصورت بیمار عجب روپ

جب دیکھیے کچھ اور ہی عالم ہے تمھارا
ہر بار عجب رنگ ہے ہر بار عجب روپ

چلتے ہو جو تم ناز سے اٹھکھیلی کی چالیں
ہر گام دکھا دیتی ہے رفتار عجب روپ

کھل جائیں سمجھے معنی توحید اگر آتش
پھر دیکھے تو دکھلائیں گل و خار عجب روپ

بل کھا سکے نہ صورتِ گیسوئے یار سانپ
توڑے مروڑے اپنے بدن کو ہزار سانپ

کاجل کی آنکھ سے ہوں میں سودائی دیکھتا
دو زلفیں یار کی نظر آتی ہیں چار سانپ

کیونکر نہ پھاڑ پھاڑ کے پھینکوں میں پیرہن
سودائے زلفِ یار میں ہے تار تار سانپ

افشاں چھڑک کے یار نے زلفِ سیاہ پر
دکھلا دیا وہ سنتے تھے جو مالدار سانپ

موذی بھی متفق اثرِ حسن سے ہوئے
کرتے ہیں گنجِ یار کے اوپر نثار سانپ

ہر عقدہ گانٹھ زہر کی موذی ہے بال بال
کاکل ہے ایک یار کی کالے ہزار سانپ

دھوون کے زلفِ یار کی پائے نہ سمیت
کف لائے زہر اگل کے ہوئے شرمسار سانپ

اُس زلف میں ہے جب سے مرا داغدار دل
طاؤس کو سمجھتے ہیں اپنا شکار سانپ

سودائے زلف میں ہے جو کچھ حال کیا کہوں
رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سانپ

http://muftbooks.blogspot.com/

روئے صبیح پر نہین لہرا رہی وہ زلف
جوبا کے پاسمین کی ہے بے اختیار سانپ

موذی کو چاہتا ہے تو ہی آسمان دون
ہو جا بنا یا کرتا ہے یہ بد شعار سانپ

آتش یہ شاعرون کا فقط اختراع ہے
رخسار گنج ہین نہ تو گیسوئے یار سانپ

ردیف تائے قرشت

قامت سے دکھایا ہے تماشائے قیامت
ہو آج ہی ہونا ہے جو فردائے قیامت

واعظ سے تری جلوہ نمائی جو سنی ہے
دیدار کے بھوکون کو ہے سودائے قیامت

دونون سے علاقہ نہ رہا یار کے تم کو
جنت کے نہ دوزخ کے ہوئے دلے قیامت

اس مرحلہ مین خون جگر کھانا پڑے گا
بے دانہ و بے آب ہے صحرائے قیامت

شاعر ہون یہی عرصۂ محشر مین کہونگا
کیا مصرعۂ برجستہ ہے بالائے قیامت

رحمت سے تری ڈر نہین ہر چند کہ ہوئے
فردائے قیامت پس فردائے قیامت

کشتے تری قلقال کی آواز کے ہین ہم
ہم سے نہ سنا جائے گا غوغائے قیامت

دو گام جو محشر مین چلے تم روش ناز
پامال ہوئے فتنۂ صحرائے قیامت

اُس قد کشیدہ کا نہ مشتاق ہوئے دل
اللہ نہ دکھلائے تماشائے قیامت

فریاد بتون کی نہین اللہ سے کرتے
ہو یا نہ ہو ہم کو نہین پروائے قیامت

ہمراہ میرے یہ بھی جہنم مین پڑین گے
اعضا جو کرین گے مجھے رسوائے قیامت

اے داغ جنون حشر کا خورشید ہے تو بھی
گرمی سے تری ہوتی ہے ایذائے قیامت

کشتے ہین محبت کے ترے زندۂ جاوید
مردون کو مبارک ہو تمنائے قیامت

آتش نہین بچ رہنے کے تم کو بھی کرے گا
صحبت کا شریک انجمن آرائے قیامت

تعجب تیری ہے اے محبوب صورت
نظر سے گر گئے سب خوبصورت

صفائے قلب سے ہوتا ہے روشن
اس آئینہ کو ہے مطلوب صورت

نقاب الٹو رخ زیبا سے للہ
نہین بھاتی ہمین محجوب صورت

http://muftbooks.blogspot.com/

جبین پر سے کرو چین و شکن صاف / حسینون کو ہے یہ معیوب صورت
پری و حور بھی رکھتے نہ ہون گے / تمھاری شکل سی محبوب صورت
وہ عاشق ہون مرے آگے ہے آتا / بنا کر حسن خوش اسلوب صورت
مبدل صبر بیتابی سے ہو جائے / اگر دیکھین تمہاری ایوب صورت
اڑے گا شوق سے پیدا کرے گا / کبوتر کی مرا مکتوب صورت
سر بازار تم سے جبکہ جا ہے / ملا لے یوسف یعقوب صورت

ہلا دین دل نہ کیونکر شعر آتش / صفا بندش ہے معنی خوبصورت

لب شیرین تک اسکے آئی بات / نکلی قند کی مٹھائی بات
دہن یار مین نہ آئی بات / شاعرون نے بہت بنائی بات
دامن اس گل کا کیا چھو لیگی صبا / یہ کسی نے ہے جھوٹ اڑائی بات
قصہ کوتہ وہان یار کا تھا / چغتون نے مری بڑھائی بات
کھیل زلفون کو ہے الجھ پڑنا / انکی آنکھون کو ہے لڑائی بات
نہ کسی کو کڑی کہی ہم نے / نہ کسی کی کڑی اٹھائی بات
دہن تنگ یار مین کیا کیا / تنگ ہو ہو کے ہے سمائی بات
درد دل کہنے مین ہے کیا پس و پیش / کہی جاتی ہے منہ تک آئی بات
تازگی فکر کی کبھی نہ گئی / جب سنائی نئی سنائی بات
دم ہے چین چین یار سے بند / کرنے دیتی نہین رکھائی بات
چشم پوشی ہے تھرا ان آنکھون کو / سرمہ نے بھی نہ یہ سجھائی بات
کہہ اٹھے تم کتا یہ مین کیا کیا / نہ کسی نے تمھاری پائی بات
تم جو گویا ہوئے تو پھول جھڑے / غنچہ سے منہ مین رنگ لائی بات
یہ صدا آتی ہے خموشی سے / منہ سے نکلی ہوئی پرائی بات

تیرے شیرین کلام کو سنکر / پھر نہ آتش کسی کی بھائی بات

http://muftbooks.blogspot.com/

مہندی سے لال لال ہوئے دست و پائے دوست
خون شہید ناز ہوا ہے حنائے دوست

حصہ مین دستون کے ہے جور و جفائے دوست
دشمن خدا نخواستہ ہون خاکپائے دوست

دل کو ہوئے ہین معنی توحید منکشف
آنکھون کو کچھ نظر نہین آتا سوائے دوست

لاتین چلین گی سینہ پر اپنے شب وصال
کیا کیا نہ غل مچائے گی خلخال پائے دوست

کیا مال ہے ہزار کوئی مالدار ہو
ہم بھی ہین سائل در دولتسرائے دوست

زندہ کئے تو مردہ ہو ہوجائے دم فنا
مردے کو زندہ کرتی ہے آواز پائے دوست

ردیف تائے ہندی

دولت حسن کی بھی ہے کیا لوٹ
آنکھون کو پڑ گئی ہے لوٹا لوٹ

چل رہی ہے دلا ہوائے بہار
لالہ پھولا ہے داغ سودا لوٹ

سامنے تیرے جو پڑے اے ترک
اس مین کعبہ ہو یا کلیسا لوٹ

چار دن ہے بہار اے بلبل
زر گل کا ہزار توڑا لوٹ

صف مژگان سے کہہ رہی ہے وہ چشم
دل مین جتنے ہے بے تحاشا لوٹ

صرف للہ مال دنیا کر
مرد ہے کچھ تو بہر عقبا لوٹ

صاف دل ہو تو جلوہ گر ہو یار
آئینہ ہو تو ہو تماشا لوٹ

نعمت خوان حسن جو مل جائے
یہ سمجھ لے ہے من و سلوا لوٹ

گوھر آبلہ ہوئے تو چلے
لین گے دیوانو خار صحرا لوٹ

کیا عجب جو وہ گیسوے سرہنگ
لین متاع دل احبا لوٹ

جانتے ہین کہ فوج جنگی سے
نہین سردار پھیر لیتا لوٹ

کام مردون کا ہے یہ اے آتش
رکھتی ہے جان کا بھی کھٹکا لوٹ

وصل کی شب نہین عاشق سے سزاوار لپیٹ
نیند کا حیلہ نہ کر منھ کو نہ اے یار لپیٹ

مثل گل تو نے جو پہنی ہے قبا اے محبوب
لالہ کی طرح سے بھی لپٹی دستار لپیٹ

جان پر بنتی ہے ہوجاتا ہے اک سودا سا
دل کو لیتے مین ترے گیسوے خمدار لپیٹ

http://muftbooks.blogspot.com/

قتل پر میرے اٹھایا ہے جو بیڑا تو نے — خوب کس کر کے اے ترک جفا کار لپیٹ
داغ عشق آپ ہی کھا اس کو نہ کھلا اللہ — ساتھ اپنے نہ جگر کو بھی دل زار لپیٹ
چاند سے منہ کو دکھا ابر سیہ سی زلفین — کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ
بھیڑ سی بھیڑ رہا کرتی ہے دروازے پر — رکھے کس کس کو ترے قصر کی دیوار لپیٹ
خط مشکین سے رخ یار کے اوپر یہ کھلا — روز روشن کو بھی لیتی ہے شب تار لپیٹ
شان مریخ بھی دکھلا چکے قاتل مجھ کو — اس خوش اندام کو اے جامۂ گلنار لپیٹ
آمد آمد کی اطبا کی جو سنتے ہین خبر — منہ کو لیتے ہین کفن سے ترے بیمار لپیٹ
کافی ابرو کا اشارہ ہے مجھے اے قاتل — خون ناحق مین مرے اپنی نہ تلوار لپیٹ

بھی بازار جہان مین ہے تمنا آتش
جنس دل لے کوئی خوش رو ساخریدار لپیٹ

ردیف جیم تازی

بنین گے کس کا زیور چاند سورج — گھڑا کرتے ہین زرگر چاند سورج
چڑھین کیا تیرے منہ پر چاند سورج — جوان ہے تو ہمسر چاند سورج
قسم تیرے ہی سر کی اے رخ یار — نہین تیرے برابر چاند سورج
جبین سا ہوتے ہین جب دیکھتے ہین — سرائے یار کا در چاند سورج
وہ رخسارے جو ہوتے ہین مقابل — نکل جاتے ہین دب کر چاند سورج
ترے جویا ہین اے محبوب یہ بھی — پھرا کرتے ہین گھر گھر چاند سورج
چراغوں مین ہین تیرے راستے کے — رہین روشن نہ کیونکر چاند سورج
وہ رخ ہوتے تو پھر اندھیر کرتے — چھپاتے منہ مقرر چاند سورج
تمھارے روبرو ہو کر ہوے ہین — سفید و زرد اکثر چاند سورج
وہ بکا نور کا ہے تو جو دیکھین — رہین حیران و ششدر چاند سورج
صفا تبلا کے چار ابرو کو اپنے — ہوئے تیرے قلندر چاند سورج
چڑھے میری طرح سے جو تپ عشق — ہلال آسا ہون لاغر چاند سورج

http://muftbooks.blogspot.com/

وہ بازون مین اگر کہین نہ باندھین — اڑین پیدا کرین پر چاند سورج

ہم اُس مے خانے کے ہین مست آتش
کہ جس کے ہین دو ساغر چاند سورج

ردیف جیم فارسی

بلا اُس زلف پیچان کا ہے ہر پیچ — خم اندر خم ہے ہر مو پیچ در پیچ
تری دستار پر عاشق کشی کو — ستم ہے گوشوارہ قہر سرپیچ
الٰہی خیر کیجیو کھا رہی ہے — اُدھر وہ زلف اِدھر نازک کمر پیچ
ہوئے ہین زلف پیچان سے بھی طرّہ — تری دستار کے بیدادگر پیچ
اُٹھائے عشق پیچان کی طرح سے — گلستان جہان مین پیچ پر پیچ
ہوا اُس زلف پیچان کا جو سودا — سمجھ لے اپنی قسمت کا بشر پیچ
جواب خط خبرداری سے لانا — نہ پڑنے پائے کچھ اے نامہ بر پیچ
تری زلفون کا دھوکا ہم کو دے گا — سراسر خم ہے سنبل سر بسر پیچ
نہین دم باز ہم ہمکو نہ دم دے — کرے جو پیچ اے یار اُس سے کر پیچ

فراق یار سے کشتی پڑی ہے
پچھاڑا اجل گیا آتش اگر پیچ

رہِ اُلفت مین نقد عمر کر خرچ — کہین ہر چند ممسک تجکو ڈر خرچ
کہان اب طاقت صبر و تحمل — یہ دولت ہو چکی ہے بیشتر خرچ
وہ کالے سانپ وہ گیسو ہین جنکے — تماشے مین ہوئے ہین گنج زر خرچ
نہین یہ بار گیسو سے لچکتی — نزاکت کرتی ہے اُن کی کمر خرچ
خدا دے دولت قارون تو کیجے — نہ حاتم نے کیا ہو اس قدر خرچ
وہی دے گا لب شیرین کا بوسہ — سنون کرتا ہے جو رازق شکر خرچ
ہم اپنے نقد جان پر کھیلتے ہین — ترا ہوتا ہے کیا اے سیمبر خرچ
جنون عشق ہے غارت گر ہوش — کرے کیا عقل مندی یان بشر خرچ

http://muftbooks.blogspot.com/

رہا کرتی ہے فکر شعر گوئی
کیا کرتے ہین ہم خون جگر خرچ

چلے دنیا سے داغ عشق لے کر
یہ توشہ ہے یہ ہے بہر سفر خرچ

ملا جو اُس کو سمجھے من و سلویٰ
توکل پر رہا شام و سحر خرچ

حسینون نے بھی خوب آتش کو لوٹا
رہا فرمائشون سے خرچ پر خرچ

ردیف حائے حطی

بہار آئی چمن مین چلی ہوائے قدح
پڑھے وہ مست جسے یاد ہو دعائے قدح

دکھا رہی ہے عجب آئینہ صفائے قدح
سرور اُسے ہے جو ہے صورت آشنائے قدح

نکالے دل سے کدورت اگر صفائے قدح
نثار شیشہ کے ہو محتسب فدائے قدح

زمانہ مین نہین مجھ سا کوئی ہے دریا نوش
حباب وار ہے سر مین بھری ہوائے قدح

شراب خوار کرے گی بہار صوفی کو
دکھائے گی لب بیگانہ آشنائے قدح

صراحی وار ہی گردن نہین فقط اُن کی
وہ چشم مست کی گردش بھی ہے ادائے قدح

مزے کے ساتھ ہو غم ہو کہ اس مین شادی ہو
مثال گریہ مینا وہ خندہائے قدح

شراب خانہ مین کرتا ہون سیر دریا کی
دکھایا کرتا ہے لہر آب باصفائے قدح

بلند بعد فنا ہوگی قدر ستون کی
بنے گی خشت سر خم کی خاک پائے قدح

سبو و شیشہ و خم کس کی کی نہ پا بوسی
کسی نے منہ نہ لگایا مجھے سوائے قدح

عوض طبیب کے میکش ہے ڈھونڈھتا ساقی
ہوا ہے خون صراحی سے امتلائے قدح

جہان کی سیر دکھاتا ہے نشۂ صہبا
دماغ رکھتے ہین جمشید کا گدائے قدح

اُن انکھڑیون مین جو کنٹھن سی سرخ ہوینگی
کہون گا نشہ کے ڈورون کو مین طلائے قدح

حجاب دور کیا کیف مے نے اُس بت کا
جزائے خیر دے ساقی تجھے خدائے قدح

وہ چشم مست کا ساقی کے وصف ہے مقصود
کنایہ ہے جو یہ کرتے ہین ہم ثنائے قدح

شراب عشق کی پیتے ہی ہوش اُڑے ایسے
کہ ابتدا مین ہوا حال انتہائے قدح

فراق یار مین دوران سر ہے دور شراب
لڑا کے شیشہ سے توڑون یہ ہے سزائے قدح

http://muftbooks.blogspot.com/

یہ جلوہ مہ و خورشید سے کھلا آتش
ہنوز باقی ہے دور فلک مین جائے قدح

ردیف خائے معجمہ

لگا دے پھر وہی اے گنج زر شاخ
ہوا ہے دست خالی بے ثمر شاخ

چمن کی سیر کو مے پی کے چلیے
بہار آئی لدی پھولون سے ہر شاخ

یہ خوش چشمون کے سودے مین ہون سوکھا
ہرن کی بھی نہ سوکھے اس قدر شاخ

قدم سے تیرے اے ابر کرامت
پھلے پھولے برابر خشک و تر شاخ

قمریون کی جدائی کے الم سے
ہوا ہون سوکھ کر بے برگ و بر شاخ

کھڑے سایہ تلے جھکے ہوے تم
نکالی اُس شجر نے شاخ در شاخ

تماشا نخل ہے نخل توکل
ہر اک میوہ ہے رکھتی اُس کی ہر شاخ

جوانی کو غنیمت جان غافل
ہری ہوتی نہین پھر سوکھ کر شاخ

نہالِ حسن جو ہم نے کہا ہے
لگائی جاتی ہے وان شاخ پر شاخ

سراپائے یار کی نقل مین جلتی
درخت عود کی ہوتی اگر شاخ

وہ نخل خشک ہون ہر ایک جھکے
ہرے پن سے ہے مشتاق تبر شاخ

مقدر مین اگر ہے میوہ چکھنا
ملیگی جھک کے آتش بارور شاخ

ہوا ہے حسن سے خال سیاہ جانان سرخ
نکر سکا رخ کافر کو نور ایمان سرخ

حلال ہونیکو سب سے ہین پہلے ہم موجود
وہ پان کھا کے کرین تو لب اور دندان سرخ

یہ اشتیاق شہادت مین خون روتا ہون
بریدہ حلق سے ہے حلقۂ گریبان سرخ

ہوئی ہین غصہ سے کیا لال لال وہ آنکھین
نظر پڑا ہے کبھی جو لباس ترکان سرخ

عجب عداوت اخوان دہر سے یہ نہین
کرے جو خون سے یوسف کے گرگ نادان سرخ

ترا وصال ہے اے سیمبر عجب دولت
خوشی سے ہوتا ہے کندن سے رنگ انسان سرخ

ہمیشہ کرتی ہے اُس بحر حسن سے پنجہ
حنا کا رنگ ہو کیونکر نہ مثل مرجان سرخ

http://muftbooks.blogspot.com/

ترے شہیدوں کے آگے نہ رنگ پکڑیگا
ہزار رنگ سے ہو لالہ گلستان سرخ

سفید کپڑے نہیں پہنتا وہ خسرو حسن
سنی ہے جب سے کہ تاج قبائے سلطان سرخ

چمن میں لالہ و گل رہتے ہیں گریبان چاک
دکھا دیا کسی رنگین ادا نے دامان سرخ

شراب دینے میں وقفہ نہ کیجیو ساقی
ہوا نہیں ابھی رخسار یار چندان سرخ

اثر پذیر طبیعت بھی شرط ہے آتش
نہ کیف مے سے ہون آنکھون کیطرح مژگان سرخ

کرتا ہے زندگی کو ہمارا حجاب تلخ
الٹو نہیں تو ہم سے رہے گا نقاب تلخ

آغاز سے عشق کا انجام ہے بخیر
کیفیت شراب سے شیرین شراب تلخ

شربت کے گھونٹ کا مزہ دے پیکے پیچھے
ہر چند تیغ کا ہو تمھارے لعاب تلخ

سائل ہون بوسۂ لب شیرین کا یار سے
شان کریم ہے نہ اگر دے جواب تلخ

عاشق ہی ہیں جو سنتے ہیں اے نونہال حسن
تحمل سے ہیں ترے سخن ناصواب تلخ

بیمار کا مذاق ہون میں ہجر یار میں
سم ہے طعام میرے لیے اور آب تلخ

سودائے زلف یار سے نیند اڑ گئی مری
اس درد سر نے کر دیا آنکھون کو خواب تلخ

شیرین لبونکی کیون نہ گوارا ہون گالیان
ملنے سے قند کے نہیں رہتا گلاب تلخ

بھنتا ہے جبکہ عشق کی آتش سے دل مرا
ٹپکے ہیں اشک صورت اشک کباب تلخ

شیرین ادائیون سے جو محفوظ تو کرے
شکر کو مور شہد کو سمجھے ذباب تلخ

وصلت کی شب میں ہوتا ہے ہر بات پر ترش
عیش و نشاط کرتا ہے اُنکا عتاب تلخ

غافل نہ ہو مزے سے محبت کے آشنا
یہ چاشنی ہے آتش خانہ خراب تلخ

ردیف دال مہملہ

فروغ مہر کا پیدا کرے ہمارا چاند
ہلال سامنے سے اُسکے ہووے سارا چاند

تمام رات ہوئی کر گیا کنارا چاند
اتریے بام سے تم چلتے اور ہارا چاند

نقاب الٹ کے رُخِ رشکِ ماہ دکھلادو
اندھیری رات میں ہے ایک تارا چاند

http://muftbooks.blogspot.com/

وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیا عزّہ — نشاط و عیش مین گذرا کبھی نہ سارا چاند
وہی ہے خوب جسے جو پسند خاطر ہے — نگاہ کبک مین سورج سے ہے پیارا چاند
ہلال بدر سے ہر چاند مین ہوا ہر عید — تکرسکا ترے ابرو کا یارا اشارا چاند
شراب پی کے کروگے رخ صبیح کو سرخ — حرارہ لائے گا خورشید کا تمھارا چاند
فراق یار مین کوئی حسین نہین بھاتا — گران ہے مہر جہانتاب و ناگوارا چاند
مقابلہ جو رخ آتشین یار سے ہو — یہ بیقرار ہو اُڑ جائے بنکے پارا چاند
تری غلامی کا دعویٰ ہے یار اسکو بھی — جبین کے داغ کو رکھتا ہے آشکارا چاند
زمانہ یار کا آیا گذر گیا یوسف — طلوع نیّر اعظم ہوا سدھارا چاند
ہمارے ویسین نہین نقش روئے روشن یار — پری کے بدلے ہے اُس شیشہ مین اُتارا چاند
ملاؤن گا تری پاپوش کے ستارون سے — کبھی ادھر سے کرے گا نہ کیا گذرا چاند

رخ حبیب سے ممکن نہین فروغ آتش
اگر وہ حسن سے شعلہ ہے تو شرارا چاند

وہ آستان ہے ترا اے ملک جناب بلند — کہ جسکے ذرے ہین مانند آفتاب بلند
اسیر زلف دل داغ دار ہے اپنا — ہوا ہے اُڑ کے یہ طاؤس تا سحاب بلند
خیال نے قد بالا کے جب ترو لایا ہے — کیا ہے سر سے مرے ایک نیزہ آب بلند
نگہ نہ پہونچی اُٹھا کر جو آنکھ کو دیکھا — ہماری آنکھون سے اُڑ کر ہوا یہ خواب بلند
یہ تیرے عشق سے جوش و خروش دریا ہے — تری ہوا نے کیے ہین سر حباب بلند
شب فراق مین گھبرا کے کھو نہ جان اے دل — قریب صبح ہی ہوتا ہے آفتاب بلند
یہ اپنے خط کے کبوتر کو ہے دعا اپنی — نہ اُڑ کے ہو سکے تیرے لئے عقاب بلند
کیا ہے جس نے کمر مین ترے سوال اے دوست — ہوا ہے غیب سے آوازہ جواب بلند
خدا کے آگے ہے سرکش سے خاکسار عزیز — ابولہب سے ہے قدر ابو تراب بلند
کھینچی ہے دور تشبیہ قد بالا سے — ہوئے ہین تاڑ سے بھی سرو بیحساب بلند
شرف ہے زین کو تیری نشست سے اے ترک — ترے قدم نے کیا پایۂ رکاب بلند

http://muftbooks.blogspot.com/

قد کشیدہ کا مضمون ہر ایک شعر مین ہے
مطالب اپنے ہے رکھتی مری کتاب بلند

رہین حجاب وحیا کی یہ پست فطرتیان
نگاہ یار کرے نشہ شراب بلند

مری طرف سے یہ اے خواجہ کہد و آتش سے
جناب عشق ہے اے خانمان خراب بلند

پری پسند طبیعت نہ ہے نہ حور پسند
تمہارے بندے ہین ہم ہمکو ہین حضور پسند

ہر ایک شہر خریدار ہے دل وجان سے
وہ جنس حسن ہے تو جو ہے دور دور پسند

اتارے پرنے اڑا کر بہار مین اکی
برہنگی کی قبا ہے جنون عور پسند

نگاہ اپنی ہے دلبستگی کے سودے مین
مبصرون کی کچھ اس مین نہین ضرور پسند

نگہ مین اپنے سماتا نہین ہر ایک حسین
پری سے چہرہ کے اوپر ہے چشم حور پسند

ہوا ہے جب سے کہ ساقین یار کا سودا
زیادہ تر مجھے ہیرے سے ہے بلور پسند

ہوئی ہے خانۂ دل مین جو روشنی منظور
کیا ہے آنکھون نے اپنی چراغ طور پسند

گناہ عشق کا جب سے کہ مرتکب دل ہے
زبان کو ہے مری ذکر یا غفور پسند

نہ دور کھینچ کے ملا ہمکو خاک مین لے بت
گنا نہین ہے خدا کو نہیں غرور پسند

خیال یار کا رہنے لگا ہے اسمین بھی
ہوا ہے دل کو بھی آنکھون کی طرح نور پسند

نہ طفل بن نہ دلا محو حسن صورت ہو
کھلونے مٹی کے کرتے ہین بے شعور پسند

دل اک نگاہ کے اوپر ہے بیچتا آتش
کرین جو آپ اسے بے صرف وبقصور پسند

رتبہ رکھتے ہین ترے ابروے خمدار بلند
طاق کعبہ سے ہین یہ طاق خوش آثار بلند

کیا کہون کہتے ہین مضمون قد یار بلند
سرو شمشاد سے ہین مصرعۂ اشعار بلند

دیکھیے کسکو شرف ہو تری پابوسی کا
رکھتے ہین دست دعا کافر و دیندار بلند

گوش گل تک ہو قفس مین سے رسائی ایسی
تری آواز ہوا اے مرغ گرفتار بلند

ایک سر جنگ مین مین نہ لے ڈھادونگا
محتسب لاکھ کرے گنبد دستار بلند

تری درگاہ کی اللہ رے رفعت ایدوست
آستان سے کسی گھر کی نہین دیوار بلند

http://muftbooks.blogspot.com/

گوشِ عارف سے سنے تو تو ہر اک نعرے ہے
نعرۂ فاعتبروا یا اولی الابصار بلند

سیکڑوں مصرِ محبت میں مہِ کنعان سے
چاہیے اخترِ اقبالِ خریدار بلند

تخت پر بیٹھ کے کر سیرِ چمن اے محبوب
پایہ رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار بلند

شمع رو یار شبِ ہجر میں جو یاد آیا
شعلہ کی طرح ہوئی آہ شرربار بلند

تشنۂ زخم ہے دل دیکھیے کب کرتی ہے
پانی اپنا مرے سر سے تری تلوار بلند

رو کے آبِ اشک سے کرنا ہے عصیاں سفید
رو سیاہی کو جو کرتا ہے تو یہ باران سفید

ان لب و دندان کی کچھ تعریف ہو سکتی نہیں
لعل سے لب سرخ تر الماس سے دندان سفید

ہوش سے خانہ ہی میں اپنے ترے دیوانہ ہیں
ہوں مبارک بادشاہوں کیلیے ایوان سفید

حسنِ روئے یار کی ممکن نہیں ہے دلکشی
سرخ ہو مہرِ درخشاں یا مہِ تاباں سفید

دستِ نازک میں ترے دیکھے جو شوخی حنا
رنگ اڑے ایسا کہ موتی سے بھی ہو مرجان سفید

پان مسی کا جو لب پر اپنے تو دکھلائے رنگ
یاسمین سے لالہ ہو خوشبو سے نافرمان سفید

دل صفا ہو پہلے پیچھے جلوہ گاہِ یار ہو
فرش یوسف کے لیے پیدا کرے زندان سفید

عہدِ پیری تک جوانی سے رہا عشقِ جمال
کیں ہیں آنکھوں نے ترے نظارہ میں مژگان سفید

جامِ بلوری صراحی نقرئی پیری میں ہو
چاندنی میں چاہیے سب عیش کا سامان سفید

خانۂ شادی کا شک ہوتا ہے مجھکو گور پر
جاتے ہیں اس گھر میں کپڑے پہن کر مہمان سفید

تازہ رکھیے سونگھکر سیبِ ذقن اپنا دماغ
خوابِ غفلت میں نہ موئے سر کرے انسان سفید

قتل آرائش کرے کیونکر نہ آتش یار کی
سرخ رنگ رو غضب اسپر ہے قہر افشان سفید

مول اک نگاہ ہے جو ہو دل یار کی پسند
بڑھ کر جو لے تو آگے خریدار کی پسند

اے قصرِ یار خوب ہے پشتے کے واسطے
مٹی مری جو ہو تری دیوار کی پسند

عالم فریب حسنِ دلآویز یار ہے
سکہ کھرا ہے کیوں نہ ہو بازار کی پسند

ہوتا ہے صبر فرقتِ جاناں میں ناگوار
کڑوی دوا نہیں دلِ بیمار کی پسند

http://muftbooks.blogspot.com/

حسن و جمال کو بھی طمع سیم و زر کی ہے
افشاں ہوا ہے یار کے رخسار کی پسند

قاضی نے حکم قتل دیا تو کہوں گا میں
جلاد خوب رو ہے گنہگار کی پسند

سودے میں اُس کے شیخ و برہمن ہیں ایک سے
وہ دلربا ہے کافر و دیندار کی پسند

مردود نیک و بد چمن دہر میں رہے
مقبول گل ہوئے نہ تو ہم خار کی پسند

چُن چُن کے عاشقوں کو ملاتی ہے خاک میں
چل یار دیکھ لی تری رفتار کی پسند

دِل خانۂ خدا جو سُنا تو یقین ہوا
وہ گھر بنا کہ ہو گیا معمار کی پسند

محو تصورِ رُخ رنگین یار ہین
آنکھوں کو اپنی سیر ہے گلزار کی پسند

اے جامہ زیب سیر چمن کو گیا جو تو
گل نے قبا تو لالے نے دستار کی پسند

کس کو یہ عشق حُسن خدا داد سے ہوا
یوسف ہوا ہر ایک خریدار کی پسند

ذرے ہماری خاک کے برباد تو رہین
ہون گے کسی تو روزن دیوار کی پسند

یوسف کا مول دیکھئے اٹھ کے جو ہاتھ آئے
جنت العنب ہے آتش میخوار کی پسند

ردیف دال ہندی

نہ دے سکے گی زمستان مین مجکو ایذا ٹھنڈ
لپٹ کے سوئیگا وہ گل رہے گا بتا ٹھنڈ

پڑا ہے جب سے دم سرد سے مجھے پالا
بدن کو دیتی ہے لرزے کی تپ کی ایذا ٹھنڈ

برہنہ پھرتے ہین جاڑے مین تیرے دیوانے
پھٹکنے دیتی نہین گرد داغ سودا ٹھنڈ

دکھاتی ہے گلرنگ سبزۂ مینا
شراب خوار کو ہے باعث تماشا ٹھنڈ

فراق یار مین لی ہے جو مین نے ٹھنڈی سانس
ہوئی ہے گھر مین جاڑے کی طرح پیدا ٹھنڈ

غضب خدا کا صنم تیری سرد مہری ہے
نہ کر سکے گا گزند ایسی کر کے پالا ٹھنڈ

کرون گا سوز درون سے جو آگ مین ہرچند
پھرے گی ڈھونڈھتی آتش کنار دریا ٹھنڈ

ردیف دال معجمہ

مرغوب طبع کیون نہ ہو ایسی چسک لذیذ
حلوا تو حسن کا [illegible] لذیذ

اے حور اپنے سیب ذقن کا مزہ نہ پوچھ
جنت کا میوہ مغز سے ہے پوست تک لذیذ

مستی مین بوسے اُس لب لعلین کے لیجے
کیفیت شراب مین ہے یہ گزک لذیذ

کس کس طرح کے ذائقہ دلپذیر ہین
کیا کیا طعام رکھتا ہے خوان فلک لذیذ

شیرین کلام کا بھی مزہ بھولتا نہین
شیر و شکر سے ہے یہ بلاشبہ وشک لذیذ

شیرین وہ لب ہو یا نمکین جو ہو خوب ہے
شکر نمک سے ہے تو شکر سے نمک لذیذ

بریان ہو سوز غم سے محبت کے ساتھ دل
آتش کباب کرتا ہے دل نمک لذیذ

ردیف رائے مہملہ

بیت ہین وو ابروے زیبائے یار
مصرعۂ برجستہ ہے بالائے یار

محو کر دیتا ہے سر تا پائے یار
کیا مناسب تن کے ہین اعضائے یار

دونون ہین اپنے لئے ایذا دہند
عشق بے خود حسن بے پروائے یار

آج کل سے کچھ مین دیوانہ نہین
سر نہ تھا جب سے کہ ہے سودائے یار

مصلحت ہے واسطے اپنے وہی
جو رضائے یار ہے جو رائے یار

شہر خوبان مین ہین وو میرے خطاب
عاشق دل دادہ و شیدائے یار

عشق شور انگیز پیدا کیجئے
جلوہ گر ہے حسن شوق افزائے یار

ساقی تو دے شیشہ و ساغر ہین سب
خالی ہے یا دش بخیر ایک جائے یار

میرے گھر مین جو قدم رنجہ کرے
اپنی آنکھون سے لگاؤن پائے یار

آئینہ سے یہ ہمین روشن ہوا
محو حیرت رہتے ہین بنیائے یار

وصف چشم سرمگین کیا کیجئے
دیکھتی ہے نرگس شہلائے یار

حسن مین کچھ ماہ کو نسبت نہین
بے کلف بے داغ ہے سیمائے یار

باندھیے مضمون تو مضمون دہن
کیجیے پیدا تو ناپیدائے یار

خود نمی بیوجہ آتش کی نہین
یہ بھی ہے میری طرح جویائے یار

دکھائے حسن کی اپنے جسے کہ یار بہار
یہ عشق ہو کہ پکارا کرے بہار بہار

ظہور داغ محبت ہے یون مرے دل سے
چمن کی جیسے ہو پروردہ کنار بہار

فراق یار مبدل وصال سے ہووے
نکالے دل سے خزان کا یہ خار خار بہار

چمن کی سیر مین مجھ مست کو دلاتی ہے یاد
دکھا کے آتش گل آب خوشگوار بہار

شباب کا ترے اے یار رنگ لا کے ہوئی
بلائے عالم آشوب روزگار بہار

شگفت غنچہ سے اُس گل کو آتی ہے یہ صدا
ترے فدا ترے صدقے ترے نثار بہار

پیادہ پا ہون پری کی تلاش مین پھرتا
جنون کو رکھتی ہے سر پر مرے سوار بہار

نمود کی خط شکین نے لالہ رو رخ پر
یہ داغ چھوڑ چلی اپنا یادگار بہار

کنار جوے چمن جھومتے ہین مست ترے
بط شراب کا کھلواتی ہے شکار بہار

وہ رنگ و بو بدن یار مین جو ہے سو کہان
شگوفے ایسے کھلایا کرے ہزار بہار

کرم سے ابر کرم کے ترے یہ فیض ہے عام
ہوا دیا ہوا رکھتی ہے اعتبار بہار

تصور رخ رنگین مین بند رکھتا ہون
بہار فصل مین آنکھون سے ہے دوچار بہار

شگفتہ ہوکے نسیم سحر سے غنچہ ہون گل
اُٹھائے پردہ دوے نقاب دار بہار

نظارہ دیدۂ بلبل سے کیجئے اب کی
خدا جو چاہے تو آتش ہو سازوار بہار

پڑگئی آنکھ جو اُن چاند سے رخسارون پر
لوٹتے کبک نظر آگئے انگارون پر

ابروے یار کا سر مین ہے جنون کے سودا
رقص وہ لوگ کیا کرتے ہین تلوارون پر

روز و شب رہتے ہین بلبل کی طرح سے نالان
ٹوٹی پھولونکی چھڑی ہم سے گنہگارون پر

باد کے جھونکے کے لگنے سے ہین میلے ہوتے
نازکی ختم ہے اُن پھول سے رخسارون پر

موسم گل مین جو ہوتا ہے زیادہ سودا
دوڑتے پھرتے ہین ہم باغ کی دیوارون پر

جگر و دل ہین کبابون کی طرح سے بھنتے
کثرت داغ جنون رکھتے ہین انگارون پر

عشق بازون کو دکھا رخ رنگین تم بھی
مست بلبل ہوئے ہین رنگ ہے رخسارون پر

حسن جو پائین ہین تری بار سیہ سی زلفین
رقص طاؤس کیا کرتے ہین کہسارون پر

http://muftbooks.blogspot.com/

گر رہی شب ہجران کی سیاہی اندھیر
چاند پر ہے نہ وہ رونق نہ چمک تارون پر

بزم خوبان مین تکلف نہین کسکو ہے پسند
طرے ہی طرے نظر آتے ہین دستارون پر

مردنی چھائی ہوئی دیکھین گے منھ پر جو طبیب
خشمگین ہون گے تری چشم کے بیمارون پر

جا نکلتا ہے جو بازار مین وہ شوخ مزاج
پھبتیان ہوتی ہین یوسف کے خریدارون پر

خاک چھنوائی ہے سودائے گلستان نے بہت
ایڑیان برسون ہی رگڑا کیے ہین خارون پر

دل احباب کا دم بند ہے اُن زلفون مین
کیا تعدی ہے شکنجے کے گرفتارون پر

شور نالے کا مرے جب سے سنا ہے آتش
قفل مرغان چمن رکھتے ہین منقارون پر

ردیف زائے معجمہ

دکھلائینگے کیا یار کا شمس و قمر انداز
ایجاد دئیے ہوتے ہین شام و سحر انداز

موسیٰ کو غش آجائیگا جلوے سے تمھارے
دم دوگے مسیحا کو بھی ہے اگر انداز

دیوانہ ہوا جسنے رخ یار کو دیکھا
رکھتا ہے پری کا بھی جمال بشر انداز

دل صید گہ عشق مین کب سے ہے نشانہ
اللہ اُڑا دے اسے کوئی قدر انداز

پابوس کو ہر روز گیا یار کے گھر مین
ٹپکا کیے سر کو پس دیوار و در انداز

منھ پھیر نہ بوسے کے طلبگار سے ظالم
دل توڑ کے کعبہ کو نہ ڈھا خانہ بر انداز

دکھلائی ہے دانتون کی صفا یار نے جیسے
موتی مری آنکھون نے کیے ہین نظر انداز

بیجا نہیں کوئی ہو دیگانہ دل تجسے لگا کر
ہو ناز ہے آفت ہے قیامت ہے ہنر انداز

واپس دل احباب کو لیلے کے ہو کرتے
یہ غمزہ سنا ہے یہ نہ تھا پیشتر انداز

گل سننے کو نالے ہمہ تن گوش ہین آتش
بلبل نے اڑایا ہے تمھارا اگر انداز

ردیف کاف فارسی

ایک سے ایک ہے تماشا رنگ
دیدنی ہے جہان رنگا رنگ

سامنے تیرے روئے رنگین کے
لالۂ گل نے بھی نہ پکڑا رنگ

http://muftbooks.blogspot.com/

آنکھیں ہیں اور زلفِ یار کا دھیان
کچھ نہ کچھ لائے گا یہ سودا رنگ

تم جو خمخانہ میں نہیں آئے
مے گلرنگ کا ہے پتلا رنگ

زلف و رخ سے ترے کھلا کہ نہیں
ایسا کالا نہ ایسا گورا رنگ

مست تیرے نہیں جو نذر بھی دے
مے سرخ آسمان مینا رنگ

حسن نے گیسوؤں کو تیرے دیا
مشک کی بو کے ساتھ کالا رنگ

فکر رنگین نے تیری اے آتش
کیسے کیسے کئے ہیں پیدا رنگ

ردیف لام

کانوں میں ترے دیکھکے سو سیکے کرن پھول
اے سرو رواں پھول گئے مرغ چمن پھول

پیدا کرے سو رنگ کے گو خاک چمن پھول
ممکن نہیں رخ سا ترے اک غنچہ دہن پھول

ساقی یہ بہار چمنستان ہے دو ہفتہ
پانی بھی جو مانگوں تو پلا مشفق من پھول

دل سادگی یار کے اوپر سے نکلتا
جھمکا ہے نہ مد نظر اپنا نہ کرن پھول

زلفوں کی لٹک دیکھ کے سودائی ہو سنبل
نازک بدنی پر تری غش کھائے سمن پھول

سنتے ہیں جو شہرت تری ناوک فگنی کی
ہوتی ہے خوشی ایسی کہ جاتے ہیں ہرن پھول

دکھلائے گی کیا شام غریبان کے شگوفے
ہر چند کہ غنچوں کو کرے صبح وطن پھول

عشرت کدۂ عاشق و معشوق نہیں باغ
دولہا بنی بلبل نہ تو اک شب نہ دلہن پھول

تلوؤں کے تلے رکھ کے ملے یار نے سمجھا
سونگھے ہوئے بلبل کے جو وہ غنچہ دہن پھول

بلبل سے جو کی ہے کبھی اس شوخ نے گرمی
مجھکو اے گئے بہار میں ہیں سیکڑوں من پھول

خمیازہ قمری کا ہے یہ درد سر عشق
پھل ہی نہ تو رکھتے ہیں نہ کچھ سرو چمن پھول

جو دیکھے بہار چمنستان کو وہ رو دے
ٹھیک آئین تو پہنیں ترے کشتوں کے کفن پھول

مجھکو تو نہ دکھلائیں ترے غصہ کی صورت
صاف اپنی جبیں پر کی کریں چین و شکن پھول

موجب یہ انکار ہم آغوشی کا کیسا
کانٹا نہ تن اپنا ہے نہ انکا ہے بدن پھول

قرآں کے عوض چلکے پڑھو مطلع رنگین
آتش سے سخن گو کے ہیں اے اہل سخن پھول

http://muftbooks.blogspot.com/

محبت کوڑیوں کے ہو اگر مول | بنی آدم نہ لے یہ درد سر مول
پسند دل ہوا ہے حسن صورت | فلک بیچے تو لیں شمس و قمر مول
تری زلفوں سا کالا ہو تو کم ہے | اگر ہوا اژدہے کا گنج زر مول
ہوا صف بندی مژگاں سے ظاہر | لڑائی لیں وہ آنکھیں ڈھونڈھ کر مول
لب و دندان تمھارے بے بہا ہیں | نہیں رکھتے ہیں یہ لعل و گہر مول
وہ سودا ہے تری زلفوں کا جس کو | سپاہی لیتے ہیں سر بیچ کر مول
بہادر تیغ جوہر پر ہیں کھاتے | کرے کالا جو منہ وہ ہے سپر مول
اٹھائی آنکھ تم نے مر گئے ہم | ہماری جان کی تھی ایک نظر مول
لیں گی گالیاں قیمت کے بدلے | نہ دے گا لیکے دل وہ مفت بر مول
لب شیریں سا اک میٹھا نہ نکلا | لئے ہم نے ہزاروں نیشکر مول
عجب دولت ہے یہ احسان اس سے | بشر کو بھی ہے لے لیتا بشر مول
سو تمہا زلفوں کو پیچھے پہلے رے نے | جو کچھ ہو مشک کا اسے سیمبر مول
عوض میں دل کے بوسہ دیکے ہمکو | خدا کا لے لیا اس بت نے گھر مول
یہ حسن یار نے قیمت بڑھائی | نہ تھا یوسف کا ورنہ اسقدر مول

بھروسا زندگانی کا نہیں کچھ
کفن لے رکھے اے آتش بشر مول

درگاہ میں کریم کے ہے التجا قبول | دست دعا بلند تو کر ہے دعا قبول
باندھے گرہ میں اپنے مرے دلکو زلف یار | حاضر یہ گنج ہے جو کرے اژدہا قبول
شب کو کہا جو آؤ تو بولا وہ مہر وش | ہوتی نہیں محال طلب کی دعا قبول
داغ فراق ہوئے کے بجا قبل صبح کے | سب کچھ قبول ہے یہ نہیں ہے لقا قبول
یہ وقت لہو و لعب میں کھو دے نہ آدمی | کرتا ہے بندگی کو جو اسکی خدا قبول
ایسا اثر زباں میں مری اے کریم دے | جو کچھ کہوں کہے وہ مرا دلربا قبول
وہ لوگ ہیں جو درد محبت سے آشنا | کرتی نہیں ہے انکی طبیعت دوا قبول

عالم سے کچھ غرض نہین اے جان جان ہمین / دل کو نہین ہے کوئی تمھارے سوا قبول
سمجھنے کو میرے یار جو مانے تو کیا عجب / کرتے ہین آشنا سخن آشنا قبول ۷

ردیف میم

ڈھلتی ہے عاشقانہ ہماری غزل تمام / چھائے ہوئے ہین کوے فرنگی محل تمام
وہ پھول کونسا ہے کہ سونگھا نہین جسے / چکھے ہوئے ہین باغ جہان کے پھل تمام
زیب کنار عطر وہ ملکر ہوسے تھے شب / ابتک مہک رہی ہے ہماری بغل تمام
دل کی کشش کا ایک بھی رکھتا نہین اثر / اپنے کیے ہوئے ہین یہ حُب کے عمل تمام
اہل جہان برادر مومن نہین ہزار / یوسف کے واسطے ہین یہ گرگ بغل تمام
ڈھونڈھا ہے جس جگہ وہین پایا ہے آپکو / اس شش جہت مین ہین یہ تمھارے محل تمام
مضمون بستہ آئین سراپائے یار کے / ہوجائے اس علاقہ مین اپنا عمل تمام
داغون سے بھر چکا نہین سینہ مرا ہنوز / روشن نہین ہوے ہین ابھی یہ کنول تمام
ایذائے ہجر یار سے اتنی ہے آرزو / آنے نہ پائے تو کہ ہو نہین اے اجل تمام
آتش قدم وہ ہون مری ٹھوکر جو کھائے کوہ / پتھر ہون نرم ہوکے روئی کے پہل تمام
شیرین شکر سی جان گئی سو دلے خال مین / مکھی کے چاٹنے نے کیا یہ عسل تمام
شانہ کا کام لیجیے گستاخ ہاتھ سے / ناخن سے زلف یار کے عقدے ہون حل تمام
کیونکر کرین نہ ناز وہ حسن وجمال پر / کبر و غرور رکھتے ہین اہل دول تمام
عالم کے دل لبھاتے ہین خال رخ حبیب / سمجھے ہین اپنے حصہ مین بھونرے کنول تمام
آنکھون مین جان حسرت دیدار لائی ہے / آئی نہ اب اجل تو ہوے بے اجل تمام
کہتا ہے سنکے حالت دل روز وصل یار / فرقت کی شب مین ہوگی تمھاری غزل تمام
دوڑا کے راہ سخت محبت مین پانؤنکو / ایسا تھکائیے کہ بدن ہووے شل تمام
ہر عضو ہے مناسب اندام نازنین / سر سے ہے تا قدم وہ صنم بے بدل تمام
دل کو لگا ہے روگ محبت کا بسطرح / جان آج بچ گئی تو یقین ہے کہ کل تمام
حیلہ سے کام لیتا ہے وہ ترک تیغ کا / کرتی ہے عشقباز کو لیت و لعل تمام

http://muftbooks.blogspot.com/

سیب ذقن سونگھائے جسے وہ مسیح وقت ۔ صورت سے اُس کی بھاگین وہ بھی خلل تمام

آتش کی فکر کھودتی ہے اے زمین شعر
گنج نہان ہین جتنے کہ تجھ مین اگل تمام

ہوتا ہے سوز عشق سے جل جلکے دل تمام ۔ کرتی ہے روح مرحلۂ آب و گل تمام
ھاکے عشق رکھتے ہین تجھ سے حسین دہر ۔ دم بھرتے ہین ترا بت چین و چگل تمام
ٹپکاتے زخم ہجر پہ اے ترک کیا کرین ۔ خالی ہین تیل سے ترے چہرے کے تل تمام
دیکھا ہے جب تجھے عرق آگیا ہے یار ۔ غیرت سے ہوگئے ہین حسین منفعل تمام
عشق بتان کا روگ نہ اے دل لگا مجھے ۔ تھکوا کے خون کرتا ہے آزار سل تمام
قدسی بھی کشتہ ہین تری شمشیر ناز کے ۔ مارے پڑے ہین متصل و منفصل تمام
درد فراق یار سے کہتا ہے بند بند ۔ اعضا ہمارے ہوگئے ہین مضمحل تمام
ساری عدالت الفت صادق کی ہے گواہ ۔ مہر دنے ہے لپی ہوئی اپنی سجل تمام
کرتے ہین غیر یار سے میرا بیان حال ۔ الفت سے ہوگئے ہین موافق مخل تمام
تیر نگاہ ناز کا رہتا ہے سامنا ۔ چھلنی ہوا ہے سینہ مشبک ہے دل تمام
ہوتا ہے پردہ فاش کلام دروغ کا ۔ وعدہ کا دن سمجھ لے وہ پیمان گسل تمام

خلوت مین ساتھ یار کے جانا نہ تھا تمھین
ارباب انجمن ہوئے آتش خجل تمام

ردیف نون

رہا کرتا ہے درد اک رات دن بے یار پہلو مین ۔ دل نالان ہوا ہے خانۂ بیمار پہلو مین
تپ ہجران کی گرمی دور ہی سے پھونکے دیتی ہے ۔ ٹھہر سکتا نہین دم بھر کوئی غمخوار پہلو مین
کسی کروٹ سے نیند آئی نہ اُس ابرو کے سودے مین ۔ نہ رکھی مین نے جب تک کھینچکر تلوار پہلو مین
عجب کیا ہے خط نورس کا گرد اُس روئے رنگین کے ۔ وہ گل ہے کونسا رکھتا نہین جو خار پہلو مین
شب مہتاب ہو ہر چند شمعین لاکھ روشن ہون ۔ اندھیرا ہے نہ ہو جو چاند سا رخسار پہلو مین
کھڑا رہکر جو مین حسرت سے دروازے کو تکتا ہون ۔ بٹھا لیتی ہے قصر یار کی دیوار پہلو مین

دعائین مانگ کر اللہ سے تجھکو جگا یا ہے
سولادے یار کو اے طالع بیدار پہلو مین

قبائے یار کو دوستے کے ٹکنے نے ہے چمکا یا
جگہ طرہ کو بھی دے پٹی دستار پہلو مین

بھولاوین شاخ گل پہ چھپون کو تیرے اے بلبل
ہمارے بھی جو ہو وہ غیرت گلزار پہلو مین

بری سی شکل انھون نے آئینہ مین جبسے دیکھی ہے
لگائے رکھتے ہین دیوانے بھی دو چار پہلو مین

اڑا دیتا ہے بیتابی دل سے تکیہ پہلو
فراق یار بن بیٹھا ہے کیا مختار پہلو مین

بازی عشق جز اندوہ و غم و رنج نہین
کھیل لے ہر کوئی جسکو یہ وہ شطرنج نہین

پھیر کر منھ کو دکھاتے ہین وہ زلفین یعنی
سانپ پالو تو ہین موجود مگر گنج نہین

ہاتھ ملتا ہون جو مین دیکھ کے سینہ کا ابھار
کہتے ہین توڑ لے جسکو یہ وہ نارنج نہین

تم خفا ہم سے ہو ہم تم سے نہین آزردہ
ہم سے ہے رنج تمھین تمسے ہمین رنج نہین

دل سے آتی ہے محبت کے مجوسے مین یہ صدا
جان پہ کھیلنے والون کو شش و پنج نہین

غزل خواجہ سے مطلب کو پہونچ اے آتش
نالۂ بے اثر مرغ نوا سنج نہین

باہر نہ پائینچے سے ہون اُس گلبدن کے پاؤن
پھیرین چھری نہ پنجۂ قصاب بنکے پاؤن

ہستی سے جاؤن بے سر و پا جانب عدم
اندر کفن کے سر ہو نہ اندر کفن کے پاؤن

یک سالہ راہ سے ہے چلی آئی باغ مین
شبنم دھلا رہی ہے بہار چمن کے پاؤن

بے اختیار ضعف تپ ہجر سے ہون مین
کہنے مین ہاتھ ہین نہ تو مجھ خستہ تن کے پاؤن

کوشش سے راہ عشق کے باز آئینگے نہ ہم
ہر چند سوج سوج کے ہرن لاکھ من کے پاؤن

جوش جنون مین پھٹ کے نہ رہجاتا ساتھ سے
ہوتے مری طرح جو مرے پیرہن کے پاؤن

سارا یہ شعبدہ ہے ترا اے حنائے یار
مرجان کے ہاتھ ہین نہ عقیق یمن کے پاؤن

حاصل ہو لطف رقص بھی ہر چو کڑے کے ساتھ
سو نیکے گھونگھرون کے ہین قابل ہرن کے پاؤن

کوئی جو پوچھتا ہو کہ کیا حال ہے ترا
خلوت مین چلئے پوجیے اس انجمن کے پاؤن

صحرا مین خاک چھانتا پھرتا ہون ہر طرف
چھلنی ہوئے ہین خار مغیلان سے چھنکے پاؤن

http://muftbooks.blogspot.com/

مرجع کو اپنے کسی کی نہیں ہوئی بازگشت
غربت سے جب پھرے تو ہیں اندر وطن کے پاؤن

پھر جائے سوئے کعبہ جو منھ اُس گناہ پر
کونچون سے کاٹتا ہے وہ بت برہمن کے پاؤن

دنیا کو ٹھوکتے نہیں مردان راہ عشق
نامرد رکھیں آنکھون پہ اُس پیرزن کے پاؤن

آتش زمین شعر ہو ہرچند سنگلاخ
لغزش سے آشنا نہیں اہل سخن کے پاؤن

آرزو ہے مجھے سجدے سحر و شام کرین
ہمہ تن ہو کے زبان ورد ترا نام کرین

میرے ماتم مین وہ کپڑے نہ سیہ فام کرین
خود بھی رسوا نہ ہون مجکو بھی بدنام کرین

گریۂ شادی مینا سے ہے ظاہر ہونا
حال پر صوفیون کے خندہ زنی جام کرین

کوچۂ یار کا ہین پاؤن ارادہ رکھتے
کعبۃ اللہ کے چلنے کا سرانجام کرین

منھ پیارے ہوسے ہین ہم بھی مزہ چکھنے کو
پختگی تو کہین پیدا اثر خام کرین

مست رکھتی ہے تری گردش چشم ساقی
وہ نہین ہم کہ جو تجھ سے طلب جام کرین

رخ روشن مین ہے خورشید قیامت کی چمک
حشر برپا ہو وہ دیدار اگر عام کرین

وہین جو یاد خدا کفر بتون کا ہے خیال
خلوت خاص کو کیا بارگہ عام کرین

اک نظر حسن رخ و زلف جو ہین تو دکھلائے
نشۂ عشق سے مستی سحر و شام کرین

شب کو جاتا ہون تو منھ پھیر کے وہ کہتے ہین
نیند آئی ہے ہمین آپ بھی آرام کرین

بیٹھ کر گوشۂ عزلت مین نہ بول اتنا جھوٹھ
قصد پھٹ پڑنے کا آتش نہ در و بام کرین

عید نوروز ہے عشرت کا سرانجام کرین
شیشے لبریز مے ہوش ربا جام کرین

باغبان خیر چمن کا بھی کوئی کام کرین
سرو قمری کو عنادل کو گل انعام کرین

مہر کن دیکھ کے کہتے ہین تجھے اے محبوب
وہ نکلتے ہین کہ پیدا جو ترا نام کرین

ہم فقیرون کو ہے دیوار کا سایہ کافی
خوش رہین وہ جو کہ خسخانہ مین آرام کرین

گاہ بیگاہ تو دیدار کے بھوکے بھی ہون سیر
کوئی تو راہ خدا کا بھی یہ بت کام کرین

بیوفا ہوتی ہے معشوق کی ذات اے محبوب
چاہ کر تجھ سے وفا کیا طمع خام کرین

http://muftbooks.blogspot.com/

شربت وصل میسر ہو شفا حاصل ہو
تپ ہجران سے جو صحت ہو تو حمام کرین

دوپہر گرمیون کی لطف سے گذرے گر آپ
ساتھ لیکر ہمین خسخانہ مین آرام کرین

نرگس یار وہ آشوب زمانہ تو ہے
آنکھ پھوٹے جو ترا سامنا بادام کرین

دل کو پھندے مین نہ اُن گیسوؤن کے پھنسنا تھا
جسقدر چاہیین اب کشمکش دام کرین

کیونکر اُن گیسوؤن سے جان بچائے دل
جھٹکے زنجیر کے دین کشمکش دام کرین

یہی اے کعبۂ مقصود تمنا ہے ہمین
سجدۂ شکر تری راہ مین ہر گام کرین

حُسن نے جو دھوین کے چاندنی صورت دیکھے
کیا تماشہ ہو جو وہ سیر لب بام کرین

غیرت آتی ہے ہمین بوسہ کا سائل ہوتے
حرکت یار سے کیا قابل دشنام کرین

کشش دل عمل جب کا اثر رکھتی ہے
چاہیے جو دو وہ ملاقات کا پیغام کرین

ہم تو کہتے ہین وہ ہوگا جو خدا نے چاہا
وہ بھی سنتے ہین منجم جو کچھ احکام کرین

آتش آغاز محبت کا ہو انجام بخیر
خاک پر تیری قدم رنجہ گل اندام کرین

خورشید حشر سے ہے سینہ کا داغ روشن
اندھیر ہے جو کہیے اس کو چراغ روشن

دن کو تو سیر گلشن کرتے ہو فصل گل مین
شب باش بھی جو ہو تو ہوجائے باغ روشن

بلبل ہزار ہا ہین جبتک بہار گل ہے
پروانے بھی ہین حاضر تا ہے چراغ روشن

پروانے بنکے مضمون آتے ہین عرش پر سے
رہتی ہے شمع فکر عالی دماغ روشن

اے سوز عشق تجھ سے اتنی ہی التجا ہے
دے مجھکو داغ دست موسیٰ سے داغ روشن

کوے حبیب مین ہے چلتی ہوائے جنت
مردے ہین زندہ ہوتے کشتے چراغ روشن

طرز نگہ ہمیشہ دکھلائین موجہ مے
شیشہ مدام رکھین چشم ایاغ روشن

مرنے سے اپنے پہلے جو مر گئے ہین اُن کو
قید حیات مین ہے حال فراغ روشن

آتش کے استخوان کو کھایا تو دیکھ لینا
مشعل کی طرح ہو گی منقار زاغ روشن

موسم گل ہے جنون ہے شور زنجیر ان دنون
جن چڑھا رہتا ہے دیوانون کے سر پر ان دنون

http://muftbooks.blogspot.com/

روئے روشن یار کا پیش نظر ہے روز و شب — آنکھ کس کی پڑتی ہے شمس و قمر پر ان دنون
بوسۂ لب ہائے شیرین کا ہے دل کو اشتیاق — رال ٹپکی پڑتی ہے شہد و شکر پر ان دنون
پہلوؤن مین درد رہتا ہے فراق یار سے — گاہ دل پر ہاتھ ہے گاہے جگر پر ان دنون
بادشاہِ وقت ہے حسن جوانی نے کیا — لال پردہ ہے لٹکتا انکے در پر ان دنون
دیکھتے ہین ہنس کے دانتون کی چمک وہ آجکل — کوندتی بجلی نہین کس کس کے گھر پر ان دنون
رخ سے پہلے کار عاشق کرتے ہین گیسوئے یار — شام کا وقفہ نہین رہتا سحر پر ان دنون
بانس لگواتا ہے اکثر جا کے وہ بالا بلند — سرو و شمشاد و صنوبر کے شجر پر ان دنون
سرخ کندن سے ہے رکھتا نشۂ رنگ یار — زر طلب مرجاتے ہین اس سیمبر پر ان دنون
عشق دندان نے نہایت کر دیا ہے ناتوان — دوڑتی نیت ہے معجون گہر پر ان دنون
کوٹ کر ہی زور سودائے پری نے بھر دیا — دیو بھی چڑھتا نہین اپنی نظر پر ان دنون
متصل عاشق روانہ ہوتے ہین سوئے عدم — ہاتھ رکھے پھرتے ہین وہ بھی کمر پر ان دنون
کون اُس محبوب کو لکھتا نہین حالات شوق — مار رہتی ہے خطون کی نامہ بر پر ان دنون
موم آہن کرتے تھے یا دل پگھل سکتا نہین — آہ کیا پتھر پڑے تیرے اثر پر ان دنون

کون فصل گل مین اے آتش نہین پیتا شراب
بھیڑ سی ہے بھیڑ میخانہ کے در پر ان دنون

بہار لالہ و گل سے لگی ہے آگ گلشن مین — گریبان پھاڑ کر چل بیٹھیے صحرا کے دامن مین
چلے تو سیر کو ہین آپ ہستی ملکے گلشن مین — اشارے کیجیے کیسے ہونگے نافرمان و سوسن مین
جزا نہین بلبلون سے رکھیے بحث نالہ گلشن مین — شراکت کیجیے ماتم زدون کی چلکے شیون مین
لگائی آگ بجلی کی چمک سے خانۂ تن مین — برستا مینہ نہین ہے یا خاک اڑتی ہے ساون مین
یہ سودائے شہادت ہے ہمارے سر کو استعمال — تری تلوار کا دم بھرتی ہے جو رگ ہے گردن مین
سناتا ہے عاشقون سے برق وش بھی نام جو اپنا — تماشا دیکھتے ہین وہ لگا کر آگ خرمن مین
زبان چشم کا اُس گل کو مزہ کھا چکے عاشق — نہ بینائی ہے نرگس مین نہ گویائی ہے سوسن مین
نہین روزن جو قصر یار مین پروا نہین ہمکو — نگاہِ شوخ رخنہ کرتی ہے دیوار آہن مین

http://muftbooks.blogspot.com/

طریق عشق مین آتش قدم مجھسا نہ گذریگا
گریبان نہین بجھی ہے جب لگی ہے آگ دامن مین

بلاتا ہے نہین ہون دوستی سے اُس ستمگر کو
چھری دیتا ہون اپنے ذبح مین دست دشمن مین

پریشان عاشقون کی خاک کے ذرے تہین دیکھین
جگہ کس کس کو دے دیوار قصر یار روزن مین

جنون کے جوش مین یکجا نہین دم بھر قرار آتا
کبھی گلشن سے صحرا مین کبھی صحرا سے گلشن مین

عذاب گور کا وان سامنا یان رنج دنیا کا
نہ گھر مین چین زندونکو نہ مردونکو ہے مدفن مین

ملا کرتے ہین آنکھین اپنی دیوانے رکابون سے
پری کی شوخیان ہین اُس پری پیکر کے توسن مین

کھلا زلفون کے لہرانے سے اُس رخسار رنگین پر
زرِ گل کی نگہبانی کو دو کالے ہین گلشن مین

گوارا ناگوارا بھی ہو بدگردی دوران سے
اُبالی پر قناعت کرتے ہین سب قحط خرمن مین

شریف کعبہ کو کعبہ مبارک ہم تو اے آتش
بتونکے گھر نیکو جاتے ہین دیر برہمن مین

ردیف واو

رُخ ہو خطِ رخسار سے کیا کام ہے ہم کو
گُل سے ہے غرض خار سے کیا کام ہے ہمکو

مطلب ہے رُخِ صاف سے خط سے نہین مطلب
آئینہ ہو زنگار سے کیا کام ہے ہم کو

گلزار ترا تجکو مبارک رہے بلبل
بلبل ترے گلزار سے کیا کام ہے ہم کو

دیوانے ہین صحرا کے جنون خیز محل ہے
بام و در و دیوار سے کیا کام ہے ہم کو

خواہان سے ترے رشک ہے اے غیرت یوسف
یوسف کی خریداری سے کیا کام ہے ہم کو

کافی ہے ہمارے لئے دل ہی کا اشارہ
رمّال سے جفّار سے کیا کام ہے ہم کو

جب جوش جنون نے ہمین گھر ہی سے نکالا
پھر سایہ دیوار سے کیا کام ہے ہم کو

اللہ ہے مشکل مین مددگار ہمارا
اعوان سے انصار سے کیا کام ہے ہم کو

مرتا ہون جو کہتا ہون تو ہنستے ہین وہ ہنسکر
عیسیٰ نہین بیمار سے کیا کام ہے ہم کو

حسرت شادی نہین جان غم آلود کو
لالہ سمجھتا ہے دل داغ نمک سود کو

داغِ غم عشق کو دل مین جگہ دیجیے
ڈھونڈھیے لیکر چراغ شاہد مقصود کو

http://muftbooks.blogspot.com/

لعل شکر باز کے بوسہ مین کیونکر نہ لون / کوئی نہین چھوڑتا حلوہ بیدود کو
پردۂ غفلت اُٹھا پیش نظر یار ہے / دیر و حرم مین بجا ڈھونڈھنے موجود کو
سجدہ کے انکار سے فرق نہ ہوجائیگا / خاکی مقبول پر ناری مردود کو
صبح تھی شب ہجر کی نالہ کیا جس گھڑی / ایک شرارہ ہے بس تودۂ بارود کو
سینۂ بے معرفت حلقہ مین اپنے نہین / رہ نہین اس بزم مین مجمر بے عود کو
صاحب اقبال کو خوب ہے پہچانتا / آنکھ خدا نے ہے دی کوکب مسعود کو
طائر دل ہوگیا بستۂ زلف ایاز / بندہ کیا حُسن کا عشق نے محمود کو
خاک سے بھریے اُسے چاہ جو بے آب ہو / آگ لگا دیجئے مطبخ بے دود کو
پھاڑ ڈوئے مغز سے کبر کے کیڑے جو تھے / خاک برابر کیا پشّے نے نمرود کو
یاد الٰہی مین جو نعرۂ یا ہو کیا / بھول گئے وحش و طیر نغمۂ داؤد کو
ہجر کی ایذا سے چھٹ دلکو جلا بہر وصل / داغ لگے اچھا کرا اس زخم نمک سود کو

راہ کی آفات کا کیجیو آتش بیان
سامنے آنے تو دے منزل مقصود کو

ردیف ہائے ہوز

ظاہر کسی کے دل کا ہو کیا خار خار کچھ / سنتا نہین وہ گل کہے کوئی ہزار کچھ
توفیق خیر رکھتی ہے جو تیغ یار کچھ / زخم اتنے کھاوے گا نہ رہیگا شمار کچھ

پوچھی کسی نے محکمۂ حشر مین نہ بات / ٹھہرے نہ ہم حساب مین روز شمار کچھ

ردیف یائے تحتانی

گل کی قبا نہ لالے کی دستار لیجلے / عریان بدن وہ لائے جو تھے خار لیجلے
سر مین ہوائے کوچۂ دلدار لیجلے / باغ جہان سے حسرت گلزار لیجلے
نیت کو عاشقون کی کیا سیر حُسن نے / آنکھون کے جام شربت دیدار لیجلے
کرتے ہین سیر چشم خریدارے مدام / یوسف ملا تو لوٹ کے بازار لیجلے
سودا بنا نہ یار کے حسن و جمال کا / اُس لالہ رو کا داغ خریدار لیجلے

مقصود دل ہے قلزم خون مین شناوری
جس گھاٹ چاہے یار کی تلوار لیچلے

اے نونہال حسن جو اُنکی نظر پڑے
عناب لب کو توڑ کے بیمار لیچلے

بولی یہ روح پھینک کے پشتارہ جسم کا
بھاری ہے بوجھ کون یہ بیگار لیچلے

آجائے جوش پر تو ابھی قصر یار مین
سیلاب اشک توڑ کے دیوار لیچلے

جامہ سے باہر اپنے مرا شوق وصل ہے
تشریف اب تو پیرہن یار لیچلے

کیف شراب سے دوجہان کا ہو غم غلط
بحرین سے یہ کشتی مے پار لیچلے

دوڑا ہے اُن کے پیچھے کس انداز سے وہ شوخ
طاؤس و کبک اُڑا کے جو رفتار لیچلے

دارالسرور مین بھی کر دن سجدہ پائے خم
مسجد سے شوق خانہ خمار لے چلے

شمشیر سے بلا کا ہو ہر چند سامنا
چلیے جدھر وہ ابروِ خمدار لے چلے

ایسی رسائی کیجیے پیدا کہ کھینچ کر
خلوت مین انجمن سے ہمین یار لیچلے

سایہ نے دی ڈھئی جو تیرے آستان پر
در سے اُٹھا کے ہم پس دیوار لے چلے

داغ فراق و حسرت دیدار و شوق وصل
دنیا سے ہم یہ عاقبت کار لے چلے

بازار دہر مین نہ رہی جنس دل پسند
سودا جو تھا وہ تیرے خریدار لے چلے

نالون نے اپنے آنکھ جھپکنے نہ دی کبھی
سودائے خواب فتنہ بیدار لے چلے

انصاف ہو تو محکمہ عدل و داد مین
ہملاد اپنے ساتھ گنہگار لے چلے

تم سیر کرکے کیا پھرے اندھیر ہو گیا
بازار آکے رونق بازار لے چلے

حاصل ہوا نہ خاک بھی آپس کی نزع سے
دونون مین غبار کافر و دیندار لے چلے

آتش جرس کے نالون کی پھر ہو نہ احتیاج
ہم کو جو ساتھ قافلہ سالار لے چلے

اسیر لطف و کرم کی رہائی مشکل ہے
نگین کو نام سے تیرے جدائی مشکل ہے

ہزار دعوے باطل کیا کرین یا رب
بتون کو تیری طرح سے خدائی مشکل ہے

پھرایا سر کو ترے زمزمون نے اے بلبل
خفا نہ ہو تو کہون خوشنوائی مشکل ہے

بہت سی دیکھین ہین خم دار ہم نے تلوارین
تمھاری ابروؤن کی کج ادائی مشکل ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

دو اتحاد نہیں ہے کہ جس میں فرق پڑے
ہماری اور تمھاری جدائی مشکل ہے

کمر سے بڑھ چلے گیسوئے یار قہر کیا
عدم سے دو قدم آگے رسائی مشکل ہے

ولایتی بھی حسینوں کو ہم نے دیکھ لیا
نقش تری سی کہاں میرزائی مشکل ہے

پھریں گے ہم نہ ہزار آپ ہم سے منھ پھیریں
تمھیں ہے سہل ہمیں بیوفائی مشکل ہے

جلا کیا کریں آئینہ ساز آئینے
صفائے رخ کی تمھارے صفائی مشکل ہے

حیائے یار نے بدلا جو کیف مے میں رنگ
یقین ہوا یہ ہمیں پارسائی مشکل ہے

عنایت اُس کو ہو جو مانگے بوسۂ حسن
فقیر مست کو تیرے گدائی مشکل ہے

ہزار پنجۂ مرجان کا چھپا ہو رنگ
وہ دلربائی دست حنائی مشکل ہے

کنارہ کش نہ ہوا بہر حسن عاشق سے
نہیں تو کہتے ہیں ہم آشنائی مشکل ہے

خلیل کا ہے کعبہ بجا ہے آتش
خدا کا گھر ہے یہ دل تک رسائی مشکل ہے

وردِ زبان جناب محمد کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

مومن پسند یار کا شیریں کلام ہے
کیا چاشنی ہے کیا مزہ ہے کیا قوام ہے

حق ہے جو گوش گاف کا اس میں کلام ہے
دیکھا کمر کو یار کی نازک مقام ہے

اک حال پر کبھی نہیں اُسکو قیام ہے
دنیا کا کارخانہ طلسمی مقام ہے

عاشق کا نالہ سنکے یہ اُن کا کلام ہے
باقی دھواں ہے جو دمیں جبتک کہ خام ہے

زنجیر ہے وہ طرۂ مشکیں نہ دام ہے
شاعر کہا کریں انھیں سودائے خام ہے

آزاد کردہ سرو اک اُس کا غلام ہے
قدِ بلند یار کا عالی مقام ہے

مطلب ہے دفتر گل و لالہ میں مختصر
دو دن کی سیر میں یہ گلستان تمام ہے

صبح بہار ہے مجھے ساقی پلا شراب
سب جانتے ہیں عید کا روزہ حرام ہے

اُس شاہ حسن کو یہ سجھاتی ہے مکنت
وہ کام اشارے سے ہو زبان کا جو کام ہے

حسن و جمال یار کی شہرت کہاں نہیں
روشن تر آفتاب سے اُس مہ کا نام ہے

عاشق نواز حسن کی تعریف کیا کروں
یوسف سے بھی عزیز اُسے اپنا غلام ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

دکھلا رہی ہے سیرِ چمن گفتگوئے یار
جھڑتے ہیں پھول منہ سے یہ رنگین کلام ہے

کس کشتنی کو عشق تری تیغ سے نہیں
مشتاق جوئے آب ہے جو تشنہ کام ہے

زیبندہ چشمِ یار میں سُرخی ہے نشہ کی
کیفیت شراب کے قابل یہ جام ہے

ایک سجدۂ نیاز میں ہے فرضِ عشق ادا
میں مقتدی ہوں اور مرا دل امام ہے

ہم چشمِ تر کو سامنے کرتے ہیں ابر کے
تم ہنس پڑو تو برق کا قصہ تمام ہے

رہتے ہیں جبہ سا جو ترے آستان پر
آنکھوں میں اُنکی پست بلندی بام ہے

خونریزی نقاب رُخِ یار سے کھلا
جوہر ہیں جسمیں تیغ کے یہ وہ نیام ہے

بے معنی ہے وہ عشق کہ جسمیں کشش نہیں
دلچسپ ہو نہ حسن تو صورت حرام ہے

نکلے بخارِ دل جو زبان سے عجب نہیں
چھلکے تو کیا بعید ہے لبریز جام ہے

سودائی زلفِ یار کا جبسے ہوا ہے دل
قالب میں مرغِ روح کو ایذائے دام ہے

جبتک حلال کر لے نہ مجھ بیگناہ کو
قاتل کو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے

رکھتے ہیں وہ قدم تنِ بیجان میں حکم رج
پابوس یار کبک سے بھی خوش خرام ہے

کیا کیا شگوفے پھولتے رہتے ہیں رات بھر
صبحِ بہار یار کے کوچہ کی شام ہے

دولت کے سامنے نہیں کچھ قدرِ حسن بھی
محمود کا ایاز سا خوشرو غلام ہے

اکدن حضورِ قلب سے ہوتی نہیں ادا
زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے

مہندی ہمارے قتل کی خاطر ہے لگ رہی
خونِ حنا کا ہم سے انھیں انتقام ہے

معشوق ہی نہیں جو نہ وعدہ خلاف ہو
چاہے جو تجھسے پختگی عہدِ خام ہے

خلخال پائے یار سے آتی ہے یہ صدا
مُردے سے لیجئے وہ جو زندہ کا کام ہے

بتخانہ کھود ڈالئے مسجد کو ڈھائیے
دل کو نہ توڑیے یہ خدا کا مقام ہے

جس مسئلہ میں شک ہو جسے آکے پوچھ لے
مسجد ہے وقت صبح ہے موجود امام ہے

ہوتا ہے خوشنوائی بلبل سے آشکار
یہ مشت پر بھی شاعروں کا احتلام ہے

انگشتری ہنوز نہیں دستِ یار میں
تا آشنا نگینہ کی صورت سے نام ہے

بیباکئی زبان سے نہیں کون خوفناک
ہر عضو اُٹھکے صبح کو کرتا سلام ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

آتش برا نہ مانیو حق حق جو پوچھیے
شاعر ہین ہم دروغ ہمارا کلام ہے

باغبان انصاف پر بلبل سے آیا چاہیے
بیچنی اُسکو زر گل کی بچھایا چاہیے

فرش گل بلبل کی نیت سے بچھایا چاہیے
شمع پروانون کی خاطر سے جلایا چاہیے

پان بھی کھاؤ جمائی ہے جو مسی کی دھڑی
شام تو دیکھی شفق کو بھی دکھایا چاہیے

آئینہ مین خط نورس کا نظارہ کیجیے
آہوان چشم کو ریحان چرایا چاہیے

بوسہ اُس لب کا ہے قوت بخش روح [illegible]
ایسی یاقوتی میسر ہو تو کھایا چاہیے

عشق مین حد ادب سے آگے رکھتا ہے قدم
شاخ گلبن پر سے بلبل کو اڑایا چاہیے

دیکھیے کرتا ہے کیونکر یار سے گستاخیان
شوق کے بھی حوصلہ کو آزمایا چاہیے

ہو گیا ہے ایک مدت سے دل نالان خموش
باغ مین چل کر اسے بلبل سنایا چاہیے

فصل گل ہے چار دن ساقی تکلف ہے ضرور
پر جواہر کے بط مے کو لگایا چاہیے

خم مین جوش مے سے مجکو یہ صدا ہے آ رہی
ظرف مستی ہو تو کیفیت اُٹھایا چاہیے

حال دل کچھ کہا مین نے تو بولا اُسکے یار
بس عبارت ہو چکی مطلب پر آیا چاہیے

تیرے خالی نہین رہتا نیستان زینہار
بوریائے فقر بھی چھوڑ جایا چاہیے

رنگ زرد و چشم تر سے کیجیے دعوائے عشق
دو گواہ حال اس قصہ کے لایا چاہیے

رام ہوتے ہی نہین وحشی مزاجی ہے سوچ
اُن سیہ چشمون کو چوپہرہ جگایا چاہیے

دیکھکر خلوت سرائے یار کہتے ہین فقیر
عود کے مانند یان دھونی لگایا چاہیے

خاطر آتش سے کہیے چند جز شعر اور بھی
بے نشان کا نام باقی چھوڑ جایا چاہیے

دل بہت تنگ رہا کرتا ہے
رنگ بے رنگ رہا کرتا ہے

حسن مین تیرے کوئی عیب نہین
قبح مین دنگ رہا کرتا ہے

صلح کی دل سے ہین یان مصلحتین
وان سر جنگ رہا کرتا ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

محتسب کو ترے مستانون سے
خوف سر جنگ رہا کرتا ہے

دل مرا پی کے محبت کی شراب
نشہ مین بھنگ رہا کرتا ہے

عار سی عار ہے مجھ مجنون کو
ننگ سے ننگ رہا کرتا ہے

جوہر تیغ دکھاتا ہے حسن
عشق چو رنگ رہا کرتا ہے

گفتنی حال نہین ہے اپنا
کچھ عجب ڈھنگ رہا کرتا ہے

حلب رخ مین ترے خالون سے
لشکر زنگ رہا کرتا ہے

منزل گور کے دیوانون کے
سینہ پر سنگ رہا کرتا ہے

عالم وجد ترے مستون کو
بے دف و چنگ رہا کرتا ہے

فندق دست صنم سے تا دم
گل اورنگ رہا کرتا ہے

تیرے گوش شنوا کا مشتاق
ہر خوش آہنگ رہا کرتا ہے

بندش چست سے تیری آتش
قافیہ تنگ رہا کرتا ہے

زخم دل مین تیری فرقت سے جگر مین داغ ہے
ایک گھر مین گل محبت ایک گھر مین داغ ہے

رخ ترا بے داغ ہے روئے قمر مین داغ ہے
دیکھ لے جو چاہے آنکھون کی نظر مین داغ ہے

عشق کی دل سوزیون سے بحر و بر مین داغ ہے
یہ وہ آتش ہے کہ جس سے خشک و تر مین داغ ہے

دیدۂ احباب سے بے وجہ پوشیدہ نہین
لالہ رو شاید کوئی تیری کمر مین داغ ہے

آج کل ہوتا ہے ہم آغوش وہ رشک بہار
بوئے گل دیتا ہے جو جو اپنے بر مین داغ ہے

اشک کے پانی سے نہلا دے مجھے اے چشم تر
گرمیون سے سوزش دل کی جگر مین داغ ہے

ناکسون سے اہل عزت کو ہے لازم احتراز
میل تانبے کا ہوا جس سیم و زر مین داغ ہے

گل ترے چھلے کا سینے پر نہین اے تیغ زن
چار پھولون کے عوض اک اس سپر مین داغ ہے

اشتیاق گور مین دیتی ہے ایذا طول عمر
منزل مقصود کی دوری سفر مین داغ ہے

کوتہی کرتے ہین راہ دشت وحشت مین قدم
آبلہ پائی کے ہاتھون مغز سر مین داغ ہے

زلف و خال یار پر جب سے پڑی ہے اپنی آنکھ
مشک چین عنبر سارا نظر مین داغ ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

وان تلاش ایذا ہے دیتی اور یہان شوق وصال
زخم باہر اپنی قسمت کا ہے گھر مین داغ ہے

ناگوار اپنے سوا ہے یار دل کو دخل غیر
سایہ کا بھی ساتھ تیرے رہ گذر مین داغ ہے

دیتے ہین تشبیہ روئے روشن محبوب سے
داغ ہے اُس کا ہمین وہ جو قمر مین داغ ہے

زاہد سالوس کے ماتھے کے گھٹے سے کھلا
لگ ہی رہتا ہے جو تقدیر بشر مین داغ ہے

کونی گردن پر ترے زیبندہ ہے خال سیاہ
خوش نما خورشید سے بھی اس سحر مین داغ ہے

داغ کھانے نے مزا ایسا دیا ہے عشق مین
دوڑتی ہے روح اُس پر جس ثمر مین داغ ہے

عیب شاعر کو لگا دیتا ہے آتش نقص شعر
داغ جب پھل مین لگا عین شجر مین داغ ہے

چمنستان کی کئی نشو و نما پھرتی ہے
رت بدلتی ہے کوئی دلہن ہوا پھرتی ہے

خال مشکین کو ترے کرتے ہین فتنے سجدے
عنبرین گیسوؤن کے گرد بلا پھرتی ہے

خاک چھنوا رہی ہے کوچۂ قاتل کی تلاش
ساتھ ساتھ اپنے خراب اپنی قضا پھرتی ہے

کج نگہ تو نے تو کی ہم سے کیے رکھتے ہین
آنکھ اپنی بھی صنم سوئے خدا پھرتی ہے

ملتجی جو تری درگاہ کے ہین اے محبوب
پہنے تشریف قبول اُنکی دعا پھرتی ہے

شوخ نے نقاب رخ زیبا اُلٹا
ٹھوکرین کھاتی اُن آنکھوں کی حیا پھرتی ہے

قتل کس کس کو کرے دیکھیے ہنگام خرام
یہ قدم سے جو لگی اُنکے حنا پھرتی ہے

پائین تک یار کے پہونچیگی ٹلک کر سر سے
پھیرنے سے کوئی وہ زلف رسا پھرتی ہے

وہ جنون خیز ہے وہ مایۂ سودا ہے وہ زلف
دیکھتی ہے جو پری برہنہ پا پھرتی ہے

اپنے جامہ سے ہوئین سیکڑون مفلس باہر
رہن ہوتی ہوئی دستار و قبا پھرتی ہے

صبح محشر کے سوا صبح شب ہجر نہین
یہ بلا وہ نہین آتش جو بلا پھرتی ہے

آتی ہے عید قربان خنجر کو لال کرتے
دنبہ کے بدلے فربہ عاشق حلال کرتے

اللہ کا بت کدہ مین ہم کیا خیال کرتے
سنتا تھا کون کس سے اظہار حال کرتے

ہنس کر کلام ہم سے یوسف جمال کرتے
کانون کو آشنائے فرخندہ فال کرتے

حسن شباب اُن کا موسم بہار کا ہے
ٹپا سا قد دکھاتے جس کو نہال کرتے

حیران کار ہوتے معنی تلاش شاعر
صورت جو تم دکھا کر محو جمال کرتے

باہر بساط سے تھے ہم عشق کے جو یکین
دل ہارتے تو جان سے گوہر کو مال کرتے

ماہ چہاردہ ہے رخسارۂ منور
ایک دم نقاب الٹتے تو تم کمال کرتے

آزردہ دل سے جان ہے دل جانے کا ہے
تم درمیان پڑ کر رفع ملال کرتے

منظور ہوتی ہمکو حجت جو اُس دہن مین
اندیشہ کو نہ سوجھیں وہ احتمال کرتے

لٹکاتے دوش سے بھی تھوڑا سا اُنکو صاحب
بازو کی مچھلیوں کا زلفوں کو جال کرتے

ہمچشمی آہوؤں سے زیبا نہ تھی وہ کیونکر
چشم سیہ کو کیف مے سے زلال کرتے

سودا زدہ جو تیرے خالونکا جا نکلتا
قربان مشک نافے اُسیر غزال کرتے

رخ یار کا نہ ہوتا تو چاند چودھوین کا
اندھیر ابروؤں کے دونوں ہلال کرتے

سودا زدہ سے اپنے پھر جاتی ہین وہ آنکھین
مجنونے بھی ہین وحشت شہری غزال کرتے

ہوتا ہے یہ نقاب یوسف سے ہمکو روشن
ناقص ہین آشکارا اپنے کمال کرتے

ہمسایہ ہے دونالی بندوق سے وہ بینی
بچھڑوں کا کام روئے قاتل کے خال کرتے

لاشہ پڑا ہے میرا صحرا مین زخم کھا کر
چکھتے پلنگ و شیر و گرگ و شغال کرتے

بوسے کے مانگنے پر منہ کو نہ پھیرنا تھا
حاتم تھے تم نہ رد جو میرا سوال کرتے

فصل بہار آتی سرسبز باغ ہوتا
ظاہر شگوفے اپنے اپنے نہال کرتے

ہٹتا نہین ہے اک دم آئینہ سامنے سے
اپنی طرف ہو تم بھی اب تو خیال کرتے

کافی تھی بہرِ مستی ساقی کی مہربانی
دیتا جو دُرد بھی تو شکر زلال کرتے

فرقت کی شب مین سنتا باتین جو دل کی
یادش بخیر ذکر روز وصال کرتے

تربت پہ اپنی مشق رفتار چاہیے تھی
ہم پائمال ہوتے تم پائمال کرتے

خم سے زیادہ پیدا کرتا وہ ظرف آتش
مٹی جو میری صرف ساغر کلال کرتے

تماشائے چمن سے سیر کوئے یار بہتر ہے
گل و سنبل سے یان خار و خس دیوار بہتر ہے

جبین سائی کو سنگ آستان یار بہتر ہے
اگر تکیہ کو قصر دوست کی دیوار بہتر ہے

یہی آواز آتی ہے درِ مہر محبت سے
علاقہ اُس سے ممکن ہو تو یہ سرکار بہتر ہے

طبیبا دیکھکر بیمار کو تیرے یہ کہتے ہین
بہم پہونچے تو اُنکو شربت دیدار بہتر ہے

کہا کرتے ہین عاشق لوگ اکثر پیار سے یوسف
تمھارے حُسن کو بھی گرمی بازار بہتر ہے

صباحت سے ہے رشکِ صبح نوروزی وہ پیشانی
ہلال عید سے وہ ابروِ خمدار بہتر ہے

سُنا ہے شاعرون سے بیشتر قندِ مکرر بھی
لب شیرین کے بوسہ لینے مین تکرار بہتر ہے

نگاہین مردم دیدہ کو ہر دم یہ سمجھاتی ہین
ملے لوٹنے سے جتنی دولت دیدار بہتر ہے

بہار بیخزان ایسی نہین کوئی چمن رکھتا
خدا جو فکر رنگین دے تو یہ گلزار بہتر ہے

اسیر عشق کو ہے ذوق آزادانِ عالم پر
جہان کے تندرستون سے ترا بیمار بہتر ہے

رہے جاتے ہین عاشق نیمجان کیا قہر کرتے ہو
قبائے تنگ پر تھوڑی سی کج دستار بہتر ہے

چلیگا کبک کیا طوطی کریگا کیا سخن سازی
تری گفتار بہتر ہے تری رفتار بہتر ہے

بہار باغ ہے نظارۂ محبوب دکھلاتا
وہ قامت سرو سے تو گل سے وہ رخسار بہتر ہے

کہان نظارۂ روزن رہا پردہ عجب باقی
تمھارے اور میرے درمیان دیوار بہتر ہے

سوال بوسہ پر ہنسکر وہ بت کہتا ہے اے آتش
خیال بد اگر گذرے تو استغفار بہتر ہے

عناب لب کا اپنے مزا کچھ نہ پوچھیے
کس درد کے ہین آپ دوا کچھ نہ پوچھیے

ناز و نیاز عاشق و معشوق کیا کہون
عجز و غرور شاہ و گدا کچھ نہ پوچھیے

خوشبو سے ہو رہا ہے معطر دماغ جان
چلتی ہے کسطرف کی ہوا کچھ نہ پوچھیے

کیا کیا نگہ پھسلتی ہے رخسار یار پر
کیسا یہ آئینہ ہے صفا کچھ نہ پوچھیے

جامہ سے باہر اپنے جو ہو ہین عجب نہین
کھولے ہین کسکے بند قبا کچھ نہ پوچھیے

آئینہ لیکے کیجیے اپنا مشاہدہ
ہمسے سلوک شرم و حیا کچھ نہ پوچھیے

اللہ نے کیا ہے تُمھے بادشاہ حُسن
سر پر ہے کس کے ظل ہما کچھ نہ پوچھیے

رنگین کیے ہین یار نے جسسے کہ دست و پا
کیا رنگ لا رہی ہے حنا کچھ نہ پوچھیے

ناگفتنی ہے عشق بتان کا معاملہ — ہر حال مین ہے شکر خدا کچھ نہ پوچھیے
کیا شے ہے وہ کمر جو گذرتا ہے یہ خیال — آتی ہے غیب سے یہ صدا کچھ نہ پوچھیے
کوتاہ خال روئے منور سے کس قدر — کتنی ہے زلف یار رسا کچھ نہ پوچھیے

آتش گناہ عشق کی تعزیر کیا کہون
مشفق جو کچھ ہے اس کی سزا کچھ نہ پوچھیے

باز آئینگے نہ بازی عیش و نشاط سے — باہر ہین اس جوے مین ہم اپنی بساط سے
حیران اُن ابروؤن کو ہین معمار دیکھکر — وہ طاق ہین بلند فلک کے رباط سے
حلقہ مین آہوؤن کے ہین دیوانے جسطرح — حامل حصار مین نہ ہون اس احتیاط سے
جور و جفا ہزار کرے ہم خفا نہ ہون — خوش روے خوش جمال سے خوش اختلاط سے
کھا کھا کے ٹھوکرین کرتے ہین مستونکی طرح رقص — بسمل ہماری تیغ کے کسکس نشاط سے
خواہان مرگ دل ہے جدائی مین یار کی — بیزار روح جسم کے ہے ارتباط سے

انجام ہو بخیر قیامت کا آتشا
داخل بہشت مین ہو گذر کر صراط سے

زندے وہی ہین جو کہ ہین تم پر مرے ہوے — باقی جو ہین سو قبر مین مردے بھرے ہوے
مست الست قلزم ہستی مین آئے ہین — مثل حباب اپنا پیالہ بھرے ہوے
اللہ رے صفائے تن نازنین یار — موتی ہین کوٹ کوٹ کے گویا بھرے ہوے
دو دن سے پاؤن جو نہین دہولے یار نے — بیٹھے ہین ہاتھ ہاتھ کے اوپر دھرے ہوے
اُن ابروؤنکے حلقہ مین وہ انکھڑیان نہین — دو طاق پر ہین دو گل نرگس دھرے ہوے
بعد فنا بھی آئے گی مجھ مست کو نہ نیند — بے خشت خم لحد مین سرہانے دھرے ہوے
نکلین جو اشک بے اثر آنکھو سے کیا عجب — پیدا ہوے ہین طفل ہزار دن مرے ہوے
لکھے گئے بیاضون مین اشعار انتخاب — رائج رہے وہی کہ جو سکے کھرے ہوے
الٹا صفون کو تیغ نے ابروئے یار کی — تیر مژہ سے درہم و برہم پرے ہوے

آتش خدا نے چاہا تو دریائے عشق مین — کودے جو ابکی ہم تو دُر سے بھرے ہوے

http://muftbooks.blogspot.com/

دو دن کی زندگی مین رہے ہم مرے ہوے
جوش جنون نے زرد کیا جب ہرے ہوے

ناقوس مین سے آئی صدائے ہو الغفور
ہم بتکدے گئے جو خدا سے ڈرے ہوے

خط پر جو آئینہ مین پڑی ہے نگاہ یار
آہوے چشم مست ہین سبزے چرے ہوے

شوق شکار مجکو جو اے ترک ہے سنا
چر چر کے سبزہ آہو ہین کیا کیا ہرے ہوے

مہندی لگانے کا جو خیال آیا آپ کو
سوکھے ہوئے درخت حنا کے ہرے ہوے

آرایش انکے حسن کی موقوف کب ہوئی
نوچے گئے درخت حنا جب ہرے ہوے

کیا ہونگے لیکے خط کو مرے راہ مین تباہ
کوچے مین یار کے ہین کبوتر چرے ہوے

وہ صید سخت جان ہون مین جسپر ہزار بار
خالی ہوئے ہین تیر دشنے ترکش بھرے ہوے

دینے مین جام کے ہے تامل کا کیا سبب
ساقی شراب سے ہین قرابے بھرے ہوے

بعد فنا بھی عشق کا آتش اثر رہا
تربت سے اپنی بید مولد ہرے ہوے

کہتے ہین ذکر لیلی و مجنون جو چھیڑیے
چپ رہیے بس نہ گور کے مردے اکھیڑیے

خوشحال ہین ستا کے مجھے ہفت آسمان
یوسف کو کھا کے ہو گئے ہین شیر بھیڑیے

ساقی ہے مے ہے یار ہے بزم نشاط ہے
بھیڑے جواب نہ ساز تو مطرب کو چھیڑیے

تدبیر سے تو کام نہ تقدیر کا ہوا
تکیہ خدا پہ کیجئے دروازہ بھیڑیے

آئی بہار گل نے قبا اپنی چاک کی
بخیہ جو پیرہن مین ہے اسکو ادھیڑیے

آتش قمار عشق مین تیرے حضور یار
چالون کو اپنی بھول گئے ہین بکھیڑیے

بہار آئی مراد چمن خدا نے دی
شگفتہ غنچہ ہوے بوئے گل صبا نے دی

دکھائے روئے مخطط نے یار کے اعجاز
گلیم پوش کو سنہری خدا نے دی

گئی ہے دیر سے ابتک نہین پھری شاید
در قبول کے اوپر ڈھئی دعا نے دی

کفن کی فکر ہمارے لئے بھی واجب ہے
نقاب کی جو کھین مشورت حیا نے دی

دم اخیر تصور بندھا ترے رخ کا
اذان کو کعبہ کی کردٹ مجھے قضا نے دی

http://muftbooks.blogspot.com/

لڑانے آئے تھے آنکھیں غزال چین ختن
شکست آنکھ تری چشم سرمہ سانے دی

جہان سے حسرت منزل کا داغ لیکے گیا
تمھاری راہ مین جان ایک شکستہ پانے دی

محال کیا کوئی سودا زدہ جو دم مارے
گلو مین پھانسی ہے اُس کاکل رسانے دی

یہ جا ملا دیکھیے دونون مین چھپا ہے کون
ہمارے جنون کی رغبت انھین جتانے دی

فقیر ہو کے جو پھر ہوا ہے اے شہ حسن
جگہ ہے سایہ مین اپنے اُسے ہمانے دی

کیا ہے عشق نے بالائے یار کے بیخود
پری کے سایہ کی ایذا ہے اُس بلانے دی

رہ عدم مین سب آوازا پنی بھول گئے
صدا نہ قافلۂ اشک مین درانے دی

وہ بحر حسن ہے کس لہر مین رہا کرتا
خبر کچھ اُسکی نہ لاکر اک آشنانے دی

مریض عشق کو ہے مرگ زیست سے اولی
گلے کو کاٹے صحت اگر دوانے دی

ہوا نہ کوئی توجہ کا یار کی شاکر
دعا یہ اُس شہ خوبان کو کس گدانے دی

عزیز داغ محبت کو رکھتے ہو آتش
نشانی اپنی ہے کس لالہ گون قبانے دی

یا علی کہکر بت پندار توڑا چاہیے
نفس امارہ کی گردن کو مروڑا چاہیے

تنگ آکر جسم کو اے روح چھوڑا چاہیے
طفل قبرون کے لئے مٹی کا گھوڑا چاہیے

زلف کے سودے مین اپنے سر کو پھوڑا چاہیے
جب بلا کا سامنا ہو منھ نہ موڑا چاہیے

گھورتی ہے تم کو نرگس آنکھ پھوڑا چاہیے
گل بہت ہنستے ہین کان اُنکے مروڑا چاہیے

آج کل ہوتا ہے اپنا عشق پنہان آشکار
ایک چکا ہے خوب اب پھوٹے یہ پھوڑا چاہیے

مانگتا ہون مین خدا سے اپنے دلسے داغ عشق
بادشاہ حسن کے سکے کا توڑا چاہیے

اُن لبون کے عشق نے ہے جبسے دیوانہ کیا
بیڑی اپنی ہے ایک لالون کا جوڑا چاہیے

دے رہا ہے گیسوئے مشکین سودے کو جگہ
سنگ کے آگے جاکے اپنے سر کو پھوڑا چاہیے

بادۂ گلگون کے شیشہ کا ہون سائل ساقیا
ساتھ کیفیت کے اُڑتا مجھکو گھوڑا چاہیے

یہ صدا آتی ہے رفتار سمند عمر سے
وہ بھی گھوڑا ہے کوئی جسکو کہ کوڑا چاہیے

قطع مقراض خموشی سے زبان کو کیجیے
قفل دیکھ گنج پر مفتاح توڑا چاہیے

http://muftbooks.blogspot.com/

اپنے دیوانہ کا دل لیکر یہ کہتا ہے وہ طفل
یہ کھلونا ہے اسی قابل کہ توڑا چاہیے

زلفین روے یار پر بے وجہ لہراتی نہین
کچھ نہ کچھ منہ کو لگے یہ کالے کا جوڑا چاہیے

باغبان سے چھپ کے گل چینی جو کی تو کہا
آنکھ بلبل کی بچا کر پھول توڑا چاہیے

فصل گل مین بیڑیان کاٹی ہین میرے پانو کی
ہاتھ مین حداد کے سونیکا توڑا چاہیے

باغ عالم مین یہی میری دعا ہے روز و شب
خار خار عشق گلرخسار توڑا چاہیے

عشق کی مشکل پسندی سے ہوا یہ آشکار
خوبصورت کو غرور حسن تھوڑا چاہیے

زمزمے سنکر مرے صیاد گلرو نے کہا
ذبح کیجے ایسے بلبل کو نہ چھوڑا چاہیے

پیر ہو آتش کفن کا سامنا ہے عنقریب
توبہ کیجے دامن تر کو نچوڑا چاہیے

نگہ اس کو فریب نرگس مستانہ آتا ہے
الٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہے

نہایت دل کو ہے مرغوب بوسہ خال مشکین کا
دہن تک اپنے کبتک دیکھیے یہ دانہ آتا ہے

خوشی سے اپنی رسوائی گوارا ہو نہین سکتی
گریبان پھاڑتا ہے تنگ جب دیوانہ آتا ہے

فراق یار مین دل پر نہین معلوم کیا گذری
جو اشک آنکھ مین آتا ہے سو بیتابانہ آتا ہے

بگولے کیطرح کسکس خوشی سے خاک اڑاتا ہون
تلاش گنج مین جو سامنے ویرانہ آتا ہے

سمجھتے ہین مرے دل کی وہ کیا نافہم نادان ہین
حضور شمع بے مطلب نہین پروانہ آتا ہے

طلب دنیا کو کرکے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبروے ہمت مردانہ آتا ہے

ہمیشہ فکر سے یان عاشقانہ شعر ڈھلتے ہین
زبان کو اپنی بس اک حسن کا افسانہ آتا ہے

تماشاگاہ ہستی مین عدم کا دھیان ہے کسکو
کسے اس انجمن مین یاد خلوت خانہ آتا ہے

صبا کیطرح ہر اک غیرت گل سے ہین لگ چلتے
محبت ہے سرشت اپنی ہمین یارانہ آتا ہے

زیارت ہوگی کعبہ کی یہی تعبیر ہے اسکی
کئی شب سے ہمارے خواب مین بتخانہ آتا ہے

خیال آیا ہے آئینہ کا منہ انمین وہ دیکھینگے
اب الجھے بال سلجھانے کی خاطر شانہ آتا ہے

پھنسا دیتا ہے مرغ دل کو دام زلف پیچان مین
تمہارے خال رخ کو بھی فریب دانہ آتا ہے

عتاب و لطف جو فرماؤ ہر صورت سے راضی ہین
شکایت سے نہین واقف ہمین شکرانہ آتا ہے

خوشی سے اپنی رسوائی گوارا ہو نہیں سکتی
گریباں پھاڑتا ہی تنگ جب دیوانہ آتا ہی

فراق یار میں فریہ نہیں معلوم کیا گذرے
جو اشک آنکھوں سے آتا ہی سو پیتا یا نہ آتا ہی

بگولے کی طرح کس کس خوشی سے خاک اڑاتا ہوں
تلاش گنج میں جو سامنے ویرانہ آتا ہی

سمجھتے ہیں مگر دل کی وہ کیا نافہم و ناداں ہیں
حضور شمع بے مطلب نہیں پروانہ آتا ہی

طلب دنیا کو کرکے زن مریدی ہو نہیں سکتی
خیال آبرو کے ہمت مردانہ آتا ہی

ہمیشہ فکر سے یاں عاشقانہ شعر ڈھلتے ہیں
زباں کو اپنی بس اک حسن کا افسانہ آتا ہی

تماشا گاہ ہستی میں عدم کا دھیان ہو کسکو
کسے اس انجمن میں یاد خلوت خانہ آتا ہی

صبا کی طرح ہر اک غیرت گل سے ہیں لگ چلتے
محبت ہی سرشت اپنی نہیں یارانہ آتا ہی

زیارت ہوگی کعبہ کی یہی تعبیر ہے اسکی
کئی شب سے ہمارے خواب میں بتخانہ آتا ہی

خیال آیا ہی آئینہ کا منھ تمہیں وہ دیکھینگے
اب الجھے بال سلجھانے کی خاطر شانہ آتا ہی

پھنسا دیتا ہی آئینہ کا منھ آمیں وہ دیکھینگے
تمھارے خال رخ کو بھی فریب دانہ آتا ہی

عتاب و لطف جو فرماؤ ہر صورت سے راضی ہیں
شکایت سے نہیں واقف نہیں شکرانہ آتا ہی

خدا کا گھر ہی بتخانہ ہمارا دل نہیں آتش
مقام آشنا ہی یاں نہیں بیگانہ آتا ہی

جاں بخش لب کے عشق میں ایذا اٹھائیے
بیمار ہوکے ناز مسیحا اٹھائیے

قدسی نگاہ لطف کے امیدوار ہیں
آنکھیں تو سوئے عالم بالا اٹھائیے

ایسی بہار میں جو نہیں سیکھلے جنوں
چن چن کے داغ لالہ صحرا اٹھائیے

بہار گلستان کی ہر آمد آمد		خوشی پھرتے ہین باغبان کیسے کیسے
توجہ نے تیری ہمارے مسیحا		توانا کیے ناتوان کیسے کیسے
دل و دیدۂ اہل عالم مین گھر ہی		تمھارے لیے ہین مکان کیسے کیسے
غم و غصہ و رنج و اندوہ و حرمان		ہمارے بھی ہین مہربان کیسے کیسے
تری کاکلِ قدرت کی قربان تمھین		دکھائے ہین خوشرو جوان کیسے کیسے
کرے جسقدر شکر نعمت وہ کم ہی		مزے لوٹتی ہر زبان کیسے کیسے
	ولہ	
حبیب ہو کیون کچھ منھ سے فرماؤ خدا کیواسطے		آدمی سے بت نہ بن جاؤ خدا کیواسطے
کیک کی آنکھون نے نظارہ کو ماشق آئی ہی		چاندسی صورت کو دکھلاؤ خدا کیواسطے
درد دل سے دم فنا ہوناہی جاے رحم ہی		جان جاتی ہی مری آؤ خدا کیواسطے
جھومتی زلفین تو ہین کالی گھٹا کیطرح سے		ہلس پڑو بجلی ہی چمکاؤ خدا کیواسطے
پاس رسوائی کا دونون جانبون سے شرط ہی		مین تمھین تم مجکو سمجھاؤ خدا کیواسطے
	ولہ	
چلا وہ راہ جو سالک کے پیش پا آئی		ٹھہر گیا جو کہین بوے آشنا آئی
بہار گل مین ہین پروانے جامہ سے باہر		پری کا بھیس ہر بدلے ہوئے بلا آئی
لیا جو بوسہ تو منسکر یہ اوس صنم نے کہا		خدا سے شرم نہ اے بندۂ خدا آئی
شراب انکو پلا کر ہوئی پشیمانی		وہ بے حجاب ہوئے تو مجھے حیا آئی

ولہ

بس قلم صفحہ ہستی سے اُٹھا اے آتش
ڈھل چکے شعر جو تھے فکر سے ڈھلنے والے

اُٹھتے ہی تیرے بزم سے سب اُٹھ کھڑے ہوئے
وہ یار رہ گئے کہ جو تھے عشق سے ہٹے ہوئے

نالون سے میرے ہلگئے رنگیں اداے دہر
بلبل کو سُنکے کان گلو نکے کھڑے ہوئے

بے نشۂ شراب محبت نہ جائینگے
ساقی کے در پر اتنو ہمین ہم بھی اڑے ہوئے

ٹھیک آئی تن پہ لپنے قباے برہنگی
باقی لباس چھوٹے ہوئے یا بڑے ہوئے

جو بچ گئے ہین جنبش مژگان یار سے
آرہ کے نیچے حشر مین ہونگے کھڑے ہوئے

دیوانگان عشق جو زینت پسند ہون
سونے کی بیڑیون مین ہون لعل ہیرے جڑے ہوئے

بے مہر یار کا نہ گلہ ہم سے ہو سکا
پھوٹے نہ تھے جو دل مین پھپھولے پڑے ہوئے

کشتو نکی طرح زیست مین تیرے نیازمند
شمشیر ناز سے رہے بیدم پڑے ہوئے

آئینہ نے کیا ہی جو صورت سے آشنا
گردنین انکی ہاتھ مین اُنکے پڑے ہوئے

باتون مین انکی ہوگئے عاشق غریب قتل
تلوار کیطرح جو وہ منھ کے کڑے ہوئے

روز وصال آنکھون کو اپنی دکھائیگا
روز شب فراق کے پیچھے جھڑے ہوئے

ساقی کی بندگی نے کیا خاتمہ بخیر
خم کے تلے ہین میکدہ مین ہم گڑے ہوئے

اب پانؤن رکھکے وہ نہین چلتے زمین پر
اک اک کڑے کے ساتھ ہین دو دو چھڑے ہوئے

بوسہ جو خال لب کا لیا یار نے کہا
اس تل کا تیل پیکے ہو چکنے گھڑے ہوئے

نہ فکر شعر ہی نہ وہ مضمون تلاشیان
آتش سے تو نہین کہین خو اچھا اڑے ہوئے

۲۵۴

طریق عشق مین ای دل عصا آہ ہی شرط — کہین چڑھاو کسی جا اُتار راہ مین ہی
طریق عشق کا سالک ہی وعظونکی نہ سن — ٹھگون کے کہنے کا کیا اعتبار راہ مین ہی
جگہ ہی رحم کی یاد ایک ٹھوکر اُسکو بھی — شہید ناز کا تیرے مزار راہ مین ہی
سمند عمر کو اللہ رے شوق آسایش — عنان گسستہ و بے اختیار راہ مین ہی
نہ بدرقہ ہی نہ کوئی رفیق ساتھ اپنے — فقط عنایت پروردگار راہ مین ہی
نجامین آپ ابھی دوپہر کی گرمی کی — بہت سی گرد بہت سا غبار راہ مین ہی
تلاش یار مین کیا ڈھونڈھیے کسی کا ساتھ — ہمارا سایہ ہمین ناگوار راہ مین ہی
جنون مین خاک اُڑاتا ہی ساتھ ساتھ اپنے — شریک حال ہمارا غبار راہ مین ہی
سفر ہی شرط مسافر نواز بہتیرے — ہزارہا شجر سایہ دار راہ مین ہی
کوئی تو دوش سے بار سفر اُتاریگا — ہزار راہ زن امیدوار راہ مین ہی
مقام تک بھی ہم اپنے پہونچ ہی جائینگے — خدا تو دوست ہی دشمن ہزار راہ مین ہی
بہت سی ٹھوکرین کھلوائیگا یہ حسن انکا — بتونکا عشق نہین کوہسار راہ مین ہی
بلائے جان مسافر ہی خواب شیرین بھی — یہی وہ شہد ہی جو زہر مار راہ مین ہی
بتا یہ کوچۂ قاتل کا سر رکھا ہی جہان — بجائے سنگ نشان اک مزار راہ مین ہی
پیادہ پا ہون روان سوئے کوچۂ قاتل — اجل مرے سر پہ سوار راہ مین ہی
چلا ہی تیر و کمان لیکے صید گاہ وہ ترک — خوشا نصیب وہ جو جو شکار راہ مین ہی
تھکین جو پانون تو چل سر کے بل ٹھہر آتش — گل مراد ہی منزل مین خار راہ مین ہی

...نت مین تیری ذات پاک کے
اوڑتے ہین ہوش حواس دراک کے

...کھلے پرزے اوڑا پوشاک کے
پانون پھیلا تا بدامن چاک کے

...رے سکتے نہین مجبور سے
کیا کہین کیسے ہین کس سفاک کے

...گریبان آگ مین رکھدیجیے
موسم گل مین جو ہون بیباک کے

...مثنوی نسے مین لکھتا ہون صفت
لام سے کاکل الف سے ناک کے

...بیدر کھتے موسم گل کی ہین
دلولے تیرے گریبان چاک کے

...صید گاہ عشق مین مردار ہے
صید ہو قابل نہین فتراک کے

...ست ہوکر جائینگے اے محتسب
آئے ہین بنت العنب کو تاک کے

...رے دیوا تو نسے مین لے کی ہین
آگ کی پریان ہین نشان خاک کے

...ڑنے والے گل زنبق کی ہین
کاٹنے والے چمن کی تاک کے

...بحر الفت مین بہار باغ ہو
بھولتے ہین سست و با تیراک کے

...شکر کی پورا ہے شیرین دہن
پھیکی ہے آگے تری مسواک کے

...آفرین صد آفرین دست جنون
خوب ساہی لتے لیے پوشاک کے

عشق مین رہتے ہین آتش سا منے
بے مروت بے وفا بیباک کے

تمت

تاریخ طبع از نتیجۂ طبع سبحان مولانا
محمد حامد علیخان صاحب حامد شاہ آبادی

چھپا جو آج یہ متن کا کلیات
کلی نامۂ سنجون سے یوں ہی کھلی
از رقم سے تاریخ کی
کہا اب یہ کل نظم نادر چھپی

سنہ ۱۳۲۳ ہجری